یادگار خطوط

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام

مرتب خالد محمود عفی عنہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق بابائے اردو
کشف الدجیٰ خاں
حضرت قبلہ زوار حسن شاہ
ڈاکٹر نذیر احمد
مولانا زید ابوالحسن فاروقی
پروفیسر محمد شفیع
علامہ آئی آئی قاضی
مولانا سید سلیمان ندوی
فضل الرحمن مجددی
نواب حبیب الرحمن شیروانی
ڈاکٹر نبی بخش بلوچ
محمد عبدالرشید نعمانی
صوفی محمد احمد
ڈاکٹر عبدالستار صدیقی
اے کے بروہی
محمد سلیم
حشمت علی خاں رامپوری
حافظ محمود شیرانی
مولانا احسن مارہروی
راشد برہانپوری
پروفیسر سید رفیع الدین
شمس الحسن واسطی
این اے مفتی افریقہ
عبدالعلیم خاں
چوہدری عبدالحمید جالندھری
حافظ شمس الدین بخاری
ڈاکٹر سراج احمد خاں
محمد متین صدیقی
حافظ منیر احمد خاں
ڈاکٹر مختار الدین احمد
قدرت اللہ شہاب
ڈاکٹر سید عبداللہ
محمد ابراہیم المجددی
محمد امیر خان سنبل
خالد محمود
محوی صدیقی
ایس۔ ایم ہادی
قاری ضیاء الدین احمد
ضیاء احمد بدایونی
کلیم جبل پوری
ڈاکٹر جمیل جالبی
مولانا محمد ابراہیم خان
خان انعام رحمانی
فتح علی صوبیدار
ڈاکٹر وحید قریشی
محمد سراج المہدی خاں
مسلم صدیقی
سید ریاست علی ندوی
خان محمد
سید اقبال عظیم
عبدالرحمن خاں
محمد سلیم
محمد اسماعیل پانی پتی
شبنم رومانی
شیخ اقبال احمد
حسرت سہروردی
عبدالنعیم
ایچ۔ ایم حفیظ الرحمن فا
ایچ اے رحمان
ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ابن انشاء
ڈبلیو ایچ اے صمدانی
عبدالسعید خاں
محمد حسن انصاری
علی ابوبکر ترکی
محبوب حسن واسطی
محمد عابد خانزادہ
قاری محمد اظہر صدیقی
عبداللہ جان خاں نقشبندی
محمد علی عابد علی خاں
بیگم خورشید مرزا
کپتان الیاس خاں
ڈاکٹر اسلم فرخی

Marfat.com

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ
نور آباد ۔ فتح گڑھ ۔ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

مکتوبات معصومیہ کی اہمیت ص ۳۵ و ۳۶
نواب حبیب الرحمن خان شیروانی کے حالات ص ۱۱۲ و ۱۱۳
حضرت زوار حسین شاہ صاحب کے حالات ص ۱۷ تا ۱۹
نعت شریف ص ۱۹ و ۲۰ و ص ۲۱
سید سلمان ندوی صاحب کے حالات ص ۱۹۳
ادبعین مکتوبات ص ۳۷۷ ؟
آگاہی سید امیر کلال ص ۳۸۵
ایک کتاب پر تحقیقی کام مکمل ہو گیا ص ۱۰۰
عروج صاحب کے جواب کی ضرورت ص ۱۳۷
حضرت امام ربانی کے رسائل (قلمی نسخے) ص ۱۳۹ و ۱۴۰ ص ۲۸۴
قاری ضیاء الدین احمد رحمہ اللہ کے حالات ص ۲۷۹
غور غشت کے علماء و مشائخ ص ۳۱۴
مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمہ اللہ ص ۳۹۰
مکتوبات خواجہ عبد الاحد رحمہ اللہ ص ۳۹۳ ۳۹۴
Marfat.com

یادگار خطوط

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے نام

مرتب ———— خالد محمود عفی عنہ

زبیر پبلیکیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵۱
لطیف آباد حیدرآباد (سندھ)
فون نمبر (حیدرآباد) ۸۶۸۲۸۶ (کراچی) ۷۷۲۶۵۵۱

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام مکتوب — یادگار خطوط ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے نام "مدظلہ"

مرتب ———— خالد محمود عفی عنہ

اشاعت اوّل ———— ۱۹۹۸ء

تعداد ———— ۵۰۰

طباعت یعقوب بک بائنڈنگ ہاؤس کراچی
فون : ۲۱۹۲۲۲ - ۲۶۲۷۳۴۱ -
قادر پرنٹر کراچی۔

شائع کردہ

زبیر پبلیکیشنز

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵

لطیف آباد حیدر آباد (سندھ)

فون نمبر ۸۶۸۲۸۶

Marfat.com

انتساب

یہ کتاب حضرت قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ

کے فرزند

ڈاکٹر سراج احمد خان کے نام منسوب کرتا ہوں جو

قبلہ کی صحیح معنی میں آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔

احقر خالد محمود عفی عنہ

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	خطوط	مقام	خطوط کی تعداد	صفحہ نمبر
	عرض مرتب			
	مقدمہ			
۱۔	حضرت قبلہ زوار حسین شاہؒ	کراچی	۱	۱۷
۲۔	علامہ۔ آئی۔ آئی۔ قاضی	حیدر آباد	۸	۲۳
۳۔	ابرار حسنی گنوری	بدایوں	۱	۳۴
۴۔	حضرت ابراہیم جان سرہندی	تھرپارکر سندھ	۲	۳۵
۵۔	ابن انشاء	کراچی	۱	۳۸
۶۔	مولانا سید احسن مارہروی	کراچی	۱۹	۳۹
۷۔	پروفیسر سید اقبال عظیم	چٹا گانگ	۱	٦۷
۸۔	ڈاکٹر اسلم فرخی	کراچی	۱۲	٦۸
۹۔	خان انعام رحمانی	لاہور	۱	۸۱
۱۰۔	کپتان ایاز خاں	سرونج مولوہ	۱	۸۳
۱۱۔	ایچ۔ اے۔ رحمان	کراچی	۱	۸٦
۱۲۔	ایچ۔ ایم حفیظ الرحمٰن وفا	کراچی	۱	۸۷
۱۳۔	اے۔ ایم۔ عبداللہ	ڈھاکہ	۱	۸۸
۱۴۔	ایس۔ ایم۔ ہادی	کراچی	۱	۹۰
۱۵۔	اے۔ کے۔ بروہی	کراچی	۲	۹۱
۱٦۔	M.Bayani	کراچی	۱	۹۳
۱۷۔	ڈاکٹر بشیر حسین	راولپنڈی	۱	۹۴
۱۸۔	شاہ بلیغ الدین	کراچی	۲	۹٦

Marfat.com

۱۹۔	بیگم خورشید مرزا	کوئٹہ	۱	۹۸
۲۰۔	ڈاکٹر پیر محمد حسن	راولپنڈی	۱	۱۰۰
۲۱۔	ڈاکٹر جمیل جالبی	کراچی	۵	۱۰۲
۲۲۔	John Haywood	لندن	۱	۱۰۷
۲۳	G.M.Meredith Owens	لندن	۱	۱۰۸
۲۴۔	ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی	کراچی	۲	۱۰۹
۲۵۔	نواب حبیب الرحمٰن خان شیروانی نواب صدر یار جنگ علی گڑھ		۷	۱۱۲
۲۶۔	حسرت سہروردی	مدراس	۱	۱۲۲
۲۷۔	حشمت علی خاں	رام پور	۷	۱۲۴
۲۸۔	مولانا خان محمد	میانوالی	۱	۱۳۹
۲۹۔	خلیل احمد	کراچی	۱	۱۴۱
۳۰۔	ذاکر علی خاں	بھوپال	۱	۱۴۲
۳۱۔	مولانا راشد برہان پوری	کراچی	۳	۱۴۳
۳۲۔	پروفیسر رشید احمد صدیقی	علی گڑھ	۱	۱۴۹
۳۳۔	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	ناگپور	۱۲	۱۵۰
۳۴۔	سید ریاست علی ندوی	دارالمصنفین	۱	۱۷۵
۳۵۔	ریاض الدین احمد	ناگپور	۲	۱۷۷
۳۶	مولانا زید ابوالحسن فاروقی	خانقاہ مظہریہ دہلی	۱	۱۸۱
۳۷۔	پروفیسر سخی احمد ہاشمی	کراچی	۱	۱۸۲
۳۸۔	ڈاکٹر سراج احمد خاں	کراچی	۸	۱۸۳
۳۹۔	علامہ سید سلیمان ندوی	علی گڑھ	۵	۱۹۳
۴۰۔	سید محمد	اسلام آباد	۷	۲۰۲
۴۱۔	شبنم رومانی	کراچی	۱	۲۰۹

۴۲۔ ش۔ ضحیٰ	کراچی	۱	۲۱۱
۴۳۔ حافظ شمس الدین مجازی	لکھنؤ	۱	۲۲۱
۴۴۔ شمس الحسن واسطی	یوپی	۲	۲۲۲
۴۵۔ پروفیسر ضیاء احمد بدایونی	علی گڑھ	۳۱	۲۲۶
۴۶۔ استاد الہند قاری ضیاء الدین احمد	علی گڑھ	۸	۲۷۹
۴۷۔ پروفیسر ڈاکٹر عابد علی خان	تہران	۶	۲۹۵
۴۸۔ عبدالجمیل خاں	جاورہ	۲	۳۱۰
۴۹۔ مولانا عبدالحق غرغشتوی	غرغشتی	۱	۳۱۴
۵۰۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق بابائے اردو	کراچی	۴	۳۱۶
۵۱۔ ڈاکٹر عبدالحق خان عرف حسرت کا سگنجوی	حیدر آباد	۱	۳۲۴
۵۲۔ چودھری عبدالحمید جالندھری	لاہور	۱۱	۳۲۵
۵۳۔ عبدالرحمٰن خاں	کراچی	۶	۳۴۶
۵۴۔ مولانا عبدالرشید نعمانی	کراچی	۱	۳۵۴
۵۵۔ عبدالستار خاں	کراچی	۱	۳۵۵
۵۶۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی الٰہ آبادی	الٰہ آباد	۵	۳۵۶
۵۷۔ عبدالسعید خاں	بمبئی	۱	۳۶۷
۵۸۔ عبدالعلیم خاں	جاورہ	۴	۳۶۸
۵۹۔ سیٹھ حاجی عبدالغفار	کراچی	۱	۳۷۶
۶۰۔ مولانا عبداللہ عرف شاہ آغا	ٹنڈو سائیں داد	۳	۳۷۷
۶۱۔ پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ	لاہور	۲	۳۸۰
۶۲۔ مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی	گڑھی حضرت خیل	۸	۳۸۴
۶۳۔ عبدالمجید خاں	سیونی	۲	۳۹۵
۶۴۔ عبدالنعیم خاں	جاورہ	۱	۳۹۹

۶۵۔ حکیم عزیز الرحمٰن	حیدر آباد	۱	۴۰۱
۶۶۔ مفتی عطاء محمد	ڈیرہ اسماعیل خان	۱	۴۰۲
۶۷۔ علی ابوبکر	ترکی	۱	۴۰۴
۶۸۔ غلام احمد حسن	تلے گاؤں	۱	۴۰۶
۶۹ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ	لاہور	۱	۴۰۸
۷۰۔ فتح علی صوبیدار	حیدر آباد دکن	۴	۴۱۰
۷۱۔ الحاج فضل الرحمٰن المجددی	کابل	۲	۴۱۴
۷۲۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل حق خورشید	حیدر آباد	۲	۴۱۶
۷۳۔ قدرت اللہ شہاب	لاہور	۱	۴۱۸
۷۴۔ کلیم جبل پوری	جبل پور	۱۱	۴۱۹
۷۵۔ Keer Sabr	امریکہ	۱	۴۵۰
۷۶۔ قاری محب الدین احمد	الٰہ آباد	۱	۴۵۲
۷۷۔ سید محبوب حسن واسطی	کراچی	۲	۴۵۳
۷۸۔ محفوظ الرحمٰن	ناگپور	۵	۴۵۵
۷۹۔ محوی صدیقی	بھوپال	۱	۴۶۲
۸۰۔ محمد ابراہیم مجددی	کابل	۱	۴۶۳
۸۱۔ صوفی محمد احمد	کراچی	۱	۴۶۴
۸۲۔ محمد اسماعیل پانی پتی	لاہور	۱	۴۶۶
۸۳۔ قاری محمد اظہر صدیقی	مدراس	۱	۴۶۷
۸۴۔ حاجی محمد اعلیٰ	کراچی	۸	۴۶۹
۸۵۔ محمد افضل حسن	لاہور	۱	۴۷۹
۸۶۔ پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال	لاہور	۱	۴۸۰
۸۷۔ شیخ محمد اکرام	لاہور	۱	۴۸۳

Marfat.com

۸۸۔ پروفیسر محمد اکرام الرحمٰن	امریکہ	۱	۴۸۴
۸۹۔ کپتان محمد الیاس خاں	سرونج مولوہ	۷	۴۸۵
۹۰۔ محمد امیر خان سنبل	میانوالی	۱	۴۹۵
۹۱۔ محمد حسن انصاری	برار	۲	۴۹۶
۹۲۔ محمد حنیف اللہ صدیقی	خیرپور	۲	۵۰۰
۹۳۔ محمد سراج الہدیٰ خاں	کراچی	۱	۵۰۴
۹۴۔ پروفیسر سید محمد سلیم	لاہور	۲	۵۰۶
۹۵۔ محمد سلیم	کراچی	۴	۵۰۸
۹۶۔ مولانا محمد حلیم الدین	بھوپال	۱	۵۱۶
۹۷۔ محمد عابد خانزادہ	حیدر آباد	۱	۵۲۰
۹۸۔ پروفیسر علامہ ڈاکٹر محمد شفیع	لاہور	۲۳	۵۲۲
۹۹۔ پروفیر محمد طاہر فاروقی	پشاور	۲	۵۵۲
۱۰۰۔ محمد عظیم الدین سالک	لاہور	۱	۵۵۶
۱۰۱۔ محمد علی لطفی	کراچی	۱	۵۵۷
۱۰۲۔ محمد کشف الدجیٰ خاں	سیونی	۹	۵۵۸
۱۰۳۔ محمد متین صدیقی	لاہور	۴	۵۷۳
۱۰۴۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی	۳	۵۸۲
۱۰۵۔ ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقاء	سعودی عرب	۲۰	۵۹۰
۱۰۶۔ مولانا محمد یوسف بنوری	کراچی	۱	۶۱۲
۱۰۷۔ محمد یوسف	راولپنڈی	۶	۶۱۳
۱۰۸۔ حافظ محمود شیرانی	ٹونک	۱	۶۲۳
۱۰۹۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد	علی گڑھ	۳۷	۶۲۶
۱۱۰۔ مسلم صدیقی	الہ آباد	۱	۶۹۱

Marfat.com

۱۱۱۔ مولانا مظہر علی خاں	مدینہ منورہ	۱	۶۹۳
۱۱۲۔ حافظ منیر احمد خاں	حیدر آباد	۱	۶۹۵
۱۱۳۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ	حیدر آباد	۱	۶۹۷
۱۱۴۔ ڈاکٹر نذیر احمد	علی گڑھ	۵	۶۹۸
۱۱۵۔ ڈاکٹر نجم الاسلام	حیدر آباد	۲	۷۰۴
۱۱۶۔ حاجی نذیر احمد خان	کراچی	۱	۷۰۶
۱۱۷۔ نسیم احمد مفتی	افریقہ	۱	۷۰۷
۱۱۸۔ ڈاکٹر سید نعیم الدین	امراوتی (برار)	۱	۷۰۸
۱۱۹۔ ڈاکٹر وجاہت حسین عندلیب شادانی	ڈھاکہ	۲	۷۱۰
۱۲۰۔ ڈاکٹر وحید قریشی	لاہور	۱	۷۱۴
۱۲۱۔ بشیر حسین ناظم	لاہور	۱	۷۱۵
۱۲۲۔ خالد محمود	حیدر آباد	۱	۷۱۷
۱۲۳۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ کی چند کتابیں		۳	۷۱۸

Marfat.com

عرض مرتب

ہمارے حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مدظلہ ہمہ جہتی صفات و کمالات کے مالک ہیں، علم و ادب اور تحقیق کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کا ایک کمال یہ ہے کہ ان کو ملت اسلامیہ کے مسائل سے گہری دلچسپی ہے، اس لیے مسلمانوں کی بعض اہم ملی شخصیات سے ان کے رابطے بہت گہرے رہے ہیں۔ ان کی ساری زندگی مسلمانوں کے مسائل پر غور و فکر۔ علم و ادب و تحقیق کے خدمت اور تعلیم و تربیت میں صرف ہوئی ہے۔ وہ آسمان ادب و تحقیق کے بلند ستارے ہیں۔ تصوف و روحانیت میں ان جیسی صاحب کمال شخصیات اب خال خال ہیں۔ ایسی ہمہ جہتی شخصیت کی زندگی کے بہت سے پہلو ایسے ہوتے ہیں جو خطوط کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔ خطوط کی اس اہمیت کی وجہ سے ہم نے اس سے پہلے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے خطوط کا ایک مجموعہ شائع کیا۔ جسے الحمد للہ بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

زیر نظر کتاب مرشدی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کو لکھے گئے خطوط کے مجموعے پر مشتمل ہے، جس میں بعض خطوط ان شخصیتوں کے بھی شامل ہیں جو برصغیر کی ملت

Marfat.com

اسلامیہ کا اہم سرمایہ ہیں ، ان میں مولانا سید سلیمان ندوی اور بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق شامل ہیں ۔ ان خطوط سے ہمارے حضرت صاحب کی شخصیت کے بہت سے پہلو سامنے آتے ہیں ، میں اپنی اس سعادت پر بے حد مسرور ہوں کہ مرشدی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اس خدمت کے لیے مجھ جیسے بے مایہ و بے صلاحیت فرد کو منتخب کیا ۔

میں محترم جناب حامد علی خاں صاحب ، ڈاکٹر فضل حق خورشید صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے پروف ریڈنگ میں تعاون فرمایا اور محترم ناصر صاحب اور محترم محمد جبیب صاحب کے لیے بھی دل کی گہرائیوں سے دعاگو ہوں ، جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں تعاون فرمایا۔

خالد محمود عفی عنہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

PROFESSOR
Dr. Ghulam Mustafa Khan
M.A., LL.B., Ph.D., D. Litt.

2, OLD UNIVERSITY CAMPUS
HYDERABAD, SINDH

Dated: ____________

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

یہ خطوط مجھ حقیر کے نام ہیں — ان کے لکھنے والے معروف بھی ہیں اور غیر معروف بھی — معروف حضرات میں ایسے بھی ہیں جن کے علم و فضل سے دنیا واقف ہے اور غیر معروف حضرات وہ ہیں جن کا تعلق میری ذات سے یا میرے خاندان سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کس زبان سے ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے مجھ حقیر کو کس کس طرح نوازا اور کتنے عظیم حضرات سے شرفِ نیاز حاصل کرایا۔ کاش یہ نوشتۂ تقریر میرے لیے نوشتۂ تقدیر بن جائے اور ان حضرات کی دعائیں سرمایۂ آخرت کا حصہ بن جائیں —

ان خطوط کے علاوہ دوسرے متعدد مشاہیر کے خطوط بھی تھے۔ شاید ڈھونڈنے سے مل جائیں لیکن عزیزی خالد محمود سلمہ کے لیے ان کی اشاعت مزید بار نہ ہے اس لیے ان کی طرف توجہ نہیں دی گئی — آں عزیز نے موجودہ خطوط ہی کی اشاعت کے لیے جو محنت کی ہے اور جو سرمایہ لگایا ہے وہ روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اس مجموعے کی اشاعت کی طرف متوجہ نہ ہوتے تو یہ بھی ہمیشہ کے لیے

Marfat.com

ناپسند ہو جاتا۔ حدیث شریف ہے۔

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہ

چنانچہ انتہائی خلوص کے ساتھ اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن کے اسلاف و اخلاف کی فلاح کے لیے دعا گو ہوں۔

یہاں بے محل نہ ہوگا اگر میں اپنے دو خاص فاضل عزیزوں کا ذکر کر دوں۔ محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب، علی گڑھ سے یہاں حیدرآباد میں کسی کانفرنس کے لیے تشریف لائے تھے مجھے علم نہ تھا سرکفور نے مجھے اطلاع دی کہ میں آؤں گا۔ میں انتظار کرتا رہا لیکن وہ کسی مجبوری کی وجہ سے یکایک واپس تشریف لے گئے۔ دوسرے فاضل جناب صباح الدین عبدالرحمٰن (مدیر رسالہ معارف۔ اعظم گڑھ) تھے جو کراچی تشریف لائے ہوئے تھے لیکن محض میری ملاقات کی خاطر حیدرآباد تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں عزیزوں کو اپنے مقبولین اور مقربین میں شمار فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر۔۔۔ غلام مصطفیٰ خاں

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ زوّار حسین رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت فضلِ علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۵۴ھ) کے خلیفہ حضرت محمد سعید قریشی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۳ھ) کے خاص خلیفہ ہیں۔ آپ قصبہ گوہلہ (ضلع کرنال) میں ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے قصبے اور دوسرے مقامات میں حاصل کی، پھر منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔ پھر میٹرک پاس کیا اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی۔ ایک بزرگ مولانا اسلام الدین کے توسّط سے آپ حضرت محمد سعید قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے پانی پت میں بیعت ہوئے اور جلد ہی سلوک کی تکمیل کرلی۔ ۱۳۶۸ھ ۱۹۴۸ء میں آپ پاکستان آئے اور قریب ۷۰ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا، آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں (ت۔ یعنی ترتیب سے) :-

(۱) عمدۃ السلوک (۲) گلدستۂ مناجات (۳) حیاتِ سعیدیہ (۴) عمدۃ الفقہ جلد اول (۵) عمدۃ الفقہ جلد دوم (۶) ترجمۂ مبدأ و معاد (۷) ترجمۂ معارف لدنیہ (۸) عمدۃ الفقہ جلد سوم (۹) حضرت مجددِ الفِ ثانیؒ (۱۰) زبدۃ الفقہ حصۂ اول (۱۱) مقاماتِ فضلیہ (۱۲) زبدۃ الفقہ حصۂ دوم (۱۳) زبدۃ الفقہ حصۂ سوم

Marfat.com

(۱۴) ترجمہ مکتوبات معصومیہ دفتر اوّل (۱۵) عمدۃ الفقہ جلد چہارم (۱۶) ترجمہ مکتوبات معصومیہؒ دفتر دوم (۱۷) ترجمہ مکتوبات معصومیہؒ دفتر سوم (۱۸) انوارِ معصومیہؒ (۱۹) ریڈیائی تقاریر (۲۰) عمدۃ الفقہ بزبانِ عربی (طہارت، زکوٰۃ، صوم، حج) (۲۱) مکتوباتِ امامِ ربانی کا اردو ترجمہ (نامکمل)۔ یوں تو آپ کی ہر کتاب ایک امتیازی شان رکھتی ہے اور پوری تحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے لیکن عمدۃ الفقہ میں مسائل کی اس قدر جزئیات ہیں کہ شاید اردو کی کسی کتاب میں یکجا نہیں ہیں۔ مثلاً عمدۃ الفقہ (جلد سوم) میں کتاب الزکوٰۃ کے ذیل میں عشری زمین کا اس طرح ذکر آتا ہے:-

اگر کسی شخص نے عشری زمین، اجارہ (کرایہ) پر دی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عُشر زمین کے مالک پر واجب ہو گا اور صاحبینؒ کے نزدیک مستاجر پر واجب ہو گا۔ اور فتح القدیر میں ہے کہ صاحبینؒ کی دلیل یہ ہے کہ عُشر کا تعلق پیداوار سے ہے جو کہ مُستاجر کی ہے اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ زمین کا نماء (بڑھوتری) جیسے کہ زراعت سے ہوتا ہے ویسا ہی اجارہ سے بھی ہوتا ہے، تو یہاں پھل کی طرح اُجرت مقصود ہے۔ پس بڑھنا حقیقت میں اُجرت پر دینے والے کیلیے ہے اور وہی مالک بھی ہے تو عُشر کے لیے واجب ہونے کے لیے بھی وہی اولیٰ ہے۔ اور حاوی قدسی میں ہے کہ ہم صاحبینؒ کے قول کو لیتے ہیں۔ لیکن متاخرین کی ایک جماعت نے امام صاحبؒ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ پس اگر مالکِ زمین کے لیے پوری اُجرت کا لینا ممکن ہے تو امام صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا جائے۔ ورنہ صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا جائے۔ جب کہ مالکِ زمین کو واضح طور پر اتنا نقصان لازم آتا ہو کہ جس کو کوئی بھی جائز نہ کہہ سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اور اگر مالک پیداوار کٹنے سے پہلے ہلاک ہو جائے تو مالک سے عُشر ساقط ہو جائے گا، یعنی اُس پر واجب نہیں ہو گا اور اگر کٹنے کے بعد ہلاک ہو تو مالک سے ساقط نہ ہو گا یعنی اُس پر واجب ہو گا۔ یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک خواہ کٹنے سے پہلے ہو یا بعد میں، اس کے ساتھ میں عُشر بھی ساقط ہو جائے گا۔ (حواشی میں ہر جگہ کتابوں کے حوالے بھی دیے گئے ہیں)۔

آپ نے حمد، نعت اور منقبت میں بھی اشعار لکھے ہیں۔ ایک نعت اس طرح لکھی ہے :-

کس زباں سے میں کروں نعتِ محمد مصطفےٰ ﷺ
ہے مری گویائی ناقص اور تخیل نارسا
آپ ﷺ کی مدحت سرا توریت و انجیل و زبور
آپ کی تعریف میں رطب اللساں فرقان و نور
ذرّہ ذرّہ آپ ﷺ کی ختمِ رسالت پر شہید
قطرہ قطرہ آپ کے دستِ سخاوت کی چکید
باعثِ تخلیقِ آدم رحمۃ للعالمیں
سرورِ دیں، فخرِ موجودات، ختم المرسلیں

Marfat.com

کُحلِ مازاغ البصر سے چشمِ باطن کی کشود
اسوۂ حسنہ سراجِ سالکِ ربِّ ودود

ہے سراپا نور ہی نور آپؐ کی ذاتِ کریم
ہے مجسّم جود ہی جود آپؐ کا خلقِ عظیم

آپؐ کی ذاتِ گرامی محرمِ ربّ العلیٰ
آپؐ کے ذکرِ مشرف کا ہے خود رافع خدا

میں ہوں شیدائے محمدؐ مجھ کو غم زوّار کیا
ہیں محمد مصطفےٰؐ جب شافعِ روزِ جزا

آپ کی وفات کراچی میں ۲۲ رمضان المبارک سنہ ۱۴۰۰ھ (۵ اگست سنہ ۱۹۸۰ء کو ہوئی۔

۷۸۶

مرسلہ احقر زوار حسین عفی عنہ

حامداً و مصلیاً

از خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور

بخدمت مکرمی و محترمی زاد عنایتکم دوام اقبالکم

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و دعوات ترقیات مشحون آنکہ

یہ عاجز لاہور سے ۱۸ اگست کو بروز جمعہ صبح واپس خیرپور بخیر و عافیت پہنچ گیا اور سب کو خیر و عافیت سے پایا۔ الحمد للہ علی انعامہ و احسانہ۔ آپ کا گرامی نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ خیر و عافیت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اس عاجز کی طبیعت بھی اب ٹھیک ہے الحمد للہ۔ لاہور میں عبدالرزاق صاحب سے بھی ملاقات ہوئی بلکہ ایک دن مزید اُن کی وجہ سے ٹھہرنا پڑا۔ وجہ یہ ہوئی کہ اس عاجز نے اگرچہ لاہور پہنچنے پر انکو اطلاعاً تحریر کر دیا تھا مگر [illegible] انکو کئی دن کیوں نہ مل سکا آخر چند روز انتظار کے بعد دوسرا خط لکھا اور دونوں خط انکو ایک ہی روز ملے اور عین اسی روز جس روز اس عاجز کا ارادہ واپسی کا تھا کہ یکایک وہ تشریف لے آئے اور دعوت کے لئے اصرار کیا رہنے پر مجبوراً ایک دن رکنا پڑا اور دوپہر کا کھانا انکے ہاں کھا کر شام کو چلے گئے ہم بعد عصر کی نماز پڑھ کر انکے ہاں سے واپس ہوئے۔ بخیر و عافیت ہیں۔ انکی اہلیہ صاحبہ اور صاحبزادی صاحبہ بھی بخیر و عافیت ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ خیر و عافیت سے رکھکر ترقی درجات عطا فرمائے آمین۔ [illegible] صاحب کا خط بہت دنوں سے موصول نہیں ہوا۔ میں نے ان کا پتہ پوچھنے کے لئے بھی لکھ دیا تھا وہ اب مکان اپنا انہوں نے بستی کمہار پورہ محلہ حسین پورہ میں تبدیل کر لیا ہے۔ جو منظور احمد [illegible] سے کچھ دور ہے [illegible] ہے۔

حکیم محمود الرحمٰن صاحب کے انجکشن لینے کا حال معلوم ہوا اللہ پاک انکو شفائے کلی نصیب فرمائے اور تمام مشکلات و پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ اس جلد کا [illegible] اور منزل پر کام شروع کر دیں اور شغل تک بھی ہم کرتے رہیں [illegible] تصنیف چلتے رہے عمدۃ السلوک کے لئے جیسا حضرات رحمہم اللہ نے ختم شریعت ان شاء اللہ مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

مطلوبہ نعتیہ اشعار درج ذیل ہیں:-

نہ کیوں اُن کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے۔ جو آنکھیں اپنی گھستے ہیں نبی کے آستانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو مجھکو غرض مطلب؟۔ لگا یا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

درِ اقدس کے ٹکڑوں پہ پڑا پلتا ہے کل عالم۔ گذارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

نعت

Marfat.com

در اقدس پہ بُلوا لیجئے اپنے گداگر کو ۔ پھرے کب تک بھٹکتا در بدر یہ بے ٹھکانے سے
زمیں تھوڑی سی دیجیے بہر مدفن اپنے کوچے میں ۔ لگا دیجیے مری مٹی مرے مولا ٹھکانے سے

تعویذ عزیزی سراج احمد سلمہٗ کیلئے تعویذ ورسالِ خدمت ہے موم جامہ کر کے گلے میں یا بازو پر باندھ لیں۔ ان شاء اللہ العزیز بہتری ہوگی یہ عاجز انکی امتحانات میں اعلیٰ کامیابی کیلئے دعاگو رہتا ہے آمین۔

حبیب احمد صاحب احمر اور احمد خاں صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ یہ عاجز دعاگو رہتا ہے ۔

رشید اللہ خاں صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون ۔ یہ عاجز انکی آنکھ کی صحت اور جلد تندرستی کیلئے دعاگو ہے

نظر کا وظیفہ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ہر نماز کے بعد سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں ۔

اس عاجز کی طرف سے نیز اہلیہ صاحبہ و کنیز فاطمہ اور جملہ متعلقین کیطرف سے آپ کو اور اہلخانہ و جملہ عزیز ان و متعلقین کو بہت بہت سلام مسنون ۔ قاضی صاحب و ذوالفقار حسین و محمد سلیم و سراج صاحب و دیگر احباب سب سلام مسنون عرض کرتے ہیں ۔ سراج کو پیغام سنا دیا ہے ۔ فی الحال تو کراچی آنا ان کا کچھ پروگرام معلوم نہیں ہوتا ۔

حاجی کشفت الدین خاں صاحب کا گرامی نامہ اس عاجز کو بھی موصول ہوا ہے انکی آمد کا تذکرہ ہے یہ عاجز دعاگو ہے ۔ ان شاء اللہ ایک دو دن میں جواب تحریر کر دونگا ۔ فیلقوس محمد صاحب کا بھی گرامی نامہ عاجز کو کئی دن ہوئے موصول ہوا تھا آپ بھی سب حضرات کو سلام مسنون تحریر کر دیں ۔ یہ عاجز سب کیلئے دعاگو رہتا ہے ۔

خدا کرے یہ ادارہ الصالحین اچھی طرح چل جائے ۔ آمین ۔ دیگر احوال حسب دلخواہ ہیں سب احباب و حضرات خاں صاحب کی خدمت میں سلام مسنون ۔ فقط والسلام

خاکسار محمد حسین ~~~ غفرلہٗ

ہاشمی صاحب ۔ حاجی عبدالودود صاحب ۔ عبدالمجید صاحب ۔ محمد سلیم صاحب وغیرہ سب احباب کو سلام مسنون ۔ حاجی محمد اعلیٰ صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کاملہ کیلئے یہ عاجز دعاگو ہے ۔ فاضل رشید اللہ صاحب سے معاف کر دیں ہومیوپیتھک کی اردو کی کتاب کا مرتبہ کر دیں کیونکہ اس عمر میں آپ کا ادویہ کا نسخہ بیکار رہے ۔ فقط ۔

علامہ آئی۔ آئی قاضی

C/o The Bank
16 July 1957

My Dear Dr Khan Sahib
Thank you very much for your two kind notes. We were very sorry to read of your dear brother demise. That is what we call life.

بل تؤثرون الحیوٰة الدنیا
والآخرة خیرًا و ابقیٰ —

about that it is said

لھی الحیوان —

That is the life. " " Years pass we keep on counting them till one day there is an end to them. If we only sought 'Life' that does not die. My dear brother it sounds like preaching & I hate to preach except to

Marfat.com

those I love & feel will not
misunderstand.
We were also sorry to read
that you were all troubled
by influenza. Thank God you
got through it safely. One
doctor here has particularly requested
me to let him know from someone
who had the attack, how it starts
how long it lasts & how it behaves
If it is not troubling you too
much, I would like to know
the details for his benefit.
How the infection is caught &
how it develops, what symptoms
appear, what is the utmost
temperature reached & how
long it lasts. If everyone
caught it in the house, it must

Marfat.com

have been very troublesome.
no one to help the other.

I am addressing this letter
at Hyderabad because
I think you might have
returned by 20th July.

I am very grateful
to you for your kind
remembrance.

with affectionate regards
from us both

Yours Sincerely
IJK

Marfat.com

Cantt
7/12/57

My Dear Khan Sahib

Mr Parwez just now informed me of your sad bereavement. Please accept our heartfelt sympathy. We are very sorry specially because you had a sad loss even last summer. We pray that God in His grace grant you peace & comfort.

Yours Sincerely
I. I. Kazi

Hyderabad
New year's Day 1961

My Dear Ghulam Mustafa Khan sahib

How very kind of you to send us greetings & good wishes. God bless you & yours.

All else passes, but goodness & truth abide. Mortal too can become immortal through them.

With very kind regards & best of wishes,

Yours v. Sincerely
I I Kazi

Marfat.com

Hyderabad
1st January 1963

My precious Khan Sahib
How very kind of you
to remember us. But then why expense
on our account.
We have not been well for
last two months, specially mother.
Do pray for our health; prayers
of good men are accepted.
You know you are always
with us. Mother thanks you & sends regards.
We wish you + yours a very prosperous
new year. May God in His mercy
show us all the glorious way
to Him & make Pakistan a
real Muslim state.
Our affectionate regards
as ever yours
I. I. Kazi

Hyderabad
3rd February 1965

My dear Khan Sahib
Thank you so much for your kind Eid greetings which we heartily reciprocate.
I hope you have been keeping very well. We always remember you.
With our kindest regards
Yours sincerely
I.I. Kazi

Marfat.com

Hyderabad
18th December 65

My dear Khan Sahib

Mother is not feeling well & it might be impossible for her to come over at 10 a.m. She leaves her bed room even ordinarily about 11 am. While I cant leave her alone when she is unwell.

So it seems, we are not destined to have the pleasure of joining you there. Our blessings & thoughts will be with you & yours. May God produce joy out of it for you & for our dear daughter.

Here is enclosed what is a disgrace but then پای ملخ پیش سلیمان بردن
عیب است ولیکن هنر است از موری

برگ سبز تحفہ درویش
even otherwise

In that aspect may be acceptable
to نورچشم as an insignificant wedding
present.

With best of wishes &
heartiest greetings to all of you
Sincerely yours

Elsa/Kazi

Marfat.com

18/3

My dear Khan Sahib

So many thanks for kind remembrance.

God bless you and give you joy that you deserve.

Our regards to boys & self.

Sincerely yours

I I Kazi

Marfat.com

I am addressing this letter
at Hyderabad because
I think you might have
returned by 20th July.

I am very grateful
to you for your kind
remembrance.

with affectionate regards
from us both

yours sincerely
IIK

Marfat.com

ابر احسنی گنوری

گنور ضلع بدایوں یوپی انڈیا
18 . 3 — 70

باسمہ

پیارے بھائی سلام و رحمتہ

۲۰ اپریل ۶۹ء کی فرستادہ دو کتابیں، علمی نقوش اور حالی کا ذہنی ارتقا رفیق نے کل ایک آدمی کے ہاتھ روانہ کیں اور یہ محسوس کرکے کس قدر ندامت ہوئی کہ آپ سمجھینگے مجھ بد اخلاق نے رسید تک نہ دی آپکو یہ کیا معلوم کہ امانت مجھ تک پہنچی ہی نہیں

کتابیں - آپکا نام - آپکی سرورق پر تحریر یہ سب کچھ دیکھکر دل بھر آیا نہ جانے کیا کیا یاد کر دمیں بجلیاں کوندنے لگیں آپکو بھی یاد ہوں؟ یہ چنیزا اور تیرہ یا گئی حالانکہ بدلتے وقت نے گوشت سے ناخن جدا کر دئے ماں بیٹے ننھوا اور بھائی بھائی کو بھول گیا آنکھوں کے سامنے کیسے کیسے زندہ جنازے اپنے پاؤں چلکر لگا ہوئے دو چیل ہو گئے الامان والحفیظ

مجھے تو خیر آپکا پتا معلوم نہ تھا آپنے اس غفلت سے کیوں کام لیا؟ بہرحال گزشتہ کو بھولنا اور معاف کرنا ہی پڑیگا اگرچہ اس وقت دمیں جذبات و شکایات کا طوفان موجزن ہے

میں زندہ ہوں - صرف زندہ ہوں کیا گزرتی ہے یہ کہنا لاحاصل ہے وطن نہ چھوڑنے کا تہیہ تھا وہ کامیاب ہوگیا

خدا کرے آپ مع الخیر ہوں اور آئندہ احباب فراموشی کے جرم کا ارتکاب نہ کریں - بھائی کلیم صاحب کس حال میں ہیں سعید نقوی وحید تو خدا جانے کیا ہو گئے ہیں انکے حالات کبھی کبھی پڑھنے میں آتے رہے ہیں سعید میاں نامروی دادو شہبانی پاڑہ میں مقیم نیز پنشن لے چکے ہیں انکے خطوط آتے رہتے ہیں

صغیر بھی اچھی طرح ہیں اور عام مسلمانوں کی طرح مبتلائے فکر معاش ہیں

اچھا رخصت باقی حالات جواب آنے پر آپکا ابر احسنی گنوری

Marfat.com

حضرت ابراہیم جان سرہندی

گلزار خلیل

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ

الی الجناب الاعز الاکرم المحب المحترم دامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کتاب مکتوبات معصومی
آنچہ بہ میرپور عنایت فرمودہ بودند ارادہ داشتم کہ از
اول تا آخر مطالعہ خواہم نمود. مکتوبات امام ربانی بارہا
مطالعہ کردہ ام اما از این نعمت محروم بودم مکتوبات معصومی
وقت تقسیم کتابہا بہ حصہ حضرت برادرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آمدہ بود و دیگر نسخہ پیش من نبود. ارادہ مطالعہ تا بہ
ماہہا در معرض التوا بود اکنون بعد از مراجعت سرہند
شریف اولا مطالعہ زبدۃ المقامات (مصنفہ محمد ہاشم کشمی)
با تمام رسانیدم و بعد از آن مطالعہ مکتوبات معصومی
از اول شروع کردہ ام و تقریبا ہر روز حسب گنجائش
وقت می خوانم. عریضہ ہذا محض برای این عرض خدمت
می کنم کہ در دوران مطالعہ حظہا و لذتہا کہ حاصل
می شوند ہمین قدر است کہ بیان آنہا علی وجہ الاحاطہ
کردہ آید. چنین محسوس می شود کہ یک گنج گران مایہ
بدست آوردہ ام کہ خزانہای تمامی دنیا پیش او

حیثیت پیر مگس هم ندارند چونکه ایشان دولت عظمیٰ
و نعمت کبریٰ از عنایتهای خاصه حضرت ایشان حاصل
شده است دعاهای ترقیات دینی و دنیاوی و
بلندی درجات و وصول مقام قرب برای ایشان بی اختیار
و بلا اراده از صمیم قلب می برآید. من لم یشکر الناس
لم یشکر الله اگر شکر این احسان بجا نیارم هر آئینه
از قاصران باشم. این احسان کرده اید نه تنها
بر من است بلکه بر جمیع متوسلین بارگاه مجددیه و معصومیه
احسان کرده اید اینقدر را احسان کرده اگر تا به
طول حیات منتها گذارند و برای ایشان دعاها کنند
حق تشکر را تماما ادا نکرده باشند. حضرت حق
جل مجده ذات والا صفات آن قدوة الاولیاء را شاد
و آباد تندرست داشته و موفق لصالح الاعمال
دارد بحرمة النبی و آله الامجاد. والسلام والاکرام
راقم عبده محمد ابراهیم کفاه غلام مجددی سرهندی
P.O گلزار خلیل واپا سامارو ضلع تهرپارکر سنده

ھو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من ھو بالمؤمنین رؤف رحیم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذین فازوا منہ بحظ جسیم ۝

پته، محمد (عرف) ابراهيم سرهندي مجددي گلزار خليل (وايا) سامارو عمركوٹ سند پاكستان

بتاریخ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ

عالی جناب عزت مآب حضرت ڈاکٹر صاحب
دامت فیوضاتہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
عرصہ قلیلہ سے جناب والا کی ملاقات کا شرف حاصل نہیں
ہو سکا ہے احوال خیریت دریافت کرتا رہتا ہوں الحمد للہ
آپ خیریت سے ہیں حضرت حق جل مجدہ آپ کو مکمل
صحت اور شفاء کامل سے سرفراز فرماوے آمین
حامل ھذا مرحوم مغفور مولوی حافظ غلام محمد صاحب
سرھندی مجددی آف ٹنڈو محمد خان کا یتیم فرزند ہے
ملازمت کا متلاشی ہے کسی محکمہ کے کسی مخلص
افسر کے نام انکو دعا نامہ عطا فرماویں رجاء واثق ہے کہ
آپکی دعا سے منزل مقصود تک پہنچ جائیگا

دعا گو و دعا جو الفقیر محمد ابراہیم سرہندی مجددی [illegible]
[illegible]

جيڪو مانئون جواب طلب ڪري ۽ پنهنجو پتو صاف اکرن ۾ نٿو لکي اهو مون سان ظلم ٿو ڪري

جو شخص جواب طلب کرتا ہے اور اپنا پتہ صاف الفاظ میں نہیں لکھتا وہ مجھ سے ظلم کرتا ہے۔

ابن انشاء

۵ جہانگیر روڈ، کراچی ۵
۲۱ فروری ۱۹۶۲ء

استاذی و مخدومی!
سلام مسنون

آپ کا خط ملا۔ اسے سر آنکھوں پر رکھا۔ آپ کی دعاؤں سے قلب کو عجیب فرحت ہوئی۔ اس کرم کے لیے نہایت ممنون ہوں۔

اس وقت ایک زحمت دینا چاہتا ہوں۔ معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے اور فی الحال سینۂ راز میں (رکھنے کا)۔ آئین کا اعلان یکم مارچ کو ہوگا۔ لیکن جناب صدر چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق ملک کے چیدہ دانشوروں کا ردِ عمل معلوم کرلیں۔ پرانے حقوق یافتہ طبقے اور وہ لوگ جن کی سیاسی ترکتازیوں پر اس آئین سے زد پڑے گی۔ یقیناً اس میں تحدید کے بعض پہلو پائیں گے۔ لیکن عملی سوجھ بوجھ بلکہ اسلامی روایات کے اعتبار سے میری ذاتی رائے میں یہ آئین، محب الوطن عوام الناس اور دانشوروں کو پسند آئے گا اور صدر صاحب انھی کو محک گردانتے ہیں۔

آپ یقیناً ان امور پر گہری نظر رکھتے ہیں اور قانون کا بھی آپ کا مطالعہ ہے۔ لہٰذا آپ کی بات بجا طور پر سند ہوگی۔ درخواست یہ ہے کہ آپ اس کا بغور مطالعہ فرما کر اس پر ایک یا ایک سے زیادہ مضامین لکھ دیں، زیادہ طویل یا خشک نہ ہوں لیکن جس پہلو کو آپ لیں اس کی وضاحت ہو جائے۔ مثلاً صدر کے اختیارات وسیع بھی ہیں لیکن ان پر عوامی نمائندے گرفت بھی کرسکتے ہیں۔ ان کی رائے پر عوام کے نمائندوں کی رائے غالب رہے گی اور اگر صدر اسمبلی کو برخاست کردے تو اسے خود عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے خود دوبارہ الکشن لڑنا پڑے گا۔ صدارتی نظام میرے خیال میں اسلام کے سیاسی نظام کے زیادہ قریب بھی ہے۔ پھر قانون کے جواز کا انحصار، عدالتوں کی بجائے قانون ساز اداروں کی صوابدید پر رکھا گیا ہے۔ اس سے مفاد پرست طبقے پر چوٹ پڑے گی جو کسی یادداشت سے بچنے کے لیے عدالت کے ذریعے قانون کو چھ چھ مہینے معلق رہنے پر مجبور کرتا تھا۔

بہر حال یہ عمومی باتیں ہیں جو میرے ذہن میں اٹھیں۔ زیادہ تعمق کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں یہ مضمون پیر تک مل جائے تو اچھا ہے۔ اس کا آنریریم میں یہاں سے آپ کو بھجوا دوں گا۔ یہ کسی ادبی پرچے میں چھپے گا۔ نئی قدریں ہی کو دے دیجیے لیکن نقل۔ اصل مجھے بھجوائیے۔ مضمون خواہ گھر کے پتے پر بھیجیے، خواہ گلڈ کے پتے پر۔ اور مسلک تقریر کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ کسی کی نظر نہ اس پر پڑے۔

— ابن انشا —

Marfat.com

احسن مارہروی

مولانا احسن مارہروی ۔ مار ہرہ (ضلع ایٹہ) کے مشہور بلگرامی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور سجادہ نشین بھی تھے شروع ہی میں حفظ قرآن اور درسیات کی تکمیل کر لی تھی اور اپنے والد صاحب مرحوم کے ساتھ حج بھی کیا تھا اردو میں شعر و شاعری کا چسکا لگا اس سلسلے میں مولانا سعید احمد صاحب کا بیان نقل کیا جاتا ہے

" افسوس ہے کہ ہماری بزم ادب و شعرا طرز قدیم کے اساتذہ شعر و سخن سے خالی سے ہوتی جا رہی ہے اور جو جہاں سے جاتا ہے اپنا قائم مقام چھوڑ کر نہیں جاتا چند مہینے ہوئے خواجہ عشرت لکھنوی جو بیگماتی ٹکسالی زبان لکھتے ہیں اپنی دو ایک ہی نظیریں رکھتے تھے داغ مفارقت دے گئے۔ اب اردو کے مشہور استاد سخن حضرت احسن مارہروی کے انتقال پر ملال کی خبر آئی ہے۔ مرحوم اردو کے کہنہ مشق شاعر اور قواعد زبان کے بڑے عالم تھے۔ حضرت داغ دہلوی سے تلمذ رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں فصاحت و بلاغت اور یجنلٹی اور روانی داغ کے رنگ کی پائی جاتی ہے "

مولانا احسن مارہروی کئی سال تک مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں اردو کے لکچرار رہے ۱۸۹۴ء میں ریاض سخن جاری کیا لاہور سے " فصیح الملک

" نام کا ایک ماہنامہ نکالا جو استاد داغ کی یاد میں تھا۔

نثر میں ان کی تصنیف " تاریخ نثر اردو " بہت مشہور ہے۔ ولی دکنی کے ضخیم دیوان کی تصحیح و ترتیب کی۔ داغ مرحوم کے غیر مطبوعہ کلام کو " یاد گار داغ " کے نام سے شائع کیا ان کے علاوہ تخمینیں۔ اردو لشکر مرثیے وغیرہ بھی ان کی یاد گار ہیں۔

مولانا مرحوم کا انتقال پٹنہ میں ۲۰ کی چھ بجے شام ہوا تھا۔

اسی شب جنازہ مارہرہ لایا گیا ۲۱ گیارہ بجے شب معراج بردر گاہ برکاتہ میں سپرد خاک کیے گئے۔

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ (یوپی) سرکار خرد

۱۹ جولائی ۱۹۳۷ء

اعز گرامی۔ السلام علیکم

آپ کا کارڈ جبل پور سے مارہرے اور مارہرے سے بذریعہ ڈاک علی گڑھ اور پھر علی گڑھ سے میرے ساتھ مارہرے پہنچا میں ۱۴ جولائی کے عوض ۱۶ جولائی کو مارہرے آیا اس سے پہلے جو کارڈ یالفافہ آیا تھا اس میں چونکہ کوئی جواب طلب بات نہ تھی نیز آپ تلاش معاش میں ناگپور وغیرہ آجا رہے تھے اس لیے جواب نہ دے سکا آج کے کارڈ سے آپ کی ملازمت کا حال اور استقلال سنکر بے حد مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ یہ تعلق مبارک کرے اور پائیدار فرمائے اور آپ کو جملہ تفکرات سے کمو رکھے لکھیے کہ اس پوسٹ کا گریڈ کیا ہے اور فی الحال کیا تنخواہ ملے گی آپ کی محبت و سعادت سے طبعیت بہت مسرور ہوتی ہے اور ہر وقت دل سے دعا نکلتی ہے امید ہے کہ آپ اپنی خیریت سے برابر مطلع کرتے رہیں گے میرا قیام بظاہر ۱۵ اکتوبر تک یہیں رہے گا۔ یہ بھی لکھیے کہ منور صاحب بھی امراوتی میں کہیں ملازم ہوئے۔

زیادہ زیادہ والسلام خیر السیام

دعا گو

احسن مارہروی

Marfat.com

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ۱۸۹

[illegible]

9-15 دسمبر

عزیزم ۔ السلام علیکم و علی من لدیکم

آپ کا تہنیت نامہ عید علی گڑھ کے ماہروی بھیا صاحب ۱۶
ملازم ہے وہاں چلا گیا تھا اور بعد رمضان و عید یہاں آگیا
اس محبت و خصوصیت کا شکریہ ۔ میں آپ کے
بھیجے ہوئے خطوں کی رسید بھیج دی ایسا ما لجمہ نہیں
بلکہ گزشت اخطار اور ہجوم کار آپ معاف کیا
کرو ورنہ آپ کا ہے

برائے دیدن دو روئے درخشانے عزیزہ
الم شدہ ام کہ خیال تو در لہ گم گشتہ

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے ۔ باقی للباقی والسلام

دعا گو
احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ
یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

عزیزی و محبی السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

محبت نامہ ملا میں ذاتی مکروہات و خرافات میں ایسا الجھا رہتا ہوں کہ معمولی کاموں کو بھی وقت پر تمام نہیں کر سکتا کچھ نہ کچھ اعزہ کی علالتوں کے انتشارات ان سب نے مل کر یکسو نہیں رہنے دیا اس لیے آپ کو خط نہ لکھ سکا آپ کا خلوص خصوصی ایسا نہیں جسے میں بھول جاؤں۔ آپ کی سعادتیں قابل قدر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے مقاصد و مطالب میں باکام و فائز المرام رکھے۔ آمین۔ میں آج ہی علی گڑھ جانے والا تھا اب انشاء اللہ کل یا پرسوں چلا جاؤ گا وہاں سے ایک ہفتے عشرے کے لیے باہر جاؤں گا پھر مستقل ۱۰ اکتوبر سے وہیں رہوں گا میری ایسی کتابیں جو مستقل ہوں اور ادبی مشاغل میں کار آمد ہوں "کلیات ولی" اور "نمونہ منشورات" کے سوا نہیں ہیں۔

مرزا داغ کی سوانح عمری جلوہ داغ نامی ۱۸۹۹ء میں لکھی تھی اس کتاب کا اب وجود باقی نہیں اگر زندگی ہے تو سوانح مرزا داغ کی دوبارہ تکمیل کا ارداہ ہے امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام
دعا گو
احسن مارہروی

Marfat.com

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

۴۔ ماریسن روڈ

۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء

عزیزم۔ السلام علیکم

محبت و خلوص سے متاثر کرتا ہوا خیریت نامہ ملا شکر کرم۔ میں ۲۔۳ ماہ سے چند تردداتمیں مبتلا ہوں بڑے فرزند سید محمد احسن اگزیکٹو اسسٹنٹ رجسٹرار مسلم یونیورسٹی عوارض احتلاج وغیرہ میں مبتلا ہیں ڈیڑھ مہینے پٹنے رہ کر پرسوں آئے ہیں ان کی وجہ سے مصارف میں زیادتی رہی اور کوائف بھی مساعد نہ رہے اس کے علاوہ میری معیاد ملازمت دو برس سے ختم ہو گئی ہے اور ہر سال توسیع مل رہی ہے اب ۲۰ جولائی تک توسیع ملی ہے آئندہ کا حال ۲۷ مارچ کو معلوم ہو گا اگر یہاں کا تعلق باقی رہا تو بڑی چھٹیوں کے بعد یہاں آنا ہو گا ورنہ یکم مئی سے ہمیشہ کے لیے رخصت۔ بایں حساب مئی کا مہینا مارہرے میں گذرے گا باقی الغیب عنداللہ۔

اگر مارہرے آئیے تو وہاں سے ریل ہے علی گڑھ سے ہاتھرس اور ہاتھرس سے چوتھا اسٹیشن چھوٹی لائن پر مارہرہ ہے جبل پور سے کلیم صاحب کا کوئی خط نہیں آتا باوجودے کہ میں نے بارہا لکھا غالباً ۶ ماہ سے ان کا خط نہیں ملا اگر آپ وہاں جائیں تو شکایت کیجیے گا۔

والسلام

احسن

Marfat.com

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
۲۵ اپریل ۱۹۳۸ء

اعزی و احبی ۔ السلام علیکم

۱۸ اپریل کے کارڈ کا جواب لکھ رہا ہوں کلیم صاحب کا کوئی خط مجھے اس وقت تک نہیں ملا ایک زمانہ تھا کہ کلیم نے من رانی کہہ کر لن ترانی جواب میں سنا تھا۔

اب کلیم کے مشتاق وہی جواب سنتے ہیں یہ قدرت کے تماشے ہیں ان سے کہہ دیجیے گا میں بہرحال دعا گو ہوں اور رہوں گا۔

برخودار کی طبعیت ہنوز ناصاف ہے اور اب وہ بغرض علاج لکھنؤ گئے ہوئے ہیں میرا معاملہ توسیع ہنوز طے نہیں ہوا نئے وائس چانسلر ہی ابھی ادھر میں ہیں۔

تابدیگراں چہ رسد دیکھیے کس کل اونٹ بیٹھے

رات دن چکر میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

میں انشاء اللہ ۲۸ مئی کو مارہرے چلا جاؤں گا آپ کی ہمشیرہ کی علالت کا حال سنکر تعلق خاطر ہے دعا ہے کہ شافی مطلق شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

دلی کے متعلق اور توضیح الشہداء کی بابت جو کچھ آپ نے لکھا

Marfat.com

ہے اس کے جواب کے لیے میرے پاس وقت نہیں یہ بڑی فرصت کی باتیں ہیں پھر دیکھا جائے گا لیکن اتنا سمجھ لیجئے کہ ولی کے ہم تخلص ان سے آگے پیچھے کئی شاعر گزرے ہیں اس لیے کسی تحقیق پر وثوق کامل نہیں لیکن یہ یقینی ہے کہ وہ ۱۱۶۳ھ ہجری سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔

والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۲۰ جولائی ۱۹۳۸ء

اعزی واحبی۔ السلام علیکم و قلبی لدیکم

۹ جولائی کا لکھا ہوا کارڈ ۱۹ جولائی کو نظر افروز ہوا۔ نیز اس عشرے میں نیز اس سے پہلے ۲۴ جون سے اکثر سفر میں رہا۔ تفاصیل سفر پھر لکھوں گا میں ۱۷ جولائی سے ایگزیکٹو کونسل کے فیصلے کے مطابق یونیورسٹی کی خدمت سے آزاد ہوگیا۔ اطلاعاً لکھا گیا۔ اگر آپ خط لکھیں تو کلیم صاحب کو بھی اس کی اطلاع کر دیجیے گا کہ میرا خط لکھنا بیکار ہے جب کہ وہ جواب نہیں دیتے اب مستقل کہاں رہوں گا۔ کیا کروں گا یہ پھر لکھوں گا۔ دو تین روز اسباب وغیرہ کے لانے کے لیے اور برخورداروں کی نئی قیام گاہ کے انتظام کے لیے جاؤں گا اور وہاں سے غالباً یکم اگست تک دہلی وہاں دو چار روز رہ کر مارہرے واپس ہونگا۔ انشاء اللہ۔ میں نے حضرت استاد مرحوم کی زندگی میں ان کی سوانح عمری (جلوہ داغ نامی) لکھی تھی۔ زبان داغ میری کوئی تالیف نہیں اب ان کے کلام کا انتخاب کیا ہے جس میں یہ التزام ہے کہ عطف و اضافت فارسی نہیں ہے۔ مقدمہ لکھنا شروع کرنے والا ہوں۔ انتخاب تمام ہوگیا ہے۔ جب وہ چھپے گا آپ سے بھی چھپا نہ رہے گا ادبی خدمت کا انتخاب بعد اطمینان کروں گا اور ضرور اپنا معین و معاون بناؤں گا۔ خطوط بھیجتے رہیے گا۔ والباقی الباقی

والسلام

دعاگو احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ (یوپی) سرکار خرد
۸ اگست ۱۹۳۸ء

اعزی واحبی ۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم

میں ۲۸ جولائی سے ۶ اگست تک علی گڑھ اور دہلی کے سفر میں رہا۔ اس لیے آپ کے کارڈ مورخہ ۱۹ جولائی کا جواب آج سے پہلے نہ دے سکا۔ مسلم یونیورسٹی سے علیحدگی یا دنیا سے جدائی بہرحال ایک نہ ایک دن ہوتی اور ہوگی۔ اس لیے اس کا ملال عبث اور اس کا خیال فضول ہے۔ اب یہ دعا کیجیے کہ باقی انفاس خدمت خلق میں صرف ہوں اور بقیہ زندگی پر کوئی حرف نہ آئے ۔ جلوہ داغ کے مضامین (سوانح) اگر مقدمے میں آجائیں گے جو میں انتخاب کلام داغ (اردو زبان) پر لکھنے والا ہوں۔ ذرا یکسوئی ہوئے اور علی گڑھ سے آیا ہوا اسباب جہاں ٹھکانے سے لگ جائے تو اس کام کو تمام کروں انشاء اللہ

مولانا آزاد بلگرامی ہمارے خاندان اور قبیلے کے مشہور معروف بزرگ تھے۔ یعنی ہم لوگ دراصل بلگرامی ہیں ۔ ایک خاندان مارہرے چلا آیا۔ کچھ بہار چلے گئے کچھ حیدرآباد، مگر ہیں سب ایک۔ ان کا کتب خانہ ان کی دو تین پشتوں کے بعد تمام خاندانوں میں منتشر ہوگیا۔ کچھ حصہ حیدرآباد میں تھا کچھ بہار میں ۔ دو چار کتابیں یہاں بھی ہوں گی ۔ مگر سید حسن غزنوی کا دیوان میرے علم میں نہیں کہ کہاں ہے اس لیے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھ

Marfat.com

سکتا مگر اب خیال رکھوں گا اور کہیں پتا چل گیا تو لکھوں گا۔

کلیم صاحب کو آپ نے ناحق لکھا وہ کسی بات کو کب سنتے ہیں جو اس کو سنیں۔ بہرحال میں دعاگو ہوں اور تانفس واپسیں دعاگو رہوں گا۔

والسلام

دعاگو

احسن مارہروی

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۳۰ اگست ۱۹۳۸ء

اعزی واحبی۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم

۲۰ اگست کے لکھے ہوئے محبت نامے کا جواب دیر میں دے رہا ہوں ۲۲، ۲۳، کو علی گڑھ چلا گیا تھا۔ ۲۷، ۲۸، کو واپس ہوا۔ اور گھر کے چرخے پر گھومنے لگا۔ چونکہ مدت مدید کے بعد وطن میں مستقل قیام ہو رہا ہے اس لیے ابھی نہ تو نظام اوقات مقرر کر سکا ہوں نہ کسی کام پر قلم اٹھ سکا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ابھی علی گڑھ کی آمد و رفت باقی ہے اس لیے یکسوئی حاصل نہیں علی گڑھ جا کر ۱۴ اگست کا سرگذشت پڑھا۔ آپ کی محبت و سعادت کا خاص اثر ہوا۔ عزیز من ایسے مضمون نویسی سے کیا حاصل میں فی الحقیقتہ اس قابل نہیں۔ علاوہ اس کے یونیورسٹی سے علیحدگی پر اتنا رنج و ملال بے سود ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن ہر آغاز کا انجام ہوتا ہے۔ جینا جو سب سے ضروری اور پسندیدہ چیز ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نوکری کی حقیقت تو ظاہر ہے اور پھر اس حالت میں کہ یہ پابندی قواعد و ضوابط ملازم چونسٹھ سال کا ہوچکا ہوں۔ بہرحال میں آپ کی اس خصوصی مضمون نویسی کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔

مولانا حسن غزنوی کے دیوان کی بابت ابھی کچھ نہ لکھ سکوں گا۔ ذرا سکون ہوجائے تو اپنی کتابیں بھی دیکھوں گا۔ اور دوسروں سے بھی پوچھوں گا۔ اسی وقت تاریخ وغیرہ کی فرمائش پوری ہوگی۔ انشاء اللہ

Marfat.com

کم فرصتی اور کثرت مشاغل کے سبب میری خطوط نویسی رواں دواں ہوتی ہے۔ امید ہے کہ میری کوتاہ قلمی کو فی الحال نظر انداز کیا جائے گا۔ میں ۳، ۴ ستمبر کو پھر علی گڑھ جاؤں گا اور وہاں سے ۹ کو دہلی اور وہاں سے ۱۰ کو شملہ جانا ہو گا۔ یہ سفر شرط زندگی غالباً ۱۵۔ ۲۰ ستمبر تک ختم ہو۔ باقی الغیب عند اللہ۔ آخر میں پھر داستان احسن کے لکھنے کا شکریہ۔

فضل ہوئی تعالیٰ سے امید ہے کہ مزاج عزیز بعافیت ہو گا۔

والسلام مع الدعاء

دعاگو

احسن بے دیا

۲۸۷

۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء

مارہرہ ضلع ایٹہ

عزیز ارشد و امجد ۔ سلام دعا انتظار

آپ کا لکھا ہوا لفافہ پہنچا۔ میں ۶ دسمبر کو مارہرہ سے علیگڑھ وہاں سے دہلی وہاں سے شملہ ہوتا ہوا ۲۰ دسمبر کو مارہرہ واپس آیا۔ سفر میں ذرا فرصت نہ پائی سوائے اس کے [illegible] ایک روز استراحت کا موقع آیا تو خطوط نویسی شروع کی ہے۔

آپ میرے خلوص اور تپاک سے ایسے واقف ہیں اور بقول سودا مگر ان ذیل الفاظ لکھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے ہمارے دیار کا یہ خاکسار [illegible] آپ سمجھے خلوص کی نمود کی مگر ایک بے بود ہے اس کا وجود کالعدم ہے۔ لہذا ان تکلفات فضول کو چھوڑیئے۔ [illegible] مضمون کا مسئلہ جو کچھ ہے لکھ چکا ہوں [illegible] متعلق کا باب [illegible] لکھ چکا ورنہ آپ کا شکوہ شکایت کا کیا محل تھا۔ آپ ہر لحظہ بے فکر اور مطمئن رہیے ایک خادم دعاگو جو کچھ کر رہا اور تعینِ بے جا سے قاطبۃً نفرت ہے وہ ان باتوں کا شکوہ کیا کرے گا اور جبکہ کوئی شکوہ کی بات بھی نہ ہو۔ لہذا ان خیالوں سے ہمیشہ کے لیے درگزر کرتے رہیے اور ہر صورت سے اپنا سمجھا اور ہر یاد دعاگو سمجھتے رہیے۔ [illegible] آپ کی اطمینان کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں ورنہ چند روز [illegible] الجواب [illegible] اطمینان سے لکھتا۔

مولانا سید حسن برنی کے متعلق ابھی کوئی تصفیہ و تفحص نہ کر سکا اور نہ ابھی امید ہے [illegible] [illegible] [illegible] ادھر ایک معاشی تدبیر [illegible] [illegible]

آپ سے ایک بات دریافت کرنی ضروری ہے [illegible] کوئی ہستی مجسمۂ خیر آپ کا نگاہ میں یعنی ایسا تاجر یا سیٹھ یا صاحب زر جو کسی کار خیر میں [illegible] [illegible] خالصاً لوجہ اللہ کچھ مدد کر سکے اور وہ امداد خانہ خدا سے متعلق ہو۔ [illegible] اگر مارہرہ [illegible] مجھے دینی خانقاہ کی مسجد کو درست کرانا ضروری ہے [illegible] پلاسٹر باقی ہے [illegible] [illegible] نصف میں خرچ لگا دیا [illegible] [illegible] [illegible] توجہ کرتے ہیں تاہم دنیا [illegible] خالی نہیں [illegible] خدا کا [illegible] کام [illegible] لہذا اس خصوص میں آپ مجھے کوئی ایسی ہستی بتائیں [illegible] تکلیف و تکلف [illegible]

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۵ مارچ ۱۹۳۹ء

احبی واعزی ۔ السلام علیکم و قلبی لدیکم

۲۔ اپریل کا لکھا ہوا کارڈ پہنچا ۔ آپ کی ناسازی طبیعت سے تعلق خاطر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی صحت کاملہ اور عاجلہ عطا فرما کر مطمئن رکھے۔ آپ کے خلوص الفاظ کا میرے دل پر خاص اثر ہوتا ہے۔ اور اللہ علیم و دانا ہے کہ میں اپنے بھلی فرزندوں سے کم آپ کو نہیں سمجھتا۔ اور ہر وقت، دست بدعا رہتا ہوں کہ اللہ تعالی آپ کو دین و دنیا کی نعمتیں اور دولتیں عطا فرمائے۔ آپ کی عالی ہمتی اور وسیع خیالی سے مجھے قوی امید ہے کہ مجھے جب جس چیز کی ضرورت ہوگی دریغ نہ کیا جائے گا۔

مجموعہ کلام مرتب کر رہا ہوں مگر مواقع اور حائلے ایسے پیدا ہوجاتے ہیں کہ ایک دن کا کام ایک سال میں بھی پورا نہیں ہوتا۔ الناظر (۱) مدتوں سے بند ہے اور وہاں سے کسی کتاب کا ملنا آج کل ممکن نہیں۔ میں بھی کل سے مضمحل ہوں۔ میرے حلق کے غدود متورم ہوگئے ہیں۔ جس سے بات کرنے اور نوالہ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے باقی باقی۔

والسلام

دعاگو

احسن

(۱) لکھنو کا رسالہ

۸۶؎

۲۲ جولائی ۱۹۳۹ء

عزیزی مولوی غلام مصطفیٰ خاں صاحب السلام علیکم

بہت دنوں سے آپ کا خط نہیں آیا۔ غالباً میرا ایک کارڈ آپ کے ذمّے جواب طلب ہے۔ آج اتفاق سے میں علی گڑھ آیا ہوا ہوں۔ اردو ڈپارٹمنٹ میں آیا تو آپ کا جوابی کارڈ دکھایا گیا۔ جو سوال آپ نے اس کارڈ میں کیا ہے وہی مجھ (۱) سے پہلے پوچھ چکے ہیں۔ آپ کس دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں سیئہ عربی لفظ ہے۔ وقف میں ہاے ہوّز کی آواز دیتا ہے ورنہ سیئۃ اصلی تلفظ ہے۔ قرآن پاک میں من عمل سیئۃ اور سیات جا بجا موجود ہیں۔ پھر بروزن حیہ چہ معنی دارد۔ اگر سیہ کوئی لفظ ہے تو اس کے یہ معنی نہیں۔ یہ فتویٰ متفقہ ہے سید علی احسن عفاعنہ

مجھے مولانا علی احسن صاحب کے جواب سے کلیتہً اتفاق ہے۔

رشید احمد صدیقی

---

(۱) سٹی کالج جبل پور کے پروفیسر مہادیو پرشاد سامی نے امتحان کے پرچے میں ذوق کا یہ شعر لکھا۔
ترا تو سیہ بھی ہے یوں ہی داخل حسنات۔ کہ جیسے صحبت اصحاب کہف میں قطمیر
ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان نے ان پر اعتراض کیا اور کہا کہ پہلا مصرع اس طرح ہونا چاہیے۔
ع ترا تو سیئہ بھی یوں ہے داخل حسنات
مہادیو پرشاد صاحب کو ضد پیدا ہوئی اور فرمانے لگے کہ نہیں ذوق نے سیہ نہیں بلکہ سیا لکھا ہے۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب نے مولانا احسن صاحب اور رشید احمد صدیقی سے استفادہ کیا تھا۔

مارہرہ ضلع ایٹہ

۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء

اعزی واجبی۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم

۲۰ جولائی کا کارڈ علی گڑھ سے واپس آکر ملا۔ علی گڑھ میں آپ کا جوابی کارڈ رشید صاحب صدیقی کے پاس گیا تھا۔ مجھے دکھایا گیا اور میں نے اسی وقت اس کا جواب لکھ کر رشید صاحب سے بھی دو لفظ لکھوا دیے تھے۔ غالباً وہ جواب آپ کو مل گیا ہوگا۔ اس کارڈ میں اسی کارڈ کا اعادہ کرتا ہوں کہ سہمہ بروزن تحرجہ صحیح ہے باقی غلط۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے اس خصوص میں بہت دن ہوئے آپ کو خط لکھا تھا۔ کیا وہ خط آپ کو نہیں ملا کہ دوبارہ استفسار کی ضرورت ہوئی۔ آپ کے معاملات ملازمت کے متعلق دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالی حسب خواہش فائزالمرام فرمائے۔ آج کل میں یہاں بین الاقوامی جھگڑوں کی وجہ سے بہت پریشان اور کم فرصت رہتا ہوں۔ باقی باقی والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۱۱ اگست ۱۹۳۸ء

اعزی و احبی ۔ بعد سلام ثم المرام

دو کارڈ آپ کے (۶/۷/۳۹ء ۔ ۹/۸/۳۹ء) جواب طلب اور رسید خواہ ہیں۔ دونوں کا شکریہ ایک ساتھ پیش ہے۔ آخری کارڈ سے آپ کی والدہ ماجدہ کی علالت اور دوسرے سے معیاد ملازمت کے متعلق واقعات معلوم کر کے تشویش و تعلق ہے اور بخلوص دل دعا ہے کہ ایزد تعالیٰ و تقدس مطمئن اور فائز المرام فرمائے آمین ۔ بجاہ طٰہٰ آل یٰسین۔

دیوان سید حسن غزنوی میرے ہاں نہیں اور اتنی فرصت نہیں ملتی کہ ان کے حالات تذکروں سے معلوم کرسکوں دعا کیجیے کہ اطمینان قلب نصیب ہو آج ایک دوست کو اس دیوان کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے پاس کتب خانہ اچھا ہے۔ کلیم صاحب کا بہت دنوں سے حال معلوم نہیں ۔ فرمائیے اگر میں ناگپور سے بہترین سنتروں کی قلمیں منگاؤں تو کس طرح اگر کوئی آسان ترکیب و تدبیر آپ بتاسکیں تو بتائیے میں ۱۵، ۱۶ کو چند روز کے لیے دہلی جاؤں گا۔ ۱۸ اگست کو ریڈیو سے ایک تقریر ہوگی جو "اردو خطوط نویسی" کے متعلق ہے

والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ (یوپی)

۲۸ اگست ۱۹۳۹ء عزیزم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

میں دہلی و علی گڑھ کے سفر سے ۲۳، ۲۴ کو واپس ہوا۔ آکر آپ کا کارڈ پایا۔ ریڈیو میں جو تقریر کی تھی وہ "ہماری زبان" میں چھپے گی۔ اس میں مفصل دیکھیے گا۔ ۱۵ منٹ کی قید کی وجہ سے سیر ہو کر کچھ نہیں کہا جاتا پھر میں خلقتہً ذرا جلد بولتا ہوں اس لیے کچھ بے لطفی ہوجاتی ہے۔ بہرحال یہاں اس کی پرواہ نہیں خانہ پری کر دی جاتی ہے۔ بیدل صاحب کا پورا نام نہیں لکھا وہ کہاں کے بزرگ ہیں اگر ابھی وہاں ہوں تو میرا سلام کہیے اور پوچھیے کہ آپ کے پاس استاد داغ مرحوم کے دو ایک خطوط تو ہوں گے۔ میں عنقریب "انشاء داغ" کے نام سے ان کے خطوط شائع کرنے والا ہوں اگر ان سے یا کسی اور سے آپ کی معرفت کچھ خط مل جائیں تو ذرا تلاش کیجیے۔ کلیم صاحب کا کوئی حال معلوم نہیں۔ سید حسن صاحب کے دیوان کے لیے جس دوست کو خط لکھا تھا تعجب ہے کہ ان کا جواب اب تک نہیں آیا۔

اب پھر لکھوں گا۔ یہاں بارش کی کمی اور گرمی کی زیادتی ہے۔

وقنا ربنا عذاب النار۔ باقی باقی والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۱۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

عزیزی و احبّی ۔ سلام مسنون الاسلام

محبت نامہ جس میں سنتروں اور شریفوں کی بلٹی تھی پہنچا ۔ فوراً آدمی بھیج کر اسے منگوایا اور اسی وقت ایک جگہ رکھوا دیا، یہ قلمیں اگرچہ سوکھ سی گئی ہیں مگر امید ہے کہ ہوجائیں ۔ دو چار روز سے بارش مسلسل ہو رہی ہے ۱۰، ۱۵ دن اور یہ اندازہ کر کے کہ ہری ہوجائیں گی تو دوسری جگہ ایک ترتیب سے رکھوا دیے جائیں گے۔ بہرحال میں اس خصوصی محبت اور زحمت کا ممنون ہوں جزاک اللہ عنی خیرا لجزاء آپ کی مستقلی کا مژدہ سن کر بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس استقلال کو ترقیوں کے ساتھ بڑھائے اور قائم رکھے آمین ۔

بجاہ سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین ۔

باقی باقی السلام

دعاگو

احسن مارہروی

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء

عزیز محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۴ نومبر کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ بیدل صاحب کے نام کا خط مل گیا تھا۔ شاید اس کی رسید لکھنی بھول گیا اسے ذخیرے میں جمع کرلیا ہے۔ ارادہ تو یہی ہے کہ بعد رمضان "انشاء داغ" پریس میں بھیج دوں۔ پودے کی ۶، ۷ قلمیں کچھ کچھ ہری معلوم ہوتی ہیں باقی ہنوز بے برگ ہیں۔ ابھی دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ بھی ہری ہو گئیں تو فبہا ورنہ جتنی قلمیں ہری ہوں گی دو ایک ماہ بعد دوسری جگہ رکھوا دی جائیں گی۔ جو مضمون آپ نے تیار کیا ہے اسے میں ضرور دیکھوں گا مگر رمضان بعد کہ اس مہینے میں قرآن پاک کے دور کے سوا اور کوئی کام نہیں کرتا۔

موید الفضلاء ایک لغت ہے اس میں بھی اردو کے الفاظ ملیں گے۔

پیراں سلسلہ جمعہ کے اکثر بزرگوں کے حالات میرے پاس مل سکیں گے۔ آپ ان کے نام لکھیے تو میں تلاش کروں۔ برکات مارہرہ سے کوئی خاص مدد نہیں مل سکتی وہ ایک چلتی پھرتی کتاب ہے اور جو حالات ہیں وہ صرف یہیں کے ہیں۔ میرے سامنے اتنے اور ایسے کام رہتے ہیں کہ مجھے مولانا سید حسن غزنوی کے حالات معلوم کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

Marfat.com

کوشش کروں گا کہ اس باب میں کچھ مدد پہنچا سکوں۔

بانکی پور جانا ہو تو وہاں میرے منجھلے فرزند (ڈاکٹر سید انعام احسن) سے ملیے گا۔ وہ کتب خانے کے قریب ہی رہتے ہیں اور بانکی پور ہسپتال میں سرجن ہیں۔ آج کل ان کے منجھلے بھائی جو علی گڑھ میں ٹی ٹی ۔ آن ہیں علیل ہو کر گئے ہوئے ہیں اور اسپتال میں داخل ہیں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء

احبی واعزی۔ سلام مسنون دعا مشحون

۲۵ نومبر کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ خیریت معلوم کر کے مطمئن ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے مقاصد میں فائزالمرام رکھے آمین۔ بجاہ طہٰ وآل یسین

آپ اپنی محبت و خصوصیت سے کلیم صاحب کا تذکرہ ہر خط میں کرتے رہتے ہیں اس سے ان کی خیریت معلوم ہوجاتی ہے مگر وہ عزیز برسوں بھول کر بھی نہیں پوچھتے۔ بہرحال دعا ہے کہ وہ خوش و خرم رہیں

ع حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس

آپ انعام احسن سے پٹنے میں ملے وہ اسی زمانے میں پٹنے عشرے کے لیے یہاں آئے تھے اور ان کے منجھلے بھائی اسی ماہ پٹنے کے ہسپتال میں تھے کم فرصتی کی وجہ سے وہ آپ کو ان سے نہ ملا سکے اور نہ میں ان کو کچھ لکھ سکا۔ خیر روشناسی ہوگئی۔ زندگی ہے تو پھر مفصل ملاقات ہوسکے گی۔

افسوس ہے کہ سید حسن غزنوی کے متعلق مجھے اب تک کوئی ایسی بات معلوم نہ ہوسکی جس کو لکھتا۔ دو ایک نسب نامے دیکھے مگر ان میں بھی ان کا پتا نہیں چلا۔ میں کتنا کوتاہ بخت ہوں کہ اس علمی ریسرچ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکا۔ مرزا داغ کے خطوط کی ترتیب کی وجہ سے اور

Marfat.com

کسی کام کا وقت ہی نہیں ملتا۔ اور اس کام میں دوسرے موانع کے سبب دیر ہو رہی ہے۔ اب پتا چلا ہے کہ رامپور کے کتب خانے میں مرحوم کے خطوط وغیرہ محفوظ ہیں ان کی تحریک جاری ہے اور شاید اس سلسلے میں وہاں جانا پڑے اس لیے امید نہیں کہ امسال (۵۸ھ " انشاء داغ " شائع ہوسکے۔ شائع ہونا تو کیا مطبع میں جانے کی بھی امید نہیں۔

جناب بیدل صاحب کی خدمت میں میرا سلام پنچائیں اور فرمائیں کہ تاریخ بھیج دیجیے اگر موقع ملا تو اس کو شائع کر دیا جائے گا۔ یہ اس لیے عرض کیا کہ غالباً یہ مجموعہ انجمن ترقی اردو کی ملکیت ہوجائے۔ تاہم مجھے خیال رہے گا۔

والسلام

دعاگو

احسن

Marfat.com

مارہرہ ضلع ایٹہ

۴ مارچ ۱۹۴۰ء

اعزی و احبی خصصکم اللہ بالمواہب۔ سلام و دعا

۔ ۲۵ فروری کا لکھا ہوا کارڈ ۴ مارچ کو پڑھا۔ میں یکایک اپنی لڑکی کی علالت کا حال سن کر ۲۴ کو علی گڑھ چلا گیا تھا۔ وہ بہت مخدوش بیمار ہوگئی تھی پچھلے مہینے اس کی بچی پیدا ہوئی تھی اس کے بعد بخار آنے لگا جو ۱۰۵ ڈگری تک بڑھ گیا گردہ۔ جگر اور معدہ بہت زیادہ خراب حالت میں پایا گیا خون کی تولید مفقود سی ہوگئی۔ غرض کہ ۱۰، ۱۵ روز ایسی پریشانی میں گزرے کہ ناقابل بیان ہے۔ اب بظاہر حال وہ زندوں میں داخل ہے مگر ضعف و نقاہت کا یہ عالم ہے کہ خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتی۔ اسی عالم میں چھوڑ کر یہاں آیا ہوں کہ تھوڑا بہت بندوبست مصارف کر کے پھر جاؤں۔ غالباً ۷، ۸ کو جاسکوں گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر رحم فرمائے۔ میں خود مدت سے آپ کو خط لکھنے کا خیال کر رہا تھا مگر موجودہ نیز اور وقتی پریشانیوں کے سبب نہ لکھ سکا۔ واللہ باللہ آپ کی محبت و ارشادات میرے دل میں اس طرح جمی ہوتی ہے کہ کسی طرح کسی وقت مٹ نہیں سکتی۔ ایسے سعید ازلی اگر دو چار مل جائیں تو میں اپنی قسمت پر ناز کرتا ہوا دنیا سے اٹھوں سلمک اللہ تعالیٰ۔ آپ کا جواب بھی آپ کے سچے خلوص کا آئینہ ہے اور اس کی تعبیر بھی یہی ہے کہ۔

Marfat.com

من تو شدم تو من شدی　　　　من تن شدم تو جاں شدی

آپ کی علالت کا حال سن کر افسوس اور صحت کی خبر پا کر اطمینان ہوا۔ سہاگ پور کہاں ہے جہاں کلیم صاحب ہیں وہ تو برسوں کے بعد ایک آدھ خط بھیج دیتے ہیں۔ بہرحال دعا ہے کہ وہ خوش و خرم رہیں۔

مقبول الکریم صاحب غالباً وسط مارچ کے بعد علی گڑھ جائیں گے۔ اگر میں وہاں ہوا تو خود ملوں گا آپ کو ملیں تو سلام کہیے۔

اگر آپ کو مولوی ابوالحسن صاحب ناطق گلاؤٹھوی کا پتا ناگپور کا معلوم ہو تو لکھیے یا کلیم صاحب سے پوچھ کر لکھیے۔ وہ ناگپور میں دو تین سال قبل ایم۔ ال۔ سی یا۔ ایم۔ ال۔ اے تھے۔ اگر ان کا پتا ٹھیک معلوم ہوجائے تو ضرور لکھیے۔

والسلام

دعاگو

احسن۔

مارہرہ ضلع ایٹہ

۴ اپریل ۱۹۴۰ء

عزیز دلی سلمک ربک۔ سلام مسنون دعا مشحون

آپ کے ۱۴ مارچ کے لکھے ہوئے کارڈ کا جواب آج دے رہا ہوں اس توقف کا اسباب بچی کی علالت کے علاوہ پٹنہ ، لاہور ، دلی وغیرہ کے سفر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ، سے ۱۳ مارچ تک پٹنے کے سفر میں رہا۔ ۱۸ سے ۳۰ مارچ تک لاہور وغیرہ کا تماشا دیکھتا رہا۔ یکم اپریل کو ایک مقدمے کے سلسلے میں ایٹہ گیا۔ آج ذرا اطمینان سے بیٹھا ہوں۔ کئی درجن جواب طلب خط جمع ہوگئے ہیں۔ سب کے جوابات جلدی جلدی لکھ رہا ہوں اس کے بعد اپنی تالیف پر نظر ڈالوں گا۔

بحمد اللہ تعالیٰ کے نوردیدہ سلمہا کا مزاج اب پختہ ہے اور اس کی نومولود بچی بھی تندرست ہے۔ مولانا (۱) ناطق کو خط بھیجنے کا ابھی موقع نہیں ملا۔ وقت ملا تو پھر لکھوں گا پہلے خط کا جواب تو انہوں نے نہیں دیا۔ خیر ایک بار اور کھڑکھڑاؤں گا۔

میں ان سفروں کے دوران میں دو مرتبہ علی گڑھ بھی گیا مگر رواں دواں

اس لیے ڈپارٹمنٹ کے احباب سے نہ مل سکا۔ اور غالباً اسی وجہ سے مقبول الکریم نہ مل سکے اور اب تک غالباً وہ امتحان دے کر واپس

(۱) یعنی مولانا ناطق گلاؤٹھوی جو داغ کے شاگرد ہیں

ہوگئے ہوں گے۔

دہلی سے " ہماری زبان " آپ کے پاس آتا ہوگا اس کی خریداری میری تحریک سے آپ نے کی ہے یا خود اپنے شوق سے۔ بہرحال دوسرا سال شروع ہوگیا ہے اس کا چندہ غالباً بھیج دیا ہوگا۔ نہ بھیجا ہو تو اب بھیج دیجیے گا اور اس کی اشاعت میں حتی الوسع کوشش وسعی کیجیے

والسلام

داعی الخیر

احسن

Marfat.com

Saiyid Iqbal Azim
M. A., E. P. E. S.
Professor of Urdu,
Chittagong College.

RAHMAT BUILDING
Sadarghat Road,
CHITTAGONG.
(E. Pakistan.)

۳ نومبر

۶۶ء

مکرمی سلام نیاز

"مشرقی بنگال میں اردو" کی ایک جلد جناب کے پتہ پر رجسٹرڈ ڈاک کر رہا ہوں۔ امید ہے جناب مطالعہ فرما کر اپنی رائے سے مشرف فرمائیں گے۔ اس صوبہ میں اردو کو جن دشواریوں سے گزرنا پڑ رہا ہے اور جن کشیدہ دور سے یہ گزر رہا ہے وہ سب وقت کے پیش نظر ہیں۔ جو اسوقت تک غیر مرتب علم سینہ تھا، اس کو کتاب کی شکل میں پیش کر دیا ہے اور اس کا بنگلہ میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اسکے بعد حقیقتاً ماضی پر اطمینان سے تحقیقی کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جو انشاءاللہ اردو کی دلچسپ چیز ہوگی۔ سردست وقت کی ضرورت کی شکل دینا مناسب سمجھا۔ اس صوبہ میں کتابت و طباعت کا جو عالم ہے دیکھا جا سکتا ہے اس کتاب سے جس کی طباعت کیسی حالت میں ہے۔ آپ جیسے اہل نظر کے تاثرات معلوم ہوں تو آگے قدم بڑھاؤں اور یہیں بکھر جاؤں۔ آپ کے قلم سے چند سطور میرے لئے دستاویز کا انعام ہونگی۔ امید ہے قابل توجہ سمجھا جاؤں گا اور کتاب کے لئے کچھ وقت نکالیں گے۔ شکریہ۔ پیشگی شکوہ کرتا تھا کہ کتاب اور پہلے حاضر ہوں۔

منتظر جواب

اقبال عظیم

فون: ۳۶۳۱۲۳
ل۔ ۵/۱۵۵
گلشن اقبال
کراچی

ڈاکٹر اسلم فرخی

۲۶ مئی ۸۸ء

۷۸۹

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ابرادائے آداب خادم عرض پرداز ہے کہ گرامی نامہ باعث امتنان ہوا۔ اگر کچھ اور پرچے مطلوب ہوں تو حکم فرمائیے۔ مولانا ضیا القادری کا قطعہ کہیں دستیاب نہیں ہوا۔ اگر مشائخ کانفرنس کے انعقاد کا سن معلوم ہو جائے تو اخبارات میں تلاش کروں۔ "تذکرہ شعرائے بدایوں" میں مولانا کا مختصر سا ترجمہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء موصوف کی تاریخ وفات ہے۔ ظاہر ہے کہ کانفرنس اس سے پہلے ہوئی ہوگی۔

ایک درخواست ہے۔ اپنا ایک کرتا۔ پرانا جسے آپ زیب تن فرما چکے ہوں ازراہ نوازش مرحمت فرمائیے۔ آصف کے بیٹے کی ولادت متوقع ہے۔ بچے کو اسی مبارک پیرہن میں لپیٹا جائے گا اور اسی سے پہلا لباس تیار کریں گے۔ آپ دعا بھی فرمائیں گے کہ ولادت بخیر و خوبی ہو۔ آپ کی دعائیں شامل حال ہونے سے اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے گا۔

دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ مجھے نیک ہدایت عطا فرمائے۔ میری اصلاح ہو اور میں نیکی اور سچائی کے راستے پر چل سکوں۔ اب تو یہ پریشانی ہے کہ وہاں کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ ساری زندگی فسق و فجور میں گزر گئی غفلت میں پڑے رہے۔ اب انجام نظر آ رہا ہے۔ شاید آپ کی دعاؤں سے کچھ بہتری ہو جائے ورنہ میں تو ایسا گناہگار اور پست انسان ہوں کہ شاید دوزخ بھی مجھے قبول کرنے میں تامل ہو گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ گھر میں سب آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔

آپ کا خادم

[illegible] ... اسلم فرخی

اسلم فرخی
مشیر علمی و ادبی انجمن ترقی اردو

۷۸۶
حامداً ومصلیاً

۱۲ نومبر ۱۹۹۵ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ ایک عریضہ خدمت عالی میں روانہ کیا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ بہت دن سے یہ آرزو تھی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کروں چنانچہ ستائیس نومبر کو روانگی کا قصد ہے۔ دعا فرمائیے کہ حاضری ہو جائے اور سفر آسان رہے۔ نیز اجازت بھی مرحمت فرمائیں۔

"دبستان نظام" ان دنوں زیر تحریر ہے۔ آخری صفحہ رہ گیا ہے جو میں ان شاء اللہ حضور اقدس و اطہر کی بارگاہ میں مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ دعا فرمائیے کہ یہ سعادت بھی حاصل ہو۔ اس کتاب کا ایک بیان اصلاح کی غرض سے جناب والا کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ازراہ نوازش اسے ملاحظہ فرما کر اپنی گرانقدر رائے سے سرفراز فرمائیے۔ یہ بیان اور زیادہ طویل ہو سکتا تھا مگر میں نے ممکنہ اختصار برتنے کی کوشش کی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب والا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ ہم ہدایت اور رہنمائی حاصل کرتے رہیں اور آپ کی دعاؤں میں زندگی گزاریں۔

تاج سلام عرض کرتی ہیں۔ بچے بھی سلام کہہ رہے ہیں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ کیا عنقریب کراچی تشریف لانے کا قصد ہے؟

آپ کا خادم
اسلم فرخی

بی ۵/۱۵۵ گلشن اقبال ۔ کراچی ☎ ۴۶۳۱۲۴ ۔ ۴۶۸۰۶۸

Marfat.com

٤٨٦
حامداً و مصلیاً

اسلم فرخی
~~مشیر علمی و ادبی انجمن ترقی اردو~~

١٩ اکتوبر ١٩٩٥ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ آج سندھ یونیورسٹی سے ایک تحقیقی مقالہ موصول ہوا ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی رپورٹ بھیج دوں گا۔

ڈاکٹر جمیل صاحب نے جو تحفہ پیش کیا تھا دراصل اس میں اس ناچیز کا مشورہ بھی شامل تھا۔ میں یہ بات عرض نہیں کرنا چاہتا تھا مگر جناب والا ماشاء اللہ روشن ضمیر ہیں۔ اس لئے آپ نے اندازہ کر لیا۔ اب میرے لیے اقرار کے سوا اور کوئی گنجائش نہیں رہی۔

حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ منگولوں کے حملے کے وقت حاکم نیشاپور نے خواجہ فرید الدین عطارؒ سے دعا کی درخواست کی۔ خواجہ عطارؒ نے فرمایا کہ دعا کا وقت گزر گیا اب رضا کا وقت ہے۔ ہم لوگوں کے لیے بھی رضا کا وقت آ پہنچا ہے۔ بد اعمالی بھی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اس صورت حال میں بھی لہو و لعب اور عیش و عشرت زور و شور سے جاری ہے۔ عذاب نازل نہ ہو تو اور کیا ہو۔

میں نے "حضرات القدس" میں پڑھا تھا کہ شیخ اپنے مرید میں جس چیز کی کمی دیکھتے ہیں اس کے حوالے سے مرید کو کچھ عطا فرماتے ہیں۔ جناب والا نے مجھے کتاب عطا فرمائی اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ مجھ میں علم کی جو کمی تھی اسے جناب والا نے ازراہ نوازش دور فرما دیا ہے۔ "حضرت مجددؒ اور ان کے ناقدین" میرے لیے بڑا گرانقدر عطیہ ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب والا کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور آپ صحت مند رہ کر ناچیز عقیدت مندوں کی رہنمائی فرماتے رہیں۔

آپ کا خادم
اسلم فرخی

بی ۱۵۵/۵ گلشن اقبال۔ کراچی ✆ ٤٦٣١٢٤ ـ ٤٦٨٠٧٨

Marfat.com

۷۸۶

حامداً و مصلیاً

اسلم فرخی
مشیر علمی و ادبی انجمن ترقی اردو

۱۷ جولائی ۱۹۹۶ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ پرسوں یہ اطلاع ملی کہ آپ کی دعاؤں کے طفیل تابش کو صدارتی ایوارڈ "اعزاز فضیلت برائے ۱۹۹۷" عطا کیا گیا ہے۔ ہم دونوں اسے اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپ کی دعاؤں کا اثر سمجھتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ کی دعائیں ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہیں۔

آپ کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت بہت پریشان رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت مند رکھے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر برقرار رہے۔ آمین

جنابِ والا کی دعاؤں کا طالب

خادم

اسلم فرخی

Marfat.com

ڈاکٹر اسلم فرخی

فون: ۴۹۸۷۳۰

ڈی۔ ۵/۱۵۵
گلشنِ اقبال
کراچی

۷۸۶

حامداً و مصلیاً

۲۷ ستمبر ۹۲ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ دو گرامی نامے ایک ساتھ باعثِ اعزاز ہوئے۔ عنبری صاحب والا مضمون انجمن میں پہنچا دیا گیا۔ ان شاء اللہ جلد شائع ہوگا۔

سید العلماء صاحب سید سلیمان ندوی کے صاحبزادے ہیں۔ سید صاحب نے کراچی آ کر مکتبۃ الشرق کے نام سے کتابوں کی ایک دکان آرام باغ کے قریب قائم کی تھی۔ علامہ صاحب اس کے نگراں تھے۔ اس زمانے میں ان سے بہت اچھی ملاقات تھی۔ تلاش سے ان کا پتہ اور فون نمبر بھی مل گیا۔ چنانچہ ان سے گفتگو بھی ہوئی۔ ان کے ایک صاحبزادے کمپیوٹر کے انجینئر ہیں اور طباعت کا کام شروع کرنا چاہتے ہیں۔ کتاب انہیں دینے میں کوئی حرج نہیں۔ افسوس ہے کہ تین چار بار کی نقل مکانی میں بہت سی کتابیں لاپتہ ہو گئیں۔ انہیں میں سید حسن نظامی والا مقالہ بھی ہے۔ "داستانِ نظام" کی تالیف میں اس کی ضرورت پیش آئی تو تلاش کے باوجود نہیں ملی۔ میرے خیال میں حافظ بشیر احمد صاحب کو تلاش کی زحمت اٹھانا پڑے گی۔ دستیاب ہو جائے تو مجھے بھجوا دیجئے میں جا کر علامہ صاحب کو دے آؤں گا۔ ویسے ان کا پتہ ۱۸/سی بلاک ۱۰ گلشنِ اقبال ہے۔ کتاب کی اشاعت ہوگی تو ان شاء اللہ نگرانی بھی کر لوں گا۔

طاہر حسین صاحب ایک کرم فرما ہیں۔ میرے ساتھ خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ لڑکی کی شادی کے لئے پریشان رہتے ہیں۔ دعا کے طالب ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

خادم

اسلم فرخی

Marfat.com

۷۸۶

حامداً و مصلیاً

اسلم فرخی
مشیر علمی و ادبی انجمن ترقی اردو

۷ نومبر سنہ ۱۹۹۶ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ آپ کی دلنواز تحریر دیکھ کر آنکھوں کی روشنی بڑھ گئی دل کو سرور حاصل ہوا۔ بے اختیار دل سے دعا نکلی کہ جناب والا کی تحریریں اسی طرح نظر نواز ہوتی رہیں۔

داؤد کا دیوان میری نظر سے نہیں گزرا۔ ممکن ہے جالبی صاحب کے پاس ہو۔ سراج کا دیوان غالباً انجمن میں ہے۔ میں اسے پڑھ کر مناسب حال اشعار تلاش کر کے خدمت عالی میں پیش کر دوں گا۔

ان دنوں تاج بیگم ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ ممکنہ پریشانی ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی سے جلد نجات عطا فرمائے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ان شاء اللہ ۱۰ نومبر کو صبح دس اور گیارہ کے درمیان تاج کے ساتھ قدم بوسی کے لیے حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ صبیرہ صاحب والا مضمون ان شاء اللہ جلد حاضر کر دوں گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

آپ کی دعاؤں کا طالب

خادم

اسلم فرخی

۹۸۷۳۰۵
بی ۱۵۵/۵ گلشن اقبال۔ کراچی ☎ ۴۶۳۱۲۲ — ۴۶۸۰۷۸

Marfat.com

ڈاکٹر اسلم فرخی

فون: ۴۹۸۷۲۳

ل-۵/۱۵۵
گلشن اقبال
کراچی

۷۸۶

حامداً و مصلیاً

۱۱ دسمبر ۹۶ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے آداب خادم عرض پرداز ہوں کہ مجھ کو خدمت والا میں حاضر ہو کر بصیرت، علم اور آگہی میں اضافہ ہوا۔ بزرگوں کے فیض صحبت سے کیا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت سلطان باہوؒ کے حسب ارشاد صحبت کا اثر قوی ہوتا ہے۔ اپنی کم نصیبی پر افسوس ہوا کہ یہ فیض گاہے گاہے ہی حاصل ہوتا ہے۔

قبلہ و کعبہ۔ میرے لئے یہ مسئلہ سب سے زیادہ پریشان کن ہے کہ فضول دنیاوی خیالات پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ہر وقت ذہن پر قبضہ جمائے رہتے ہیں۔ انہیں ختم کرنے کی جتنی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ ان میں خود کو ملوث محسوس کرتا ہوں۔ نجانے انجام کیا ہوگا۔ کیا سزا ملے گی۔ مجھے کبھی کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ دنیاوی خیالات میں غرق گنہ گار انسان کی نماز اور عبادت پر سزا تو مل سکتی ہے جزا نہیں مل سکتی۔ میری مودبانہ گزارش ہے کہ میرے لیے دعا فرمائیے تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نجات عطا فرمائے۔

آج صبح میں ابو علام صاحب کے یہاں جا کر "سید حسن غزنوی" کا نسخہ انہیں دے آیا۔ اگرچہ انہوں نے اسے جلد شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے تاہم میری بدگمانی ان کے وعدے سے رفع نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرنے والا ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ کتابت کمپوز ہو جائے تو مجھے مطلع کر دیں۔ میں پروف پڑھ دوں گا۔

کمر کی تکلیف میں ان دنوں بہت شدت ہے۔ دعا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو رفع فرمادے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ تاج کے لیے دعا فرمائیے۔ مثنوی میں زیادہ مصروف ہے۔ اگر کچھ توسیع مل جائے تو بہتر ہوگا۔ غلام مصطفیٰ بلوچ صاحب نے بڑی مسافر نوازی فرمائی۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو میرا سلام کہہ دیجئے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

اسلم فرخی

ڈاکٹر اسلم فرخی

فون: ۴۹۸۷۳۰۵
۵/۱۵۵ ۔ ل.
گلشن اقبال
کراچی

۷۸۶
مخدوم و معظم

۱۲ فروری ۹۷ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ اپنی انتہائی خوش بختی کی وجہ سے دو دفعہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مجلس حضرت شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ میں جناب والا کی قربت اور منزلت مجھ پر ظاہر ہو گئی۔ آنکھیں روشن ہوئیں۔ روح کو اہتزاز اور دل کو فرحت حاصل ہوئی۔ سبحان اللہ کیا مرتبہ۔ کیا قربت ہے۔ وابستگان دامن کے لئے انتہائی فخر کی بات ہے۔

میں نے حضرت امیر خسروؒ کے عرس میں شرکت کی درخواست دی تھی۔ یہ سلسلہ پانچ برس بعد از سر نو شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے درخواست منظور ہو گئی۔ غالباً ۲۰ فروری کو دہلی روانگی ہوگی۔ ازراہ نوازش اجازت مرحمت فرمائیں۔

الیاس تمیمی صاحب وابستگان دامن میں ہیں۔ نیک آدمی ہیں۔ ان کی دلی خواہش ہے کہ جناب والا کی کچھ خدمت کریں اور کچھ ہدیہ پیش کریں۔ مجھ سے مشورہ کیا تھا اور اسی انتہائی کرم کی وجہ سے جو حضور والا کی جانب سے مجھ پر ہوتا رہا ہے میں نے انہیں یقین دلایا تھا کہ انشاء اللہ ہدیہ قبول ہوگا۔ لہٰذا اب میری شرم آپ کے ہاتھ ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب والا کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

آپ کا خادم

اسلم فرخی

۱ فرخی

۲۸۶
علامہ آدم صاحب

بی ۱۵۵/ ۵
گلشن اقبال۔ کراچی
۲۲ اپریل ۹۷ء

قبلہ وکعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں
گرامی نامہ باعث امتنان ہوا تھا اور کتابیں بھی موصول ہوئی تھیں۔ محترم جالبی صاحب کی کتاب ان کی خدمت میں بھجوا دی تھی۔ یکم اپریل کو اس تصنیف لطیف پر ریڈیو سے تبصرہ بھی نشر کر دیا تھا۔ تبصرے کی ایک نقل برائے اصلاح و ملاحظہ منسلک ہے۔

میں گزشتہ دنوں خاصا بیمار رہا۔ کچھ دن ہسپتال میں بھی رہا مگر اللہ تعالیٰ کا کرم اور آپ کی دعائیں شامل حال تھیں اس وجہ سے مرض میں تخفیف ہو گئی۔ طبی مشورہ یہ ہے کہ آہستہ روی اختیار کی جائے۔ کچھ دوائیں بھی جاری ہیں سات دوائیں روزانہ کھانا پڑتی ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ صحت اور توانائی عطا فرمائے۔

تاج کے مسئلے میں تگ و دو جاری ہے۔ آپ کی خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ توجہ فرمائیے۔
ملاحظہ تنویر اور شاہد ملیح کی واپسی کس تاریخ کو ہوگی۔
امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

آپ کا خادم
اسلم فرخی

Marfat.com

ڈاکٹر اسلم فرخی

فون: ۴۹۸۷۳۰۵
۵/۱۵۵ - ڈی۔
گلشن اقبال
کراچی

۴۸۶

مخدوما و معظما

۱۲ جولائی ۹۷ء

قبلہ و کعبہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ گرامی نامے سے دل کو غیر معمولی تقویت اور ذہن کو فرحت معلوم ہوئی۔ آپ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں انجام اتنا بھیانک نظر نہیں آتا قبلہ کہ [illegible]۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے مگر رحمت کے طلب کرنے والے کے بس میں جو ہو تو کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔ یہاں سرے سے کچھ بھی نہیں۔ آپ کا گرامی نامہ شفقت بے پایاں میں ڈوبا ہوا اور اتنا اثر انگیز تھا کہ مایوسی کی وہ لہر جو مجھے گھیرے ہوئے تھی یک لخت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے۔ آمین

تاج تیرہ مئی کو ملازمت سے سبکدوش ہو گئیں۔ توسیع کے لئے تگ و دو تو ہوئی مگر اب تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

صحت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے تاہم لکھنے پڑھنے کا کام آپ کی دعاؤں کے طفیل جاری ہے
تاج اور بچے سلام عرض کرتے ہیں۔

آپ کا خادم

اسلم فرخی

۱۶ اگست ۱۹۹۷ء

قبلہ و کعبہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاۃ

بعد ادائے آداب خادمانہ عرض پرداز ہوں کہ آپ کا ایک نامہ گرامی موصول ہوا تھا۔ اس مکتوب گرامی سے اس ناچیز خادم کی حالت میں بڑی خوش گوار تبدیلی ہوئی۔ خط نہیں تھا دل بیدار کے لیے نسخہ شفا تھا۔ اللہ تعالی جناب والا کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آپ کے حرف تسلی اور دعاؤں سے ہمیں بڑا حوصلہ اور زندگی کی نوید ملتی ہے۔ دعا فرمائیے کہ خاتمہ ایمان اور سلامتی سے ہو محشر میں روسیاہی نہ ہو اور جہنم کا کندہ نہ بنایا جاؤں۔

خالد محمود صاحب کا مجموعہ مل گیا تھا۔ ریڈیو سے اس پر تبصرہ کر دیا ہے۔ نقل برائے ملاحظہ منسلک ہے۔

" دبستان نظام " کا پہلا نسخہ کل موصول ہوا۔ جناب والا کی خدمت میں ارسال ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی جناب والا کا "حرف آغاز " ہے بہ نظر اصلاح ملاحظہ فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ یہ کتاب مقبول ہو تاج تیرہ مئی کو ریٹائر ہو گئیں گھر میں بیٹھی ہیں توسیع کے لیے کوشش ہوئی لیکن ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی دعا فرمائیں اللہ تعالی بہتر کرے۔

مجھے ۲۹ کو حاضر نہ ہونے کا افسوس ہے کاش علم ہو جاتا تو قدم بوسی کی سعادت حاصل کرتا۔ خیر جب اللہ تعالی کا حکم ہو گا تو یہ سعادت

Marfat.com

حاصل ہو گی۔

اللہ تعالیٰ جناب والا کو ہمیشہ صحت مند اور توانا رکھے اور آپ شکستہ دلوں کو فیض پہنچاتے رہیں۔

آپ کا خادم

اسلم فرخی

Marfat.com

دفتر ۳۶۳۱۶۰
فون: مکان ۳۶۳۱۲۳
بی ۱۹، اسٹاف ٹاؤن
کراچی یونیورسٹی۔ کراچی

۷۸۶
طاہرا و منیلا

ڈاکٹر اسلم فرخی

۱۸ مارچ سنہ ۹۶ء

قبلہ و کعبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادائے آداب غلامانہ عرض پرداز ہوں کہ بحمد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت ہے لیکن آپ کی دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ تمام حساس و خلیق ہونے کی وجہ سے کسی نہ کسی پریشانی کا شکار رہتے ہیں۔ دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی دور کردے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ امید ہے کہ آپ فوری طور پر توجہ فرمائیں گے۔

اس دفعہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تھا تو مسجد نبوی میں دو نعتیں خود بخود لکھی گئیں۔ ان میں سے ایک کا یہ شعر خود میری سمجھ میں نہیں آتا۔ رکھوں یا خارج کردوں۔ آپ رہنمائی فرمائیے۔ شعر یہ ہے

ہم احمد کے تصور ﷺ کو دیا کفر قرار + یہ اگر سچ ہے تو کافر ہوں مدینے والے

میں اس شعر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب والا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

آپ کا خادم
اسلم فرخی

Marfat.com

خان انعام رحمانی

B-31 Mint Colony
Pakistan Mint
Lahore
26-3-72

قبلہ و کعبہ جناب ڈاکٹر صاحب دام اقبالہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ [illegible] ایک عریضہ
آج سے عرصہ دراز پہلے روانہ کیا تھا لیکن جواب سے محروم رہا
میں تقریباً ایک سال سے لاہور میں ہوں اور کرنسی کو [illegible]
کر رہا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب میری [illegible] کا دور
ختم ہو گیا ورنہ اب سے قبل نہایت مصیبت کے ساتھ وقت گزارا ہے
خدا معلوم ہے کہ آپ کو یاد بھی ہوں گا یا نہیں۔ افسوس ہے کہ [illegible]
دوران تعلیم میں آپ کی دوستانہ [illegible] کا شرف حاصل نہ ہو سکا
اور نہ اب ہی کبھی دوبارہ [illegible] شرف کے لئے۔ یہاں تو
اب مجھے نہایت عمدہ قسم کا [illegible] مل گیا ہے جیسے دو
[illegible] میں [illegible] ہیں۔ جب کو [illegible]
آج کل [illegible] آپ یہاں [illegible] تشریف لائیں۔ علاوہ ازیں
[illegible] صاحب کے پاس کئی کتابیں [illegible]
آج [illegible] روانہ کر رہا ہوں۔ لاہور آنے کے بعد [illegible] صاحب کے
پاس سے کئی [illegible] یہاں آنے کے بعد [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] صاحب سے اگر ملاقات ہو
تو [illegible] سلام کہنا۔ [illegible] کے جواب [illegible]

نہ فرما سکا۔ انکے خط ارشد ڈنگی بلڈنگ کے پتے آپ بے سازہ بار بار کے
لطیف ارشد مشکور ہے۔ ارشد وہ کے نئے کسی زیب میرا رشتہ تعلق کرنے
میں خط بھیجیں جیسا ایمان دین میں رکھتی ہے آپکو تو معلوم ہی ہے
وہ کنیٹ سنٹرل میں رہتی ہیں۔ اسسٹنٹ Assistant ہو گئی تھا۔
اسکو بڑا کتنا زیادہ رنج ہوا آپ سے۔ وہ کالج میں ہی تو وہ اگر مجھ
زیادہ حاصل کرنا ذکر کرے لیکن وہ میری دعا سے زیادہ مدد کرنا
کا جی بھر کے رہتی ہیں فیصلہ ہے۔ ایک اسکے لئے اور ہم سب کے لئے دعا کریں
مفصل حال لکھنا ارادہ تھا آپ پر مفصل لکھوں گا۔ یہاں سب
یعنی بہر طرح۔ اسکی والدہ اور میں آپ سب کو حسب مراتب دعائیں
عرض کریں [illegible] دعا دیں پیار زاہدہ حرف آب حفظ والسلام

POST CARD
THE ANNEXED CARD IS INTENDED FOR THE ANSWER
ADDRESS
28 AUG 75

بخدمت جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
Urdu Deptt.
صدر شعبہ اردو
سندھ یونیورسٹی
حیدرآباد سندھ

Marfat.com

کپتان ایاز خان

از سرونج بروز جمعہ

۳ شعبان المعظم ۴۵ ہجری

برخوردار نورچشم راحت جان میاں غلام مصطفےٰ خاں صاحب زاد اللہ عمرہ و قدرہ بعد دعائے ترقی عمر و درجات کے واضح ہو کہ الحمد للہ سرونج میں ہمہ وجوہ خیریت ہے۔ ابر بعنایت الہی جبلپور کے خطوط سے بھی واضح ہوا کہ وہاں بھی خیریت ہے تمھارا لفافہ موصول ہو کر یہاں جمیع خورد و کلاں کو گوناگوں مسرت ہوئی۔ اللہ تعالے تم کو تمھارے مقاصد میں کامیاب رکھے۔ اورسعادت دارین عطا فرماویں۔ آمین ۔ تمھاری سعادت مندی اور لیاقت سے جمیع احباب خورد و کلان تم سے بہت خوش ہیں ۔ اور ہر وقت تمھاری یاد میں دعاگو رہتے ہیں۔ اسی طرح جن صاحبان سے یہاں تم ملے ہو وہ سب تمھاری تعریف کرتے ہیں۔ اور بعد مزاج پرسی سلام علیک کہتے ہیں ۔ جو درخواست تم لکھ کر دے گئے وہ بروز بدھ جس کو دس یوم منقضی ہوتے ہیں ممبر صاحب بہادر ریاست ٹونک کی تشریف آوری پر جو معہ جناب ناظم صاحب سرونج مکان پر تشریف لائے تھے پیش کر دی گئی ہے

Marfat.com

۔ انشاء اللہ تعالی کامیابی کی امید ہے ۔ آپ بھی دعا کریں عزیزم اس وقت ہم کسی قابل نہیں رہے ہیں ۔ ہم کیا تمھاری خاطر موافق تمھاری کوئی خاطر نہیں ہو سکی ۔ ہاں گذشتہ زمانہ مواقعے میں آپ تشریف لاتے تو اس وقت تم کو ہمارا اظہار محبت معلوم ہوتا۔ اب تو بخیر دعا کے ہمارے پاس اور کیا ہے۔ اللہ تعالی تم کو خوش اور مقصد میں کامیاب رکھے۔ آمین تم اسی طرح اپنی خیریت سے اطلاع دیتے ہو۔ تاکہ مسرت ہوتی رہے۔

ممانی صاحبہ آپ کو بہت بہت دعا کہتی ہیں۔ اور تمھاری نیک بختی اور سعادت مندی کے تذکرے کرتی رہتی ہیں ۔ اور یاد کرتی رہتی ہیں ۔ غرض کہ تمھاری ہمشیرہ صاحبان و بھاوج صاحبان بہت بہت سلام دعا کہتی ہیں بوقت پیشی کاغذات جناب ناظم صاحب نے ممبر صاحب بہادر سے تمھاری سعادت مندی بیان کی جس پر جناب ممبر صاحب بہادر کو بھی اشتیاق رہا۔

پیش امام صاحب و ان کے لڑکے حافظ بشیرالدین صاحب اور ان کے گھر میں آپ کو بہت بہت سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم کو تو آپ کے جلد واپس چلے جانے سے افسوس ہوا۔ اور ہم آپ کی کوئی تواضع نہیں کر سکتے اور مقام جبل پور سے جناب بھائی صاحب کا خط آیا تھا ۔ چنانچہ اس کے جواب میں ہم نے یہاں ان کو اور تمھاری والدہ صاحبہ کو ان کے حج سے واپس آنے کی دنیز تمھاری سعادت مندی کی مبارک باد

Marfat.com

تحریر کی ہے اور آپ اپنے جمیع ہم نشیں اور مدرس صاحبان کو ہمارا سب کا سلام علیک کہہ دینا۔ اور ان سے ہماری سب کی جانب سے اس بات کا شکریہ ادا کر دینا کہ آپ اہل اسلام پر ایسی شفقت مبذول فرما کر ان کو کامیاب کرتے ہیں ۔ اللہ تعالی اس کا بدلہ خیر سے عطا فرمائے گا۔ سرونج کے جمیع اہل اسلام مدرسہ کے شکرگذار ہیں کہ وہاں تعلیم مذہبی میں بھی اچھا خاصہ حصہ لے رہے ہیں۔ یہ باعث شفقت معلمان کا ہے ... جزاک اللہ یہاں سب طرح خیریت ہے۔ تم جلد جلد اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہا کرو تاکہ مسرت ہوتی رہے ۔ تمھارا پرچہ جو آغا کے نام تھا وہ آغا کو دے دیا گیا ۔ برخورداران سردار علی خاں و فیاض علی خاں و نیز دیگر بھائی خوردو کلاں وغیرہ وغیرہ سلام دعا کہتے ہیں ۔ پیش امام صاحب و حافظ بشیرالدین صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ سلام دعا کہتے ہیں اور منشی ہدایت محمد خاں صاحب سر رشتہ دار نظامت مال ، نظامت مال سرونج بعد سلام مسنون دعا کہتے ہیں۔ باقی خیریت ہے ۔ برخورداران عبدالوہاب و کپتان محمد الیاس خاں اور ان کی والدہ صاحبہ وغیرہ وغیرہ خوردو کلاں سلام دعا کہتے ہیں۔ اور مؤذنان مسجد سلام علیک کہتے ہیں۔

راقم الدعا ۔ کپتان محمد ایاز خاں ۔ از سرونج

Marfat.com

HUSSANALLY A. RAHMAN
ADVOCATE

Phone : 32408

8, Essaji Ebrahimji Building
(Near Bank of India)
Bunder Road, Karachi

12.Shaikh Chambers
near Light House Cinema
Bunder Road.Karachi.

Dated 27.11.1967.

My dear Doctor Ghulam Mustafa,

You will be surprised to have this letter from me.By an unwritten undertaking the teachers of University and my-self thought it wise not to communicate with each other in the recent past. But now that the University is functioning normally for which the Vice- Chancellor should be congratulated and to whom we should all give our fullest possible support- I ventured to write these few lines in order first to enquire about your welfare and also to make a request;I pray to God that you and your family are all well.

The request is that now the Holy month of Ramzan is coming we should-like last year-impress upon the teachers and students of University of Sind the sacredness and moral values of the Holy month. I am still of the view that if we aim at producing from the University men of charachter who are good Muslims and real Momenuns we shall render a greater service than of producing of Masters and Doctors of Arts and Science. I will be sorry to know that the fine tradition established by you have been lost.

May God bless you.

Yours sincerely

[signature]

ایچ ۔ ایم حفیظ الرحمن وفا

۷۸۶

H. M. Hifzur-Rahman
Wafa

HMHR

کاشانۂ وفا
۲/۳۳ فردوس کالونی ۔ کراچی
Dated 17-9 1953

قطعہ

مبارک ہو خدا کے گھر سے آئے باخدا ہو کر + شریعت کی نگاہوں میں حقیقت آشنا ہو کر
عروج صدر شعبہ ۔ دنیوی کوشش کا ثمرہ ہے + مگر یہ تاج دیں پایا غلام مصطفےٰ ہو کر

گلدستۂ وفا

بخدمت الحاج ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب
صدر شعبۂ اردو ۔ اردو کالج
کراچی

یہی ساعت مبارکباد دینے کے قابل ہے + کہ تصویر شریعت میں حقیقی رنگ شامل ہے
یہ توفیق و سعادت بھی خدا کی دین ہے گویا + کہ ہر اک منعم سے اس منزل میں قربانی بھی مشکل ہے
جو جلوے آپ کے پیش نظر تھے میں نے دیکھے ہیں + بہت عرصہ ہوا لیکن ابھی حسرت مسلسل ہے
مری چشم تصور آپ کے ہمراہ تھی ہر جا + خیالی حج مرا حسن عقیدت میں مکمل ہے
خدا شاہد جہاں تم تھے وہیں میری نگاہیں تھیں + بایں صورت کہ جیسے آئینہ مد مقابل ہے
عجب کیا یہ تخیل اصل کے سانچے میں ڈھل جائے + کہ میرا نام و نسبت بھی ہو فرد زیب محفل ہے
غلام مصطفےٰ کی ہم نسبی رشک شاکی ہے + انہیں دوری انہیں اوج مقام قرب حاصل ہے
الٰہی روز افزوں حشر تک کرتا رہے اسکو + جو عز دین و دنیا آپ کو اس وقت حاصل ہے

یہ گلدستۂ وفا کیوں کر نہ ہو مقبول محفل میں
کہ ان جذبات میں حسن عقیدت بھی تو شامل ہے

Marfat.com

PROPRIETOR :
A. M. ABDULLAH
B. A. Hons. (Econ)
72, BAGMANI
TIGER PASS ROAD.

ANASFAR & CO.
MERCHANT & CONTRCTORS
GENERAL ORDER SUPPLIERS.
SPECIALIST IN
HARDWARES & MACHINERY PARTS

GRAM : ANASFARCO
PHONE { OFFICE : 6318
RES : 5173
POST BOX No.........
599, RAMJOY MOHAJAN LANE
KHATOONGANJ,
CHITTAGONG.

۲۸۶

Date 27. 10. 1956.

ظلِّ عاطفتہ

مخدومی جناب ڈاکٹر صاحب

نامۂ اقدس وقت سے مل گیا تھا۔ جواب کی تاخیر میری کوتاہی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کی خبر سے صدمہ ہوا۔ لیکن وہ یقینی جنتی ہیں۔ میں نے آپ کو اپنا ایک خواب مفصل لکھا تھا لیکن اُس کا جواب آپ نے دینا مصلحت نہیں سمجھا۔ یہاں ایک نہایت نامعقول حاجی رہتا ہے جو بنارس کا ہے، صدیقِ اکبرؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ کو برا کہتا ہے، حضرت عائشہؓ کو بھی برا کہتا ہے پھر حنفی کہتا ہے۔ اس کمبخت سے میں نے الٹا سیدھا جواب کہہ دیا تھا اُس نے شراب کو شراب طہور کہہ دیا۔

خواب یہ تھا — شاید دسمبر یا جنوری یا فروری کا ماہ تھا۔

ایک میدان ہے۔ زمین نہیں بلکہ میدان ہے اور یہ حشر کا میدان ہے۔ تمام فضا سہمی سہمی سی ہے۔ لوگ سب اُسی میدان میں جمع ہیں۔ اکثر لوگ میرے ملاقاتی بھی ہیں۔ اُن میں یہ حاجی بھی ہے۔ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی۔ میرے منہ سے بھی شراب کی بو آ رہی ہے اور میرے ہاتھ میں ایک بوتل بھی ہے جس میں بھی شراب ہے۔ بڑا دردناک منظر ہے۔ میں نے حاجی سے کہا اب کیا ہوگا اُس نے کہا بس کل فیصلہ کا دن ہے۔ بس کچھ نہ پوچھئے کیا حال ہوا۔ سب لوگ شراب پئے ہوئے ہیں اتنے میں آپ دکھائی دئے۔ آپ سے پوچھا کیسا حال ہے۔ کہا میدان کی ایک طرف کوٹھریاں بنی ہوئی ہیں* آپ اس کے قریب میدان میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن کوٹھریوں میں صرف متقی پرہیزگار اور جنتی لوگ ہیں۔ آپ نے کہا کہ والدہ اسی کوٹھری میں مصروفِ یادِ الٰہی ہیں۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اور پیچھے ہٹتا جا رہا ہوں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ میرے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہے یہاں تک کہ آپ میری طرف بڑھے اور میں اُسی میدان میں بھاگنے لگا آپ میرے پیچھے دوڑنے لگے میں بھاگا جا رہا ہوں کہ مبادا آپ میری شراب سے واقف ہو جائیں یہاں تک کہ آپ نے میرے کرتے کا پچھلا دامن پکڑ لیا۔ آگے خواب یاد نہیں رہا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں اللہ کی راہ سے دور ہو گیا ہوں۔ ہر وقت

[illegible]

پیر مرشد سے امید ہے کہ ان کا فیض سے میدان میرے لئے تو رہیگا اور آپ سب حضرات میری مدد فرماتے رہینگے۔ آپ کس خواب کے متعلق اپنے ~~[illegible]~~ خیالات سے آگاہ فرمائیے۔

میں حج کروں انشاء اللہ خشکی راہ کے ذریعہ جاؤنگا۔ بحری سفر کی تاب نہیں

یا August تک میں نہیں لاسکتا۔

ڈاکٹر صاحب مدینہ سے کسطرح واپس آیا جائیگا؟ میں تو انشاء اللہ ہرگز ہرگز اس وقت تک نہیں آؤنگا جب تک آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدار میرے سپرد کوئی کام نہیں کر دینگے۔ میں مدینہ ہی میں رہونگا۔ آپ کو ہر سال پھر وہیں بلایا کرونگا۔ مدینہ میں ایک تو وہ حبیب آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا جو اللہ کو محبوب ہے جس کے ~~[illegible]~~ اشتیاق میں آپ ہر سال ہی جایا کرینگے دوسرا آپ کا یہ غلام ہوگا جو دیار حبیب میں آپ کا منتظر رہیگا ~~[illegible]~~ آپ کی ملاقات کا منتظر رہیگا۔ ایک مصرع بے ساختہ آ رہا ہے نیچے موزوں ہو رہا ہے

تو غلام مصطفیٰ، نازم غلام مصطفیٰ

فارسی میں کمزور ہوں اس لئے واضح نہیں ہوسکا۔ بہرحال یہ ناز رہیگا میں غلام مصطفیٰ کا غلام ہوں۔

واللہ اب دل بہت بیتاب ہے کہ بس ابھی چلے چلیں۔ کیا میرا وہاں کچھ ٹھکانا ہو سکتا ہے؟ میرا خیال ہے ضرور ہو سکتا ہے۔ میرا جانا آپ دیکھنا تو اس خواب کی تعبیر ہوگا پوری کردیگا کہ میں نے خواب میں بچپن میں دیکھا تھا کہ نیٹ شاہ صاحب کعبۃ ہے۔ میں پگڈنڈی پر جا رہا ہوں یہ سفید اونچی عمارت اور مینار قریب ہیں۔ ایک مزار مقدس سرور کائنات کا ہے دوسرا صدیق اکبر اور تیسرا حضرت عمر کا۔ پاس ہی دو کچے دالان ہیں۔ ایک دالان میں حضرت عمر بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں کہ مولائے کائنات تشریف لائے اور فرمایا اے عمر جلدی آرام کرو اور مجھے کمزور ہوں کا ایک کچھا دیا کہ دوسرے دالان میں جاؤ اور ترتیب ہی سے الماری پر کمر لگا دو۔ میں دوسرے دالان میں گیا تو وہاں پر چند کتب ہی ہیں اور ترتیب اس طرح ہے۔ میں اس الماری کا ذالا میں ایک ایک کنجی کو لگا کر دیکھ رہا ہوں اور کھولنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ ناز ہوگا کہ میں اپنے رشتہ دار کے ساتھ جا رہا ہوں خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو۔

صرف [illegible] صاحب کو مع اہل و عیال و اعزہ واقارب سلام و دعا۔ [illegible] ہوتو ان کو اور [illegible] صاحبزادوں کو دعا۔ [illegible] صاحب کو جناب [illegible] صاحب کو سلام [illegible] کے متعلق دعا [illegible]

Marfat.com

ایس ۔ ایم ۔ ہادی

S. M. Hadi Machlishahri
ADVOCATE

~~Top Floor, Bismilla Manzil~~
~~Keshavlal Street~~
~~Ranchore Lines,~~
3E. 3/13 Nazimabad
Karachi 20/11/1960

حضرت محترم

میں نے ریڈیو پاکستان سے اکثر جناب کی تقریریں سنی ہیں مگر شخصاً جناب سے واقف نہ تھا۔ مگر جناب فاضل زیدی کے مکتوب گرامی نے میری اس لاعلمی کو دور کر دیا میرے متعلق آپکا تبصرہ میرے لئے حیات بخش اور قابل فخر ہوگا۔ میں علیگ اور حسرت اجمل مارہروی مرحوم کے نیاز مند ہونے کی وجہ سے آپ سے قریب تر اور آپکی توجہات خصوصی کا مستحق ہوں اور دعا گو ہوں کہ اسکا اہل بھی ثابت ہوں۔ دیوان کی ایک جلد ارسال ہے ۔ میں نے عرض حال کے عنوان کے تحت موجودہ زمانہ شاعری کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اسکو ضرور پڑھ لیجئے۔

خاکسار
ہادی مچھلی شہری

Marfat.com

A. K. Brohi
76, Muslimabad, Karachi-5

10th June 1970

Dear Friend

I was very much touched by your mesage of sympathy at the passing over of my dear Mother. She by her magnificant presence had filled so much of our lives and given to us so much of her faith and courage that it is only after her passing over that we, her children, have began realising what it is to live that long, long day of life when one is deprived of the presence of a person one has grown so much to depend upon.

At all times, it is only too true to say that parting is the law of life and man is so constituted that soon, very soon, everything he holds dear is taken away from him. Despite the fact that death is the one thing one is sc certain about, we never seem to believe that those whom we love and depend upon can ever leave us. Had it not been due to this state of complacency, we would all the time eagerly strive to live every moment of our life in the thought that since life was uncertain, we may not have the chance to pass this way again to do our best for those we love. it is only too human to realise that when the opportunity was available we did not do much to express our devotion to the dear departed. Invariably, one feels guilty at the thought that it would have been better if more had been done to show one's love for the dear departed than was actually done....

These and such other thoughts have overwhelmed me since the day my Mother ceased to animate her mortal body. I would never in her case say that she is dead if only because I know only too well that such persons as she can never die. She was a devout soul, religious to the core, and has in way been favoured by Allah that she was called away on a Friday after she had taken a bath and had said her Zuhr prayers and that too in the holiest of months (Rubi-ul-Awal) when the prophet himself had passed away.

Verily, we are all from God and to God is our return.

May the Lord bless you for your kind thought.

Gratefully yours,

Allahbukhsh Brohi

Allah Bukhsh K. Brohi

Prof. Ghulam Mustafa Khan,
Urdu Department,
Sind University,
HYDERABAD SIND.

Marfat.com

ALLAH BUKHSH K. BROHI

A. K. BROHI
SENIOR ADVOCATE SUPREME COURT OF PAKISTAN

76, MUSLIMABAD,
KARACHI 5.

January 26, 1973

Dear friend,

A book of considerable importance in the field of religious experience concerning, and philosophical understanding of, the real situation of man in the scheme of things has come out, and I am sending you a copy of the same, with the hope that you would find time to read it with that thoroughness of concentration which is required of serious students when they set out to comprehend the meaning and purpose of life according to the teachings of Islam. The author of this book came in my life for only one day, and that too was far way back in 1935, when I was a young under-graduate studying here at Karachi. Having come to know that a renowned professor of Philosophy had come from Bombay to attend some academic function that was organised by my College here at Karachi, I went out of my way to seek his acquiantance. The only thing I have remembered of this great man was the last line of the Sura "Spider" (Chapt. 29. V. 69) which he so emotionally recited to me, when he heard me saying that my tutors at the College were not rendering much help in the pursuit of my philosophical education. In that verse says the Lord "Those that strive in our way, we assuredly will show them the way".

I have thoroughly enjoyed reading the book and believe that if the book could be understood by the intelligentia in Pakistan, it would have transforming influence on their lives, and what is more important, it would disclose to them the sort of vocation which Islam has placed before all of us to profess and practice.

With personal regards.

Yours sincerely,
AllahBukhsh K. Brohi
(ALLAH BUKHSH K. BROHI)

To, DR. Ghulam Mustafa Khan
Professor of URDU
SIND UNIVERSITY
HYDERABAD.

TELEPHONE: OFFICE 410464 CABLE "BROHI" KARACHI

Marfat.com

M. Bayani

تهران، ۶ فروردین ماه ۱۳۳۵

29-3-56

دانشمند ارجمند و یار گرامی،

دو نسخه از کتاب A History of Bahram Shah تألیف منیف عالی زیارت گردید، یک نسخه تقدیم آقای مدرس رضوی شد که بدیدن داشتن چون آن حضرت نسخه است، و یک نسخه را برای خود نگاه داشتم که مدتها مونس ساعات تنهائیم بود و استفاده از مطالب محققانهٔ نویسندهٔ آن مرا بیاد روزگاری می‌آورد که در کراچی از فیض حضور آن دوست دانشمند برخوردار بودم.

در این مراتب مروت و مهمان‌نوازی همهٔ برادران پاکستانی و بالاخص چند تن فضلای عالیقدر نظیر حضرتعالی و حضرت استاد علامه آقای پروفسور مولوی محمد شفیع در حدی است که هیچگاه مرا از یاد پاکستان و پاکستانیان منصرف نمی‌دارد. خداوند بطول عمر و تندرستی شما بیفزاید تا بسیاری از اهل ذوق در دبستان ایران و معرفت از خرمن دانش شما خوشه برچینند.

موقع را مغتنم می‌شمارم و تبلیغ سلام و تحیت صمیمانهٔ جمهوری سعیدی را

[illegible]

ڈاکٹر بشیر حسین

36-G-Gulberg
Lahore
۱۱/۱

مخدومی قبلہ ڈاکٹر صاحب

جناب محترم

السلام علیکم - ایران سے ایک کتاب
"جہان ایران شناسی" تیار ہو رہی
ہے - آپ نے فارسی کے سلسلہ میں
جو کام کیا ہے براہ کرم اسکی ایک
فہرست مفصل بنا کر آج ہی مندرجہ
ذیل پتہ پر ارسال بھیج دیں -
براہ کرم اس پر فوری توجہ فرمائیں -

محمد بشیر حسین

باشگاہ دانشگاہ
تہران - ایران

مدت سے آپ کا سلام ـــ نہیں

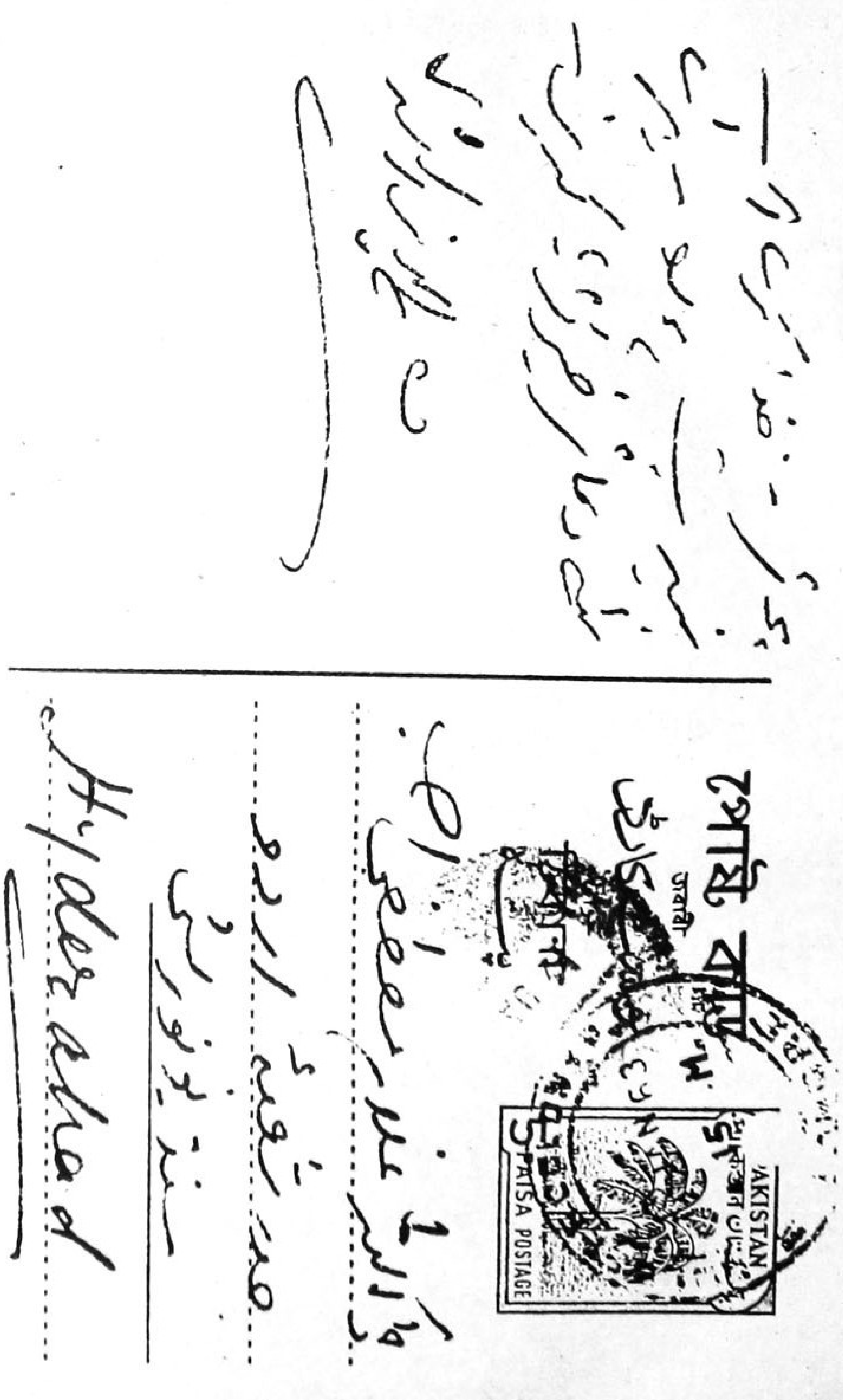

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SHAH BALEEGH-UDDIN

AL-AREESH, 60 B
SUNSET BOULEVARD
DEFENCE HOUSING SOCIETY
KARACHI-46 PAKISTAN
PHONE-542758

شاہ بلیغ الدین

العریش۔ ۶۰ بی سن سٹ بلیوارڈ
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی ۴۶
فون نمبر ۵۴۲۷۵۸

مورخہ ۲۱(?) دسمبر ۹۶ء

مخدوم و محترم!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] صاحب کی [illegible] مخدوم صاحب [illegible] کرا رہا ہے ملا۔

آپ کے ارشادات [illegible] ممنون ہوں۔

عرصہ [illegible] ماہ سے شمالی افریقہ کے دورے پر تھا۔ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر تقریر [illegible] کے سلسلے میں [illegible] آپ کی [illegible]

کرنے کی فکر [illegible] ان شاء اللہ

ہر طرح [illegible] کروں گا۔

امید کہ آپ بخیریت سے ہوں گے۔

والسلام مع الاکرام

[signature]

۳۱(?) دسمبر ۹۶ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SHAH BALEEGH-UDDIN

AL-AREESH, 60 B
SUNSET BOULEVARD
DEFENCE HOUSING SOCIETY
KARACHI-46 PAKISTAN
PHONE-542758

شاہ بلیغ الدین
العریش۔ ۶۰ بی سن سٹ بلیوارڈ
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی ۴۶
ٹیلیفون نمبر ۵۴۲۷۵۸

مورخہ ۲۷ مئی ۹۷

حضرت [illegible] مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کو ہر طرح کی صحت سے رکھے اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کا موقع ملتا رہے۔

آپ کے کلام [illegible] [illegible] کی تعداد [illegible] ہے۔ امید ہے [illegible] [illegible] ملک [illegible] [illegible] [illegible]

آپ کی دعاؤں کا محتاج

بلیغ

۲۷ مئی ۹۷

[illegible]

بیگم خورشید مرزا   بیگم خورشید مرزا   سمنگلی روڈ۔
"سنبلستان"   ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۷۱ء

مکرمی و محترمی ڈاکٹر صاحب ۔ اسلام علیکم،،

آپکا گرامی نامہ کوئی بزرگ لے کر آئے ۔ بدقسمتی ہے میں اسوقت گھر پر موجود نہ تھی ۔ میرے شوہر نے کتوں کو پکڑ رکھا تھا کیونکہ یہ اجنبی آدمی پر دوڑ پڑتے ہیں لہٰذا نام تک نہ پوچھا ۔ اب میں معافی چاہتی ہوں امید ہے آپ مجھے ان صاحب کا نام و پتہ لکھ کر بھیجینگے تاکہ میں ان سے معذرت کر سکوں ۔

آپ مجھے شرمندہ کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب ۔ آپ کی ملاقات کا مجھے شرف حاصل ہوگیا اور آپ نے مجھے اتنا وقت دیا ۔ ان لمحات کی میری زندگی میں بہت قیمت ہے ۔

یک زمانے صحبتے با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

تصوف میں میری معلومات خام اور ریاضت ناقص ہے ۔ البتہ آپ جیسے بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے آگے بڑھ رہی ہوں ۔ نتی محمد خان صاحب نے مجھے بیٹی بنایا ہے ۔ ابوالخیر،، سے انھوں نے بیعت کی ہے ۔ مگر سماع کے قائل نہیں اور ۸۳ سال کی عمر میں بھی

شگفتگیٔ طبع کا یہ عالم ہے کہ بزم کی رونق ان کے دم سے ہے۔ امیر خسرو

کے اشارہ پر "حیاتِ امیر خسرو" لکھی ہے جو اپنی نوعیت کی ایک ہی کتاب ہے

کل ڈاک سے ان کی تازہ تصنیف "سرمد شہید" کا کتابچہ ملا۔

بس ساری رات اسے پڑھتی رہی صبح ۴ بجے ذرا آنکھ لگی۔ ایک شعر

اسکا پڑھکر دل پر عجب حالت طاری ہوئی۔

"شور شد واز راہِ عدم چشم کشودیم
دیدیم کہ باقیست شبِ فتنہ، غنودیم"

آپکا گرامی نام میرے لئے باعث مسرت و عزو شرف ہے۔

"عمر رفتہ" آپ کے پاس ہے یا مقبول صاحب کے۔ چچا میاں نے وہ کتاب مجھے آٹوگراف کر کے دی ہے اسلئے مجھے بہت عزیز ہے۔

امید ہے کہ بھابی صاحبہ کی صحت اب نسبتاً بہتر ہوگی۔ آج کل میں لڑکیوں کے کالج میں آنرزیری طور پر اسلامک ہسٹری پڑھا رہی ہوں

کوئٹہ میں سردی کم ہو گئی ہے لیکن ناقابل برداشت نہیں ہے۔ اگر کبھی اس دیار میں تشریف لائیں تو ٹیلیفون 2050 پر مجھے ضرور اطلاع دلوا دیں۔ نومبر کے پہلے ہفتے میں کراچی جا رہی ہوں۔ انشاء اللہ ۹ تک

واپس آجاؤنگی۔ بھابی صاحبہ کو سلام عرض کریں۔ فقط
آپکی مخلص
خورشید جہاں

ڈاکٹر پیر محمد حسن

ڈاکٹر پیر محمد حسن
ایف ۷/۶-۸
سیٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی
۲۶ جولائی [illegible]

مکرمی و محترمی،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کا اٹھارہ ماہ حال کا لکھا ہوا خط ملا۔ شکریہ۔ جناب نے اس فقیر کو غلط سمجھا ہے۔ شاید لفظ پیر سے دھوکا ہوا ہے۔ میں پیر وغیرہ کچھ بھی نہیں ہوں کہ اکابر کے مقامات اور احوال سے باخبر ہو سکوں۔ البتہ بہ نام گشتہ ننگ و نامی چند! ضرور ہوں۔ تصوف کی آگہی آدھی کتاب کا ترجمہ کر ڈالنے سے کوئی شخص نہ صوفی بن سکتا ہے نہ صاحب احوال۔ خاکسار کے نزدیک صوفیاء کے احوال و مقامات ان کے باطن کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ہر دل کی کیفیت، مقام اور حال جدا ہوتا ہے۔ اور یہ ان کے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق۔ نچلے درجے والا اوپر والے کے حال و مقام نہیں سمجھ سکتا۔ تفصیل لمبی ہے۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔

جناب کا خط مجھے ادارہ تحقیقات اسلامی کی وساطت سے ملا۔ میں وہاں روزانہ اپنے کام کے سلسلے میں جاتا ہوں۔ لائبریری میں مجھے آپ کا خط ملا۔ اسی وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ کی کتابوں کی تلاش شروع کر دی۔ مگر وہاں ان کا دیوان جس کا آپ نے تذکرہ کیا ہے نہ ملا۔ ان کی ایک مثنوی "مثنوی رنگینہ" جو نول کشور نے ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں چھاپا ہے ملی۔ مگر اس میں تو اور ہی رنگ ہے۔ اگر ان کا دیوان مل جاتا تو ہو سکتا تھا کہ سیاق و سباق کے مطالعہ کے بعد کچھ کہنے کے قابل ہو سکتا۔ بہر حال جو اشعار آپ نے لکھ کر بھیجے ہیں ان میں ایک لفظ کی صحت پر مجھے شبہ ہے اور وہ لفظ حقی ہے۔ میرے نزدیک یہ لفظ خفی ہونا چاہیے اور اصطلاح صوفیہ میں: خفی: ھی لطیفۃ ربانیۃ مودعۃ فی الروح بالقوۃ فلا یحصل بالفعل الا بعد غلبات الواردات الربانیۃ لیکون واسطۃ بین الحضرۃ والروح فی قبول صفات الربوبیۃ وافاضۃ الفیض الالٰہی علی الروح۔

ہو سکتا ہے کہ اسی مقام و حال کی طرف اشارہ ہو۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا میں بلا ناغہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ میں جاتا ہوں۔ میں نے وہاں جانا صغانی کی کتاب العباب الزاخر واللباب الفاخر کی تحقیق کے سلسلے میں [illegible] کی ابتداء

میر بشرہ ہو گیا۔ اور یہ کام بغیر انقطاع کے آج تک جاری رہا۔ عبدالعزیز بن میمن قسطنطنیہ سے اس کتاب کے نسخے کروا لایا تھا اور اس کا خیال تھا کہ چھ سات آدمیوں کا ایک بورڈ مقرر کیا جائے جو مل کر اس کی تحقیق کرے۔ وہ اپنے خیال کا آدمی تھا لیکن بورڈ نہ بن سکا۔ مگر جب اس نسخے پر فقیر کی نظر پڑی تو کہا یہ کام تو میرے کرنے کا ہے۔ کام کی طوالت اور مشکلات کو مد نظر رکھ کر اللہ کا نام لیا اور کام شروع کر دیا۔ پہلی جلد میمن کی زندگی میں تیار ہو چکی تھی اور میری خواہش تھی کہ میمن کی زندگی ہی میں طبع ہو کر اس کے پاس جائے تاکہ وہ دیکھ کر ابھی پاکستان میں اللہ کے بندے موجود ہیں۔ میں نے ہر قسم کی دشواریوں اور حوصلہ شکنیوں کے ہوتے ہوئے بھی کام جاری رکھا۔ تا آنکہ اب مکمل کتاب کی تحقیق کر چکا ہوں۔ کتاب بارہ جلدوں میں مکمل ہوئی ہے اور کل صفحات [illegible] ہزار سے کچھ زیادہ ہیں جلدوں کا حجم یکساں نہیں۔ ابھی تک اس کی طباعت کا کوئی ذریعہ [illegible]۔ [illegible] صمدانی نے اس کتاب پر بہت علم بھر دیا ہے۔ اور اس خاکسار نے بھی تعلیقات میں اس علم میں اضافہ ہی کیا ہے۔

اب تک عمر کی تراسی منزلیں طے کر چکا ہوں چراغ سحری ہوں [illegible] جاری ہے و ذلک من فضل اللہ

امید ہے جناب بخیریت ہوں گے اور اس فقیر کے حق میں دعا فرمائیں گے۔ والسلام

Marfat.com

Jameel Jalibi

M.A.L.L.B., Ph. D., D. Lit., D.Sc. (Hon)
Sitara-e-Imtiaz, Hilal-i-Imtiaz,
Former-Vice Chancellor, Karachi University,
Chairman, National Language Authority.

Ref: ____________ *Date:* ____________

استاذ محترم و معظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا اور ساتھ ہی بقیہ دو تذکرے بھی۔ "شبلی کا ذہنی ارتقاء"
کا ایک نسخہ بھی ملا۔ یہ بہت اچھا ہوا کہ مرحوم سمیع احمد ہاشمی صاحب کا یہ
کام شائع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت عطا فرمائے۔ آمین
جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا ان شاء اللہ میرے لیے بہتر و مفید ہوگا۔ آپ کی
دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہمارے
سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ امید ہے آپ اب ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے سے
بھی بہتر ہوں گے۔

کیا اور تذکرے عزیزہ صفیہ دیکھنا چاہیں گی؟
محمد علی خاں سلمہٗ کو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے
امیگریشن جلد از جلد عنایت فرمادیں۔ آمین۔
بیوی سلام لکھواتی ہیں۔ عزیزم جاوید بھی سلام لکھواتے ہیں۔
فقط والسلام۔

آپ کا نیازمند
جمیل جالبی

D - 26, Block "B", North Nazimabad, Karachi- 74700, Phone: 6644800, 6642684

Marfat.com

ڈاکٹر جمیل جالبی

صدر نشین

۱۷ نومبر ۱۹۹۰

اُستاذ محترم و مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ملازمت میں الحمد للہ دو سال کی توسیع ہو گئی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کا فضل اور آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ وظیفہ میں نے اور بیوی نے برابر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت لمبی عمر دے تاکہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین۔

محترمہ "استاذہ" صاحبہ اب کیسی ہیں۔ اگر ڈاکٹر کے مشورہ کر کے طاقت کے انجکشن لگوائے جائیں تو قوت مدافعت بڑھ جائے گی اور علاج میں آسانی ہو گی۔ گلوکوز کی ڈرپ بھی طاقت کے لیے مفید ہو گی تاکہ غذا نہ کھانے کے باعث … پڑے۔ معلوم نہیں علاج کس کا ہو رہا ہے۔ حکیم یا ڈاکٹر کا۔ … ان کی صحت

پیشتر

اُستاذ: مذکر و مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے مگر اردو میں کیا کریں؟ ہم اردو نے اُستاذ سے اُستاد بنایا اور پھر اُستانی بنا لیا۔ محولہ بالا ترکیب میں "اُستانی" کا لفظ مجھے کمزور اور ہلکا سا محسوس ہوا]

تحقیقی سلسلے کے متعلق میں ایک مجموعہ ارسال خدمت ہے۔ کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی۔ امید ہے چند ماہ میں چھپ جائے گی۔

دعاؤں کا طالب

آپ کا نیاز مند

جمیل جالبی

Marfat.com

ڈاکٹر جمیل جالبی

ایم اے ایل ایل بی: پی ایچ ڈی: ڈی لٹ: ڈی ایس سی (اعزازی)

ستارۂ امتیاز: ہلالِ امتیاز

سابق وائس چانسلر، کراچی یونیورسٹی

" صدر نشین، مقتدرہ قومی زبان

حوالہ نمبر: ________

تاریخ: ۳۰ مئی ۱۹۹۶ء

استاذ محترم و مکرم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی گرامی نامہ ملا جس کے لیے تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ میرے دوست مصطفائی صاحب اور ہاشمی صاحب آپ کی تصنیفات پہنچا گئے تھے۔ اُن سے بھی آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔ خداوند قدوس آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔ یہ آپ کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ ہے کہ میں اور میرا خاندان شاد و آباد زندگی گزار رہا ہے۔

زیرِ نظر سفینہ کا موضوع اس لیے بھی بہت اچھا ہے کہ اب یہ آپ کے کام کو بہت آگے بڑھائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کتابوں کے لیے آپ کا یہ نیازمند حد درجہ شکر گزار ہے۔ بیوی سلام لکھواتی ہیں۔ خاور میاں آج کل سرکاری ٹریننگ میں مصروف ہیں ان شاء اللہ جولائی ۹۶ کے پہلے ہفتے میں ختم ہو جائے گی۔ اللہ کامیاب فرمائے۔ آمین۔

دعاؤں کا طالب

آپ کا نیازمند

جمیل جالبی

۳۱ مئی

ابھی ابھی جمعہ کے جنگ میں آپ کا انٹرویو پڑھا۔ آپ نے جس خوب صورتی سے مشکل سوالوں کا نہایت عام فہم زبان میں جواب دیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ جی خوش ہوا۔ روح تازہ ہو گئی۔ آپ کا نیازمند دلی مبارک باد قبول فرمائیے

ڈی ۲۶- بلاک "بی" نارتھ ناظم آباد، کراچی ۷۴۷۰۰، فون: ۶۶۴۲۲۶۸۴، ۶۶۴۳۸۰۰

ڈاکٹر جمیل جالبی
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، ڈی ایس سی (اعزازی)
ستارۂ امتیاز، ہلالِ امتیاز
سابق وائس چانسلر، کراچی یونیورسٹی
" صدر نشین، مقتدرہ قومی زبان

حوالہ نمبر: ________ تاریخ: ۳۰ جون ۱۹۹۶ء

استاذ محترم و معظم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ملا اور اسی دن ادوارس کے ساتھ ڈاک سے اس خط کی ایک نقل بھی ملی جو ہمدرد یونیورسٹی نے عزیزہ صفیہ خان کو لکھا ہے۔ امید ہے ہمدرد یونیورسٹی نے جو فارم بھیجا ہے اسے پُر کر کے بھجوا دیا ہوگا۔ خدا کرے جلد داخلہ مل جائے۔ آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ صفیہ سلمہا نے اپنے دوران قیام میں بہت سے شعراء کے کلام سے قرآنی تلمیحات جمع کر لی ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اگر اسی رفتار سے کام کیا تو ان شاء اللہ یہ کام دو سال میں پورا ہو جائے گا۔

یقین کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس سے مجھے اتفاق ہے۔ میں نے بھی تاریخ ادب اردو جلد دوم، حصہ اول ص ۳۷۷ پر یہی لکھا تھا کہ حاتم لاہوری کو یقین کی عمر کا اندازہ لگانے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ان کی عمر اس سے زیادہ ہونی چاہیے اس لیے کہ ۱۱۵۲ھ میں شاہ حاتم نے یقین کی زمین میں غزل کہی ہے اور حاتم لاہوری کے حساب سے ۱۱۵۲ھ میں یقین کی عمر صرف سولہ سال ہوتی ہے۔ میں نے ان کی عمر کے سلسلے میں اس سے زیادہ بحث نہیں کی البتہ ان کے سال وفات کا تعین ۱۱۶۹ھ صحیح ہے۔ حال ہی میں دہلی سے دیوان یقین کا نیا تنقیدی ایڈیشن چھپا ہے۔ اس میں بھی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اگر یقین کے ان اشعار کی نشان دہی فرما سکیں جن میں بڑھاپے کا ذکر کیا ہے تو میں اس پر مزید تحقیق کر کے ان کے سال ولادت کو متعین کرنے کی کوشش کروں گا۔

عزیزم خاور جمیل اپنے ٹریننگ کورس کے سلسلے میں ملائیشیا اور انڈونیشیا گئے ہوئے تھے۔ کل رات واپس آئے ہیں۔ خیریت سے ہیں۔ سلام لکھواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ کچھ پریشان ہیں۔ آپ کی دعاؤں کی مزید ضرورت ہے۔

محمد علی خان سلمہٗ امریکہ میں ہیں۔ کل ان کا فون آیا تھا۔ آپ کو سلام کہا ہے نہایت ادب کے ساتھ اور دعاؤں کے لیے خاص طور پر کہا ہے۔ ان کے امیگریشن کا مسئلہ ابھی تک زیر غور ہے اور طے نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس معاملے کو جلد طے فرما دیں۔ آمین۔ آپ کی دعاؤں سے ان شاء اللہ یہ بھی حل ہو جائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رہے۔ آمین ثم آمین

دعاؤں کا طالب
آپ کا نیاز مند
جمیل جالبی

ڈی ۲۶- بلاک "بی" نارتھ ناظم آباد، کراچی ۷۴۷۰۰، فون: ۶۶۳۲۶۸۴، ۶۶۴۳۸۰۰

Marfat.com

Jameel Jalibi

M.A.L.L.B., Ph. D., D. Lit., D.Sc. (Hon)
Sitara-e-Imtiaz, Hilal-e-Imtiaz,
Former-Vice Chancellor, Karachi University,
Chairman, National Language Authority.

Ref: ____________

Date ______ ۱۹۹

استاذ محترم و مکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ملا جس کے لیے یہ آپ کا نیازمند شکرگزار ہے۔ ڈاکٹر [illegible] ایس جے ہمدرد یونیورسٹی نے ایسے دستخط کیے ہیں کہ پڑھے نہیں جاتے۔ کسی صاحب سے معلوم کر کے ان کا ایڈریس ان شاء اللہ آپ کو مطلع کر دوں گا۔ عزیزہ صفیہ سلمہا کے سلسلے میں ویزا کی توسیع نہ ہو سکی۔ اس کا مجھے بھی افسوس ہے لیکن یہ کام خارجہ کی دسترس میں نہیں تھا۔ ہم دونوں شرمندہ ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ پاسپورٹ مع ٹکٹ آپ کو مل گئے۔ ڈاکٹر سراج احمد خان صاحب [illegible] کے پاس فون آیا تھا کہ پاسپورٹ وغیرہ فوراً بھجوا دیں۔

خالد محمود صاحب کا بھی فون آیا تھا کہ آپ کے خطوط انہیں جلد بھجوا دیے جائیں۔ میں نے کہا کہ سب خط اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ تھوڑا سا وقت اور دیجیے۔ آپ کے نام اگر کم از کم سو سے زیادہ خطوط ہونے چاہییں۔ خاصی بڑی تعداد تو مل گئی ہے باقی چند ہفتوں میں مل جائیں گے تو پھر انہیں جمع کر کے ان کی عکسی نقول خالد محمود صاحب کو بھیج دوں گا یا جیسا آپ کا حکم ہوگا۔

میں ۱۲ دسمبر کو غالب انسٹی ٹیوٹ دلی کے سیمینار میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں اور ان شاء اللہ ۳ جنوری کو واپسی ہوگی۔ ان شاء اللہ ساتھ خیریت کے لائے۔ بیوی بھی ساتھ جا رہی ہیں۔

میرا خیال ہے کہ عزیزہ صفیہ اپنا مقالہ ان شاء اللہ ۱۹۹۷ء میں مکمل کر لیں گی۔

آج ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کا فون بھی آیا تھا۔ وہ بھی علیل تھے مگر اب تک وہ ویزا حاصل نہیں کر سکے۔ ویزا کے لیے اسلام آباد جانا پڑتا ہے۔ میں نے ان سے آپ کی خیریت بھی دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ اس ہفتہ دس دن سے آپ کی طرف نہیں جا سکے۔ ویسے الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ خدا کرے اب آپ پوری طرح صحت یاب ہو گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین

دعاؤں کا طالب

آپ کا نیازمند
جمیل جالبی

D - 26, Block "B", North Nazimabad, Karachi- 74700, Phone: 6644800, 6642684

Marfat.com

John Haywood
University of Durham School of Oriental Studies

Elvet Hill, Durham DH1 3TH
Telephone: Durham 64371 (STD code 0385)
England.

26th. April 1976

Please reply to John A. Haywood,
Arabic Department., School of Oriental Studies,
(University of Durham), Elvet Hill, Durham, U.K.

Dear Professor Mustafa Khan,

My friend Prof. Dr. Rana Ehsan Elahie, in a recent letter, has suggested I write to you about a thesis on Urdu Lexicography written by a pupil of your, Mr. Anwar Ali, in case there is some means of my obtaining a copy.

As you may know, I am very interested in lexicography, and my book on Arabic Lexicography, published by E.J.Brill of Leiden, is quite well known in Pakistan. I could supply you with a copy in exchange for a copy of Mr. Ali's thesis. While I specialise in Arabic, I have always had a love of Urdu (and Persian), and I read a paper on Persian Vocabulary in the Jamhara of Ibn Duraid at the Centenary Congress of Oriental College, Lahore. Incidentally, I have twice visited the Sind University during the last 15 years, and I am known to Professors Halepota and Balogh, both of whose work I admire.

I have quite a few Urdu dictionaries, the Farhang-i-Asafiyya being my main gap. But I understand a new edition is being published in India.

I shall look forward eagerly to hearing from you, and meanwhile remain

Yours sincerely,

John Haywood
Head of Arabic Dept.

G.M. Meredith Owens

DEPARTMENT OF ORIENTAL PRINTED BOOKS & MSS
BRITISH MUSEUM,
LONDON, W.C.1.

14th November, 1962

Dear Professor Ghulam Mustafa Khan,

Very many thanks for the two copies of your <u>History of Bahram Shah</u> which we are delighted to have. I shall read it with great interest.

If there is anything you need from the British Museum, please let me know.

With all good wishes and renewed thanks,

Yours sincerely,

G M Meredith-Owens

G.M. Meredith-Owens

کراچی ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی
۱۴شعبان المبارک ۱۴۱۴ھ

حضرت مخدومی و محترمی قبلہ ڈاکٹر صاحب

ہدیہ سلام و رحمت

تمنا تھی کہ یہ کتاب "نور النبی" خود حاضر ہو کر پیش کروں اور قدمبوسی کی سعادت حاصل کروں لیکن دو تین دن ہوئے میری طبعیت پھر خراب ہو گئی۔ یہ دل کی تکلیف ہے اس لیے اس سعادت اور انتظار کیے بغیر ہدیہ اپنی عزیز بھائی ڈاکٹر عین الدین کے مبارک ہاتھوں سے پیش کرنے میں مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ کہ ان کے ہاتھوں ہی اس کا پیش ہونا اللہ رب العزت نے بہتر سمجھا۔

آپ نے فیوض القرآن پر اپنے ارشاد گرامی سے مجھے نوازا تھا جو اس توسیعی اور تعلیمی ترجمہ کے مقبول خاص و عام ہونے کا موجب بنا۔اب یہی تمنا ہے کہ باوجود آپ اپنی طبعیت کی بے کیفی اور عدم فرصتی کے کچھ وقت نکال کر اس حقیر عاجز کی اس سعی کو اگر اس قابل سمجھیں کہ اس پر کچھ لکھا جائے تو میرے لیے یہ بڑی مسرت اور تسکین قلب کا موجب ہو گا۔ اور دوسرے اڈیشن میں جو انشاء اللہ جلد ہی منظرعام پر آئے گا اسے شامل کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اور مجھے پانچ سال بڑی آزمائشوں سے گذرنا پڑا جس کا آپ کو علم ہے۔ اس کے ساتھ بیماری۔ لیکن یہ اللہ تعالی کا کرم تھا کہ ایک طرف فیوض القرآن پر نظر ثانی اور دوسری جانب

Marfat.com

نورالنبی سنن کی تحقیقات کی گم شدگی نے کچھ لکھا ہی لیا اور دل کا سہارا بھی بنا رہا

اور اب جب دسمبر میں ایک ماہ کی قیام کی سعادت ارض محترم میں نصیب ہوئی اور دو ہفتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھ کر یہی دعا کرتا رہا کہ فیوض القرآن کی نعمت سلب نہ ہو۔میری غلطی اور بے مائگی کو معاف فرما کر اس سے مجھے محروم نہ کیا جائے اور دوسری نورالنبی کی قبولیت کے متعلق تھی تو بارگاہ ربّ العزت نے دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔ نورالنبیؐ دو سال کے اندر چھپ گئی اور فیوض القرآن کو فیروز اینڈ سنز نے شائع کرنے کی ذمہ داری لے لی جو انشاء اللہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتے تک منظر عام پر آجائے گی اس کی ضرورت اس لیے پڑی کہ تاج کمپنی جس نے اشاعت کا وعدہ کیا تھا وہ خود آزمائش میں آ گئی۔

دیکھیے کیسا گستاخ ہوں کہ آپ کو اپنی طرف متوجہ پا کر برابر بکتا چلا جا رہا ہوں معافی کا خواستگار ہوں۔

آپ کا خادم

حامد حسن بلگرامی

Marfat.com

جامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان انور سے معمور میرے

مخدومی و محترمی جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ

علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاۃ

آپ کا مختصر ترین تبصرہ اور تحریری خط آپ کے لاانتہاہی انوارِ قلب و نظر پر شاہد ہے۔ ایک عاجز کی دلجوئی اس سے بہتر اور اعلیٰ الفاظ میں ممکن نہ تھی۔

کیسے شکر ادا کروں اور کیسے شکریہ

محترم یہ ایک خواہش تھی جو پیش کی۔ یہ خط جواب طلب نہیں آپ کی علالت و کمزوری سے واقف ہوں۔

البتہ خواہش ہے کہ اگر مناسب خیال فرمائیں تو کسی فرصت کے موقع پر کتاب کے متعلق بالخصوص فیضان امامت کے دس تصوّر کے متعلق جو موجب اتحاد و انفاق کے ساتھ بنیاد ایمان ہے اگر کچھ تحریر میں آجاتا تو عوام کے لیے پر فیض اور خواص اور مفکر کے لیے بھی جادہ راہ بقا کے تعین میں معاون ہوتا۔

یہ صرف گذارش ہے ورنہ آپ کے یہ الفاظ جو ہمہ صفحہ قرطاس پر نور بن کر آئے میری عاقبت بخیر کرنے کے لیے کافی ہیں۔

والسلام

آپ کا خادم ازلی

حامد بلگرامی

Marfat.com

نواب حبیب الرحمن خان شیروانی نواب صدر یار جنگ

ولادت وخاندان

میری ولادت ۱۸۶۵ء میں ہوئی ۔ ہمارا خاندان شیروانی ہے ۔ جو لودھی ؟؟؟ کے بھائی شیروانی کی اولاد ہے۔ (سلطان لودھی کے وزیر اعظم عمر خان شیروانی تھے جن کا خطات مسند عالی تھا) وہ ہمارے مورث ہیں ۔ عمر خان شیروانی کے خاندان میں سلاطین لودیہ کی وزارت عظمیٰ کئی پشت تک قائم رہی۔

اکبر بادشاہ اور شاہجہاں کے عہد میں ہمارے بزرگ دلی سے اس نوح میں آئے اور زمینداریاں قائم کیں۔ والد مرحوم کو مردانہ فنون بنوٹ ، لکڑی، ورزش ، کشتی کا شوق رہا ۔ نیز بندوق کے شکار کا۔ اس کے ساتھ ادب اردو سے ذوق تھا۔ والد صاحب مرحوم نے ایک کتاب سراپائے معشوق اردو فراہم کر کے چھپائی۔

مجھ کو اپنے والد مرحوم اور عم محترم دونوں کی صحبت و تربیت کا فیض حاصل ہوا۔ ادب ، شکار ، لباس اور خورد نوش اور فنون مردانہ بنوٹ ، لکڑی وغیرہ کی مشق۔ تیجہ ہے والد مرحوم کی تربیت کا۔ علم عربی کی تحصیل اور پابندی مذہب عم محترم کی نگرانی میں تربیت کا نتیجہ ہیں۔ ریاست کے انتظام سے واقفیت بھی مرحوم کی تعلیم و تربیت سے حاصل ہوئی ۔

اساتذہ

بسم اللہ مولوی سید حسن شاہ صاحب رام پوری نے پڑھائی۔ ان کے

بعد میر فرزند علی صاحب متوطن مارہرہ نے پڑھایا۔ فارسی بہار دانش تک پڑھائی، خط کی مشق کرائی۔ میر صاحب کے بعد حکیم سلیم اللہ نے پڑھایا۔ سہ نثر ظہوری تک۔ میر فرزند علی صاحب کے پڑھانے کے زمانے میں عربی کا آغاز ہوا۔ ان کے علاوہ مولوی سید اکبر صاحب، مولوی غلام محمد پنجابی، مولوی عبدالغنی صاحب، مولوی لطف اللہ صاحب، شیخ حسین صاحب عرب بھوپالی اور عبدالرحمن صاحب پانی پتی جیسے جید اساتذہ سے عربی و فارسی ، اصول فقہ منطق اور حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مکہ مکرمہ میں قاری۔سید عبدالرحیم صاحب کو کلام مجید پورا سنایا۔ مدینہ طیبہ میں قاری حسن شاعر سے ان کا رسالہ قراءت پڑھا۔ آخیر سبق مسجد نبوی میں پڑھا۔ اور سند قراءت حاصل کی۔ شیخ حبیب اللہ التقطی سے حدیث مصافحہ و مشائکہ نیز دیگر روایات کی سند حرم شریف میں حاصل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولوی غلام محمد صاحب کی تعلیم عربی کے زمانے میں ۱۸۸۰ء میں ماسٹر عبدالرشید خان صاحب ساکن علی گڑھ تعلیم یافتہ محمڈن کالج سے انگریزی شروع کی۔ ۱۸۸۵ء تک جاری رہی۔ ۱۸۸۷ء میں آگرہ جاکر باقاعدہ آگرہ کالج کے ہائی اسکول میں درجہ ہشتم میں داخل ہوا۔ ۱۸۸۸ء تک یہ تعلیم جاری رہی۔

علاوہ اسکول کی تعلیم کے مسٹر ورٹن ہیڈ ماسٹر اور مسٹر کانی سیکنڈ ماسٹر سے انگریزی ادب حاصل کیا۔ وہاں سے علی گڑھ آکر مسٹر ہیو ریسٹ ہیڈ ماسٹر محمڈن کالج ہائی اسکول اور مسٹر " بن " ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول علی گڑھ سے انگریزی ادب پڑھنے اور لکھنے کی مشق کی۔ تعلیم انگریزی کے دوران الحمد اللہ کبھی تعلیم مذکور تعلیم عربی پر غلبہ نہ ہوا۔ بلکہ تعلیم عربی پوری توجہ کے

Marfat.com

ساتھ جاری رہی۔ اسی وجہ سے انگریزی میں زیادہ ترقی نہ ہوسکی۔

طریقہ حساب۔ کاغذات ریاست (جس کو اصلاحاً سباق کہتے ہیں) حبیب اللہ خان ساکن بھیکن پور و حبیب گنج سے سیکھا جو اس فن کے ماہر تھے۔ ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں تعلیم کا سلسلہ ختم ہوا۔

چند تصنیفات۔ ذکر حبیب، ذکر جمیل، شان رسالت، رسالت عامہ، شمع ہدایت، ذکر شریف، پیغام رحمت، آفتاب رسالت، سیدۃ الصدیق، ذکر محبوب، (پیران پیر و دستگیر کے حالات)، قرۃ العین (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے سوانح) تبصرہ (حضرت امام ابوحنیفہ اور اساطین مقالات شیروانی، استاذ الاعلماء، فقہ حنفی، تذکرہ ماہر، حالات حزیں، نقش وفا، سرسید کی یاد، عرض اخلاص، مسلمانوں کی تعلیم قدیم، برق تجلیٰ، تعلیم اسلام کا اثر عمر و صحت پر، خطبہ صدارت اورینٹل کانفرنس۔

آپ کا انتقال ۱۱/ اگست ۱۹۵۰ء کو ہوا

حبیب گنج ڈسٹرکٹ علی گڑھ

۲۶/نومبر ۱۹۳۸ء

عزیز القدر سلمہ۔ السلام علیکم

کارڈ پہنچا۔ علالت پر تاسف، صحت پر مسرت ہوئی۔ ارادہ کے تذبذب کا حال پڑھ کر تعجب ہوا۔ جنہوں نے دوسرا مشورہ دیا اونکا خیال صحیح نہیں۔ ہرگز خیال نہ بدلنا ورنہ ہمیشہ مشکلات سے گھبرا کر منھ موڑو گے اور یہ زندگی کی شکست ہے۔ جو کام کر رہے ہو استقلال سے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے کیے جاؤ۔ کامیابی مبارکباد دے گی۔ اپنی ہی یونیورسٹی سے ڈگری لو سید حسن غزنوی پر مقالہ لکھنا مردانہ کام ہے۔ پر مرد بنو جیسے کہ ہو۔ کیا رام پور کے نو (۱) ورقوں میں جو کلام ہے یہاں کے ذخیرے سے مختلف ہے؟ عرشی صاحب کو نقل کے واسطے لکھتا ہوں۔ برٹش میوزیم اور انڈیا آفس سے عکس منگواؤ۔ کاربرآری کے بعد یہاں بھیجدینا۔ عکس کے مصارف بھیج دیے جائیں گے۔ اس طرح تمھاری محنت کی یادگار یہاں بھی رہے گی۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ ارادہ نہ بدلنا۔ الحمد للہ خیریت ہے۔ سب کا سلام۔ عید مبارک۔ امید ہے کہ اب مزید قوت و صحت حاصل ہوئی ہوگی۔ مکرمی مولوی عبد القادر صاحب کو سلام شوق۔

حبیب الرحمٰن۔ حبیب گنج

---

(۱) عرض کیا گیا تھا کہ سید حسن غزنوی کے دیوان کے کل نو ورق رام پور میں ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

حبیب گنج ڈسٹرکٹ علی گڑھ

۵/ جولائی ۱۹۴۰ء

گرامی قدر سلمہ۔ السلام علیکم

انگریزی مقالہ ولی ویلوری کی بابت پہنچا۔ متعدد مقامات سے پڑھا۔ شاباش آپ کی محنت سے اردو ادب کی تحقیقات میں نیا اضافہ ہوا۔ ولی ویلوری سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اسی لیے ولی اورنگ آبادی ان کے کلام کے بھی مؤلف مان لیے جاتے ہیں۔

محمد حبیب الرحمٰن

۷/ مارچ ۱۹۴۲ء

گرامی قدر سلمہ۔ السلام علیکم

ولی کا دیوان قلمی آگیا۔ تمھاری سعادت، مزید سے مزید مسرت حاصل ہوئی۔ اس عرصے میں طبیعت نا درست رہی اس لیے رسید میں دیر ہوئی۔ اب بھی زیادہ لکھنے کو دل نہیں چاہتا۔

ماسٹر (۱) سید مظہر علیم صاحب نے دیوان پر کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

محمد حبیب الرحمٰن

حبیب گنج

۷/ مارچ ۱۹۴۲ء

---

(۱) نواب صاحب مرحوم کے یہاں سید مظہر علیم صاحب بچوں کے اتالیق تھے۔ انھوں نے فارسی شعراء کے کلام کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ جس میں مختلف خارجی اور داخلی اوصاف سے متعلق اشعار تھے۔

حبیب گنج ڈسٹرکٹ علی گڑھ

۱۲/ مئی ۱۹۴۲ء

گرامی قدر سلمہ۔ وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ

کل کارڈ ملا۔ علالت کی خبر سے افسوس ہوا۔ صحت و قوت کی دعا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ میں اب بخیر ہوں صحت درست ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ تمھارا مقالہ پڑھنے کا برابر اشتیاق ہے خیریت سے پورا ہوا۔ ٹونک میں نواب عبدالرحیم خان صاحب مرحوم کا کتب خانہ بہت جامع تھا۔ اب معلوم نہیں کیا حال ہے۔

مولیناؔ حیدر حسن خانصاحب صدر مدرس مدرسہ ریاست سے میرے حوالے سے مراسلت کر سکتے ہو۔ مولیناؔ انشاء اللہ اطمینانی جواب دیں گے۔

محمد حبیب الرحمٰن

حبیب گنج ضلع علی گڑھ

۲۰/نومبر ۱۹۴۵ء

گرامی قدر سلمہ

ابھی تمھارا مقالہ عزیز لکھنوی پر پڑھ کر (۱) معارف ہاتھ سے رکھا ہے۔
حسب معمول خوش گفتی و درستی ۔
ایک عجیب اتفاق ہے کہ عزیز کا ایک بہترین شعر، فارسی شعر کا
بجنسہ گویا ترجمہ ہے۔

عزیز
معجزہ شق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں
مہ نے شق ہو کر لیا ہے دین کو آغوش میں

خالص
در لفظ مدینہ دیدم از معجزات عیاں
مہ شق شدہ گرفتہ دیں را درمیاں

زندہ باش

حبیب الرحمٰن

---

(۱) عزیز لکھنوی کے قصائد پر ڈاکٹر کا مضمون معارف (اعظم گڑھ ۔ نومبر ۴۵ء) میں شائع ہوا تھا۔ پھر نواب صاحب مرحوم کا خط معارف (اعظم گڑھ ۔ دسمبر ۴۵ء) میں شائع ہوا۔

حبیب گنج ڈسٹرکٹ علی گڑھ

۲۲/ اگست ۱۹۴۷ء

عزیزم سلمہ

عید مبارک تم کو بھی۔ کارڈ پہنچا تبادلہ کا حال معلوم ہوا۔ استقلال سے کام لو گرم و سرد زمانہ کا تجربہ مردانہ کرو۔ میری نظر میں کوئی جگہ نہیں۔ اس لیے کہ تعلق نہیں۔ تم پتا لگاؤ۔ مجھ کو بتاؤ۔ کوشش میرا کام ہو گا۔

بعونہ تعالیٰ و حولہ۔ بحمد اللہ بہ عافیت طالب عافیت

محمد حبیب الرحمٰن

Marfat.com

گرامی قدر سلمہ

ابھی کارڈ پڑھا خوش ہوا۔

اے وقت تو خوش کہ وقت من خوش کر دی

یہ محض وقتی بات نہیں۔ خط لکھتا ہوں کہ کسی موقع پر رخصت لے کر یہاں آجاؤ ہم باہم مل کر کتاب خانے پر نظر ڈالیں۔ شاہجہاں کے عہد انزوا پر نگاہ کرو۔ اک نایاب کتاب اور ذخیرہ یہاں موجود ہے۔ اک یادگار قائم ہوجائے اس پر غور کر کے جواب لکھو۔ جہاں تک ممکن ہو مستعد ہوجاؤ۔

والدعاء

محمد حبیب الرحمٰن خان

Marfat.com

حسرت سہروردی

Hasrat Suharwardy B.A.,
RESEARCH SCHOLAR IN URDU
UNIVERSITY OF MADRAS.

Camp ترچناپلی

Date ۲۶ جنوری ۱۹۶۰ء

مکرم

تسلیمات

آپ کے دونوں خط ملے۔ یاد فرمائی کا شکریہ!

دراصل یہ ایک طویل مضمون ہے آج سے دو سال قبل ایک خاص نشست میں پڑھنے کے لئے لکھا گیا۔ جسکو بعد میں کتابی شکل دے دی گئی۔ ایک جلد آپکی خدمت میں بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ بھیج رہا ہوں۔ اپنی گرانقدر رائے سے مطلع فرمائیں۔

میں مدراس یونیورسٹی میں ایم لٹ کے لئے مقالہ لکھ رہا ہوں موضوع ہے۔ "تامل ناڈ میں اردو زبان و ادب کا ارتقا ۱۷۱۵ء سے ۱۹۶۰ء تک" فی الحال Influenza کے بعد مکمل آرام کی غرض سے اپنے وطن ترچناپلی آیا ہوا ہوں۔ انشاءاللہ بہت جلد مدراس جاؤنگا۔ اور آپ کے استفسارات کے متعلق وہاں سے خط لکھونگا۔ بہتر ہوگا اگر آپ پروفیسر محبوب باشا صاحب محبوب کا ایک طویل مضمون "خاندان والاجاہی کی ادبی خدمات" جو "نیا دور" بابت جنوری ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں آپ سید صباح الدین عمر ایڈیٹر "نیا دور" محکمہ اطلاعات یوپی لکھنؤ کو لکھیں۔ مضمون مسودہ کی شکل میں میری نظر سے گذر چکا ہے۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ "دیوان ابجدی" جسکو آپ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علامہ محوی صدیقی نے اپنے دوران ملازمت مدراس یونیورسٹی کی جانب سے شائع کردیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے انشاءاللہ ایک جلد "دیوان ابجدی" کی مدراس جاکر آپکی خدمت میں ارسال کرونگا۔

Marfat.com

Hasrat Suharwardy B. A.,
RESEARCH SCHOLAR IN URDU
UNIVERSITY OF MADRAS.

Camp ....

Date ....

میلاپور مدراس سے تین میل پر واقع ہے - اگر تامل ناڈو کے متعلق آپ کی نظر سے کوئی چیز گزرے تو نقل کر کے روانہ فرمائیے - تامل ناڈو میں مدراس مدورا - ترچناپلی اور ویلور ، آرکاٹ یہ سب علاقے آجاتے ہیں -

آجکل دہلی اور نیا دور لکھنو میں میری نظمیں اور مضامین شائع ہوتے ہیں - اگر موقع ملے تو ملاحظہ فرمائیں - جنوری ۱۹۶۰ء کے "آجکل" میں میرا ایک مضمون تامل زبان کے ایک شہرۂ آفاق شاعر پر شائع ہوا ہے -

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے - خط کا سلسلہ جاری رکھیں - خط مدراس کے پتہ پر لکھیں

خلوص کیش

حسرت

۲۶ جنوری ۱۹۶۰

۱۰ فروری ۱۹۵۹ء حشمت علی خاں

حضرت مخدوم محترم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

۴ فروری کا گرامی نامہ ابھی ابھی صادر ہوا خیریت نہ ملنے کی بہت فکر رہتی تھی حق تعالی صحت و تندرستی عطا فرمائے شفیق احمد خاں ۶ فروری رامپور آ گئے ۔ آپ کے حسن اخلاق کا اپنے دل پر گہرا نقش لے کر آئے ہیں ۔ ۴ فروری کو ۱۶ کتابوں کا پارسل روانہ کر دیا گیا ہے۔ جن عزیز محترم کا حوالہ دیا گیا ہے ان کو کوئی رقم نہ دی جائے۔ سابقہ قیمت انھوں نے شفیق احمد خان کو نہیں دی وہ خالی ہاتھ آئے ہیں۔

ان ۳۱ کتابوں کی قیمت آپ کے پاس جمع رہنی چاہیے آئندہ کوئی اور سبیل نکالی جائے گی۔ یہ روپیہ آپ اپنے پاس جمع رکھیں تو مناسب ہے۔

شفیق احمد خان نے یہ بھی کہا کہ حضرت قبلہ کا ددھیالی سلسلہ رامپور کا ہے اور کبھی رامپور میں عرشی صاحب کے یہاں قیام ہوا تھا یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی براہ کرم مطلع فرمایئے کہ آپ کا کس محلہ سے تعلق تھا۔ اور اب آپ کے تعلق والے کوئی صاحب رامپور میں موجود ہیں یا نہیں اپنے والد بزرگوار کا اسم گرامی بھی تحریر فرمائیے ۔ میرا دل جو آپ کی طرف مائل ہے اور آپ کی نظر کرم جو مجھ پر ہے اس میں شاید خدا کی کوئی مصلحت مخفی ہو ۔ ممکن ہے کہ رامپوری سلسہ معلوم ہونے پر مزید از دیار

Marfat.com

خلوص کا رابطہ پیدا ہو جائے۔

" حالات مشائخ عظام نقشبندیہ مجددیہ " کے نام سے ایک کتاب طبع کرانے کا خیال ہے۔ آپ کی کیا رائے اس کے اور جن جن صاحبان کو اس حقیر سے غائبانہ تعارف حاصل ہو ان سب کی خدمت میں بہت بہت سلام اور مخدوم زادوں کو بہت بہت دعا۔ آپ کی خیریت نہ ملنے پر ایک خط پروفیسر علی نواز صاحب جتوئی کو بھی روانہ کیا تھا جواب دیں یا نہ دیں آپ میرا سلام ضرور پہنچا دیں۔ آپ کی دعاؤں کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ خیریت ملتی رہے تو اچھا ہے۔

فقط والسلام

حقیر پر تقصیر

حشمت علی خان محلہ تھارپا کھر رامپور یو۔پی

Marfat.com

حضرت قبلہ مخدوم و مکرم دام اقبالہم السلام علیکم

گرامی نامہ مع خط ملفوف صادر ہو کر سرفراز حاصل ہوا - افسوس کہ حضرت کا کوئی گرامی نامہ مجھ تک نہ پہنچ سکا خط ملفوف نہ بھی آتا جب بھی مجھے آپکی تحریر پر کوئی شک و شبہ نہ ہوتا - یہی حساب میرے پاس بھی موجود ہے ہندوستانی اور پاکستانی روپیہ میں سرکاری سطح پر تو کوئی فرق نہیں ہے مگر عام طور پر پاکستانی سو روپیہ کے بدلے میں ہندوستانی پچھتر یا ستر دیتے ہیں اور وہ مجبوراً لینا پڑتے ہیں یہی طریقہ عمل تو دور رہے اور عوام بھی اسطرح کا ناجائز نفع کما رہے ہیں جسکا کوئی علاج نہیں ہے

ابتک کوئی نہیں ملا جو برابر - برابر حساب دینے پر تیار ہو جاتا - علامہ عرشی صاحب سے میں واقف ہوں کوئی دید و شنید نہیں ہے خط کتابت بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے - عمل مروجہ کو دیکھتے ہوئے یہی حساب لگا کر یاد ان سے لکھے تھے اور لفظ پاکستانی لکھ دیا تھا کہ یہ اگر عوام کی طرح مجرائی اور وصولی کرینگے تو انھیں کے برابر حساب پورا ہو جائیگا - اس حساب سے ان کا تھوڑی کمی بیشی ہے اور اگر یہ کہ جائز نہ سمجھینگے تو [illegible] ان کے فاضل رہینگے - ابھی یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ صاحب موصوف آپکی مرسلہ رقم کی مجرائی کسطرح کرتے ہیں ممکن ہے کہ یہ اس نفع خوری کو جائز نہ سمجھیں اگر ایسا ہوا تو حساب برابر سرابر ہو جائیگا جو کچھ ظہور میں آئیگا میں حضرت والا کو اطلاع دونگا یا عرض موقعہ پر سرفراز نیاز حاصل ہوا تو عرض کر دونگا -

مسودہ سیف [illegible] مزید رقم بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے جو آپ بھیج چکے [illegible] دیکھنا ہے کہ مجرائی کسطرح ہوتی ہے بیشک نہ ہوا تو حساب بیباق ہو جائیگا - یہ خیال ضرور ہے کہ شاید [illegible] من المومنین خیرا

حاجی محمد الٰہی صاحب کے خط سے ظاہر ہوا کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے کتابوں کی خرید فروخت بند ہے گذشتہ سال دو کتابیں عرشی صاحب کو بھیج تو پاکستانی آٹھ روپیہ میں فروخت ہیں اور ہندوستانی روپیہ کا دس پر [illegible] کیا جسکا روپیہ حاصل ہوئے اور پروفیسر [illegible] نوازے جاتے [illegible] کو بھی یاد ہو گا کہ اس سلسلہ میں یہی دقت پیش آئی تھی -

Marfat.com

ارادہ ہے کہ تمہاری سی کتابیں لیتا آؤں جو نکل نہ سکی ہونگی نکل جائینگی

اب تشریف لائیں تو ہمارے الفاظ اور رسائل آپ خود لیتے آئیں کتابوں کی کیا کہہ کہدی ہے بانیٔ [illegible]

[illegible] الخ ۵ نمبر

خدا سے التجا ہے کہ انکی تربت پر ہزاروں زیارت کرائے اور ہر ہر گوشہ میں محبت اور عظمت کی [illegible]

رحمت فرمائے آمین

متعلقین اور جملہ احباب کو بندہ کی طرف سے سلام پہنچیں - آپکے یہاں کہاں تک کا دستور ہو تو رامپور کا تبرک

مشہور ہے وہ لیتا آؤں فقط والسلام

طالب دعا حشمت علی خاں - کتب خانہ [illegible] رامپور

11/8/59

حضرت قبلہ مخدوم و محترم مدظلہ العالی — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسر نفسی سے لبریز آپکے دو گرامی نامے ملے — بعدم شرف ملاقات کا بے حد قلق اور افسوس ہے۔ لیکن اسکی خوشی ہے کہ حضرت قبلہ شاہ سردار حسین صاحب مدظلہ کی قدمبوسی حاصل ہو گئی۔

مخدوم محترم — جواب اور رد جواب کا سلسلہ ان کا بہت وسیع ہے — خدا شاہد ہے کہ مجھے آپکی طرف سے کوئی بدگمانی ابتک پیدا ہوئی ہو — جو رشتہ اخوت یا عقیدت قائم ہو چکا ہے وہ ان عارضی باتوں سے انشاء اللہ ٹوٹ نہیں سکتا — ہم اور آپکے خطوط میں یہ ضرور رہا تھا کہ تو اسی پر بھیجے جائیں اور اگر نہ ہوں تو کسی کا بار آپ پر نہیں ڈالا جائیگا اور آپکو ناخوش نہیں کیا جائیگا — پھر معلوم کس جملہ سے آپکو تکلیف ہوئی اس تکلیف کی معافی کا خواستگار ہوں — آپکو یاد ہوگا کہ میں غلام علی صاحب کیطرف سے بدگمان نہیں تھا اگلے خط میں لفظ ظن المومنین خیرا لکھا تھا یہی گمان منیجر صاحب مکتبہ رامپور کے متعلق بھی تھا — یہ گمان حق بجانب نکلا حساب بیباق ہو گیا

اگر اور کسی شخص کے ذریعہ یہ کام ہوتا تو یقینی طور پر ۲۰۰ کا صرف خسارہ اٹھانا پڑتا — یہ لکھنے سے آپکی دل آزاری ہوئی مگر حقیقت واقعہ لکھنی پڑتی ہے — پاکستانی سو روپیہ ہندوستان میں رہکر کوئی خرچ کرے تو سو کا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پاکستانی سو روپیہ لیکر ہندوستان کو چلے تو لوٹ پر ۷۵ رہ جائینگے ارکان وغیرہ کو بھی اسکا تجربہ ہو چکا ہے آپ تحقیق فرما سکتے ہیں — منیجر صاحب مکتبہ رامپور کی احتیاط کام کر گئی کہ جو کچھ تھا وہ ابھی ہو گئے — سو روپیہ اگر نہیں کے ہاتھ میں پہنچ جاتے تو یہ پوری رقم ہرگز نہیں ہوتی۔

سروتہ اور چاقو حضرت قبلہ کی خدمت میں ارسال خدمت کیا گیا ہے وہ پہنچا ہوگا دو چیزیں گھر کو واپسی الٹی پڑیں ہوتا ہے وہی جو خدا چاہتا ہے — جملہ متعلقین اور حاضرین کو بندہ کا سلام عرض ہے

دعا کا طالب ناچیز

حشمت علی — تھانہ پانہٹ — رامپور یوپی

10/9/59

حضرت قبلہ و مرشدم [illegible] العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] ملفوظات وصول ہو گئے۔ بڑی خوشی ہے کہ

آپ [illegible] میں مصروف ہیں۔ خدا جزائے خیر عطا فرمائے

[illegible] کسی نے بالکل توجہ نہیں کی تھی۔ ایک بزرگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو تو معاف فرمائیے۔ حضرت سے ملتمس ہوں کہ اب کچھ اور تکلیف زحمت

ملتوی فرمائیں دور ہو گئی ہے۔ رضا لائبریری حیدر خاں کے سلسلہ

تقسیم میں آپ کی رائے بہت مفید ہوگی ہے۔ انہیں آپ کی کوشش

ہو جائے تو ممکن ہے کہ حق تلفی کی تلافی ہو سکے بہتر کر دے آپ کی

رائے کا مضمون بھیج دیں۔ جملہ متعلقین اور دوست احباب اور اہل تعلق

کو میری سلام کہیں۔ دعائے سلامتی آپ کی نیاز مند نقش

والسلام خادم حشمت علی خاں تحصیلدار رامپور

18/2/60

۱۰۶

حضرت محترم و مکرم دام ظلکم — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ نے مشرف اندوز ہوا۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ آپ سب متعلقین بعافیت ہونگے۔ جواب تاخیر سے شرمندگی و ندامت دامنگیر ہے، معافی کا خواستگار ہوں۔ تزکیہ و تصفیہ بھی مجاہدے کی ایک قسم ہے۔ پہلے بزرگان دین تو اسکے لئے ریاضت شاقہ برداشت کیا کرتے تھے مگر الحمدللہ اس سلسلہ میں وہ محنت شاقہ نہیں ہے۔ سات سال ہجر و فراق کے آپکے لئے بھی مجاہدہ کی ایک شکل تھی جس پر تزکیہ کا دارومدار تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ اس آزمائش میں کامیاب رہے اور فتوحات کے دروازے کھل گئے۔ یہ ایک وجدانی کیفیت ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دربار میں جو وارداتِ قلب پر گذرے ہونگے وہ آپ ہی جان سکتے ہیں دوسرے کیا داد دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ افسوس اسکا ہے کہ کچھ صحبت کا موقع ہی نہ ملا۔ شاہد میاں سلمہ کا بیان ہے کہ آپکے پہلو میں بیٹھکر دربار اقدس میں آپکی بیعت ہونے کے مطابق دل کیطرف خیال کیا تو معلوم ہے اللہ اللہ نکل رہا تھا۔ شاہد سلمہ بہ لحاظ عمر کیا جانے کہ دل کا ذاکر ہونا کیا ہے یہ سب آپکی نظر کرم کا اثر تو تھا۔ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں شاہد میں شعور یا عمر طبعی کو پہنچکر خود بخود برکات سے مستفیض ہوگا اور دربار اقدس کی یہ حاضری ضرور بالضرور انشاءاللہ اثر انداز ہوگی۔

کتابیں روانہ کرتا ہوں حساب یہ ہے

قیمت کتب بر وِرد	محصول ڈاک ور	کل برآمد	وصول کردہ شریف	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ دام جب میں لکھوں تو کراچی کو منی آرڈر کر دیجیگا۔

تزک جہانگیری کی بات چیت ہو گئی وہ کسی طرح [illegible] روپیہ سے کم پر دینا نہیں چاہتا ہے۔ عزیزی [illegible] کہتا ہے کہ سب سے بہتر نسخہ تو سرہند کا مطبوعہ ہے وہ مل جائے تو سو روپیہ میں بھی سستا ہے۔ مطبوعہ نولکشور کا دوسرا نمبر ہے اچھا نسخہ یہی پایا ہے اسی قیمت کو خرید لیا جائے تو بہتر ہے۔ مکتوبات [illegible] کا ایک نسخہ موجود ہے جسکی قیمت [illegible] روپیہ ہے اب فرمائیے کہ آپکی کیا رائے ہے۔

آپکو رقم کی ادائیگی کی [illegible] ہوتی جا رہی ہے [illegible] وہ رقم وصول کر کے قادیان بھجوا دینگے اور وہاں سے منی آرڈر [illegible] آجائے گا۔

مجمع البحرین کی اجازت لیکر ہم اوان بھی اغراض کو یہ خیال ہے کہ شاید یہ ہیں، مگر مرتب ان کے لیے ... نہیں ہو سکا۔

یوں تو چلا آیا تھا معلوم یہ ہوا کہ ... مکتوبات شریف کی بابت کوئی بات ہوئی یا نہیں۔ اگر نہ ہوئی ہو تو غلط ثابت ہو سکتی ہے۔

میرا ارادہ ہوا کہ "مجدد الف ثانی" کے ساتھ نسخہ ان کو بھی دوں۔ ان کا معمول بھی چھپ رہا ہے۔ وہاں جو مرو ... ہوں

وہ ان کو لکھ کر کہ پاکستانی دیدیا جائے۔ ان کی قیمت بھی فروختگی کے بعد کراچی بھیج دی جائیگی۔ اجازت ہو تو بھیجدی جائیں۔

مولوی نسیم احمد صاحب امروہوی ملنے آئے تھے۔ "مجدد الف ثانی" کی اشاعت کی بابت تبادلہ خیال ہوا اور آپنے اسکے ہر حصہ پر ... تعریف میں

اظہار خیال فرمایا تھا ان کا بھی ذکر ہوا اور اتفاق رائے کیا۔ میرا خیال ہے کہ اسکے دو حصہ کر دیئے جائیں۔

اول حصہ سوانح حیات   دوسرا حصہ اقتباس مکتوبات شریف اور ملفوظات۔

پہلے حصہ میں جہاں جہاں کمی بیشی کی ضرورت ہو وہ ہو جائے۔ مولوی نسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ کمی بیشی کے مقامات کی آپ تعیین فرما دیں اور ضروری

اشارات کر دیں تو بہتر ہوگا۔ حضور حضرت امام قدس سرہ سے توجہ ہو کر اس کام کی رضا حاصل کر لی جائے تو قبولیت کی علامت ہوگی یہ دولت

آپ کو حاصل ہے اور حضرت امام قدس سرہ کا آپ پر خاص کرم ہے گاہے گاہے میرے لیے بھی امور دینی پہ نگاہ عالی عرض کیجئے اور دعا

فرمائیے کہ حق تعالیٰ دین اور دنیا میں ذلت و رسوائی سے بچائے۔

مرا عزیز اور شاہد میاں سلمہ آپ کا بہت ذکر خیر کر کے یاد کرتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام

محتاج دعا

حشمت علی خاں تھانہ باکسر رامپور

6/9/63

۲۸۶

حضرت مخدوم و محترم المقام دام ظلکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ شروع ہفتہ نومبر با جمال ملیں ورود ہوا - خبر انتقال پر ملال آپکے بھائی عبدالرحمٰن خاں صاحب کی پڑھکر بڑا افسوس ہوا - انا للہ و انا الیہ راجعون - پڑھکر دعا خیر کی گئی حق تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انکو و دیگر جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - اچھے اچھے بزرگان عظام دنیا سے اٹھتے چلے جا رہے ہیں کیا کیا جائے مشیت ایزدی میں کسی کو چارہ کار نہیں - بڑے جا رہے ہیں اور چھوٹے انکی جگہ لے رہے ہیں دنیا کا یہی دستور ہے - ایکدن ہم آپ بھی اسی جماعت وارفتگان سے ملجائینگے دعا فرمائیے کہ خاتمہ ایمان پر ہو -

مرحوم کا کیا شغل تھا - کتنے متعلقین چھوڑے اور وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہیں یا نہیں

(۱) "اثبات النبوۃ" کا ترجمہ ہو گیا بڑی خوشی کی بات ہے - یہ رائے آپکی مناسب ہے کہ جب تک دوسرا مقالہ نہیں ملا ہے یہ ترجمہ مع متن کسی رسالہ میں شائع ہو جائے تو اچھا ہے - معارف اعظم گڈھ - برہان دہلی - الفرقان لکھنؤ جو رسالہ مناسب ہو اسمیں شائع کرا دیجئے -

(۲) دوسرے مقالہ کے چھپوانے کے لئے مولوی کلیم احمد صاحب امروہوی نے اسے اردو ترجمہ جنا نقل کر دینے کا وعدہ کیا تھا - دو خط روانہ کر چکا ہوں - مگر جواب نہیں آیا شاید بیمار ہوں - آپنے برلن کو خط لکھا یا نہیں نہ لکھا ہو تو اب لکھیے

(۳) آپکا خط حکیم صاحب کو دکھایا گیا - انہوں نے اپنی بیاض خاص سے یہ مختصر نسخہ تجویز کر دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ کسی اچھے دواخانہ سے یہ دوائیں لیکر کیوڑہ لبھا اور باریک چھلنی میں چھنوا کر شکر میں ملا کر رکھ لیجئے ۱۹ ماشہ صبح - ۱۹ ماشہ شام ۹ ماشہ بوقت خواب کھا لیا کیجئے -

دس روز استعمال کی جائے اور جو نفع نقصان محسوس ہو بارادہ اللہ ان رامپور کے پتہ پر حکیم صاحب کو کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیجائے - یا مجھے مطلع فرمائیے خدا کرے یہ نسخہ مفید ثابت ہو -

دوائیں اصلی اور اچھی ملجائیں تو بہتر ہیں جہاں عمدہ دوا ملے اُن دوا خانہ سے نسخہ منگوایا جائے

(۴) اکتوبر یا نومبر میں کراچی میں رسالہ نگار نیاز فتحپوری کا خدا نمبر شائع ہوا ہے اسکی

ایک کاپی خرید کر مجھے ضرور روانہ فرما دیجئے کرم نوازی ہوگی

برادر عزیز اور شاہد میاں کو سلام شوق قبول ہو فقط والسلام

خیریت اور دعا کا طالب حشمت علی خاں نیاز بالکہر رامپور

22/11/63

۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء

حضرت مخدوم محترم مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہو گا۔ آپ کا گرامی نامہ مقبول صاحب کی معرفت مجھے مل گیا تھا۔ حضرت سید صاحب علیہ الرحمتہ کا بہت افسوس ہے مگر مشیت ایزدی میں کسی کو چارہ نہیں ہے آپ صاحبان پر بڑا بوجھ آ گیا خدا سے دعا ہے کہ اللہ تعالی سلسلہ میں ترقی عطا فرمائے۔

اس وقت میں بہت کمزوری میں چل رہا تھا۔ خط بھی شاید صاف طور پر نہ لکھا ہو اب قدر افاقہ ہے مگر پابہ رکاب ہوں دست گیری کی ضرورت ہے

سنہ ۵۰ سے مولوی احسان اللہ صاحب گورکھ پوری کے پوتہ ارشد صاحب کا ایک خط میرے پاس محفوظ ہے اس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کا ذکر ہے فوٹو کاپی ارسال خدمت کرتا ہوں کوئی موقع ہو تو کسی کتاب میں شائع فرمانے کی کوشش فرمائیں ممکن کہ کسی منکر حضرات بزرگانہ کی اصلاح ہو جائے۔ اس کا اجر آپکو اور مجھے ملتا رہے گا مجھے یہ بھی امید ہے کہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے صدقہ میں شاید مجدد خاتمہ بخیر ہو جائے۔

ـــ ارشد اللہ صاحب نے خط کے ذریعے مجھ سے ہمارا الف ثانیؒ

کے حقوق کی اجازت مانگی تھی۔ میں نے ان کو لکھا کہ میں آپ کے دادا صاحب کا بہت بہت احسان مند ہوں کہ دید شنید نہ ہوتے ہوئے انھوں نے میری استدعا قبول فرمائی آپ اس کتاب کو بہت شوق سے چھپوائیں۔ میری طرف سے اجازت ہے میرے خط کا جواب یہ فوٹو کاپی ہے۔

یہ بھی اظہار ضروری ہے کہ میں نے علامہ احسان اللہ صاحب کو خط تو لکھ دیا اس وقت مجھے یہ علم نہ تھا کہ اس میں سب سے بڑا کام تصحیح ہے جس سے میں واقف نہ تھا اگر علامہ صاحب میری مدد نہ کریں تو میں کتاب شائع نہ کر سکتا تھا۔ علامہ صاحب کی کتاب ۴۴ء میں شائع ہوئی۔ اسی زمانہ میں صاحب موصوف رامپور مجھے ملنے تشریف لے آئے۔

ایک شب اور ایک روز غریب خانہ پر قیام رہا۔ سب سے پہلے مجھ سے پوچھا کہ کتنی کاپیاں لکھی گئیں میں نے خود سامعین ٥ خبر بتائیں وہ انھوں نے دیکھ کر کہا کیا آپ تصحیح کریں گے مجھے بنڈل بنا کر کہا جو جو لکھتے جائیں وہ ڈاک سے گورکھ پور بھیج دیا کریں میں تصحیح کے بعد آپ کو بھیج دیا کروں گا۔ وہ کاتب سے درست کرا لیا کیجیے۔

کئی جز کی تصحیح خود موصوف نے فرمائیں تب جا کر کتاب شائع ہوئی۔

علامہ کو حضرت امام ربانیؒ سے کافی عقیدت ہو گئی تھی اسی مضمون کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خاتمہ بخیر کیا۔

انوری محترمہ معصومہ کراچی نہیں پہنچی اس وجہ سے میرے پاس رامپور نہیں آئی۔

جماعت اسلامی رامپور کا ایک رسالہ زندگی ہے۔ سید ابوالحسن ندوی صاحب کی کتاب دعوت عزیمت طریقیت حصہ چہارم پر تبصرہ ہے۔ یہ تمام تر تبصرہ حضرت امام ربانیؒ پر تنقید ہے۔ اس تنقید سے دل کو بہت تکلیف ہے۔آپ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی محمد سعید احمد صاحب خطیب و امام مسجد داتا گنج بخش صاحب لاہور نے مکتوبات کے دیباچہ میں حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کے رسالہ پر اور دیگر ناقدین حضرت امام پر کچھ لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ آپ ان ہر دو رسائل ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے خط کے ذریعہ ان کو جواب لکھنے پر مجبور کریں گے تو یہ بڑا کام ہو گا میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ برگی زندگی میں عروج احمد ادھر رسالہ زندگی کا جواب شائع ہو جائے کہ میں جواب پڑھ کر خوش ہو جاؤں۔

حضرت امام صاحب کے حالات میں صرف مختصر طور پر اتنا ملتا ہے کہ شاہ عبدالحق صاحب دہلوی کو ابتداء میں کچھ اختلاف ہوا تھا جو بہت جلد رفع ہو گیا مگر قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا اختلاف آخر تک رہا۔دیکھنا یہ ہے کہ حضرت امام ربانیؒ جب قلعہ گوالیار گئے ہیں تو شاہ صاحب نے کوئی خط نہیں لکھا اور جب ایک سال بعد رہائی ہوئی تو اس وقت خوشی کا بھی کوئی خط نہیں لکھا اگر خط لکھتے تو حضرت امام ربانیؒ کے مکتوبات میں جواب ضرور ہوتا۔ پھر حضرت امام ربانی کے وصال کے موقعہ پر تعزیت کا خط بھی نہیں ہے۔اگر شاہ صاحب خط لکھتے تو حضرت خواجہ محمود صاحب و خواجہ محمد سعید صاحب جواب ضرور دیتے۔

Marfat.com

مکتوبات امام ربانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ میں جو مکتوب ہے اس میں کسی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ کے اجمیر کے دو مکتوب پر ایک عزیز نے بہت اعتراض کیے ہیں اور اس پر بہت شور غوغا مچا ہے جس کا تذکرہ غالباً ۱۳۱ میں ہے مگر اس مکتوب کے مکتوب علیہ کا نام درج نہیں ہے۔ میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ عزیز شاید شاہ عبدالحق صاحب دہلوی ہوں۔

آپ اس زمانہ کی کتابوں سے واقف ہوں گے اور امام الہند صاحب سے بھی واقف ہوں گے وہ تحقیق کرکے ایڈیٹر زندگی کا جواب دے سکیں گے۔

میں نے آپ کا بہت وقت ضایع کیا اب معافی چاہتا ہوں زندہ رہا تو شاید آئندہ خط و کتابت و خیریت خوب معلوم ہوتی رہے۔

سابقہ خط میں کراچی کا پتہ امجد علی خان صاحب کا موجود ہے

۳ سال قبل خط میں کہا تھا کہ حیدر آباد حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کروں گا اور کسی عزیز کے یہاں نہیں جاؤں گا شاہد سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔مولوی نسیم احمد صاحب کو خط میں آپ کا سلام لکھ دیا گیا ہے۔ یہ آنکھوں سے معذور ہو گئے ہیں۔

فقط والسلام

خادم حشمت علی خان رامپور

Marfat.com

مولانا خان محمد

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التسلیمات و التحیات فقیر خان محمد کی طرف سے مصطفیٰ خان صاحب کو مکتوب گرامی ہوگا - رئیس خانقاہ پاک بانی حضرت اقدس قیوم زمان مولانا ابوالسعد احمد صاحب قدس سرہ ہیں حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اعظم تھے بحمد اللہ یہاں ہر کا تعلق بھی موسیٰ زئی شریف سے ہے - اسی لیے خانقاہ پاک کا نام سراجیہ مجددیہ ہے - اور اسٹیشن کا نام بھی خانقاہ سراجیہ ہے - (یہ اسٹیشن تعمیر ہو گیا ہے - مگر نہیں بھی ڈاک بار [illegible] ٹھیرنے لگ گئی ہے -) اس اسٹیشن کندیاں سے ہے - یہاں کو میل ہے اور جدید اسٹیشن [illegible] فرلانگ - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے کتبخانہ ہذا میں رسائل ذیل قلمی موجود ہیں

(۱) مبداء و معاد - یہ رسالہ حکیم عبدالمجید مرحوم نے طبع کرا دیا

(۲) معارف لدنیہ

دیگر رسائل مکتوبات حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی - کنز الہدایات ارشاد الطالبین -

بقیہ [illegible] رسائل [illegible]
محلہ چاہ فتح خان
مسعود جمیل الدین احمد
[illegible]
سے مل سکتے ہیں
یہ سب رسالے [illegible]

۲

رسالہ اثبات نبوۃ (عربی) ۲۳ اوراق — مکاشفات غیبیہ (فارسی) ۳۱ ورق

شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ۱۵ ورق — تحقیق کلمہ طیبہ ۱۵ صفحہ

مندرجہ بالا رسائل قلمی موجود ہیں — مگر اس وقت انکی نقل کا کوئی انتظام یہاں نہیں ہے —

اللہ تعالیٰ آپکو مبارک فرمائے اور آپکی ہمت میں اضافہ کہ ان نادر کتب کی طباعت میں سرگرم ہیں — جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

آپ نے یہ نہیں تحریر فرمایا کہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی کون کون سی کتب آپ نے طبع فرما دیں یا زیر طبع ہیں — مہربانی سے اب لکھئے ... دعوات صالحہ میں یاد رکھئے

والسلام

از خانقاہ شریف سعدیہ سراجیہ مجددیہ

کندیاں ضلع میانوالی

۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

Khalil Ahmad
B.A. (ALIG) LL. B.
Advocate (High Court)

خلیل احمد

Phone : Off. : 218112
Rec. : 665950

Office :
6/28, Al-Yousuf Chambers,
New Challi, Shahrah-e-Liaquat,
KARACHI.

Residence :
A-887, Sector 11/B,
North Karachi-36.

Date 9-11-96

گرامی قدر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب دام مجدکم

السلام علیکم میں ایک ماہ سے بغرض علاج شہر کراچی گیا ہوا تھا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ دل پر صدمہ ہوا اور دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عنایت فرمائیں اور دین کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع عنایت فرمائیں۔ آمین

آپکے مریدین میں سے ایک صاحب خالد محمود صاحب ہاشمی صاحب کے بھائی سے میرا نام سن کر میرے پاس تشریف لائے اور تمنا ظاہر کی میں آپکے متعلق علی گڑھ کالج کے حالات بیان کروں۔ آپکے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ ان سے دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ انکو آپکے ساتھ گہرا لگاؤ ہے۔ آپکے چند خطوط جو میں نے محفوظ کر رکھے تھے انکو دے دئے ہیں کیونکہ وہ آپکے خطوط شائع کرنے کا شوق ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بھی دین کی ادبی خدمت ہے اللہ تعالیٰ انکو اسکا اجر عطا فرمائے۔

آپکی صحت کے لئے مخصوص اوقات میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائیں۔ آمین

احقر
خلیل احمد عفی عنہ

خلیل احمد صاحب سے علی گڑھ کی قدیم مخلصانہ دوستی ہے

Marfat.com

ذاکر علی خاں

۶ر۱۱ر۷۲

بعالی خدمت جناب چچا حضور صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام مسنون۔ گذارش خدمت ہے کہ عرصہ سے یہ ترتیب
تھی کہ میں خدمت با برکت میں حاضر ہو کر
خدمت گزاری کا شرف حاصل کروں۔ آپ سے
[illegible] آپ کی یاد ہر لمحہ رہتی ہے
قسمت نے [illegible] ایک زمانہ ہو گیا
لکھنؤ گیا ہوا ہوں [illegible] میرا ہو گا
والدہ محترمہ آپ سے ملنے کے لئے بہت مشتاق ہیں
آپ دعا فرمائیں کہ عافیت سے آپ سے ملاقات
ہو جائے۔ میں اور میرے سب بچے اور تمام اعزہ
آپ کی دعا کے محتاج ہیں۔ فقط

آپکا نالائق بھتیجہ
ذاکر علی خان

میرے ماموں زاد بھائی سردار علی خان مرحوم (سرونج) کے صاحبزادے ہیں۔

مولانا سید مطیع اللہ راشد برہان پوری

آپ برہان پور (سی ۔ پی) کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد کراچی آگئے اور یہیں ۱۹۶۲ء میں انتقال ہوا۔ فارسی کے بہت بلند پایہ استاد تھے۔ مخطوطات مسکوکات اور کتبات وغیرہ کے مطالعے کا بہت ذوق تھا۔ ان کی قلمی کتابوں کا ایک ذخیرہ سندھ یونیورسٹی کے کتب خانے میں محفوظ ہے اور اس ذخیرے کے لیے خود ان کی مرتب کردہ وضاحتی فہرست بھی ہے۔ تاریخ برہان پور جو بہت ضخیم ہے ان کے بھتیجے کے پاس کراچی میں موجود ہے۔ افسوس ہے کہ ابھی تک شائع نہ ہوسکی۔

برہان پور کے ، سندھی اولیاء ، دیوان عطا ٹھٹوی وغیرہ ان کی تصانیف شائع ہوچکی ہیں۔

مولانا راشد بہت بڑے عالم اور محقق تھے۔

۱۱۱

کراچی

۲۱ اگست ۷۵ء

مجمع فضائل و فواضل جناب مولانا صاحب زاد شرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صحیفہ گرامی مصحوب جناب ناصر مثانی صاحب ہمدست ہوا۔ حتی الامکان ارشاد گرامی کی تعمیل کی۔ نقل و اخذ کی طاقت نظر نہ آئی تو موصوف کو کتاب خزینۃ الاصفیا جلد دوم سپرد کردی۔ انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ جلد واپس کرینگے۔ نیز خاندان حضرت قطب عالم کے سلسلہ کا ذکر آیا تو میں نے مجبوری ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت بدر عالم اور انکے فرزند کی تصانیف (مکاتیب وغیرہ) سندھ یونیورسٹی میں ہیں وہاں سے (آپکے ذریعہ) حاصل ہونیکی توقع ہے۔

میں اپنے فروخت شدہ مخطوطات میں بعض کیلئے جناب آئی۔ آئی۔ علامہ قاضی صاحب کو لکھنا چاہتا تھا پیر راشدی صاحب نے بتایا کہ اول تو وہ یورپ گئے ہوئے ہیں دوسرے جناب ڈاکٹر صاحب کو (آپکو) لکھدینگے تو وہ حاصل کرکے بھیج سکتے ہیں جو کتاب چاہو بے تکلف منگالو۔ چنانچہ ایک کتاب کیلئے نشاندہی کرتا ہوں نام یاد نہیں پھر بھی آسانی سے نکالی جاسکتی ہے۔ عام سائز کی کتاب ہے کاتب و مصنف فتح محمد خواجگی شیخ پورہ۔ ورود

وظائف وغیرہ موضوع فہرست سامنے ہو تو آپ جلد ہی پاسکتے ہیں (کم و بیش ستر صفحات)
اس کتاب کو خود حاصل کر کے رجسٹرڈ پوسٹ سے روانہ فرما دیں بعد اخذ و نقل
جلد ہی بحفاظت واپس کر دونگا - دیگر حالات بدستور ہیں امید کہ آپ بعض و متعلقین مع الخیر
ہونگے - اس نیاز نامہ کا جواب جلد عنایت فرمائیں تو کرم ہوگا

طالب دعا راشد برہانپوری

Marfat.com

مکرم و محترم حضرت مولانا صاحب زاد شرفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

عرصہ ہوا میں نے فرید صاحب کو منسلکہ رسالہ کا انتخاب بھیجا تھا۔ یہ حضرت شاہ کریم اللہ رازی قدس سرہ برہانپوری کا معرکۃ الآرا مختصر رسالہ ہے جو "شہودیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ فرید صاحب نے اس کے بعد سے اس کے بقیہ کی طلب میں کئی خطوط لکھے لیکن اصل نسخہ میری قلمی کتابوں کے ساتھ حیدرآباد یونیورسٹی میں پہنچ چکا ہے ورنہ میں ان کی فرمائش پوری کرچکا ہوتا۔ اگر آپ زحمت فرمائیں تو اب بھی دشوار نہیں۔ یہ نسخہ مجموعہ نادر نامی خورد سائز کے مخطوطہ میں شریک ہے پورا مجموعہ نہایت پاکیزہ دیدہ زیب شکستہ خط میں تحریر ہے۔ اس میں پانچ یا چھ بلند پایہ رسائل تصوف ہیں۔ مطلوبہ رسالہ بہت مختصر اور غالباً پہلا ہی ہے۔ جب بھی وقت نکال سکیں چند منٹ میں مقابلہ ہوجائے گا۔ اور شاید بہت کم ہی باقی رہا ہوگا البتہ مرسلہ کے اشعار میں خط زدہ پر سہو کتابت کا گمان ہے۔ ان کو بھی صاف کرلیجیے گا۔ میری صحت کا وہی عالم ہے۔ مدد کا سلسلہ بھی بند نہیں۔ بہرحال الحمد للہ علیٰ کل حال امید کہ آپ مع متعلقین مع الخیر و عافیت ہوں گے۔

والسلام معہ الاکرام

نیاز کیش

راشد برہانپوری از کراچی

۲۸ اپریل ۱۹۵۸ء

۷۸۶

کراچی
۱۲ راگست ۵۸ء

مکرم محترم جناب مولانا صاحب زاد شرفکم

علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرمنامہ کاشف حالات ہوا۔ ترجمہ پر حوصلہ افزائی کا شکریہ
میری عام صحت کا وہی عالم ہے۔ بلکہ آئے دن ابتری اور انحطاط میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے نقل و حرکت
دشوار اور باعث اذیت ہوتی ہے۔ البتہ دماغی قوتیں ساتھ دیئے جا رہی ہیں تحریر میں بھی بہر حال
نقص آ گیا ہے تاہم کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی کر لیتا ہوں اگرچہ جلد تھک جاتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ
جواب خط میں تاخیر گوارا کی مگر دوسرے سے نہ لکھوایا۔

آپ کے مکاتیب محفوظ ہیں اور پیش نظر بھی۔ جب یکسوئی پاتا ہوں تو پڑھ کر دل بہلاتا ہوں
اگر میں یہ کام حسب دلخواہ انجام نہ دے سکا تو اس حالت میں آپکو ذہن میں ملجائینگے کہ کوئی بھی میرے
طریقہ کار کے مطابق آسانی سے مجلد کر سکے۔ کیونکہ کام ذرا دشوار اور دقت نظر سے کرنے کے قابل ہے
یہ تو مشغلہ دستکاری مسئلہ ہوا۔ ذرا دماغ کی اپج سنیئے۔ راہیں تو بہت سی نکالتا ہے
مگر میں شاعری کی لغویت میں یہ لمحات تلف نہیں کرنا چاہتا کبھی کبھی معما گوئی پر توجہ ہوتی ہے چنانچہ انہی
دنوں آپ کے نام کا معما کہا ہے ملاحظہ ہو

یا فتم کعبہ مقصد ز حروف اعراف۔ میکند راست و چپ این دل وارفتہ طواف

حل = حروف اعراف سے مراد سورہ اعراف کے حروف مقطعات ا - ل - م - ص ہیں چنانچہ
مذکورہ حروف حاصل کئے۔ الف کے ترجمہ ہزار کے مطابق اسکا معدود غ حاصل کیا ل کو ملفوظی
لام کی شکل میں حاصل کیا م اور ص کو جوں کے توں لے لیا۔ یہ مجموعہ غلام مص مرتب ہوا ابھی
اسم مطلوب کے لئے ط اور فی کی ضرورت ہے دوسرے مصرعہ میں لفظ طواف موجود ہے یا تو
یہ دونوں حروف چپ و راست کے اشارہ سے حاصل کریں یا وارفتہ یعنی طواف میں سے وا حذف
کر کے حاصل کریں۔ اب ط علیحدہ اور ف ملفوظی فارسی جو فے ہی کہا جاتا ہے لیجیے
اسم مطلوب۔ غلام مصطفیٰ۔ جلوہ فرما ہے۔

Marfat.com

میرا خیال ہے ستر سے کچھ زیادہ ہی معمے جمع ہو گئے ہیں میں نے حبیب اللہ کو تاکید کردی ہے کہ میرے بعد وہ آپکے سپرد کر دے - اس سے مقصود شہرت و نمود نہیں ظاہر ہے کہ جب میں نے زندگی میں شہرت و نمود کی ہوس نہیں کی تو مرنے کے بعد بھی اس چیز کا خواہاں نہیں ہو سکتا - ہاں اس نظریہ سے کہ یہ ادب عالیہ کی ایک صنف بدیع اور فنون لطیفہ کی اہم ترین شق ہے اور فن ہر زمانہ میں زندہ رہتا ہے - آپکو بھی اس نظریہ سے اتفاق ہو تو اسکو ایک مقررہ کی شکل میں ترتیب دیکر حبیب اللہ کو عنایت کردیں وہ چھپوا لیگا یا میری یادگار کے طور پر محفوظ رکھیگا - ٹکسال باہر اور جھلک والے بے تکلف خارج کردیں اور اگر وقت ملے اور اصلاح سے رواں و صاف کردیں تو مجھے عار نہ ہوگا - نیز آپ اپنے کسی مضمون میں منسلک اور متعارف کردیں تو اسکے بھی آپ مجاز ہونگے -

گلبن تواریخ نیز اور ایک اسی مسلک کی کتاب جناب پیر صاحب مجھے فراہم کر چکے ہیں اب آپ نہ بھیجئے بلکہ اپنے پاس ہی رکھیے بڑی کار آمد کتاب ہے بعض وقت اخذ تاریخ میں بڑی سہولت بہم پہنچاتی ہے - حبیب اللہ و جملہ متعلقین خیر و عافیت سے ہیں حبیب اللہ تسلیم گذار ہے - امید کہ آپ مع متعلقین مع الخیر ہونگے - والسلام مع الاکرام -

نیاز مند راشد برہانپوری

Marfat.com

پروفیسر رشید احمد صدیقی

۶۲ء

مکرمی مولوی غلام مصطفیٰ خاں صاحب — السلام علیکم — بہت
دنوں سے آپ کا خط نہیں آیا۔ غالباً میرا ایک کارڈ آپ کو ملا ہوگا جس کا جواب
طلب ہے۔ اگر اتفاق سے میں علی گڑھ آ رہا ہوں تو ناگپور دو بار
میں کیا تو آپ کا جواب بھی آ جائے گا۔ جو سوال آپ سے
دریافت کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میں پوچھ چکا ہوں آپ یہ
کہہ دیجیے کہ سَیِّئَۃ عربی لفظ
وقت ہے ... سَیِّئَۃ کا تلفظ
ہے قرآن پاک مَنْ عَمِلَ سَیِّئَۃً اور سَیِّئَات
جانی پہچانی ہے بروزن جَیِّدَۃ جو معنی دارد۔ اگر
... فتویٰ مستقر

مخلص

رشید احمد صدیقی

ناگپور کی جامعہ کے متعلق برادران وطن کے ایک صاحب کو ایک کالج کا لیکچرر بنا دیا تھا۔ وہ صرف میٹرک پاس تھے
وہ بیچارے سیّئہ کو سَیِّئہ پڑھنا کافی سمجھتے تھے۔ اسی لیے میں نے پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب اور مولانا احسن سے
اس لفظ کے متعلق رائے حاصل کی تھی۔

ناگپور ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق

۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء

سیدی المکرم ادام اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

طویل وقفے کے بعد عریضہ ارسال کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جیسا کہ عرض کیا تھا بڑے بیٹے سید عطاء الرحمٰن جنید کے مزاج نے زندگی میں خلفشار پیدا کر رکھا ہے۔ پہلے تو بے دینی کی طرف مائل تھا اب مال و دولت کی طمع ہے اور اس خیال نے کہ اس ملک میں اس کے لیے ملازمت کے دروازے بند ہیں اسے نصف پاگل بنا رکھا ہے اور اس کا نزلہ والدین پر اترتا ہے۔ اس کی عمر ۲۶ سال ہو چکی ہے اور امسال انشاء اللہ ایم۔ اے سال دوم (عربی) کا امتحان پاس کر لے گا۔ شاید نوکری مل جائے تو دماغ درست ہو جائے گا۔ اس بچے کی وجہ سے گھر کا ماحول پُرسکون نہیں ہے اس کی والدہ اور بہنیں اور ایک بھائی بھوپال میں ہیں۔ میں تین بیٹوں کے ساتھ یہ پریشانی تنہا جھیل رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اس لڑکے کو لے کر میں آنمحترم کی خدمت میں جلد پہنچ جاؤں۔ اس کا **Pass Port** اس لیے بنالیا ہے۔

دیگر یہ کہ بڑے بھائی صاحب کی بیٹی صادقہ فردوس کا نکاح مرحوم انصاری صاحب کے بیٹے اقبال انصاری سے چند سال قبل ہوا تھا۔ تین بچے بھی ہیں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ پہلے مسقط میں ملازم رہے بعد میں بیکار ہو گئے۔ بیوی اور بچوں کو چھوڑ رکھا ہے۔ اب سنا ہے کہ جنون میں

پروفیسر صاحب میرے بڑے مخلص کرم فرما ہیں۔ ناگپور یونیورسٹی میں صدر شعبۂ عربی، پھر صدر شعبۂ فارسی اردو بھی ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

بمتلا ہیں۔ پہلے تبلیغی جماعت کے اکابرین میں سے تھے۔ اب نہ نماز ہے نہ روزہ۔ داڑھی بھی صاف کر رکھی ہے۔ عید کی نماز تک نہیں پڑھی۔ لوگ کہتے ہیں جن بھوت کا اثر ہے یا جادو ہے۔ بہرحال جناب کی توجہ کی محتاجی ہے۔

میری صحت کا وہی عالم ہے۔ آنمحترم کی تجویز کردہ دوا یعنی سیاہ مٹر کے استعمال سے کافی فائدہ ہوا لیکن پیچش کی شکایت پیدا ہو گئی تھی اس لیے اسکے استعمال کو موقوف کرنا پڑا ان شاء اللہ پھر شروع کر دوں گا۔

خدمت گرامی میں حاضری کی تمنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر رہا ہوں لیکن خاندانی حالات نے پریشان کر رکھا ہے۔ بات گھر کی ہے اس لیے اکثر لوگ میری باطنی پریشانی سے ناواقف ہیں اور ابھی معاملہ میری ذات تک ہے۔

یہ کیونکر عرض کروں کہ آنمحترم دعا فرمائیں اس لیے کہ یقین ہے ضرور دعا فرماتے ہوں گے۔ میرا سلام محترم بھائی صاحب اور سب صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو فرمائیں جملہ پرسان حال حضرات کی خدمت میں نام بنام سلام عرض ہے۔

نیازمند

ڈاکٹر سید رفیع الدین

Marfat.com

باسمہ حامداً ومصلیاً

۲۳ دسمبر ۸۹ء

مخدوم مکرم ادام اللہ برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر چند کہ عزیزی بشریٰ سلمہا کی شادی میں شرکت کی تمنا تھی لیکن حالات نے اس طرح پابند کر رکھا کہ سفر کی مہلت نہ دی۔ بفضلہ تعالیٰ اب حالات اصلاح پذیر ہو رہے ہیں اور بد سے بدتر کا بچاؤ تھا۔ بہتر ہیں تاہم آنجناب کی دعاؤں کی محتاجی ہے۔

حفیظ الرحمٰن صاحب دلی کے سیاسی آدمی ہیں اور جمعیۃ العلماء کے اہم رکن ہیں۔ کانگریس حکومت میں بھی موصوف کا اثر رہا ہے۔ جیسا کہ سیاسی حضرات کا مزاج ہوتا ہے موصوف میں ذمہ داری کا احساس کم رکھتے ہیں۔ ان سے میرا تعلق پرانا ہے۔ بہرحال آدمی برے نہیں ہیں۔ معلوم نہیں اس دفعہ وہ اپنے منصوبے کو عملی جامہ کیوں نہ پہنا سکے۔

یہ معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی کہ آنمخدوم نے ہندوستان تشریف لانے کا ارادہ فرمایا ہے۔ گو ہمارے لئے اس دنیا میں اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ جناب کے مبارک قدم غریب خانے تک پہنچیں۔ یہ معلوم کر کے خوشی کی حد دوگنی ہو گئی۔ میری اہلیہ کئی ماہ سے ناگپور ہی میں ہیں۔ بڑی لڑکی پاس ان کا ساتھ ہے۔ دو بچیاں بھوپال ہی میں دسویں اور بارہویں جماعتوں میں زیر تعلیم ہیں۔ بلکہ وہاں پردہ کے ساتھ تعلیم کا اہتمام ہے۔

اس طویل سفر کا بعد ناگپور کا تقریباً تین دن کا قیام بہت ناکافی ہے۔ آنجناب کی معیت میں جتنا زیادہ وقت گزار سکا، موقع نصیب ہوا، اسے ہم محض اللہ کا فضل سمجھیں گے۔ خدا کرے کہ یہ سعادت ہم سب کو نصیب ہو جائے۔

صدیقی صاحب سے ملاقات ہو رہی ہے اور عبدالمنان صاحب تو بالکل نہیں ملے۔ سال چھ ماہ میں کسی شادی میں ملاقات ہو جاتی تھی، نصیب موصوف کمزور ہوگئے ہیں۔ صدیقی صاحب کا مکان کافی فاصلے پر ہے تقریباً چھ یا سات کلو میٹر ہے۔ اس فاصلے کو طے کرنے کے لئے سائیکل چلانا بڑا مجاہدہ ہے۔ تاہم موصوف تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔

بھائی صاحب (ڈاکٹر فیروز الدین صاحب) بلیٹھ ڈی ای ہیں۔ اب صحت بہتر ہے۔ گھر میں اور [illegible] بجا ہیں۔ حافظ [illegible] آیا ہے۔ یہاں سے بچے بچیاں ہم سب اکثر جاتے رہتے ہیں۔

میری اہلیہ (کنیز عائشہ) سراج میاں سلمہ کی اہلیہ اور عزیزہ منشی کو بہت یاد کرتی ہیں۔ اس وقت سلام اور مبارکباد دلکش کہہ رہی ہیں۔ ہم سب کی طرف سے شادی کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ کاش کہ سب قریب ہوتے تو خوشی دوبالا ہو جاتی۔

سب [illegible] کی طرف سے بہت بہت سلام مسنون قبول ہو۔

اپنے سفر کا پروگرام سے آگاہ فرمائیں۔ ہم سب ممنون احسان اور چشم براہ ہیں۔

فقط والسلام نیاز مند سید رفیع الدین

محترمہ بھابی صاحبہ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید رفیع الدین
c/o Mr. Kamal Ansari
Al-Kamal, S.S. Nagar,
Aligarh.

۲۷ ستمبر ۹۱ء

مخدوم مکرم و محترم ادام اللہ برکاتہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں دو روز قبل علی گڑھ پہنچا۔ ان شاء اللہ کل واپس ناگپور چلا جاؤں گا۔ ایک ہفتہ بعد بچی کو لیکر علی گڑھ آؤں گا۔ ۱۵ نومبر سے اسکا امتحان شروع ہے۔

آپ کا گرامی نامہ ناگپور میں ملا تھا۔ صدیقی صاحب بمبئی تشریف لے گئے تھے۔ موصوف طرفہ ترنگ خاں صاحب کے کلام کا مجموعہ فراہم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تاحال یہ کام نہ ہو سکا ہے۔ دراصل طرفہ ترنگی صاحب کے بہت متعلقات قریبی رہے۔ موصوف مالی لحاظ سے کمزور تھے اسی لئے انجمن حامی اسلام کے مدرسہ محمد یتیم خانہ میں ملازم ہو گئے تھے۔ بعد ازاں وہ صدر مدرس بن گئے تھے۔ میں اس زمانے میں انجمن کی انتظامی کمیٹی کا صدر تھا۔ ان کا کلام کی اشاعت میں بھی میں نے حتی المقدور تائید کی تھی اور اردو اکیڈمی حکومت مہاراشٹر سے انہیں مالی امداد دلانے کی کوشش کی تھی جب میں اردو اکیڈمی کا ممبر تھا۔

جب طرفہ صاحب انجمن حامی اسلام کی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے تو وہ ماہنامہ فیروز کا مدیر بن گئے۔ یہ رسالہ اردو پریس مومن پورہ ناگپور سے ہاشمی صاحب نے جاری کیا تھا جو ہمارے محب مرحوم (ڈاکٹر سید فیروز الدین علیہ) کے بھانجے والوں میں ہیں۔ طرفہ صاحب کا کلام حاصل کرنے کا ارادہ کئی دفعہ کیا۔ اردو پریس مومن پورہ بند ہو گیا۔ ہاشمی صاحب کے پاس کلام نہیں تھا۔ طرفہ صاحب کا حصہ ایسا بھی نہ مل سکے۔ آخر محفوظ الرحمن صدیقی صاحب نے یہ کام اپنے ذمہ لیا۔

Marfat.com

الحمد للہ بخیریت ہوں۔ بعد دیدن ... ملاقات ہوئی ... مختار الدین احمد آرزو صاحب سے ابھی گذشتہ دنوں میں

اور آرزو صاحب کے نام آپ کے محترم خطوط دکھائے گئے۔ بہر صورت لکھنؤ یونیورسٹی

والے میاں ظفر سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ ان کا والد محترم

کا انتقال ہو گیا۔ علم ادبی کی زندگی ... ان کے والد محترم کے تعلق سے بھی معلوم ہوا

ہمارا پوتا عطاء الرحمٰن جمیل ~~...~~ حیدرآباد میں زیر تعلیم ہے۔ جہاں کے لائق ہیں

Central Institute of English and Other Foreign Languages میں جدید عربی کا کورس

کر رہا ہے۔ عربی بولنے اور لکھنے میں مہارت رکھتا ہے۔ اب اس کی زندگی کے

خواب کی دعاؤں کا اثر دیکھنا ہے۔ اللہ مزید توفیق مرحمت فرمائے۔

میرے مضمون میں (تحقیق میں) ۱۹۷۳ء رجب ۱۹۷۳ء چھپ گیا ہے۔ آئندہ بھی اگر کوئی

اصلاح ہو جائے تو احسن ہوگا۔

امید ہے کہ جناب کا مزاج اچھے ہوں گے اور متعلقین بھی بخیر و عافیت

ہوں گے۔ سب کو میرا سلام فرمائیں۔ والسلام

محتاج دعا
سید رفیع الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Humayun Colony
(Near Police Line Takli)
Nagpur 13.

جمعہ ۳؍ فروری ۹۵ء
۲؍ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

برادر محترم و مکرم حضرت قبلہ بھائی صاحب (ادام اللہ ظلکم)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کئی دنوں کے بعد قلم نے یاری کی ہے (ترجمہ ناچیز) مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں۔ وہی اپنی
"شامت اعمال ما صورت نادر گرفت" کا مصداق ہے۔ جن حالات سے گزر رہا ہوں
تعجب ہے کہ کیونکر جیتا ہوں۔ اجمالاً دوسرے انجم کا کسی سے بیان نہیں کر پاتا۔ معذرت خواہ، عریضہ طویل ہو گیا۔
بڑا لڑکا لندن چلا گیا۔ اس کے بعد دو لڑکوں نے بی۔ اے کے بعد تعلیم ترک کر دی
اور اب ٹھیکوں اور تجارت کا مشغلہ ہے جس میں اب تک کوئی نفع نظر نہیں آیا۔
تین لڑکیاں اور ایک لڑکا علی گڑھ پڑھ رہے ہیں۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا
علی گڑھ میں ہیں ان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایم۔ اے (عربی) اور ایم۔ اے اسلامیات
کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک لڑکی بی۔ اے آخری سال میں ہے۔
آج ہی علی گڑھ سے واپس آیا۔ بڑے لڑکے کی فکر میں رات دن ماں باپ
دونوں گھلتے ہیں۔ "سونے پر سہاگہ" کا قصہ ہے۔ وہاں جا کر معلوم نہیں ماں (؟)
مزاج کیا رنگ لاتا ہے۔ یہاں ہی کے نوکری نہ دلا سکا حالانکہ وہ ایم۔ اے پی ایچ۔
ڈی ڈگریاں رکھتا ہے اور نہایت ذہین ہے۔ مجبوراً اس نے اپنی الگ راہ نکال لی۔ حیدرآباد
کے Central Institute of English + Arabic میں پڑھتا تھا۔ وہاں کسی بڑے آکسفورڈ
کے Islamic Studies کے پروفیسر سے ملاقات ہو گئی۔ ان کی مدد سے
لندن چلا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ مہینہ ہو گیا۔ معلوم نہیں کیسی صحبت میں ہے اور کس حال میں ہے۔
دو تین دفعہ فون کیا اور ایک خط لکھا کہ اچھا ہے۔
پرسوں پروفیسر ڈاکٹر خلیق احمد نظامی صاحب کے (سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی) گھر گیا تھا۔ موصوف حسب معمول نہایت اکرام اور محبت سے ملے۔ کھانے کی بھی دعوت دی۔ جب میں نے بڑے بچے کے لندن جانے کا ذکر کیا تو خفا ہو گئے کہ موصوف سے ذکر کرتا تو وہ اچھی نوکری دلا دیتے۔ لندن میں ان کے لڑکے (داماد) فرحان نظامی آکسفورڈ کے Institute of Islamic Studies کے Director ہیں۔

Marfat.com

کوشش کر رہا ہوں کہ چند (مزار[illegible]) کو انگریزی دانوں کے حلقہ میں متعارف کروں ـــــ مگر اس حقیر کی کوشش تمام تر زیادہ حیثیت نہیں رکھتی ـــــ اس سے زیادہ میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ مگر اس کا جواب دینے والے ہیں۔

سارا خط اپنی بیماری کا بیان کر نذر ہوا ـــــ اللہ کرے کہ آنمحترم بخیر و عافیت ہوں اور اللہ تعالیٰ خدمت گرامی میں حاضری کی سعادت سے نوازے۔ سوچتا ہوں کہ چند دنوں کے لئے جناب کی صحبت میں فکر سعادت میں گزاروں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے بے طلب ہے۔ احباب اور بچوں کی خوشی کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں۔ ورنہ زندگی میں جو کچھ تھا وہ نہ ہو سکا اور [illegible] فضولیات اور پریشانیوں میں گزر گیا جس کا جناب کو علم ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے جناب کو لکھا تھا اس سال Presidential Award بھی مل گیا۔ اس سلسلے میں شاید مارچ ۹۵ء میں دو بچوں کا ساتھ دلی جاؤں۔

یہاں صدیقی صاحب، جناب سید ریاض الدین صاحب وغیرہ بخیر و عافیت ہیں۔ صدیقی صاحب اکثر تشریف لاتے ہیں۔

ڈاکٹر سراج صاحب کو نیز جملہ صاحبزادیوں اور متعلقین کو سلام فرمائیں۔ اہلیہ اور بچے بھی مودبانہ سلام عرض کرتے ہیں۔

محترمہ ہنیسہ بیگم کا حال معلوم نہ ہوا۔ ان کی رفاقت اب بھی دل و دماغ میں تازہ ہے۔ اب تو Ph.D. کی ڈگری حاصل کر لی ہوگی۔

دیگر حالات حسب سابق ہیں۔ والسلام

دعاؤں کا محتاج
احقر العباد
سید رفیع الدین

[illegible] ملفوف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علیم

۲۵ر اپریل ۹۵ء

مخدومی مکرمی قبلہ میاں کی صاحب دام اللہ برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ شرف صدور لایا جو دو جگہ منتقل ہوا۔ مضمون پڑھ کر سب کو بہتری کی آس بندھی ———

شاید دو چار دن بعد علی گڑھ چلا جاؤں۔ بچوں کا امتحان قریب ہے۔ علی گڑھ میں ان کے قیام کا یہ آخری سال ہے۔ وہاں انہیں رہتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔

بڑے بیٹے جنید کو ناگپور یونیورسٹی سے عربی میں Ph.D. کی ڈگری مل گئی۔ جیسا کہ لکھا ہے وہ ان دنوں لندن میں ہے اور قابل بننے اور قابل کہلانے کی کوشش میں ہے۔ آنمحترم کی دعاؤں کا محتاج ہے۔

جی چاہتا ہے کہ جناب کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کروں۔ کیا کوئی صورت ویزا حاصل کرنے کی پیدا ہو سکتی ہے؟ ——— یہاں بڑی دشواری ہے ——— پاکستان کے سفارت خانے میں سیدھے منہ بات کرنے والا بھی نہیں ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کی مجبوری ہو۔ عزیزی سراج میاں کی صحت کیسی ہے؟ جناب نے ان کی شکایت کا لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے

عزیزی منیب میاں نے ماشاءاللہ بہت جلد ڈگریاں حاصل کر لیں
خدا کرے کہ ان کا D. Lit کا مقالہ بھی جلد مکمل ہو جائے۔
وہ بہت یاد آتے ہیں ——— جب وہ ناگپور
آتے تھے تو چھوٹے تھے ——— اب جبکہ عزیزی ڈاکٹر سراج میاں صاحب
ان کی تعلیم کا سلسلہ اور بچے ہندوستان کا ارادہ کریں تو عزیز وہ
سے ملاقات ہو جائے گی اور ہمارا سارا خاندان کی آرزو
بڑھ جائے گی۔

الطاف صاحب، حمید نقوی صاحب، جناب ریاض الدین صاحب
اور جملہ احباب کو دعا کہتے ہیں۔

میں اب کمزور ہو گیا ہوں مگر ضرورت سے مجبور ہوں
اور مجھے علمی معمولات میں الجھا رہا ہوں۔
دیگر حالات حسب معمول ہیں۔ والسلام
نیازمند

شکور صاحب مرحوم کی تاریخ پیدائش اور وفات کا
قدیم گورنمنٹ اردو ہائی اسکول کے ریکارڈ میں
سے حاصل کی ہے ——— ورنہ دفتر ہاؤس تو جگہ جگہ تلاش کر رہا ہوں
مجھے وہ مطبوعہ فہرست مل گئی جس میں B.A. اور B.Sc. کامیاب ڈگری
افسروں (Gazetted officers) کی تاریخ پیدائش دی گئی تھی۔

یہ معلوم کر کے صدمہ ہوا کہ پروفیسر ڈاکٹر یحییٰ احمد ہاشمی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جن حالات میں مرحوم رب سے جا ملے وہ بہر حال بہت افسوسناک و قابل رشک ہیں۔
میں نے مرحوم کی کتابیں جو بھیجی تھیں سب یہیں بغور پڑھی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دودھ پور علی گڑھ (یو۔پی)

۱۲ جولائی ۶۵ء

مخدومی مکرم قبلہ خاں صاحب ادام اللہ برکاتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ناگپور کے پتے پر شرف صدور لایا تھا جو مجھے علی گڑھ میں وصول ہوا۔ میں یہاں تقریباً پونے دو ماہ سے مقیم ہوں۔ بچوں کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ اب ان کی تعلیم کا سلسلہ بھی تقریباً اختتام کو پہنچا۔ دو پرچے باقی ہیں۔ ان میں شرکت کے بعد وہ سب ناگپور واپس چلے جائیں گے۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایم۔اے (فائنل سال) کا امتحان دے چکے ہیں۔ ایک بچی بی۔اے سال آخر کا امتحان دے رہی ہے۔ اب میرا علی گڑھ کا سفر صرف شعبۂ عربی کے جلسوں کے سلسلے ہی میں ہوگا۔ خوش قسمتی یہ ہوئی کہ حافظ مشیر احمد اور ان کی بیوی دونوں کو حج کی سعادت حاصل ہوگئی۔ بہت مبارک ہے۔ کیفیت بعد واپسی کے حالات معلوم کرنے والے ہیں۔ حافظ فضل الرحمٰن صاحب مجددی کو لکھ دیا کہ جلد از جلد ضروری معلومات فراہم کر کے ارسال فرمائیں۔ وصول ہوتے ہی ان شاء اللہ فوراً آپ کو روانہ کر دوں گا۔ اس خصوص میں پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے بھی ڈاکٹر دیسنوی صاحب کو لکھا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر خلیق احمد نظامی صاحب سابق صدر شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی فرماتے تھے کہ پروفیسر حضرت ضیاء احمد بدایونی مرحوم کے ذریعے انہیں آنجناب کی کتابیں ملتی رہیں۔ اب موصوف کی خواہش ہے کہ موقع ملے تو آپ کی [illegible] شائع شدہ حیدرآباد سندھ فوراً [illegible] بھیج دیں۔ مزید فرماتے تھے کہ ہندوستان میں کوئی علمی شخصیت ایسی نہیں ہے جس سے حضرت مجدد الف ثانی کی تبلیغ سے گفتگو کی جائے۔ آج کل موصوف لندن گئے ہیں۔ میرا بڑا بیٹا جنید قادری اپنی [illegible] دیتا ہے۔ وہ اس کا [illegible]۔ [illegible] اور [illegible] لے گا۔ اور [illegible] فرمایا ہے آکسفورڈ یونیورسٹی کا Institute of Islamic Studies میں [illegible] مناسب کام کا انتخاب کرنے کی کوشش کریں گے۔ [illegible] بیٹے ڈاکٹر [illegible]

Marfat.com

اس ادارے کے ڈائرکٹر ہیں۔ دفتر پاس ہی [illegible] کی بستی [illegible] سکا اور وہ

یہاں کے ماحول سے [illegible] ماشاء اللہ وہ [illegible] لائق ہے اور خاص طور پر انگریزی پر خوب عبور

حاصل ہے۔ یہ وہی لڑکا ہے جس کی ماں نے اس کی پیدائش کے بعد خواب دیکھا تھا کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور بچہ ان کی گود میں ہے۔ آپ صلعم نے فرمایا لاؤ

اسے مجھے دیدو اور یہ کہکر آپ نے لے لیا۔ اس لڑکے کو دیکھتا ہوں اور اس خواب کی تعبیر پر غور کرتا ہوں۔ میرے

لیے یہ [illegible] تسکین کا سامان [illegible] سے کم نہیں ہے۔ میں گنہگار [illegible]

مصلحت [illegible] اسے یہاں لے کے گزشتہ چھ ماہ ہوئے۔ معلوم نہیں کس حال میں ہے۔ بار بار خون رہا

ہے اور [illegible] ہے۔ میں اچھا ہوں۔

عزیزی حافظ منیر احمد یہاں آ گئے تو دو سال کے اندر ان شاء اللہ انہیں Ph.D. کی ڈگری

مل جاتی۔ آپ کے یہاں اس علاقے میں [illegible] ممکن ہے۔

[illegible] میرا بھتیجا [illegible] محی الدین [illegible] کالج میں [illegible] سال سے [illegible] کا لکچرر ہے [illegible]

متعلق جو مقالہ آپ نے [illegible] فرمایا تھا اسکی بنیاد پر اس نے Ph.D. کا مقالہ تیار کیا ہے

اسے بھی ان شاء اللہ جلد ڈگری مل جائیگی۔

ڈاکٹر ظہیر احمد صاحب کے چھوٹے بھائی یہاں [illegible] میں لکچرر ہیں۔ فرماتے تھے کہ ظہیر صاحب

نے مکمل شدہ ہی مکان خرید لیا ہے اور اب وہ وہیں رہینگے۔ اس وقت وہ دلی میں ہیں۔ [illegible]

[illegible] کے سلسلے میں دلی [illegible] پہنچ گئے۔ یہاں کے اخبارات حیدرآباد، [illegible] اور کراچی کے

خوفناک قتل و غارت کے حالات روزانہ [illegible] ہیں۔ اس سلسلے میں B.B.C. کی

بھی خبریں روزانہ سن رہے ہیں۔ ان حالات میں سفر کا ارادہ [illegible] ملتوی کر رہے ہیں۔

حالات معمول پر آجائیں تو ان شاء اللہ [illegible] خدمت [illegible] کی سعادت حاصل کرونگا

پڑھانے کے سوا زندگی میں کوئی کام نہیں ہے۔ اب بھی [illegible] لیکن بہت تھک جاتا ہوں

دیگر [illegible] حسب معمول [illegible] سب آپ کو سلام کر رہے ہیں۔ جملہ عزیزوں اور

[illegible] حال معذرت و سلام کہیے۔ والسلام

[illegible] دعاؤں کا محتاج

سید رفیع الدین

اس وقت ڈاکٹر [illegible] علی صاحب کا پتہ [illegible] پاس موجود نہیں ہے امید ہے زحمت دینے کی جرأت کرونگا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید رفیع الدین
فاروق منزل
دودھ پور۔ علی گڑھ
۱۶ نومبر ۶۵ء

حضرت محترم و مکرم قبلہ بھائی جان صاحب ادام اللہ [illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اس دفعہ میں بار علی گڑھ میں تین ماہ مقیم رہا۔ زندگی میں پہلی دفعہ اپنے بچوں کو دلجمعی سے پڑھایا جس کے نتیجے میں سب پاس ہو گئے۔ صرف بڑی بیٹی کے B.A. Final کا ایک پرچہ رہ گیا ہے جو چند دنوں بعد ہونا ہے۔

میرا منجھلا بیٹا زبیر قادری پہلے Electrical Engineering میں پڑھتا تھا وہاں متعصب پروفیسر نے فیل کر دیا۔ پھر B.A. کا امتحان پاس کرنے کے بعد ٹیکسٹائل میں کام کرنے لگا ہے۔ جنگ کے ماحول کو دیکھتے ہوئے مناسب معلوم ہوا کہ لڑکی کی شادی جلد کر دی جائے چنانچہ ۲۵ ستمبر ۶۵ء کو نہایت سادگی سے یہ کام انجام پا گیا اور دلہن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ اپنی دونوں جہانوں میں سرخرو رکھے۔

میں اس وقت علی گڑھ میں ہوں۔ چھوٹے بیٹے حبیب الرحمٰن اور دوسرا بھتیجا [illegible] کے Ph.D. میں داخلے کی کوشش جاری ہے۔

چھوٹی بیٹی حمیرہ کا داخلہ B.A. pt. I میں کل ہی بڑی مشکل سے ہوا۔ یہاں تو قبل داخلہ مشکل سے ملتا ہے مگر میرے کرم فرما انسانی فرد عمر کرتے ہیں۔ یہاں ان دنوں طلباء کے تشدد پسند عنصر نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے اس لئے یونیورسٹی بند کر دی گئی ہے۔ معلوم نہیں کب کھلے۔ میں بچوں کے داخلے کی تکمیل کے لئے رکا پڑا ہوں۔ جلد ناگپور واپس چلا جاؤں گا ان شاء اللہ۔

دس دن قبل ڈاکٹر مختار الدین احمد کو قلب کی تکلیف کی وجہ سے میڈیکل کالج میں داخل کر دیا گیا تھا۔ اب بحمد اللہ اچھے ہیں۔ میں کل مزاج پرسی کے لئے ان کے گھر گیا تھا۔ سلام لکھنے کو کہا ہے اور دعا کی درخواست کی ہے۔ نیز پروفیسر نجم الہدیٰ صاحب سے درخواست کی ہے کہ موصوف تحقیق کا تحقیقہ شمارہ ارسال فرمائیں۔ اپنی رسید کا انتظار رہے گا۔

یہ عاجز بفضلہ تعالیٰ اچھا ہے۔ شکر ہے کہ اس عمر میں بھی ہمت اور صحت نے
ساتھ نہیں چھوڑا۔ دس بارہ دن کے وقفے سے دو دفعہ علی گڑھ ہو آیا ہوں

بڑی ندامت یہ ہے کہ کئی دنوں سے کوئی عریضہ ارسال خدمت نہ کر سکا۔ اس لیے
کہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں۔ مصروفیت اور افکار کے
ہجوم میں گھرا ہوا تھا۔ اہلیہ اپنے بھائی کی شدید بیماری کی وجہ سے بھوپال گئی ہوئی اور اب بھی ہیں
بہت پریشان رہیں۔ ان سے بات کرنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ یوں تو
آنمحترم کے احسانات کو ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔ مزید توجہ جو گرامی
نامے سے ظاہر ہوئی اس نے اس احساس کو اور بڑھا دیا۔ خدا کا شکر
بجا لایا اور دل سے جناب کا ممنون احسان ہوا۔ اہلیہ جو بھوپال سے
آئیں تو انہیں گرامی نامہ دکھایا۔ انہوں نے جناب کے تعلق سے احسانمندی
کا اظہار کیا اور نہایت محظوظ و خوش ہو کر یہ رائے ظاہر کی کہ "جناب مکرم
کی طرف سے رشتے کی تحریک محض بے پایاں محبت اور خلوص کے جذبے
کے تحت ہے اور اس کا مقصد اس محبت کے تعلق کو مستحکم کرنا ہے۔
ورنہ ہماری بچیاں صورت شکل اور تعلیم کے لحاظ سے اس معیار کی نہیں ہیں۔
منشا یہ ہے کہ جس ماحول کی وہ پروردہ ہیں اس میں تجدد کی مزاج
کی آمیزش ہے۔ ازدواجی رشتہ ایک نازک رشتہ ہے۔ اونچ نیچ
کی صورت میں ماں باپ قریب ہوں تو معاملہ کو آسانی سے سلجھا سکتے ہیں۔
بُعد مسافت ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا کوئی حل نظر نہیں آتا خصوصاً پاکستان
کے تعلق سے۔ اگر خدانخواستہ سسرال کو مایوسی ہوئی تو دونوں کے
حق میں برا ہوگا۔"

میں نے آپ کو اپنے سارے معاملات میں اپنا رہبر اور مرشد سمجھا ہے۔
آپ ہی ارشاد فرمائیں کہ ان حالات میں کیا کیا جائے؟
پاکستان کے سفر کے لیے ویزا کے سلسلے میں عرض ہے [illegible]

فرماتے ہیں کہ حکیم محمد سعید صاحب کے ذریعہ سے بھیج دیں کہ وہ ویزا
دلوا سکیں۔ اگر پاکستان کے سفارت خانہ نئی دہلی میں انجمن کا
جاننے والا ہو تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ مجھے دو دفعہ کا تلخ تجربہ ہے کہ وہاں
کوئی شخص سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا۔ نومبر ۱۹۶۲ء میں نعمت اللہ کی
کراچی سے پاکستان کی وزارت خارجہ کی طرف سے سفارت کے نام ایک خط لکھوایا تھا جس کی ایک نقل مجھے
بھیجی تھی۔ اس کے باوجود مجھے ویزا کی ذلت اٹھانی پڑی تھی وہاں کے کلرک
بھی بات کرنے کو تیار نہ تھا۔ بہرحال درخواست تو دے دی ہے۔ نتیجہ خدا کو
معلوم ہے۔ سنا ہے یہ درخواست طویل مدت لے گزرتی ہے۔

یہ دوست مختار الدین احمد صاحب ۱۸ برس کے خطوط شائع کرنا چاہتے ہیں۔
انہوں نے آپ کے جو خطوط میرے نام ہیں وہ مانگے ہیں۔ اس دفعہ میں جملہ
خطوط اپنے ساتھ لے آیا۔ کل میں اور میرا لڑکا حبیب الحسن (جو
نہایت ذہین، لائق اور ہوشمند ہے) وہ خطوط پڑھتے رہے اور تاریخ وار
یکجا کرنے کی کوشش کی۔ جناب کے خطوط میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کا شائع کرنا
دشوار ہے یہ کام انجام دیا گیا میری زندگی کے تجربوں میں بھی گئی اور ان خطوط کو جدا
کرنا بہت گراں گزرا۔ چنانچہ حبیب الحسن کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ چند خطوط
جو بالکل ذاتی ہیں نہ دیے جائیں۔ باقی کی photo copies Zerox دے دی جائیں۔
اللہ کرے یہ دوست جناب کی صحت و ہمت اس کام کی اجازت دے۔

اگر اللہ نے جناب بیگم سے نیاز حاصل کرنے کی سعادت سے نوازا تو اپنے
بیٹے سید حبیب الحسن قادری کو بھی ساتھ لاؤں گا ان شاء اللہ۔ اس دفعہ لاہور
اور اسلام آباد دیکھنے کا خیال ہے۔ ایک غیر معروف اجنبی شخص کو وہاں کون
جانتا ہے؟ ______ یوں میں ہندوستان کے اکثر شہروں کی سیر کر چکا ہوں
اور سفر کا عادی ہوں مگر اس ملک میں میرے لیے ہر جگہ سہولت ہے عموماً جماعت
کے مہمان خانوں میں قیام کا موقع مل جاتا ہے۔ دوسری سہولت یہ ہے

Marfat.com

~~تجویز~~ Presidential Award کے بعد ~~[illegible]~~ ریلوے منسٹر نے دو ٹکٹ Air Condition class کے دوامی طور پر دے دئے ہیں۔

خیال تھا کہ دو تین دن بعد ناگپور چلا جاؤں مگر گھٹنوں کی طرف سے تکلیف ابھی ہے۔ معلوم نہیں کب جلد ناگپور تک پہنچے۔ بہر حال جلد ناگپور جانے کی کوشش کروں گا۔

جملہ عزیزوں اور پرسان حال حضرات کی خدمت میں نام بنام سلام عرض ہے۔ بحمد اللہ محبت کرنے والوں کی فہرست طویل ہے جنہیں انتخاب جانتے ہیں۔ سب سے سلام عرض کرتا ہوں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

رفیع الدین اشفاق

بر سبیل تذکرہ گذشتہ تاریخ ایک بات اور عرض کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ میری زمین کا ایک حصہ پر ایک بے ایمان پڑوسی تنازعے ([illegible]) کا قبضہ ہو گیا تھا۔ چار سال سے مقدمہ چل رہا تھا آخر فیصلہ بحمد اللہ میرے حق میں ہو گیا اور عدالت نے زمین کی پیمائش کا حکم جاری کر دیا ہے۔ مگر وہ شخص اب بھی اس جھگڑے پر اترا ہوا اور پولیس کے ساتھ فوجداری بھی کر دی ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیے۔

پرسوں ذکر جناب حضرت ضیاء احمد بدایونی کا ایک خط آپ کے نام ملا جو ملفوف ہے۔

والسلام

اشفاق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پروفیسر سید رفیع الدین

احباب کالونی
نزد پولس لائن ٹاکلی
ناگپور۔
فون: 538444

تاریخ ۲۳ فروری ۹۶ء

مخدوم مکرم و محترم جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب ادام اللہ ظلکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — عید مبارک

گرامی نامہ حمید بقی صاحب کے ذریعے ناگپور پہنچ کر شرف صدور لایا۔ پڑھ کر نہایت ندامت ہوئی کہ ایسے کیا الفاظ اس ہمارے قلم سے نکل گئے جو صحیح مفہوم کو واضح نہ کر سکے اور غلط تاثر پیدا کر گیا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ادنیٰ مخلوق سے بھی خود کو کمتر سمجھتا ہے وہ جناب کی عظیم شخصیت کے تعلق سے ویسے کے عالم یا ایسے سوء ظن کا خیال بھی دل میں کیونکر لا سکتا ہے؟ ——— بہر حال اپنی غلطی کا معترف ہوں اور دست بستہ معذرت خواہ ہوں۔ اب تو مجھے اپنے ظاہر حسنات میں بھی بے شمار سیئات کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

اب میں کمزور ہو گیا ہوں اور زندگی بھی حرکت صرف اس بنا پر ہے کہ بچے اس کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ بچے اس کے محتاج ہیں۔ اب میرے لئے سفر بھی کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ پاکستان کا سفر بھی دلچسپی محض آپ کی ذات کی وجہ سے ہے۔ سیر و تفریح کا نہ تو دماغ ہے اور نہ دیکھنے کی طاقت ہے۔ چھوٹا بیٹا جسے میں سفر میں ساتھ رکھتا ہوں تاریخ سے دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کی خواہش تھی کہ پاکستان کے تاریخی مقامات دیکھ لے۔ اس لئے لکھ دیا تھا کہ لاہور اور اسلام آباد جانے کا خیال ہے۔

یہاں Ph.D میں داخلے کی دشواری کچھ بھی نہیں البتہ پاکستان کے طلباء کے لئے Student Visa حاصل کرنا ضروری ہے لیکن دو مختلف ممالک ہیں۔ علی گڑھ میں بنگلہ دیش کے طلبا ور کی طرح تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پاکستانیوں کا قیام کی شرط چھ ماہ کی ~~[illegible]~~ ختم ہو جاتی تھی۔ حمید بقی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فہرست کے تمام ارسال خدمت کریں گے۔

مجھے ضعف کی شکایت زندگی بھر سے ہے۔ سفر میں یہ شکایت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے مختلف شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ [illegible] آپ نے کہ چھوٹا بیٹا نوکری کرے مگر اسے تحقیقی کام کا شوق ہے چنانچہ علی گڑھ کی Ph.D میں داخلہ لینا ہے اور

دو بیٹیاں بھی مزید تعلیم کر رہی ہیں ۔ چونکہ وہاں شادی بڑی عمر کی ہے اس لئے ان دنوں وہیں ہے ۔ سب سے بڑا بیٹا لندن ہی میں ہے ۔ دو بیٹوں نے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد تجارت کو ذریعۂ معاش بنا لیا ہے ۔ ویسے تجربے کے طور پر رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

دیگر حالات حسب سابق ہیں ۔ یہ سطور اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اطمینان ہو کہ آنجناب کی صحت اب بہتر ہے ۔ میری صحت گرتی جا رہی ہے ۔ حافظے پر بھی اثر ہے ۔ کمزوری محسوس ہو رہی ہے ۔ سب خدمت کرتے ہیں ۔ چاہتے ہیں کہ اور زندہ رہوں ۔ اہلیہ اور بچے سلام عرض کرتے ہیں ۔ والسلام

مخلص

جملہ عزیزوں اور [illegible] حضرات کی خدمت میں نام بنام سلام عرض ہے ۔ [illegible]

پاکستان سے ادبی و علمی حضرات کے خطوط آتے ہیں ۔ جناب حنیف فوق صاحب نے بھی لکھا تھا ۔ میرے متعلق ایک مضمون بھی شائع کیا ہے ۔ یہ سب ان حضرات کی محبت اور اللہ کا احسان ہے ۔ پاکستان میں جو خلوص، ادبی و علمی مذاق اور قدردانی ملتی ہے وہ یہاں نہیں ہے ۔ ان حضرات سے ملنے کو جی چاہتا ہے مگر سوچتا ہوں کہ اور کس کس کا احسان اٹھاؤں اور اپنی تکلیف دوں ۔ غالب کا یہ شعر یاد کرتا ہوں اور اس کی توجیہ حسب حال کرتا ہوں

دیوار بار منت مزدور سے ہے خم
اے خانماں خراب نہ احسان اٹھائیے

دونوں نسخے سپرد ڈاک کرنے کی زحمت دے رہا ہوں ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خانقاہ مجددیہ
پیر گیٹ - بھوپال -
۱۲ ستمبر ۹۶ء

مخدوم و معظم قبلہ بابا صاحب ادام اللہ برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاصی گذشتہ ہفتے سے درس میں ہوشیار رہ کر بھوپال میں واپس آگیا ہے - ویسے بھی یہاں مقیم
ہوں - دو دو روز بعد ناگپور اور اندور بھی جا سکتا ہوں

یہ دو جبہ تمام الرش بابا صاحب سے جناب کی خیریت معلوم ہوئی - الحمد للہ خیر ہوا -
اب بچوں کی تعلیم کے افغانستان کا دشت قریب ہے - ان شاء اللہ ایک سال یا دو سال بعد
ایک بچی اور دو ایک بچے کا Ph.D. کا تحقیقی کام مکمل ہو جائے گا - میں سمجھتا ہوں
واپس نہیں - یہ عاصی لڈن کا قیام محض ان بچوں کی وجہ سے ہے - میں وہاں ان کی تعلیم کی
دیکھ بھال کر رہا ہوں - مجھے انگلستان لندن ہی میں ہے - اسے یہاں آئے ہوئے تقریباً دو سال
پورے ہو گئے ہیں - دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے - ظاہر ہے کہ
وہاں کا ماحول کیسا ہے -

آنجناب کی خدمت میں حاضری کی تمنا تھی - لیکن pass port کی معیاد ختم ہو گئی تو
معلوم ہوا کہ وہاں مدت ختم ہو گئی ہے - چنانچہ تجدید کرانے کی درخواست دے دیا

Marfat.com

یہاں - ایک ہفتہ بعد یہ ونیز اکادمی کے درخواست دیا گیا ہے -

یہاں بارش بہت ہوئی ہے بہت دن گرمی رہی مگر معمول سے کچھ زیادہ ٹھنڈ نہیں آیا

اور وہ خوشگوار تھا۔ یہ ان کی ایک بات ہے۔ زندگی کی دوسری ایسی باتوں کے

تعلق سے باتیں ہیں - تنقید کی بڑی ضرورت ہے - کام رسالہ نوخیز اللہ تعالیٰ سے دعا

فرمائیں۔

دیگر حالات - یہ صاحب حضرت یعقوب مجددی کے مرید کسی کام سے پاکستان جا رہے

ہیں - انہیں کے ذریعے یہ خط روانہ کر رہا ہوں کہ جلد پہنچ جائے -

عزیزی سراج میاں ، جملہ عزیزوں کو دعا ، بیگم صاحبہ کی خدمت میں

سلام فرمائیں -

دیگر حالات حسب معمول ہیں - والسلام

نیازمند

سید رفیع الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر سید رفیع الدین

احباب کالونی
نزد پولس لائن ٹاکلی
ناگپور۔
فون: 538444

تاریخ: ۱۰ نومبر ۹۶

مخدوم مکرم قبلہ بھائی صاحب دام اللہ مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ ڈاکٹر اقبال علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ مرحومہ سے رخصتی ملاقات کرانے بھیج دیا تھا۔ ان کی بیگم صاحبہ کو بھی مزید خدمت کا موقع مل گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے نوازے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر اقبال صاحب آج کراچی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ موصوف کے ذریعہ یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ اللہ کا فضل ہے اور آنجناب کی دعاؤں سے اچھا ہوں۔ بچے بھی بخیر و عافیت ہیں۔ ایک اور سبب بچے سو دوبارہ مسلمان کو منکر رہے ہیں۔ ان دنوں مسلم یونیورسٹی بند ہے اس لئے بچے سب یہیں ناگپور میں ہیں۔ شاید آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ وائس چانسلر صاحب اور طلباء کے درمیان اختلاف کی وجہ سے گولی چل گئی جس میں ایک طالب علم شہید ہوا اور چند شدید زخمی ہوئے۔ اس لئے یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی۔

عزیزی منیر میاں کے تقرر کا معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ یہ اچھا ہوا کہ انہوں نے عربی میں بھی ایم۔ اے کا امتحان پاس کر لیا۔ آنمحترم نے اسلامیات کے نوٹس بھیجنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے بچوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نوٹس علی گڑھ ہی میں ہیں اور سب محفوظ ہیں۔ اس وقت اقبال صاحب کے ذریعے ارسال خدمت کرنے سے معذور ہوں۔ ان شاء اللہ کسی صاحب کے ذریعے روانہ کر دوں گا۔ میں آج بھوپال جا رہا ہوں۔ وہاں کے اہل علم لوگ پاکستان جاتے رہتے ہیں۔ اس سفر میں مزید معلومات حاصل کر لوں گا۔

پروفیسر نجم الدین صاحب علی گڑھ میں رہتے ہیں۔ ۶ ستمبر ۹۶ کو فالج کا [illegible] ہوا تھا۔ [illegible] زیر علاج ہے۔ ابھی تک ان کی طرف سے کوئی خط نہیں ملا۔

میرے بڑے لڑکے کا جنید قادری لندن میں ہے۔ وہاں اسے جیمز کمپنی میں نوکری
مل گئی ہے۔ تعلیمی اخراجات نکال کے وہ تنخواہ کافی ہے۔ خدا جانے وہ وہاں
کب تک رہے۔ اس کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ صحیح دینی شعور رکھتا ہے۔
میرے لئے اس کی فکر میری روح بنی ہوئی ہے۔

اب میں کمزور ہو گیا ہوں۔ طاقت سے زیادہ ہمت کر کے سہارا لے رہا ہوں۔
آنمحترم کی دعاؤں پر بہت اعتماد ہے۔ دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے
دعا فرمانا احسان ہو گا۔ خصوصاً بڑے بیٹے عطاء الرحمٰن جنید قادری
کے لئے جناب کی توجہ کی سخت ضرورت ہے۔

زندگی کی ساری ذمہ داریوں سے چھوٹ گیا ہوں اور جانے کا وقت
آ چکا ہے۔ دیکھئے اب جناب سے کب نیاز حاصل ہو۔

ایک بیٹے ظہیر کی شادی ہو گئی ہے۔ اس کا ایک بیٹا سید صبیح الدین قادری
ڈیڑھ ماہ کی عمر کا ہے۔ وہ بھی دعا کا محتاج ہے۔ والسلام

جملہ بزرگان خاندان کی خدمت میں آداب اور
سب عزیزوں کو سلام فرمائیں

نیاز مند
سید رفیع الدین

ناگ پور

۱۲ جنوری ۱۹۹۷ء

۲ رمضان المبارک

مخدوم مکرم برادر گرامی، ادام اللہ برکاتکم

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاۃ

گرامی نامہ شرف صدور لایا شکر بجا لایا کہ آنمحترم کی توجہ سے محروم نہیں ہوں، دل جو محسوس کرتا ہے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ احسان مند ہوں اور نہایت ممنون ہوں۔ جناب کی علالت کا معلوم کرکے فکر ہوئی اس لیے بھی کہ عالم اسباب میں دکھ درد بیان کرنے کے لیے قبلہ کے سہارے کو اللہ کی رحمت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جناب کو صحت اور عافیت کے ساتھ ہمارا سہارا بنائے رکھے۔

بے خیالی ایسی بڑھ گئی ہے کہ شاید میں اس سے پہلے یہ عرض کرنا بھول گیا کہ زندگی کی ذمہ داریوں میں حال ہی میں یعنی تقریباً تین ماہ قبل ایک اضافہ اور ہو گیا ہے یعنی میرے جس بیٹے کی شادی ہو گئی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند عطا کیا ہے جس کا نام میں نے سید صبیح الدین رکھا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اس نونہال کو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا میں سرخرو کرے۔

۸ ماہ حال کو علی گڑھ میں لیکچر کے لیے بلایا تھا۔ رمضان شریف میں گھر سے دور رہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بچے ابھی علی گڑھ ہی میں ہیں اور

Marfat.com

اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں ۔ بڑا بیٹا لندن سے واپس نہیں آیا ۔ دو سال سے وہیں مقیم ہے ۔ وہاں کے ایک ادارے نے مجھے لیکچر کے بہانے بلانے کا وعدہ کیا ہے اس طرح ویزا ملنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اور موقع ملا اور قسمت نے یاوری کی تو اہلیہ کے ساتھ عمرہ بھی کرلونگا۔ میں تو ایک متوسط وسائل کا آدمی ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے بیوی کو رزق میں کشادگی عطا فرمائی ہے ۔ وہ خاتون اخلاق کے ساتھ دولت بھی لائی ہے ۔ لندن اور عمرے کے سفر کا خرچ انھیں کے ذمّے ہے۔

ان دنوں جناب ادیب رائے پوری ہندوستان آئے ہوئے ہیں ۔ موصوف کے ذریعے یہ عریضہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

جناب خالد محمود صاحب نے حیدرآباد سندھ سے لکھا ہے کہ موصوف آنمحترم کے مکتوبات شائع کر رہے ہیں یہی کام علی گڑھ میں پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب بھی انجام دے رہے ہیں ۔ چنانچہ میں نے جناب کے خطوط کی فوٹو کاپیاں موصوف کو دے دی ہیں۔ محفوظ الرحمٰن صاحب اور ریاض الدین صاحب نے بھی وعدہ کیا ہے کہ ان کے نام خطوط کی نقلیں وہ فراہم کریں گے۔ اس سلسلے میں کل ہی ریاض الدین صاحب کے صاحبزادے ایڈوکیٹ شفیع الدین صاحب سے بات ہوئی وہ میرے شاگرد ہیں۔ محفوظ الرحمٰن صدیقی بھی اسی سلسلے میں پچھلے ہفتے مجھ سے ملنے تشریف لائے تھے مگر میں اس وقت بھوپال میں تھا۔ بہرحال ان شاء اللہ ہم سب ان خطوط کی فوٹو کاپیاں جلد روانہ کریں گے۔

یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ حافظ منیر میاں اور شاہد میاں

سلمہم بیت اللہ کا قصد کر رہے ہیں اللہ مبارک کرکے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ تدریسی کام کے لیے تاریخ ادبیات عربی کے تعلق سے (ایم۔ اے) کے نوٹس روانہ کرنے کا خیال ہے۔ میری بڑی بیٹی صفیہ اس سال عربی میں ایم اے کے امتحان کی تیاری کر رہی ہے۔ اس کے لیے میں مزید نوٹس تیار کر رہا ہوں۔ ان سب کی فوٹو کاپی ان شاء اللہ ارسال خدمت کروں گا۔امید ہے کہ مزاج گرامی اچھے ہوں گے۔ والسلام

احقر

ڈاکٹر سید رفیع الدین

عزیزوں کو اور پرسان حال حضرات کو عاجز کا سلام عرض ہے۔

Marfat.com

سید ریاست علی ندوی

دارالمصنفین اعظم گڈھ

نمبر [illegible] مورخہ ۱۰ اگست [illegible]

محترمی - زاد لطفکم

السلام علیکم - گرامی نامہ ملا - آپکے دونوں استفساروں کے متعلق حسب ذیل گذارش ہیں

(۱) بعض سلاطین کے علم میں "سورج" اور "شیر" کی تصویریں دراصل نہیں ہوتی تھیں - ابھی کچھ دن گذرے کسی مستند کتاب میں یہ روایت نظر سے گذری تھی کہ "برج اسد" سے کچھ تفاول لیکر شیر کی تصویر کو علم میں داخل کیا گیا - آپکے حوالہ کرنے کے لئے بہت سی کتابیں دیکھ ڈالیں افسوس ہے کہ وہ دستیاب نہ ہو سکا - محض اپنے حافظہ اور یادداشت کے بھروسہ پر یہ عرض کر سکتا ہوں کہ آپ "شیر علم" کو استعارہ کے بجائے حقیقت پر محمول فرمائیں - اور جن اشعار میں آپکے عزیزوں کے علم کے سیاہ ہونے اور اس پر شیر اور ہلال کی تصویروں کے موجود ہونے کا تذکرہ دیکھا ہے - اسکو بھی آپ حقیقت پر محمول فرمائیں - جب کبھی وہ روایت دوبارہ نظر سے گذریگی انشاء اللہ اسکو نقل کر کے ارسال خدمت کرونگا -

(۲) سلاطین اسلام کے مختلف خاندانوں میں جو مختلف شاہی رسوم و مراتب رائج تھے ان کا مفصل تذکرہ قلقشندی متوفی [illegible] کی صبح الاعشیٰ کی مختلف جلدوں میں [illegible] مثلاً

سید ریاست علی ندوی صاحب دارالمصنفین کے مشہور فاضل ہیں۔

ج ۳ ص ۴۴۴ و ۴۹۵ اور ۵۲۲ ، ج ۴ ص ۶ ـ ۸ ، مقدمہ ابن خلدون ص ۲۸۴ ، ۲۸۵ اور خطط مصر مقریزی ج ۳ ص ۲۴۰ ـ ۲۴۳ وغیرہ میں مختلف مواقع پر شاہی ٹنٹ ـ چتر ـ تاج وعلم وغیرہ جملہ شاہی لوازم کا ذکر آیا ہے ۔

اردو میں ابھی تک اس موضوع پر کوئی مستقل مضمون نظر سے نہیں گذرا ۔ مذکورہ بالا ماخذ سے ان چیزوں کے متعلق سرسری معلومات مرتب کردیے جاتے ہیں ۔ معارف میں ملاحظہ فرمائیے گا مزید تفصیلات ~~[illegible]~~ کی ضرورت ہو تو اصل ماخذ کی طرف رجوع کریں

والسلام

سید ریاست علی ندوی

ریاض الدین احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ناگپور

۲۰ جنوری ۱۹۸۶ء

حضرت قبلہ محترمی و مکرمی مخدومی جناب پیر صاحب

السلام علیکم۔ عرصے سے آپ کو

خط لکھنے کی بابت خیال ہوا اور پھر بھی خط لکھو تھا کہ لکھنا شروع کیا

لیکن درمیان میں کچھ ایسے ہو کہ بات پیش آگئے کہ رکا ہوا رکھا

ابھی پیر جی کی جناب مجموعہ خطوط کا شریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ خطوط لکھنے والوں سے

بھی اپنی طرف سے لکھوا لیتے ہیں لہٰذا یہ چند سطریں خدمت میں ہیں، خود

آپ بھی دعا فرمائیں کہ ہم سب کے متعلق

خیریت سے ہیں اور امید کہ آپکے دونوں بیٹے بخیریت ہیں

والدہ صاحبہ [illegible] مولا کریم ان دونوں کے حق میں قبول فرمائے

اور [illegible] میری مزاج [illegible]

ریاض الدین صاحب ناگپور کے بہت مشہور ایڈووکیٹ ہیں۔

ہو رہی ہے ~~[illegible]~~ ایک دوست محمد رشید الرحمٰن صدیقی نے اس سال

مجھے حج و زیارت خانۂ خدا کے لیے بلا لیا ہے

میرے لیے دعا فرمائیں کہ [illegible] والدہ محترمہ مرحومہ کے لیے حج

چھوٹے بیٹے [illegible] شفیع الدین احمد نے حج بدل ادا کر لیا

اور دیار مصطفیٰ میں بھی ان کی حاضری ہو جائے [illegible]

اور وہیں سے [illegible] مل جائے آپ کی دعا ان شامل حال رہے

تو یہ دعا قبول ہو جائے

کئی دنوں سے میری آنکھیں [illegible] ہو رہی ہیں دعا فرمائیں

کہ [illegible] دور ہو جائے [illegible] کے مسجد [illegible]

[illegible] حقوق [illegible] کے تعلق [illegible] کرتا ہوں

ان شاء اللہ ضرور قبول ہو گی

[illegible] کے لیے [illegible] ہو گئی ہے اور سلام [illegible]

[illegible] قبول فرمائیں

[illegible] آپ کو [illegible] حاصل

Marfat.com

ہوا۔ ابھی دعا کر رہا ہوں ۔۔ اگرچہ درخواست کر رہے تھے

ڈاکٹر منیر احمد دکھانے کے لئے لکھوں کے نسخہ کو بھی آپ ضرور لکھئے

کہا ہے اور آپ بھی یاد رکھئے

ہم سب بھی ٹوٹے سلسلہ عمر سے ۔ تفصیلی خط ان شاء اللہ

جلد ہی لکھوں گا۔ والسلام

احقر ناچیز

دعا گو سید ریاض الدین احمد عفی عنہ

Marfat.com

حضرت قبلہ محترمی / مکرمی پیر صاحب دام ظلکم عریضھم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاۃ

گرامی نامہ موصول ہوئے عرصہ ہوا جس کے لیے آنکھیں منتظر ہیں۔

آپ کی دعاؤں سے اچھا ہوں۔ جس کی وجہ بچے و بہو لوگ ہیں کہ صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں ۔ مولا کریم انھیں سلامت رکھے اور خدمات کا بہترین صلہ ملتا رہے۔

بس ایک تمنا ہے جس کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں اور ویسے بھی مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں کہ چھوٹے بابا مسلمہ سید شفیع الدین احمد عرف شاہد پاشہ کو اولاد نرینہ سے مولاتعالیٰ سرفراز فرمائے۔ تین بیٹیاں ہیں۔

میری صحت کا حال یہ ہے کہ نماز پلنگ پر بیٹھ کر سامنے میز پر پوری نماز ادا کر سکتا ہوں۔ یوں حوش و حواس بالکل ٹھیک ہیں اور سب سے آخر میں یہ تمنا ہے کہ والدہ محترمہ مرحومہ کے طرف میں خود اور میرے ماموں مرحوم جن کا نام میری پھوپھی مرحومہ نے میرا رکھا ہے مولوی محمد ریاض الدین صاحب مرحوم کی جانب سے میرے بیٹے شاہد کو لے جاؤں اور مسجد نبوی میں جا کر آخر سجدہ ہو میرا دم نکلے......

آپ کی دعاؤں کے شامل ہونے کی درخواست ہے۔

باقی حالات قابل شکر ہیں بچیاں سلام عرض کرتی ہیں۔ شاہد بابا بھی سلام پیش کرتے ہیں

فقط آپ کا ناچیز مرید

احقر سید ریاض الدین

۳ اپریل ۱۹۹۷ء

مولانا زید ابوالحسن فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم گرامی جناب مولانا غلام مصطفیٰ خاں صاحب
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ نے کتاب "تحقیق" ۲ مئی کو اور کتاب "مہرانور" ۱۲ مئی کو ارسال کی ہے۔ یہ آپ کا کرم ہے اور احسان ہے۔ اللہ آپ کو خیریت سے رکھے۔ یہ عید خیر سے گزرے اور موسم اچھا ہو تو ان کتابوں کا مطالعہ عاجز کرے گا۔ یہ عاجز آپ کے واسطے دل و جان سے دعائیں کرتا ہے۔ اللہ آپ کو خیریت سے رکھے۔

والسلام

زید ابوالحسن فاروقی
۱۔جون ۱۹۹۳ء

حضرت مولانا زید ابوالحسن فاروقی صاحب علیہ الرحمہ
خاندانِ نقشبندیہ کے روشن چراغ تھے۔ بہت بڑے فاضل، محقق اور صاحبِ نسبت بزرگ تھے
کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف تھے۔ بڑے بڑے علماء اور محققین اُن کے سامنے بولنے کی
جرأت نہیں کرتے تھے۔

Marfat.com

پروفیسر سخی احمد ہاشمی

باسمہٖ - حامداً و مصلیاً

۱۰ / جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ
یوم سہ شنبہ

۱۵ / نومبر سنہ ۱۹۹۴ء
وقت ۱۱ بجکر ۵ منٹ

مخدومی و معظمی ڈاکٹر صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ کل بخیریت پہنچ کر سب کی خیریت سے مطلع ہوا۔ عمیر سلمہ کا سیٹ نمبر 187 ہے۔ پرچہ نمبر 4۔ قومی شاعری۔ باقی اینول۔
بشریٰ سلمہا کے بچے (وارث علی) کے لیے آپ نے تعویذ دیا تھا۔ عذرا سلمہا کے لڑکے طلحہ سلمہ کے لیے بھی چاہیے۔ آپ سے عرض کیا تھا۔ دونوں ۴ ماہ کی عمر اور دوست بھی ہیں۔ بشریٰ سلمہا اپنے بڑے ~~[illegible]~~ لڑکے محسن کے لیے بھی تعویذ چاہ رہی تھیں۔ خود ہی بتلا دیں گی۔ کل چلتے وقت کہا تھا۔
ناشتہ پر بھی آپ کو بلانا چاہ رہی تھیں۔
زبیر سلمہ وغیرہ آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں۔ ہاتھ میں تکلیف کی وجہ سے ٹھیک لکھا نہیں جا رہا ہے۔
امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقط والسلام محتاج دعا

ہاشمی

عمیر سلمہ ۲۲ نومبر کو کرکٹ کھیلنے راولپنڈی جا رہا ہے۔

پروفیسر سخی احمد ہاشمی میرے بہت عزیز شاگرد تھے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی ضرور عزیز ہوں گے۔ ان کے متعلق علیحدہ مضمون لکھ چکا ہوں۔

ڈاکٹر سراج احمد خاں

25/6/63 — سیہور

جناب قبلہ و کعبہ والد صاحب

السلام علیکم۔

میں یہاں خیریت سے اتوار کے روز شام کے پانچ بجے کے قریب
پہنچا۔ خدا کا شکر ہے کہ راستے میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اور
سفر میں خوب سوتا ہوا آیا۔
گکوکرا بار میں تقریباً ۱۲ بجے کے قریب پہنچا وہاں سے میں
ارواڑ تک کا ٹکٹ تقریباً ۹ روپے ۱۲ آنے کا لیا اور دو بجے کے قریب
گاڑی میں بیٹھا۔ وہاں سے تقریباً ۲½ بجے گاڑی روانہ ہوئی اور قریب
۱۵ منٹ میں مناباؤ پہنچے وہاں پر پاسپورٹ چیکنگ کرانے کے بعد
رات تقریباً ۱۱½ بجے باڑمیل پہنچے جہاں پر کسٹم چیکنگ ہوئی لیکن
انہوں نے مجھ سے کچھ بھی نہیں پوچھا بس انہوں نے میرا نام پوچھا
کیا کرتے ہو۔ کونسی کلاس میں ہو اور کیا subjects ہیں بس اتنا
پوچھا اور کہا کہ یہی آپ کی چیکنگ ہے آپ جا سکتے۔ پھر باڑمیل سے
قریب ۱½ بجے رات کی ماروار کے لئے روانہ ہوئے لیکن
ہمیں صبح کے وقت تقریباً ۶ بجے لونی میں اتر گیا کیونکہ وہاں
پر ایک گاڑی آتی ہے جس میں کھنڈوا تک کا ڈبہ ہوتا ہے۔ قریب
گیارہ بجے گاڑی آئی تھا اس میں بیٹھ کر ۲ بجے کے قریب ماروار

نورِ چشم سراج احمد خاں صحیح معنی میں آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔

Marfat.com

بیٹھا وہاں سے کھنڈوا کا ٹکٹ تو لیا جو دو روپے ۱۲ آنے کا لیا
اور اسی ڈبے میں بیٹھ گیا۔ کھنڈوا سنیچر کے دن شام کو ۵ بجے پہنچا
پھر کھنڈوا سے نرسنگ پور کا ٹکٹ بھی ۷ روپے ۲۰ نئے پیسے کا
لیا۔ نرسنگ پور کھنڈوا سے تو لیا ۳۳۵ میل ہے۔ سات
بجے شام کی گاڑی میں بیٹھا اور صبح آٹھ بجے اتوار کے دن نرسنگ
پور پہنچا۔

نرسنگ پور میں ۲ لڑکے مسلمان مل گئے تو وہ ان سے لبوں کے
لئے پوچھا تو وہ بس اسباب لے گئے تو لیا ۹ ½ بجے گاڑی
جانے والی تھی لیکن وہ خراب ہوگئی ۲ بجے وہ لڑکے اپنے گھر لے
گئے وہاں انہوں نے کھانا وغیرہ کھلایا اور ۱۲ بجے کی گاڑی
میں بیٹھا الحمدللہ اور سیونی تو لیا ۵ بجے کے قریب پہنچا۔ راستے
میں کہیں بارش نہیں ہوئی بس کھنڈوا دو دن میں اور سیونی میں
بارش ہوئی۔

نانی صاحبہ بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ ویسے یہاں سب خیریت
ہے۔ حاجی صاحب نے آپ کو بہت بہت سلام کہا ہے۔
مستان کمیل کے لڑکے انور حسن کو آپ نے -/۵۰ روپے بھجوا دیئے ہو گئے ہیں
نے یہاں لئے والد صاحب مجھ سے ۵۰/ ایک مجھ سے لے گئے ہیں۔

[illegible]

۱۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء

محترمی و مکرمی قبلہ و کعبہ ابّا جان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے اور آپ کی دعاؤں سے میں یہاں بخیر ہوں۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کے ماموں حافظ خلیل بیگ صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔ قبلہ ماموں جان اور گھر میں سب لوگ بخیریت ہیں۔ آپ کا دیا ہوا تعویز ماموں جان کو دے دیا ہے۔ سعید چچا کے یہاں گیا تھا کہ عزیز محمد صاحب نے روپے واپس کیے یا نہیں۔ معلوم ہوا کہ ابھی تک نہیں لوٹائے۔ میں نے ان کو فون بھی کیا تھا مگر مل نہ سکے۔

سعدیہ رانی و صفیہ کو پیار ظفر احمد کو دعا خالہ صاحبہ و آپا جان و ابّا و بھائی کو سلام علیک

والسلام

احقر سراج احمد خان

Marfat.com

۱۶ دالا اگی
۱۹۷۶ء

قبلہ و کعبہ جناب ابا جان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ہم لوگ بخیر و عافیت یہاں پہنچ گئے

دوسرے دن صبح آمنہ جاتے ہوئے سعدیہ

اور صفیہ کو فلیٹ میں چھوڑ آیا۔ میں زندگی

میں پہلی مرتبہ بہت ہی اچھا خواب دیکھا

کہ میں مکہ میں ہوں اور نہایت ہی خوبصورت

آواز سے اذان لاؤڈ اسپیکر پر دے رہا ہوں

وہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے انہوں نے

میری آواز کو بہت پسند کیا اور خوب سراہا۔

اسکے بعد ہی قرأت کے طریقہ سے زور

زور سے اللّٰھم لبیک پڑھ رہا ہوں اور خوب ہنس

وہ بھی بیدار ہوا تو زور زور سے پڑھ رہے ہیں ۔

خدا کرے اس خواب کی تعبیر میرے حق میں

میرے لئے دعا کریں کہ یہ سعادت نصیب ہو جائے

آمین ۔ خالہ جان کو بہت بہت سلام علیک

فقط والسلام آپ کا سراج احمد

Marfat.com

محترمی و مکرمی قبلہ جناب ابا جان صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

محترمی جناب مولوی عبدالعادی صاحب

کی خواہش ہے کہ انکے مدرسہ میں

دعا اور حلقہ ہوتا رہے تاکہ برکت

ہو جائے - اس سلسلے میں محترمی

مسعود احمد فاروقی صاحب یا حکیم رفیق صاحب

وہاں دس پندرہ (15) آدمیوں کو لیکر حلقہ

کرا دیں گے - آپ تکلیف نہ فرمائیے گا.

یہاں سب طرح خیریت ہے -

والسلام احقر

سراج احمد خان

422843.

3/8/96

Marfat.com

۷ دسمبر ۱۹۸۵ء

محترمی و مکرمی قبلہ جناب ابا جان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی مخصوص دعاؤں اور تمام لوگوں کی دعاؤں سے شاہد میاں بہت بہتر ہیں۔ آج ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کی ہڈیوں کا اپریشن قریبا ۷ بجے رات کو ہوا۔ اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہے۔ پیر میں سوجن ہے اسلئے ابھی اپریشن نہیں کریں گے۔ اور ڈاکٹر حضرات کی رائے ہے کہ شاید اپریشن نہ بھی ہو ویسے کریپ بینڈج سے ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ اسطرف اور صرف دعائیں چاہئیں۔

حلقہ کے تمام حضرات ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ اور دعا کرتے رہتے ہیں۔ عزیز میاں رات کو سوتے ہیں شاہد کے ساتھ۔ پیر اقتدار صاحب۔ انکے بیٹے مزمل۔ آصف۔ معین۔ عظیم سرفراز صاحب عمران و عمرہ وغیرہ سب خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

آپ پریشان نہ ہوں۔ فکرمند نہ ہوں۔ ویسے یقیناً آپ بے چین ہونگے۔ اگر ہمت ہو تو عمران صاحب کے ساتھ آجائیں یا پھر ۲-۴ دن بعد کسی کے ہمراہ۔ ویسے آپکی ہمت زیادہ مقدم ہے۔ سب حضرات و خواتین کو بہت بہت سلام۔

والسلام سراج احمد خاں

قبلہ و کعبہ جناب اباجان مد ظلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آج ناصر حمیدی صاحب اور
رؤف ماموں صاحب آپ کے لئے
یہ دوائیاں لائے ہیں ۔
ناصر حمیدی صاحب نے لندن یا امریکہ
سے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے
دوائیں لادی ہیں ۔
ٹیوب دن میں ۳ مرتبہ
لگا لیں ۔
اور دوا صبح ناشتہ کے بعد
اور شام کھانے کے بعد ایک
ایک گولی کھا لیں ۔
سعید کی سبحتی ہو سکا تو دہ
ہے ۔
منیر کو فرید رشید سلام مزید

سراج احمد

قبلہ و کعبہ جناب اباجان صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

محترمی و مکرمی جناب اقبال حسین زیدی مع اہلیہ صاحبہ کے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ بہت پریشان ہیں۔ خصوصی توجہ چاہئے اور دعا۔ محترم جناب غضنفر صاحب بھی دعا اور سلام فرما رہے تھے اور وہ بھی محترمی اقبال صاحب کے صاحبزادے کے سلسلے میں کوشش فرما رہے ہیں۔ آپ کا پرچہ مل گیا۔ سعدیہ کے یہاں ضیاء الدین اطلاع کرنے چلے گئے تھے۔ ابھی تک پروفیسر سید صبیح الدین صاحب کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔

—— ۰ ۰ ۰ ——

شاید شاید لاہور سے حیدرآباد بھی اتریں گے۔ فون آیا تھا تو میں نے کہہ دیا تھا۔ ان حضرات کے لئے مسز احمد خان کھانے کا انتظام کر دیں۔ عائشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے گلے میں تکلیف ہے۔ ایاز ہمدانی کے سلسلے میں دوبارہ سعید صاحب سے ملاقات کرونگا۔

سب کو بہت بہت سلام علیک۔ والسلام

۹۲

احقر سراج احمد

۱۲ اکتوبر

قبلہ و کعبہ جناب ابا جان صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ڈاکٹر حبیب صاحب عثمان صاحب کے رشتہ دار ہیں ان کو دکھلا رہا تھا انہوں نے ایکسرے وغیرہ کروائے ہیں سب کچھ ٹھیک ہے صرف گردوں میں پتھری معلوم ہوتی ہے۔ آپ کی بتائی ہوئی دوا استعمال کر رہا ہوں۔ اور مکمل آرام بھی لینے کے لئے کہا ہے۔ دوا وغیرہ کھلے استعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید کہ ناک میں بھی فریکچر ہو گیا تھا ٹھیک تو ہو گئی ہے لیکن تمام ناک میں خم محسوس ہوتا ہے۔ سعدیہ کے یہاں سب خیریت ہے سب کو بہت بہت سلام۔

والسلام سراج احمد

۶ ستمبر

Marfat.com

علامہ سید سلیمان ندوی

آپ سلسلہ سادات کی ایک مشہور کڑی سے منسلک تھے۔ آپ کا ننھیال زیدی اور ددھیال حسینی تھا۔

جمعہ کے مبارک دن ۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء کی صبح کو حکیم سید ابوالحسن کے گھر پیدا ہوئے۔ بوقت ولادت آپ کا نام انیس الحسن رکھا گیا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ ایک ایسا نام چاہتی تھی جو نومولود کے آیندہ اوج کمال کا ترجمان ہو۔ چنانچہ ایک دن ادنیٰ بہانے سے قدرت کا چاہا پورا ہوگیا۔ عین اُسی زمانے میں ایک رنگونی تاجر سلیمان ناخدا کا ایک جہاز بیرون سامان تجارت سے لدا ہوا آیا۔ جس کی دھوم گھر گھر مچ گئی۔ گھر والوں نے آپ کو بھی سلیمان کے نام سے پکارنا شروع کر دیا اور کہا کہ ایک دن اس کا شہرہ بھی گھر گھر ہو جائے گا۔ غیر شعوری طور پر انیس الحسن اور ابونجیب کے الفاظ ذہنوں سے محو ہوگئے۔ پھر جب سلیمان شعور کو پہنچے تو انھوں نے اپنا نام سید سلیمان لکھا۔

۱۸۵۷ء سے ۱۸۸۶ء تک پانچ سلیمان پیدا ہوئے مگر عمر کے تفاوت کے باوجود ایک ہی وقت میں سب کی شہرت عام ہوگئی۔ اس لیے سید سلیمان نے شروع میں تو اپنے نام کے ساتھ دیسنوی کا اضافہ فرمایا لیکن بعد میں دیسنوی کے بجائے ندوی لکھنے لگے۔ یہ اضافہ نام کے ساتھ کچھ ایسا مل گیا کہ نام کا جزو بن گیا۔

ایسے جامع الکمالات فاضل صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ وفات کے بعد بھی میری رہبری فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین

Marfat.com

۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء کو جب آپ حج کی سعادت حاصل کر کے ہندوستان پہنچے تو خان لیاقت علی خان مرحوم نے مولانا احتشام الحق تھانوی کو آپ کو پاکستان لانے کے لیے بھیجا۔ آپ جون ۱۹۵۰ء میں چند روز قیام کی نیت سے پاکستان تشریف لے آئے لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر یہیں کے ہو رہے۔

۱۹۵۲ء میں جمعیت علمائے اسلام کی صدارت منظور فرمائی اور تاحیات اس کے صدر رہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقیہ چار جلدیں۔ سیرت عائشہ، خیام، عربوں کی جہاز رانی، عرب و ہند کے تعلقات، رحمت عالم، برید فرنگ، نقوش سلیمانی، ارض القرآن (دو حصے) وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔

آپ نے اتوار ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو کراچی میں رحلت فرمائی۔

Marfat.com

دارالمصنفین اعظم گڑھ

مکرم۔ السلام علیکم

آپ کا خط مورخہ یکم دسمبر ملا تھا۔ مگر مجھے چند سفر درپیش تھے۔ اس لیے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ کا ارادہ اچھا ہے۔ امید ہے کہ آپ کی کوششوں سے ایک نئے شاعر سے ہم روشناس ہوں گے۔

ہمارے ہاں فارسی کا ذخیرہ بہت ہی کم ہے اس لیے کچھ زیادہ مدد نہیں مل سکتی۔

۱۔ حدیقہ حکیم سنائی کے آخری تاریخی شعر میں " پا نصد و بست و پنج" عموماً پایا جاتا ہے اور بعض میں " پانصد و چہل و پنج" ہے۔ عام روایت کی بنا پر ۵۲۵ھ سنائی کی تاریخ وفات ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک جس کی میں نے بھی تائید کی ہے ۵۴۵ھ تاریخ وفات قرار دی ہے۔ میرا مضمون سنائی کی تاریخ وفات پر " مصارف " میں چھپا ہے۔ اس لیے پانصد و سقت و پنج تو کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ دولت شاہ نے ۵۷۶ھ تاریخ وفات بالکل غلط لکھی ہے۔ معارف

۲۔ آپ کے سامنے حدیقہ کا مطبوعہ بمبئی نسخہ ہے جو نولکشوری سے بھی زیادہ غلط ہے۔ یہی عبارت نولکشوری میں اس طرح ہے۔

کتاب کتبه فی بغداد وارسل الی امیر الاجل برهان الدین جمال الاسلام ابوالحسن علی بن ناصر الغزنوی الملقب به برهان گر رحمته اللہ علیه

Marfat.com

بسبب طعن الطاعن فی ہذاالکتاب

اس عبارت سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ابوالحسن علی امراء میں سے تھے۔ علماء اور شعراء میں سے نہ تھے۔ گو حدیقہ کے اشعار سے انکا " سالار دین " ہونا ظاہر ہے۔ " برہان گر " سے ملقب ہونا بھی شرط ہے۔

دولت شاہ نے سید حسن غزنوی کو سنائی کے معاصرین میں شمار کیا ہے۔ (ص ۹۸ لندن)

اور سید حسن غزنوی نے دولت شاہ کے مطابق ۵۳۵ھ میں وفات پائی ہے۔ (ص ۱۰۵)

بغداد میں بزمانہ خلیفہ راشد باللہ المقتول ۵۳۲ھ سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ نے سید حسن غزنوی سے ملاقات کی (دولت شاہ ۱۰۵) سلطان مسعود بغداد میں ۵۳۰ھ میں تھا۔ اس بنا پر سنائی کے سید حسن غزنوی کے پاس خط بھیجنے کا وقت زیادہ سے زیادہ ۵۳۰ھ یا ۵۳۲ھ تک ہوسکتا ہے۔ پھر آپ نے ۵۶۵ھ میں حسن غزنوی کا بغداد میں ہونا کس طرح قرین صواب قرار دیا ہے۔

طبقات ناصری (ص ۲۳) میں ہے کہ سید حسن غزنوی نے سلطان بہرام شاہ کی تخت نشینی پر یہ قصیدہ پڑھا۔

منادی برآمد زہفت آسماں۔ کہ بہرام شاہ است شاہ جہاں

اس کی تخت نشینی ۵۱۱ھ میں ہوئی ہے۔ پھر وہ اس وقت بھی تھا جب بہرام شاہ نے سلطان سوری کو شکست دی ہے اور قتل کیا ہے (لباب الالباب۔ ۲ = ص ۲۷۶)

Marfat.com

۳۔ خزینتہ الاصفیاء ص ۲۴۶ جلد اول میں جس خواجہ ناصر الدین ابو یوسف کا ذکر ہے۔ وہ سید حسن غزنوی کے والد نہیں ہوسکتے۔ خواجہ ابویوسف چشتی مشہور صوفی ہیں۔ ان کے دو لڑکے ہیں مودود چشتی اور ابوالفتح چشتی۔ دیکھیے خزینتہ الاصفیاء صفحہ مذکور سطر آخر۔

۴۔ شیخ آذری کی جواہرالاسرار ہمارے ہاں نہیں۔

۵۔ ریاض الشعراء کا وہی مطلب ہے جو آپ سمجھے ہیں یعنی صائب نے انتخاب میں اس کو لیا ہے۔

والسلام

سید سلیمان

۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء

دارالمصنفین اعظم گڈھ

نمبر مورخہ ۱۹۳۹ء

مکرم السلام علیکم

عنایت نامہ ملا، پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے اس کی کوشش کی ہے، امید ہے کہ
آپ ہمت نہ ہار بیٹھیں گے۔ آپ اب موقوف کر دیں اگر ہم بزرگ یہ لوگ نیا ساتھ کو
دولت کی جگہ دے بیٹھے ہیں۔ آپ اس کے اخذ و ارتباط، جب تک کہ بات محقق
نہ ہو جائے قبول نہ کیجیے۔ دوسرے زمانہ میں آداب و القاب بے معنی کا بڑا استعمال تھا
تاج الدین اسد عز الدنیا والدین عضد الدولہ کہا جاتا تھا لوگ کہتے تھے یہ نام ہیں ہیں
ان سے دھوکا نہ کھانا چاہیے
دولت شاہ میں تاریخیں اور واقعات کم معتبر ہیں، آپ دیکھیں تذکرے
اور سب۔ تاریخی حیثیت اور ... حاصل ہے
میرا مضمون سنہ کی وفات پر معارف مارچ ۱۹۳۳ء میں نکلا تھا
آپ کا خط واپس جاتا ہے۔

والسلام
سید سلیمان
۲۱ فروری ۱۹۳۹ء

Marfat.com

دارالمصنفین اعظم گڑھ

مورخہ: سنہ ۱۹۴ء

مکرمی السلام علیکم

عنایت نامہ کا شکریہ۔ دیوان اور کتابوں کی اطلاع کا شکریہ۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ کتابیں دارالمصنفین کو مل سکتیں۔ کیا آپ ان کی کچھ نقول منگا سکیں گے۔ یہاں کے رفقاء ان کتابوں سے بہت کچھ فوائد اٹھا سکیں گے۔

مولانا شبلی مرحوم کا تبرک نامہ ہمارے یہاں محفوظ رہے گا۔

مولانا رحمان علی صاحب کا تذکرۂ علماء بڑا مفید ثابت ہوا ہے۔

دو کتب حاجی ذریعہ کاتب رفیع الدین خالد ہروی صاحب نے بھیجی ہیں؟

فارسی دیوان یہاں نہیں ہے۔

سوانح شبلی جلد اول ختم ہو رہی ہے۔ والسلام

سید سلیمان

۱۳ مئی سنہ ۱۹۴۰

دار المصنفین اعظم گڈھ

۸۰/۱ مورخہ: ۱۹ء

مکرم ... السلام علیکم

عنایت نامہ کے جواب میں تاخیر ہوئی۔ میں نے حسب ایمائے سامی
مولوی عبدالحق علی صاحب کی خدمت میں نیاز نامہ آج لکھا ہے۔ دیکھیے نتیجہ
کیا ہو۔ آپ اور مولوی اختر حسین صاحب اگر کوشش میں لگے رہیں گے تو
کامیابی کی امید ہے۔

حیات شبلی ابھی تک مسودہ کی صورت میں ہے۔ مگر بحمد اللہ کہ
قریب ختم ہے۔ چالیس برس کی قومی و علمی و تعلیمی دنیا کا احوال و سوانح
کا مجموعہ ہے۔

نقد و تبصرہ دوسرے حصہ میں ہوگا۔ یہ حرف سوانح و واقعات پر مشتمل ہے۔
آئندہ سال یہ مطبع میں چلا جائیگا۔ انشاء اللہ

آپ کتاب کا وقت رکھیں ہوں
اگر وسیع دس یا پانچ نسخے آپ کی تحریک سے
فروخت ہو جائیں تو ممنون ہونگا
ورنہ آپ مجبور

والسلام

سید سلیمان

۲۸ رمضان ۱۳۵۶
۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷

دار المصنفین اعظم گڑھ

مورخہ: .... سنہ ۱۹ء

مکرم السلام علیکم

عنایت نامہ کا شکریہ۔ اور "نقوش سلیمانی" کی پذیرائی پر ہدیۂ تشکر۔

پی ایچ ڈی کے لئے عنوانات زیر بحث ہیں۔ مگر ضروری ہے کہ آپکی مناسبت طبع اور ذوق کے مطابق ہو۔ حسب ذیل چند عنوانات ذہن میں آتے ہیں۔

۱- ہندوستان میں فارسی شاعر مسعود سعد سلمان سے شبلی تک

۲- ہندوستان میں ہندی علوم اور مسلمان

۳- ہندو شعرائے فارسی

۵- ہندوستان میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر اور مسلمانوں نے ہندوؤں پر کیا اثرات ڈالے۔

آپکا مضمون ادارت معارف کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

والسلام

سید سلیمان

۲۵ر اگست ۱۹۴۱ء

Marfat.com

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP (Retd).
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1, Islamabad.
Tel: (051) 826939.

۱۸ - اپریل ۹۵ء

مکرمی خاں صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۱۵ اپریل کو ملا۔ اس سے ایک روز قبل عبدالصبور خاں صاحب مع بال بچوں کے تشریف لائے تھے۔ اور آپکی بھیجی ہوئی شال اور خوشنما جائے نماز عطا کی جزاک اللہ۔ گھر کے سب لوگوں نے اسکو بہت پسند کیا۔ اس سے دو روز قبل آپکے پوتے اور انکے ماموں تشریف لائے تھے اُن سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب کرے۔

میرا نواسہ نبیل اب بفضلہ تعالیٰ اچھا ہے

آپ دعاؤں میں اسے یاد رکھئے کہ تعلیم میں کامیاب ہو اور اعزاز حاصل کرے۔

سائرہ، کلثوم اور نبیل آداب لکھوا رہے ہیں

نیازمند سید محمد

علی گڑھ کے عزیز ترین دوستوں میں سے ہیں۔ ہاکی کے ماہر، خلوص و محبت کا دریا، بے باک و بے ریا۔ انھیں کیونکر بھلایا جا سکتا ہے۔

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP, (Retd)
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1, Islamabad.
Tel: (051) 826939.

یکم نومبر ۹۵

مکرمی خاں صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ملا۔

قریشی صاحب کی بیٹی بیگم مجیب امریکہ گئی ہوئی ہیں۔ لیکن انکے ایک بھائی خالد قریشی کراچی میں مکان نمبر ا شہید ملت ~~سیلٹ~~ روڈ پر رہتے ہیں۔ انکا ٹیلیفون نمبر 4939629

امید ہے آپ کے صاحبزادے جو کراچی میں مقیم ہیں ہے۔ خالد قریشی سے ~~محمد~~ عبدالمجید قریشی صاحب کی تاریخ وفات معلوم کر سکیں گے۔

ڈاکٹر پرنسپل دین محمد صاحب کا مجھے کوئی پتہ نہیں ملا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت اور توانائی عطا فرمائے آمین۔

ساجدہ - کلثوم - صبیحہ اور نبیل آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں

نیاز مند سید محمد

Marfat.com

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP. (Retd).
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1. Islamabad.
Tel: (051) 826939.

۳۰ جنوری ۹۶ء

خدمت حالی جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مورخہ 7 رمضان المبارک ملا۔

میں وہ شعر لکھنا بھول گیا۔ جس کے متعلق میں نے لکھا تھا کہ والد مرحوم ورد کیا کرتے تھے۔ وہ شعر حسب ذیل ہے

وہ دفعتاً ڈنکے بجائے حق پرستی نے
صدا ناقوس سے آنے لگی اللہ اکبر کی

ساجدہ کلثوم جیسے اور شبیل آداب عرض کرتے ہیں

نیازمند سید محمد

طلب یہ ہے کہ ساجدہ کی صحت کے لئے جو نسخہ آپ نے تجویز فرمایا ہے اس پر انشاء اللہ عمل کریں گے اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP, (Retd).
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1, Islamabad.
Tel: (051) 826939.

۳ - جون ۱۹۹۶ء

مکرمی خان صاحب السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ابھی ابھی کرنل غازی کی بیگم کا ٹیلیفون آیا
آپ کا پیغام مجھے پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی
جسمانی کمزوری دور کرے اور آپ کو طاقت عطا فرمائے۔ اس
میری حالت بھی اچھی نہیں لکھ تو لیتا ہوں۔ پڑھ نہیں سکتا
اخبارات اور خطوط دوسروں سے پڑھواتا ہوں

دعاگو سید محمد

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP (Retd)
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1, Islamabad.
Tel: (051) 826939.

۱۲-جون سنہ ۹۶ء

مکرمی خانصاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مورخہ ۶ جون ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور طاقت عطا فرمائے
آمین - تاکہ آپ سہولت سے لکھ سکیں
آپ نے پوتوں کو حج پر جانے سے روک دیا۔ اور انکا حق شرابی
لوگوں کو دیدیا۔
آپ کے بچوں کو تو ثواب پہونچ ہی جائیگا اور وہ انشاءاللہ
آئندہ حج کر لیں گے۔ امید ہے ان شرابی لوگوں کو
ہدایت حاصل ہوگی
اللہ تعالیٰ ہمارے حاکموں کو ہدایت عطا کرے آمین
ساجدہ - کلثوم جبیں اور نبیل آداب لکھواتے ہیں
نبیل کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحیح دماغی توازن
عطا فرمائے۔ پچھلے دنوں اسکو دو مرتبہ عدم توازن کا
دورہ پڑا اور اسپتال داخل کرنا پڑا - تعلیم بھی رک گئی ہے
اسکی صحت کے لئے اور تعلیم میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

دعا گو سید محمد

Marfat.com

SYED MUHAMMAD
PPM, PSP, (Retd).
Consultant Security & Road Safety.
68, St. 32, F-6/1, Islamabad.
Tel: (051) 826939.

۲۲-جون سنہ ۹۶ء

مکرمی خالصاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مورخہ ۲۰ جون ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی پناہ میں اور اپنے کرم کے سائے میں رکھے اور تندرستی اور توانائی عطا کرے آمین

خیر و عافیت سے مطلع کرتے رہا کیجیے

ساجدہ۔ کلثوم۔ صبیحہ اور نبیل آداب لکھوا رہے ہیں۔

دعاگو سید محمد

ساجدہ کی صحت اور نبیل کی تعلیم کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں

نیازمند سید محمد

Marfat.com

۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء

مکرمی خاں صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاۃ

عنایت نامہ مورخہ ۲ اکتوبر ملا۔آپ کی علالت سے تشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔ ایک مرتبہ تقریباً ایک سال قبل آپ کی ہدایت پر ڈاکٹر معین الرحمٰن کو خط لکھا تھا۔لاہور میں شہزادی شرف النساء کے مزار کی جگہ معلوم کرنی تھی۔ڈاکٹر صاحب نے میرے خط کا جواب تک نہیں دیا۔شرف النساء کے متعلق اقبال نے لکھا ہے ۔

خاک لاہور از مزارش آسماں کس نہ دارد راز او را۔در جہاں

میرا دل ڈاکٹر معین الرحمٰن کو لکھنے کو نہیں چاہتا۔مہربانی کرکے آپ میرے خطوط انھیں بھیج دیں شاید آپ کو ، جواب دینے کی توفیق ہو ۔ میرا یہ خط بھی انھیں بھیج دیجیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو تندرستی اور توانائی عطا فرمائے آمین۔

آپ کا بھائی

سید محمد

مزید یہ کہ تحریر کی غلطیوں سے درگذر فرمائیں میری بینائی جاتی رہی ہے اور آنکھ میں برائے نام روشنی ہے میں اپنے نواسے نبیل حمید کے لیے دعا کا طالب ہوں اس کی صحت اور تعلیم کے لیے۔

شبنم رومانی

۲۸۷

۱۵۵/۳ مارٹن روڈ کراچی ۵

۷ اگست ۶۳

[illegible]

حضرت المحترم سلام و نیاز مزاج گرامی؟

[illegible]

وجہ تحریر ایک استفسار ہے وہ یہ کہ "نوحہ گستر" معنوی اعتبار سے کہاں تک درست ہے؟ کیا عربی، فارسی یا اردو کے مستند شعراء نے یہ ترکیب جائز رکھی ہے اور گستر کو [illegible] کے معنی میں لیا ہے؟ آپ کی ذاتی رائے کیا ہے؟ مفصل جواب کے لئے ممنون ہوں گا

یہ بھی تحریر فرمائیں کہ "مسیحا" کا الف ندائیہ

Marfat.com

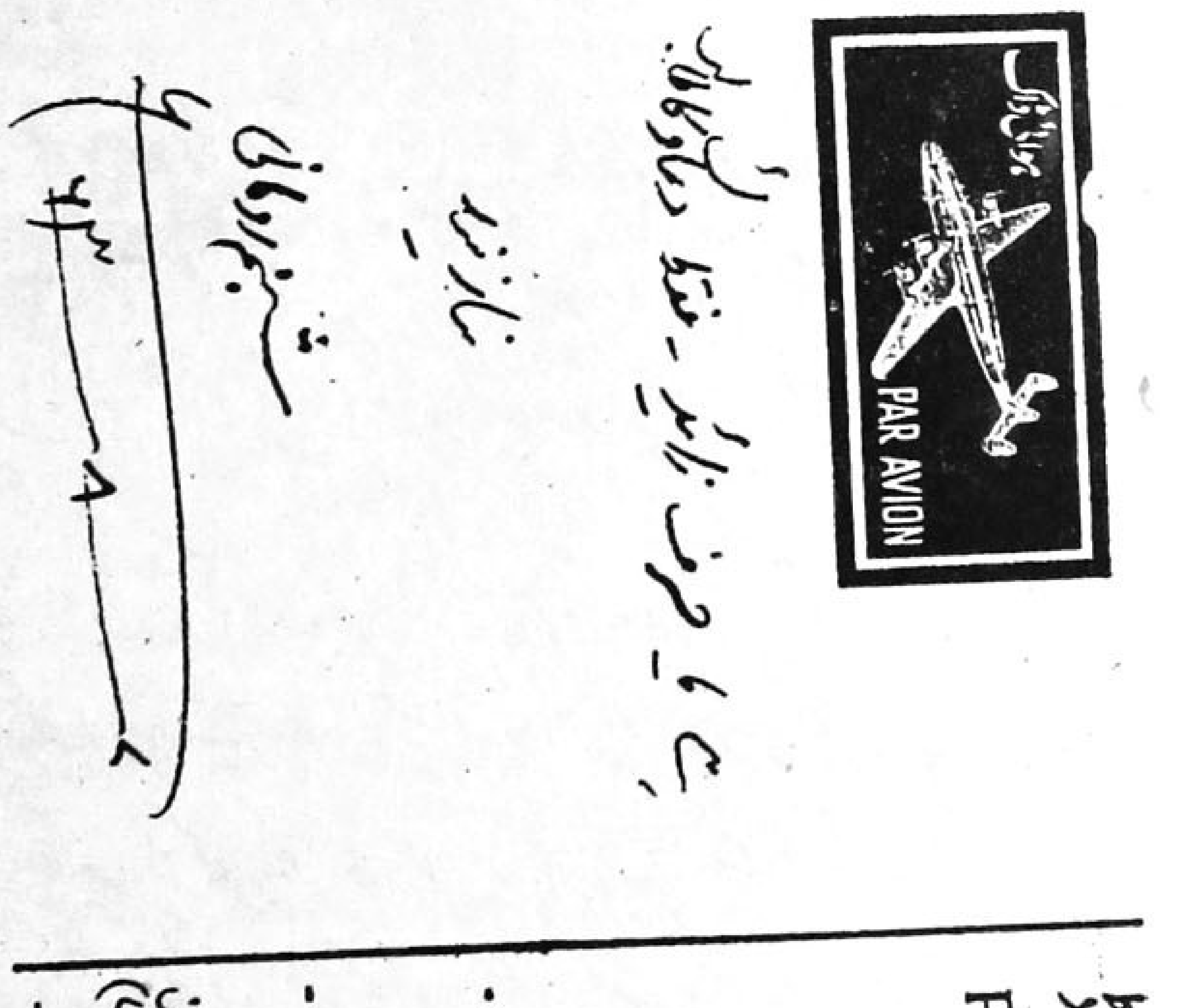
PAR AVION
POST CARD
REPLY
ADDRESS ONLY
HYDERABAD

مورخہ ۱۶ مارچ ۶۸ء

ش۔ ضحیٰ

مشفقی مکرم، حضرت، سلام مسنون، دام فیوضکم

عرصۂ دراز سے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر نہیں ہوا ہوں۔ حیدرآباد جانے، آپ کے پاس بیٹھنے، اور آپ کی دعائیں حاصل کرنے کو بہت جی چاہتا ہے۔

میں پیر کالونی میں جب تک تھا، آپ تشریف لایا کرتے تھے تو نیاز حاصل کر لیتا تھا۔ اب حال یہ ہے کہ اس شعبۂ تصنیف و تالیف کے "سلسلہ" روز و شب نے مکمل کر کے رکھ دیا ہے۔ صحت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ دو چار قدم چلنا دوبھر، قلب اختلاج کا شکار اور دماغ انتشار کا۔ پیر کالونی سے مدینۃ الجامعہ (کیمپس کا یہی ترجمہ یہاں رائج ہے!!) کے ایک مکان میں جب سے آیا ہوں، خبر تک نہیں ملتی کہ آپ کب تشریف لائے اور لے گئے۔ حالانکہ

انکسار اور تواضع اُن کی شرافت کا آئینہ ہیں۔

آپ شعبۂ اردو میں بیرونی ممتحن کی حیثیت سے اکثر تشریف
لاتے ہوں گے — مگر وائے! ہماری بے خبری!

خلیل صدیقی تو اب کلاس I (سینیئر) میں پروفیسر
ہو کر ملتان میں ہیں —— "گدا و گرما و گورستان"
اور گرد کا وہ شہر اور خلیل صدیقی!؟ — خدا انھیں
خوش رکھے — آمین! ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم دونوں
کوئٹہ کی "سنگلاخ جنت" میں محبت و رفاقت
کی بہاریں تخلیق کیا کرتے تھے، ایک یہ دن کہ
خلیل ملتان کی گرد پھانکیں اور میں کراچی کا
زہراب پیوں!! —— مگر بندگی کا شکرانہ
تو یہی ہے کہ بہر صورت ہم سب سجدۂ شکر ادا
کرتے رہیں —

اس وقت یہ عریضہ ایک خاص غرض سے لکھ
رہا ہوں — "غرض" کیا عجیب سی زحمت دے
رہا ہوں — مجھے یقین ہے کہ خلیل کی طرح مجھے اپنا

مورخہ ....

شاگرد سمجھتے ہوئے آپ یہ زحمت گوارا فرمالیں گے ۔۔
(آپ کو کچھ یاد ہوگا کہ ۱۹۴۷ء یعنی پاکستان بننے کے
بعد سے تقریباً ۱۹۵۷ء تک میں "خواہ مخواہ" شاعر
بنا ہوا تھا - وہ بھی قومی شاعر! - معلوم نہیں یہ
سوءِ اتفاق تھا یا حسنِ اتفاق کہ ماہِ نو، ادبِ لطیف،
افکار، مہرِ نیمروز وغیرہ کے علاوہ "گلوارئے پاک"
(مرتبہ قبلہ شیخ محمد اکرام صاحب)، انتخاب ماہِ نو
(جلد اول)، "نشیدِ حریت" (مرتبہ شان الحق حقی)
اور چند دیگر قومی منظومات کے مجموعوں میں میری
نظمیں بہ کثرت چھپ گئیں ـــ اور غضب یہ ہوا
کہ میری شاعری پر کچھ ایسے حضرات نے بھی
بہ اندازِ تحسین تبصرہ فرمادیا کہ مجھے اپنی تنہائی میں
میں اپنے آپ سے ہی خجل ہونا پڑا -
جو ہونا تھا وہ ہوئی ـــ زبِ الوقت اب شکر

ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنے ایک حقیر اور علم نا آشنا بندے
کو غریب الدیار بنا کر ایک بڑی نعمت عطا فرمائی -
میں اپنے متعلق کسی مغالطے میں تو کبھی بھی گرفتار
نہیں رہا — البتہ اکثر یہ سوچا کیا کہ جب اتنی ساری
اچھی بری نظمیں چھپ چکی ہیں تو کیوں نہ ان کو
یکجا کر دیا جائے — خیال ہے تمام نظمیں بصورت
دو تین مجموعوں کا مواد اکٹھا کر لوں - پہلے مجموعہ
کی کتابت بھی شروع کرادی ہے — ارادہ یہ ہے
کہ میں اپنے خرچ سے دو چار سو نسخے چھپواؤں گا
اور ان نسخوں کو اپنے بزرگوں کو اور دوستوں کو
ہدیتاً بھیج دوں گا — کہ "تحفۂ درویش" یہی
"برگ زرد" ہے !!

پہلا [illegible] مجموعہ اس ماہ کے آخر تک ان شاء اللہ چھپ
جائے گا — اس کا ایک کچا قلمی نسخہ ارسال خدمت
ہے — اس نسخے میں ادنیٰ اور اوسط (اور شاید کوئی اعلیٰ) دونوں ہیں -

Marfat.com

مورخہ ....

یہ اس لئے کہ اچھا برا دونوں سامنے آجائے ——
انتخاب کی آڑ لے کر اپنی کمزوریوں یا فنی
اور ادبی کوتاہیوں کو چھپاؤں کیوں؟ -
اس مجموعہ کی نظم کے اختتام پر میں نے واضح کر دیا
ہے کہ یہ کہاں کہی ہے؟ کب اور کس جگہ کہی گئی ہے؟ -
آپ کو بڑی سخت زحمت دے رہا ہوں مگر
دل سے مجبور ہو کر درخواست کرتا ہوں کہ ان
نظموں پر بس ایک اچٹتی سی نظر ڈال لیں اور چند
سطروں میں اپنے تاثرات تحریر فرمادیں تاکہ
یہ انتخاب بھی ہو جائے اور آئندہ کے
لئے رہبری کا انتظام بھی -
کسی طول طویل تبصرہ پر وقت ضائع نہ کیجئے گا۔
بس ایک تعارفی تحریر بطور تبرک چاہیے۔

میں نے گذشتہ دو چار برسوں میں کچھ دوسری قسم کی
نظمیں بھی کہی ہیں ـــــ ان کے عنوانات ہیں :
زندان (چراغِ راہ، کراچی)، مدینہ کی گلی (سیارہ، لاہور)
قیامِ لیل (ابتداءً عنوان "تہجد" رکھا تھا)۔ یہ نظم
بھی سیارہ میں چھپی ہے ـــــ اور نعیم صدیقی صاحب
نے بہت سراہا ہے۔ ایک سانیٹ جنگ
(بھارت پاکستان والی جنگ) کے زمانے میں کہی تھی جو
بہت مقبول ہوئی۔ عنوان ہے جوئے خونِ شہید۔
اس سانیٹ کا اخباری تراشہ آپ کے ملاحظہ
کے لیے پیش ہے۔ "قیامِ لیل" کا تراشہ بھی۔
مگر میری یہ نظمیں پہلے مجموعے میں شامل نہیں
کی گئی ہیں ـــــ اس لیے کہ زندان والی نظم
میری زندگی اور شدید شاعری کا نیا سوز ہے۔
قبلہ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے ماہِ نو کے ایک شمارہ

مورخہ ....

میں میرے متعلق کچھ ارشاد فرمایا تھا - اس کی عکسی نقل (نقل از ماہِ نو) بھی بھیج رہا ہوں - سید صاحب نے "خیابان" (پشاور یونیورسٹی) کے ضخیم خاص نمبر ("اردو زبان و ادب کا پاکستانی دور") میں اپنے ایک مضمون "پاکستانی ادب کے دس سال" میں میرے سفر نامہ ("پندرہ آگست") کا خصوصی ذکر کیا ہے - اور جناب پروفیسر شمس الدین صدیقی صاحب (پشاور یونیورسٹی) نے بھی اپنے مضمون "قومی شاعری میں اس" سفر نامہ کا اور میری نظم "کراچی" کا حوالہ دیا ہے -

خط طویل ہوگیا - بہت نادم ہوں کہ آپ کے حضور اپنی "قابلیت" بگھار رہا ہوں —— اب اجازت رخصت فرمائیے اور جس قدر جلد ممکن ہو دعاؤں سے یاد فرمائیے -

جواب میں اپنے رہائشی پتہ پر مانگ رہا ہوں اس لیے
کہ دفتر والوں پر اعتبار نہیں ——— ایک بات

اور عرض کروں؟ کراچی یونیورسٹی تشریف لائے ہوں
ایک آدھ دن، ایک دو شب، غریب خانہ پر
قیام فرمائیے۔

کاشف الحقائق کے مصنف نواب شمس العلماء سید
امداد امام اثر کے چھوٹے بھائی یوسف امام کے پوتے
ڈاکٹر اختر امام آپ کو یاد ہوں گے۔ پہلے کلکتہ میں
تھے، پھر کالمبو، پھر وزارت خارجہ میں، پھر واپس
کالمبو یونیورسٹی ——— وہ میرے ماموں زاد بھائی بھی ہیں
اور رشتہ میں میرے بڑے سالے بھی ہوتے ہیں۔ ع لے پوتہ صاحب
کے دوستوں میں تھے (یاد ہیں) — وہ کالمبو سے چند دن کے لیے ابھی آئے ہوئے تھے
اور آپ کو بہت یاد کر رہے تھے۔
استاذ محترم شیخ صدیق صاحب بیرون پاکستان گئے ہوئے تھے۔

مورخہ..................

واپس آ گئے ہیں۔ کشفی صاحب امریکہ سے واپس آ گئے ہیں۔
لسانیات میں ایم-اے کر کے ـــــ قبلہ آفتاب صاحب
"بہ انداز قدیمانہ" اپنی "روش کہنہ" پر "رواں دواں"

ہیں۔ آپ کے اردو کے شعبہ (یعنی کراچی یونیورسٹی) میں
ڈاکٹر اسلم فرخی کی بیگم فرخی مامور کی جا چکی ہیں۔
بقیہ حضرات بخیر ہیں ـــــ

پتہ ذیل میں درج ہے۔ پتہ کے ساتھ
ایک سادہ لفافہ محض اس غرض سے ملفوف ہے
کہ آپ یہ خط پڑھ کر اور منسلکہ "اوراق پارینہ"
پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر چند سطور اس لفافے
میں ڈال دیں اور پھر اسی کو دے دیں کہ ڈاک کے ٹکٹ لگا کر
مخلص۔

لفافے میں ڈال دے۔ یہ ٹکٹ تین ہیں، ایک

شوخی ہے ——— !

آپ کا عزیز

ش۔ ضحیٰ

(ش۔ ضحیٰ)

پتہ: ش۔ ضحیٰ، ایم اے (علیگ)
C-74 اسٹاف ٹاؤن
کراچی یونیورسٹی، کراچی ۳۲

حافظ شمس الدین مجازی

حدیث آل محمد کل تقی ۔ تمام فی "فوائدہ" من حدیث شیبان بن فروخ ثنا نافع بن ہرمز والدیلمی من حدیث النضر بن محمد الشیبانی عن یحیی بن سعید کلاہما عن انس رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آل محمد؟ فقال: کل تقی من أمۃ محمد ۔ ولفظ الدیلمی فقال: آل محمد کل تقی ثم قرأ إنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ ۔ وفی "الدلائل" من حدیث ابن التنخیر من حدیث شریک عن ابی اسحاق السبیعی عن الحارث الاعور عن علی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ من آل محمد؟ قال کل تقی ۔ واسانیدہا ضعیفۃ ولکن شواہدہ کثیرۃ ۔ منہا فی "الصحیحین" قولہ صلی اللہ علیہ وسلم إن آل أبی فلان لیسوا لی بأولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین

(المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ از حافظ شمس الدین سخاوی طبع علوی لکھنو) ص ۳

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیہا الا ما کان فیہا من ذکر اللہ او ادّی الی ذکر اللہ والعالم والمتعلم شریکان فی الاجر وسائر الناس ہمج لا خیر فیہم» (جامع بیان العلم وفضلہ وما ینبغی فی روایتہ وحملہ از حافظ ابن عبد البر ج ۱ صفحہ ۲۷ طبع مصر)

Marfat.com

شمس الحسن واسطی

از نامہ نگار رُو سیاہ بندہ شمس الحسن واسطی غفرلہ ۷۸۶ شمس منزل
زیر کھجور شوٹ محلہ مولویان موضع کماں (؟) مصلیا ۲۲۶۶۶۲
[illegible] وہیں ضلع بلند شہر یوپی بھارت ۳۰ جولائی [illegible]
حضرت مکرم المقام مخدوم مرجع نام گرامی جناب غلام مصطفےٰ خاں صاحب
دام برکاتہم و مدفیوضہم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ
سامی نامہ تلطف شمامہ مورخہ ۳۱ مئی شرف ورود لایا تھا
آنمکرم سے کرم جواب میں تاخیر ہوئی کیونکہ یہ بندہ دردمند حال
بیماری اعضاء البول سے چھ سات ماہ سے بلنگ نشین ہے بغیر رجوع
غیر معمولی تاخیر سے ہی یہ جواب الطلب دعا صحت و عافیت
لکھ رہا ہوں۔ یہ تاخیر اس وجہ سے اور بھی ہوئی کہ والا نامہ
صادر ہونے پر میں نے فوراً ہی نامور جناب پروفیسر [illegible]
صدیقی صاحب کو ڈاکٹر ظہیر الدین اور ڈاکٹر رفیع الدین صاحب
طلب خیریت حالات میں لکھا تھا۔ انہوں نے کوئی جواب تا
حال نہیں دیا پھر الطاف علی صاحب کو لکھنے کا ارادہ ہوا مگر
تکلیف مرض سے لکھ نہ سکا انشاء اللہ لکھوں گا اور جب
بھی جو حالات معلوم ہوں گے لکھوں گا۔ میں آنجناب سے
دریافت خوشنودی مزاج اور اپنے لئے طلب دعا سے دل شاد
رکھیے۔ اسکی معافی کا معذرت خواہ ہوں۔

میرے بڑے محسن بزرگ بخیب الطرفین تھے بہت یاد آتے ہیں۔

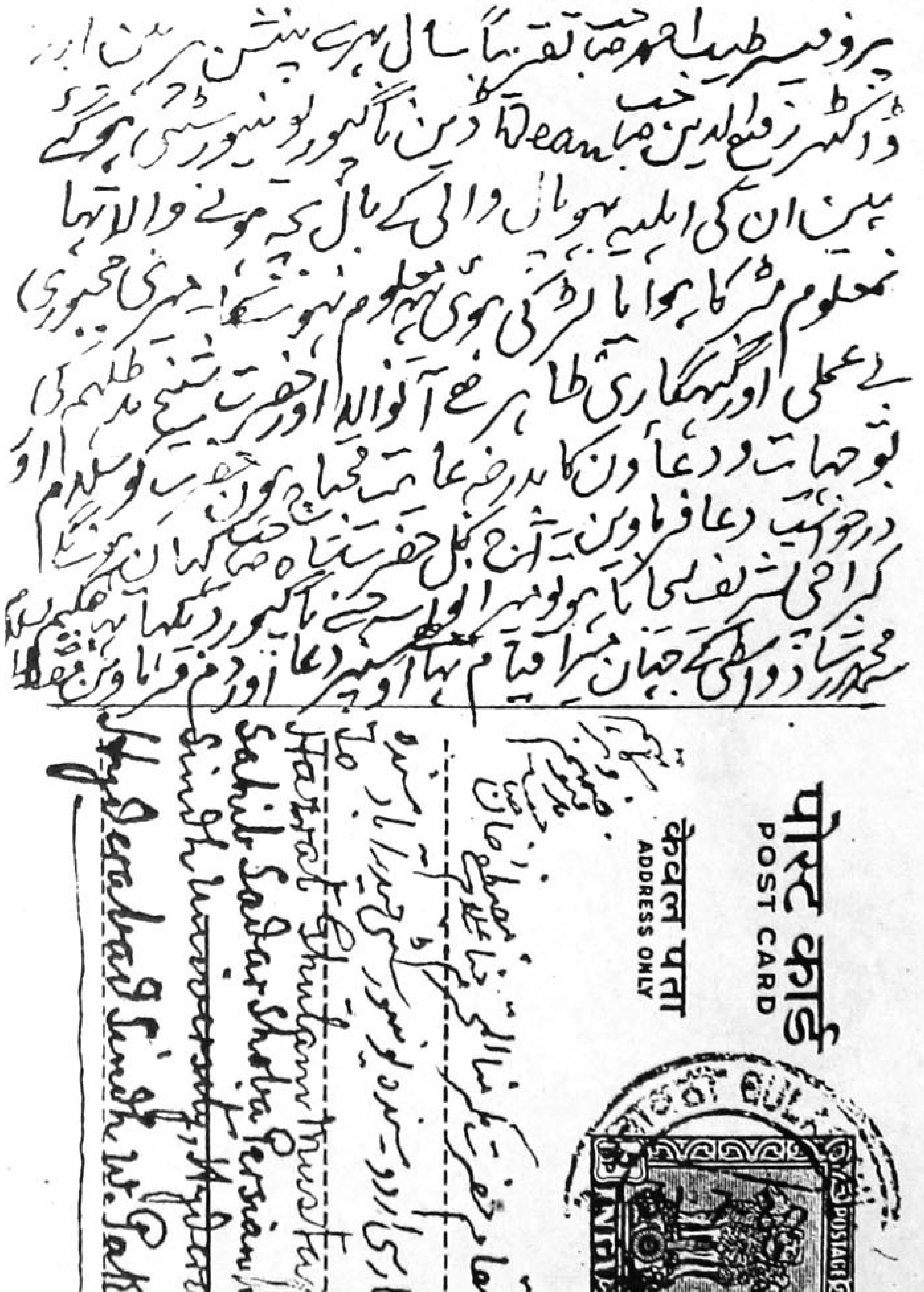
पोस्ट कार्ड
POST CARD
केवल पता
ADDRESS ONLY
Hazrat Ghulam Mustafa Khan Sahib
Sadar Shoba Persian Urdu
Sindh University Hyderabad
Hyderabad Sindh W. Pakistan

نگلا ڈوری ضلع بلند شہر یوپی ۲۸۶ شمس منزل ۵ ستمبر سنہ ۶۲ء

محتاج دعا شمس الحسن واسطی غفرلہ

جناب محترم المقام حضرت مخدومنا المحترم زید مجدہم و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عنایت نامہ شرف صدور لا کر مسرت و طمانیت بخش ہوا

مشکور یاد آوری ہوا۔ برخوردار ظفر احمد سلمہ کی صحت و عافیت

کی دعا کی اور کرونگا۔ جسکو کراچی جا کر علاج کیلئے امیدوار کیا تھا

مجھکو لکھا تھا وہ گذشتہ حکیم ... ہو کر باہر نکلا۔ تین ماہ میں

بالکل ٹھیک کر دینے کے وعدہ پر میری لڑکی وہاں ٹھہری تھی

تھی بیس روز گذرے تھے کہ دکھ کی ... کا مطالبہ شروع

کر دیا۔ یہ وجہ میں چار ہزار بھی فائدہ ہوا ہو یا تو چوتھائی رقم

دیدی جائے جب تک علاج کی تھی۔ اس نے کہا کہ جہاں جہاں

اسکا علاج ہے وہاں نہیں لگا ہی مطالبہ ہے اور فائدہ اسکو کچھ نہیں اسلئے

اسکے علاج کر دیا ہے فیصلہ کیا ہے ترک علاج برخوردار آفتاب احمد سلمہ اتوار

کو روانہ ہو کر کل دوشنبہ آرہا ہے۔ یہ وقت طبیب احمد صاحب کی والدہ محترمہ

کا لاہور میں ۲۲ اگست کو انتقال ہو گیا ہے میں نے حاجی

ڈاکٹر عمر ... صاحب کے لکھے پر خط تعزیت لکھ دیا ہے آپ بھی لکھئے

خود فیروز صاحب تو تنفس کے دورے ہو رہے ہیں۔ اور

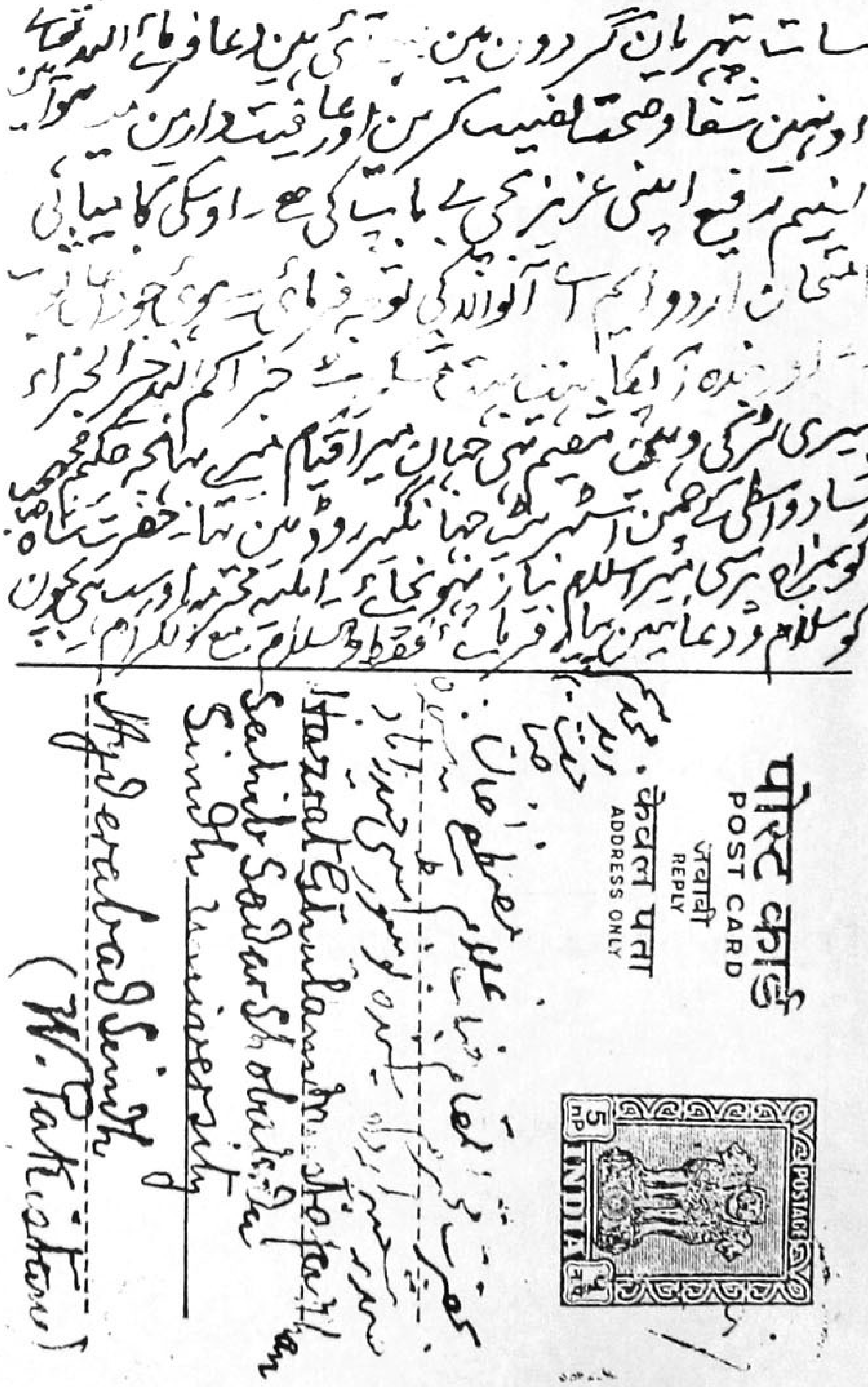
पोस्ट कार्ड
POST CARD
जवाबी
REPLY
केवल पता
ADDRESS ONLY
POSTAGE
5 nP
INDIA

Hazrat Ghulam Mustafa Khan Sahib Sadar Shoba Urdu Sindh University Hyderabad Sindh (W. Pakistan)

پروفیسر ضیاء احمد صاحب بدایونی

آپ بدایون میں پیدا ہوئے اور درس نظامیہ کی تکمیل کے بعد انگریزی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ الہٰ آباد سے ایم۔ اے (فارسی) فرسٹ کلاس فرسٹ پاس کر کے علی گڑھ کے شعبہ فارسی میں استاد مقرر ہوئے۔ وہاں تقریباً ۳۵ سال تک تعلیم دی اور شعبہ کے صدر کی حیثیت سے ایک عرصے تک فائز رہے۔ بعدہ حکومت ہند نے دہلی میں اردو لغت تیار کرانے کے لیے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بلوالیا اور ایک انعامی وظیفہ بھی دیا پروفیسر صاحب برصغیر میں ایسے شخص تھے جن کا قلم عربی، فارسی اور اردو ادب پر یکساں طور پر پورے تبحر کے ساتھ رواں دواں رہا آپ کے علمی اور تحقیقی مضامین اکثر شائع ہوتے رہے ہیں۔

دیوان مومن، قصائد مومن، لمحات، مکتوبات وغیرہ آپ کی کئی تصانیف ہیں۔

مجھ حقیر پر اُن کے احسانات کا خلاصہ یہ ہے کہ اُن کے صدقے میں کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ گیا ہوں۔ اُن کے متعلق مفصل مضمون سراج البیان میں عرض کر چکا ہوں۔

مولوی ٹولہ ۔ بدایون　　　　　　　　　　از ضیاء احمد بدایونی

۳۰ اگست ۳۷ء

عزیز سعادت آثار رقاہ اللہ الیٰ مایتمناہ ۔

بعد سلام سنت الاسلام عرض یہ ہے کہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔ نامۂ نوازش جس کا حرف حرف آپ کے خلوص و محبت ، کرم و عنایت کا ترجمان تھا موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔

الحمد للہ ثم الحمد کہ آپ کو کالج میں مناسب جگہ مل گئی۔ میں اپنے ہر شاگرد کی ترقی کو اپنے لیے سرمایہ فخر و مسرت جانتا ہوں۔ پھر آپ سے تو روابط و داد و خلوص مستحکم تر ہیں۔ یہ امر اور بھی موجب ابتہاج و سرور ہے کہ آپ نے وہاں فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور علی گڑھ کا نام روشن کیا۔ حق سبحانہٗ آپ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے ۔

امید ہے کہ آپ نے کتب نام بردہ اپنی لائبریری کے لیے منگا لی ہوں گی۔ میری اور کوئی تالیف نہیں ورنہ حاضر کرتا۔

اردو مصنّفین کی تمام مشہور کتابیں الناظر بک ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔ آپ تاریخ ، ادب ، تنقید ، تذکرہ و سوانح پر مستند کتابیں خصوصاً شبلی ، حالی ، عبدالحق ، عبدالسلام کی تصانیف ضرور خرید لیں۔ چند ادبی موضوع حسب ارشاد تحریر کرتا ہوں۔ آپ ان پر بسم اللہ کر کے قلم اٹھائیے۔

۱۔ اردو کی ترقی میں دکن کا حصہ　　　　۲۔ مرثیہ کا ارتقاء

۳۔ قدیم و جدید غزل　　　　۴۔ مومن کے طنزیات

Marfat.com

۵۔ غالب کا اثر دورِ حاضر پر ۶۔ یاسیات اور فانی

۷۔ سودا اور اون کا ماحول ۸۔ شبلی و حالی کا موازنہ

۹۔ نذیر احمد کی ناول نگاری ۱۰۔ اردو میں مختصر افسانے

ان مضامین میں آپ کو آبِ حیات، گل رعنا، شعر الہند، تاریخ اردو ادب، سیر المصنفین وغیرہ سے مدد ملے گی۔ نمبر (۱) میں "دکن میں اردو" "اردوئے قدیم" وغیرہ سے استفادہ کیجیے۔ سب سے پہلے صوفی شعراء کی خدمات کا ذکر ہو (دیکھو "صوفیاء کا ترقی اردو میں کام" از عبدالحق) سلاطین بیجاپور اور گل کنڈہ کے ادبی کارنامے۔ اون کے درباری شعراء کے تذکرے۔ آخر میں دلی کا دور۔ اون کی شاعری۔ شمالی ہند پر اون کا اثر۔ ہر حال میں اردو پر سلطنت آصفیہ کے احسانات۔ نمبر (۲) دکن میں مرثیہ کا آغاز۔ مرثیہ گو شعراء کا مختصر حال اور کلام۔ سودا کے مراثی۔ میر خلیق اور اون کا خاندان۔ میر ضمیر اور ان کے شاگرد۔ مرثیہ کے عناصر ترکیبی۔ مرثیہ کے ہیرو اور مشہور کریکٹر۔ مثالیہ اشعار۔ وقت اور فرصت ہو تو انیس و دبیر کا موازنہ۔ بلکہ عربی و فارسی میں مرثیہ کی ابتداء اور اردو میں اوس کی حیثیت بھی آجائے تو اچھا۔ کتب حوالہ موازنہ۔ روح انیس۔ یادگار انیس۔ حیات انیس۔ حیات دبیر۔ نمبر (۳) غزل کا مفہوم و تعریف۔ قدیم غزل کی خصوصیات۔ جدید غزل کا فرق اور اس کے اسباب۔ جدید غزل گو شعراء کے یہاں فلسفہ۔ تصوف متانت (عدم ابتذال)۔ علو خیال، فارسی تراکیب نمایاں ہیں۔ خارجی اوصاف۔ معاملہ بندی۔ عریانی کم ہے دیکھو "جدید اردو شاعری"

Marfat.com

مطبوعہ حیدرآباد ۔ نمبر (۴) اس مضمون میں آپ کو طنزیات رشید احمد صاحب صدیقی اور شرح دیوانِ مومن مرتبہ خاکسار سے امداد مل سکتی ہے ۔ اگر انگریزی کتب تنقید خصوصاً SWIFT کے طنزیہ مقالوں سے فائدہ اٹھایا جائے تو بہتر ۔ خود دیوانِ مومن کو پڑھیے اوس میں مثلاً کثرت سے طنزیہ اشعار ملیں گے ۔ نمبر (۵) غالبؔ حقائق نگار کی حیثیت سے۔ مثالیں دیوان سے ۔ دورِ حاضر حقائق پسندی کا دور ہے اور مغربی تعلیم کے اثر سے کوئی فرضی تخیل پر قانع نہیں۔ اقبالؔ ، عزیزؔ ، فانیؔ ، اصغرؔ کے فلسفیانہ رنگ میں غالب کی جھلک ۔ مثالیں خود اقبالؔ کا اس بارے میں اعتراف (بانگ درا) نمبر (۶) یاسیات اور اوس کا تعلق نفسیات انسانی سے۔ لکھنوی شعراء کے پُرآز تصنع ماتمی اشعار اور حقیقی یاسیات کا مقابلہ ۔ میر تقی میرؔ۔ فانی کے اشعار اور مضامین غم ۔ فانی قدرۃً مفکر اور قنوطی واقع ہوئے ہیں۔ اور مستزاد مصائب دنیوی کا اثر جن کی جھلک اون کے کلام میں ہے۔ دیکھو مقدمہ فانی از رشید احمد صاحب صدیقی۔ نیز جدید اردو شاعری۔ نمبر (۷) سوداؔ کی شاعری بڑی حد تک REALISTIC ہے۔ یعنی واقعیت پر مبنی یعنی اون کے قصائد وغیرہ میں تاریخی اور معاشرتی زندگی پر خاص روشنی ڈالی گئی ہے۔ عام فارسی و اردو شعراء کے یہاں اس خصوصیت کا فقدان ۔ سوداؔ کے کلام سے معاشرت کے مسائل کی مثالیں ۔ حوالہ کے لیے دیکھو "سوداؔ" مولفہ شیخ چاند (انجمن ترقی اردو) جو اس موضوع پر شاہ کار ہے۔ نمبر (۸) سرسید اور اون کے رفقاء کا نثرِ اردو پر احسان ۔ اون کی خصوصیات ۔ حالیؔ کی نثر سادہ ، متین اور خشک ہے اور استدلال بے لاگ

Marfat.com

اور سائنٹفک۔ اس کے برخلاف شبلیؔ کی نثر ادیبانہ اور شگفتہ ہے اور استدلال کہیں کہیں جذبات سے متاثر۔ شبلیؔ کی تصانیف متنوع ہیں۔ حالی کی نہیں۔ نمبر (۹) اس موضوع پر حال میں دہلی سے ایک کتاب "اردو کا پہلا ناول نگار" شائع ہوئی ہے۔ نیز اس کے لیے ملاحظہ ہو "تاریخ ادب اردو" از سکسینہ۔ سیر المصنفین۔ نمبر (۱۰) اس کے لیے بھی سکسینہ کی کتاب دیکھیے۔ نیز مکتبہ ابراہمیہ حیدرآباد کی کتابیں اور بعض رسائل کے طبع شدہ مضامین بھی مدد دیں گے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ کبھی کبھی خیریت سے مطلع کرتے رہو۔

والسلام

دعاگو ضیاء احمد غفرلہٗ

Marfat.com

علی گڑھ ۳۱ جنوری ۳۸ء

برادر عزیز حماک اللہ عن شر النوائب واعطاک خیر المواہب

سلام و دعا پہونچے۔ میں بفضلہ بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت کا خواہاں۔ نامہ نوازش ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اس سے پہلے عید کی تہنیت بھی موصول ہوئی تھی۔ دلی شکریہ قبول فرمایئے۔ واللہ کہ آپ کی شرافت اور سعادت کا طبیعت پر اس قدر اثر ہے کہ دل سے بے ساختہ دعا نکلتی ہے۔ میں اکثر آپ کا عنایت نامہ دوسرے اصحاب کو مثال کے طور پر پیش، کرتا ہوں۔ کہ اس مادی دور میں جب کہ استاد اور شاگرد کا رشتہ محض "کاروباری" ہو کر رہ گیا ہے۔ لوگ سبق سیکھیں۔

اگرچہ میں اس زمانہ میں زیادہ مصروف رہا اور آج کل بھی چونکہ سیشن چھوٹا اور کورس زیادہ باقی ہے۔ اس لیے وقت کم ملتا ہے۔ علاوہ بریں کچھ اور کام بھی درپیش رہتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ ضروری مشاغل کے لیے (جن میں آپ جیسے مخلص عزیز کی محبت آمیز تحریروں کا جواب بھی شامل ہے) وقت نکل ہی آتا ہے۔

ناگپور یونیورسٹی کے حالات اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے معیار کی نسبت جو آپ نے تحریر فرمایا ہے اوس سے تعجب ہوا۔ آپ نے پی ایچ ڈی کے موضوع کے متعلق استفسار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو کے کسی موضوع کے لیے زیادہ قلمی نسخوں کی امداد درکار ہوگی۔ تاریخ اور تاریخ ادب سے متعلق بھی کافی ذخیرہ کتب پیش نظر ہونا چاہیے۔ ادب دورِ مغلیہ کا بھی یہی حال ہے۔ اس لیے بہتر ہوگا کہ آپ فارسی کے کسی قدیم استاد کا دیوان مختلف

Marfat.com

نسخوں سے مقابلے اور تصحیح کے بعد جو دوسرے ریڈنگ ہوں اون کا حوالہ دے کر مع مقدمہ شائع کر دیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے ارسلان، ازرقی، عماد شہر یاری، مجیر بیلقانی میں کسی کا کلام منتخب کرلیا جائے۔ ان کے قلمی نسخے رامپور، بانکی پور اور نیز یوروپ کی لائبریریوں میں ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ذیل کے موضوعات میں سے کسی کو پسند کرلیجیے اور اوس پر جس قدر مواد اردو، فارسی یا انگریزی میں ملے سب کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیے۔

(۱) فارسی (الف) طنزیات وہجویات۔ (ب) فارسی شاعری پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں اون کی اصلیت۔ (ج) اخلاقی شاعری۔ (د) صفوی عہد اور ادب

(۲) اردو (الف) مثنوی اور اس کا ارتقاء۔ (ب) انیس و فردوسی۔ (ج) اردو ادب پر فارسی کا اثر۔ (د) فسانہ آزاد کا درجہ اردو نثر میں۔ (ہ) ناول نگاری کے مختلف دور۔

آپ غور کرنے کے بعد فیصلہ کریں کہ خود آپ کی طبیعت ان میں سے کس موضوع کو ترجیح دیتی ہے۔ اوس کے بعد مجھے مطلع فرمائیں۔ تب انشاء اللہ کتابوں اور طریقہ کار کی بابت کچھ مشورہ دے سکوں گا۔ بہرحال آپ مجھے اپنا سچا دعاگو تصور کریں۔ جو امر میرے اختیار میں ہے اوس کے لیے حاضر ہوں۔

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

علی گڑھ کا کانووکیشن اب کے بہت شاندار رہا۔ اخبار میں نظر سے گزرا ہوگا۔ زیادہ تسلیم۔

عزیزی ظفر سلمہ سلام کہتے ہیں

دعاگو

خاکسار ضیاء احمد

علی گڑھ ۴۔ مارچ ۳۸ء

عالی گہر گرامی منش زادت محبتہ۔ بعد سلام سنت خیر الانام

عرض یہ ہے کہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔ محبت نامہ جس کا ایک ایک لفظ آپ کی اعلیٰ شرافت اور پر خلوص محبت کا آئینہ دار تھا موصول ہوا۔ دل سے دعا نکلی۔ تاخیر جواب کا سبب کچھ تو کار منصبی کی مصروفیت تھی۔ کچھ یہ خیال تھا کہ موضوع کی نسبت اطمینان سے رائے قائم کی جائے۔ امید ہے کہ آپ آزردہ نہ ہوں گے۔ اب محرم الحرام کی تعطیل شروع ہوئی اور مہلت نصیب ہوئی۔ آج یکم محرم اور ۱۳۵۷ھ مقدس کا آغاز ہے (یہ خاص بات ہے کہ دوسری قوموں کے برخلاف اسلامی سال کا آغاز غم سے ہوتا ہے) اور آپ کو عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ میں شاید آپ کو لکھ چکا ہوں کہ فلاں فلاں فارسی اساتذہ کے قلمی دیوان ریاست رامپور کے کتب خانہ میں ہیں۔ علی گڑھ میں بھی رشید و طواط۔ ازرقی۔ مجد ہمگر کے مخطوطات ہیں۔ بانکی پور میں بھی کافی مواد ہے۔ مناسب ہو کہ آپ فہرست ملاحظہ کریں۔ اور بعض استادوں کا کلام دیوانوں سے یا تذکروں سے پڑھیں۔ پھر جس کے کلام کو عمدہ سمجھیں اور جس پر تاریخی مواد زیادہ ملنے کی توقع ہو اس پر کام شروع کر دیں۔ اگر میری ہی رائے پر آپ زور دیں تو میں کہوں گا حسن غزنوی بہتر ہو گا۔ پھر عماد پھر ازرقی۔ جس کو آپ پسند کریں پہلا کام یہ ہو گا کہ اوس کے کلام کی پوری نقل لے لیں۔ اوس کے بعد دوسرے نسخوں سے مقابلہ اور اختلاف نسخ کا فٹ نوٹ میں اندراج ہو۔ اس کی تکمیل کے بعد تذکروں اور

Marfat.com

تاریخوں میں جس قدر حوالے اوس کی بابت ملیں اون کو حاصل کر کے شاعر مبحوث عنہ کے حالات اور کلام پر مفصل تاریخی اور ادبی تبصرہ ہو۔

طریقہ حصول امداد یہ ہوگا کہ اپنے کالج کے اعلیٰ افسر کا خط تعارف بانکی پور وغیرہ کے سپرنٹنڈنٹ لائبریری کے نام لے کر وہاں جائیے اور چند روز رہیے۔ ریاست رامپور کے کتب خانہ جانے سے پہلے مناسب ہوگا کہ پرنسپل صاحب کی طرف سے ہوم سیکریٹری صاحب یا چیف سیکریٹری صاحب ریاست رامپور سے تمام امور بابتہ اجازت مطالعہ و قیام اول طے کر لیے جائیں۔ پھر آپ سفر اختیار فرمائیں۔ بعد کو اگر ضرورت ہو تو جیسا قاعدہ ہے آپ کے پرنسپل یوروپ کی کسی لائبریری سے مطلوبہ دیوان کا عکس کالج کے صرفے سے منگا سکتے ہیں۔ جو مشورہ وغیر آپ وقتاً فوقتاً طلب فرمائیں گے اس میں حتی الامکان مجھے دریغ نہ ہوگا۔ زیادہ کیا عرض کیا جائے۔ اب گرمی پڑنے لگی ہے۔ وہاں موسم کیسا ہے۔ اور کوئی امر قابل تحریر نہیں۔

والسلام

دعاگو ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۲۰ / ستمبر ۳۸ء

اعز و اکرام سلمہ ربہ ' ہدیہ سلام و رحمت۔

طالب خیریت مع الخیر ہے۔ آپ کے عنایت نامہ کی رسید تو دے چکا تھا۔ مگر مفصل جواب کا آج موقع ملا۔ کچھ مصروفیت کار رہی اور کچھ جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں دو عزیزوں کے انتقال کے باعث پریشان خاطر رہا۔ آپ نے تعزیت اور تسلی فرمائی ممنون ہوں۔ آپ نے کام جس اسلوب پر شروع کیا ہے وہ ٹھیک ہے مگر حالات جمع کرنے سے پہلے رامپور کے نسخے کی نقل حاصل کرلیجیے۔ اور بانکی پور میں ہو تو اس کی بھی۔ اوس کے بعد امید ہے کہ اندرونی شہادتِ کلام سے بھی شاعر کے سوانح پر کافی روشنی پڑے۔ کیوں کہ اس دور کے اکثر شاعروں کے تفصیلی حالات سے تذکرہ جات خاموش ہیں۔ حبیب گنج سے بھی شاید مدد مل سکے۔ مختلف لائبریریوں کے کیٹلاگ بھی پیش نظر رکھیے۔ وٹ اینڈ ہیومر آف پرشیا اور بزم ایران مستند کتابیں ہیں۔ دولت شاہ کے بیانات بھی احتیاط کے ساتھ قبول کرنے چاہییں۔ بہرحال تذکروں سے استفادہ اور آئندہ تذکروں کی جستجو جاری رکھیے۔ گو تھوڑا مواد ملے۔ اوس کے بعد داخلی شہادت ہے۔ تنقید کا حصہ کلُ آپ کو مرتب کرنا ہوگا۔ کتابوں میں یہ چیز مفقود ہے۔ یہاں کوئی قدیم اور نادر تذکرہ نہیں۔ مزید جستجو کے بعد پھر عرض کروں گا۔ لغت کی قسم کی کتابوں میں فرہنگ جہانگیری ایسی ہے جس میں بطور مثال اکثر قدما کے اشعار محفوظ ہوگئے ہیں۔ اوس پر بھی نظر ڈال لیجیے۔

ذوالشہادتین کا لقب ایک صحابی کے نام کے ساتھ دیکھا ہے۔ جن

Marfat.com

کی گواہی شرف خاص کے طور پر دو گواہوں کے برابر تسلیم کی گئی ہے۔ سید حسن غزنوی کے لیے اس لقب کا اطلاق سمجھ میں نہیں آیا۔ میں تلاش کروں گا اور ممکن ہوا تو کچھ اور تذکرے آپ کو بتا دوں گا۔ اشعار جن میں سید حسن غزنوی کی توصیف کی گئی ہے نہیں ملتے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔

یہاں تعطیل خزاں شروع ہو گئی۔ میں دو ہفتے کے لیے مکان جا رہا ہوں۔ اکتوبر میں آپ ضرور تشریف لائیے۔ ہم سب آپ سے مل کر مسرور ہوں گے۔

زیادہ تسلیمات۔ عزیزی ظفر احمد سلام کہتے ہیں۔

مخلص دعاگو

ضیاء احمد

Marfat.com

بدایون ۲۸-۱۲-۳۸

عزیز محترم سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد از سلام و دعا آنکہ دعاگو مع الخیر ہے اور آپ کی صحتوری کا طالب۔

دو گرامی نامے موصول ہوئے تھے جن کی رسید روانہ کر چکا ہوں۔ جواب میں کافی تاخیر ہوئی جس کی وجہ بعض مصروفیتیں تھیں۔ علاوہ بریں میری لڑکی (اہلیہ ظفر احمد) کو نمونیا ہوگیا تھا جس کے باعث حالت تشویش ناک ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر بڑا فضل کیا کہ اب اس کو آرام ہے۔ فلہٗ الحمد۔

حق سبحانہ سے امید ہے کہ آپ بھی اچھی طرح ہوں گے اور اب مرض کا اثر بالکل نہ ہوگا۔

کارت بجہاں جملہ چناں باد کہ خواہی

آپ کے سوالات کے جوابات اپنی فہم اور علم کے مطابق جیسا کہ لائبریری کی بعض کتابوں سے پتہ لگا۔ عرض کرتا ہوں۔

(۱) ہفت اقلیم کا کوئی نسخہ ہنوز نہیں ملا۔

(۲) سلجوقیوں کی تاریخ کے لیے راحت الصدور کے علاوہ ابن الاثیر ابوالفدا، ابن خلدون، حمداللہ مستوفی، میر خوند، خوند میر کی تواریخ سے کافی مدد مل سکے گی۔ نیز تاریخ بیہقی، یمینی اور فرشتہ سے سلجوقی اور آخری غزنوی سلاطین کا حال دستیاب ہوگا۔

(۳) راحت الصدور فارسی کی صرف ایک کاپی یہاں فارسی

Marfat.com

سیمینار میں ہے مگر چیئرمین صاحب کسی کے نام ایشو نہیں کرتے۔

(۴) بہرام شاہ غزنوی کے بیٹے کا نام جو تخت نشین ہوا خسرو شاہ معزالدولہ تھا۔ اوس کے بعد خسرو شاہ کا فرزند خسرو ملک تاج الدولہ ہوا۔ پھر یہ خاندان ختم ہوگیا۔ دولت شاہ میں بہرام شاہ کا نام نہیں ملتا۔ دولت شاہ یا خسرو شاہ کا ہی دوسرا نام ہے یا کوئی اور شہزادہ ہے جو تخت نشین نہیں ہوا۔ یہی معلومات لین پول کی کتاب طبقاتِ سلاطینِ اسلام سے مستفاد ہوتی ہیں۔ نیز انسائیکلو پیڈیا آف اسلام سے۔

(۵) بقول شبلی سال تصنیف حدیقہ ۵۲۵ھ ہے۔ سنائی کی سال وفات کا علی الاصح ۵۲۶ھ ہے۔ بعض نے ۵۷۶ھ بھی لکھا ہے۔ دوسروں نے سال تصنیف ۵۳۴ھ (یا ۵۳۵ھ) تحریر کیا ہے۔ سال وفات ۵۴۵ مرجّح ہے۔ (یہ رائے میجر اسٹیفنس کی ہے جو انھوں نے مقدمہ ترجمہ حدیقہ میں ظاہر کی ہے)

(۶) شعر مطلوب ظہیر فاریابی کے مجموعہ قصائد میں موجود ہے۔ سید حسن کا نہیں۔

(۷) جواہر الاسرار شیخ آذری دستیاب نہ ہوسکی۔

(۸) عزیزے سے کوئی خاص شاعر مراد نہیں، نہ یہ تخلص ہے، بلکہ کوئی غیر معین شخص مراد ہے۔ ایسا اکثر تذکروں میں دیکھا ہے۔

(۹) قزل ارسلان کی مدح سید حسن کے یہاں ہونا مشتبہ امر ہے۔

(۱۰) میرے خیال میں روٹوگراف فوٹو ہی کی ایک غیر مکمل صورت ہے۔

جو مشورہ میرے امکان میں ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ مگر

Marfat.com

دراصل اس " پیریڈ " پر مجھے زیادہ عبور نہیں ۔ مناسب ہوگا کہ آپ کسی بڑی تعطیل میں علی گڑھ یا کلکتہ (رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال) جاکر کتابوں سے مدد لیں۔ مقالہ میرے خیال میں انگریزی میں تیار کرنا چاہیے۔ غالب کی فارسی شاعری پر نہ لکھیے۔ سید حسن کے کلام میں خاص اثر ہے اور کسی نے اوس کو چھیڑا بھی نہیں ہے۔ اب آپ کا کام کلام کو صحیح طور پر ایڈٹ کرنا ہے اور تذکروں اور داخلی شہادت سے اون کے حالات کا سراغ لگانا۔ اس لیے جب تک کوئی اور بہتر موضوع نہ ملے اسی کو رکھیے۔ مجھے مختلف یونیورسٹیوں کے قواعد معلوم نہیں ورنہ اس ضمن میں کوئی مشورہ دیتا۔ تذکرے اور کیٹلاگ دیکھنے کا مجھے ہنوز وقت نہیں مل سکا۔ زیادہ کیا تحریر کروں۔ میں تعطیل میں مکان آیا ہوا ہوں۔ یکم کو انشاء اللہ علی گڑھ پہونچوں گا۔ تعجب ہے کہ ولایت میں کتابوں کے عکس کی اجرت بہت زیادہ ہے۔ یہاں بعض طلبہ کے واسطے ڈاکٹر ہادی صاحب نے جو عکس منگوائے تھے اون کی اجرتیں سو۔ سواسو روپے کے قریب تھیں۔ والسلام۔ ظفر و حبیب سلام کہتے ہیں۔

دعاگو

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۲۹۔۳۔۳۹

اعز و ارشد سلمہ اللہ الصمد۔

دعائیں پہونچیں۔ محبت نامہ آیا۔ آپکے خلوص پر دل سے دعا نکلی۔

کارت بجہاں جملہ چناں یاد کہ خواہی۔ اللہ سبحانہ سے امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ میں بھی بخیریت ہوں۔ آج کل یہاں کے اور باہر کے امتحانات کے باعث مصروفیت زیادہ ہے۔ اب تک روزانہ طلبہ کی آمد رہی۔ اب کاپیوں کی ہے۔ آپ حیدر آباد ضرور جائیے۔ امید ہے کہ کوئی مفید چیز ملے۔ اگر بہرام شاہ پر کچھ تیار ہوجائے تو کیا کہنا۔ اس میں انسائی کلو پیڈیا برٹانیکا اور انسائی کلو پیڈیا آف اسلام سے شاید مدد مل سکے۔

شعر مذکورہ پر میں نے غور کیا۔ دوم روز محرم سال ب ث م (بے ثے میم) دان الحق (۵۴۲ھ) چاٹے یا برث م (ثے میم) دان الحق۔ (۵۴۰ھ) یعنی ث م پر تاریخ کو بنی جان۔ ثر غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس کے اعداد ..، ہوتے ہیں۔ رامپوری نسخہ میں تو شعر بالکل مسخ ہوگیا ہے۔ پرانی تاریخوں میں نے یہ بات پائی کہ کسی واقعہ کا مادہ اعداد میں پورا ہوتا تھا مگر بامعنی ہونا ضرور نہ تھا۔ زمانہ طالب علمی میں مجھے بھی اس شعر سے خیال ہوا تھا کہ انوری کا مولد ہند ہے۔ مگر تذکروں سے تردید ہوگئی۔ وہ شعر میرے نزدیک الحاقی ہے۔

ہذا ماصحّ عندی والعلم عند اللہ تعلی و علمہ اتم واحکم

میرا خیال ہے کہ ان اشعار میں سکتے نہیں ہیں۔ بلکہ غیر متعارف

Marfat.com

زحافات ہیں جو متقدمین اور متوسطین مثلاً خاقانی ۔ انوری وغیرہ کے یہاں عام ہیں ۔ بہرحال اس کے بارے میں اشعار کو دیکھ کر آپ کو مشورہ دوں گا۔ مگر اپریل کے بعد ۔ مجیر کا کلام بطور انتخاب تذکروں میں دیکھا۔ دیوان نظر سے نہیں گزرا۔ راحتہ الصدور مولفہ الراوندی و مرتبہ پروفیسر محمد اقبال گب میموریل کے سلسلے میں یوروپ میں شائع ہوئی ہے۔ پتہ یہ ہے ۔ براہ راست منگانے میں زیادہ صرفہ نہیں پڑے گا۔

Messrs sLuzac & Co. 46 Great Russell Street London.W.C

زیادہ کیا نگارش کیا جائے۔ رات کا ایک بج گیا ۔ بہت نا وقت ہوگیا ہے۔ اچھا رخصت ۔ خدا حافظ

الداعی

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ۔ ۳۱ جولائی ۳۹ء

عزیز بے ریا۔ سلام و دعا قبول کیجیے۔

اور ساتھ ہی میری دلیری کی داد دیجیے کہ آپ کے نوازش نامہ کا جواب اتنے عرصے کے بعد دے رہا ہوں اور شرمندہ نہیں ہوتا۔ بات یہ تھی کہ بدایون میں جن افکار کا سامنا رہا آپ سن چکے ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی ۱۵ جولائی کو کھلی۔ جب سے اب تک چیئرمین صاحب کی عدم موجودگی (کہ وہ اب تک رخصت پر تھے) اور نئے ٹائم ٹیبل کی الجھن کے باعث وقت نہیں ملا۔ آج ذرا فرصت ملی اور جواب لکھنے بیٹھ گیا۔ علاوہ بریں آپ نے عنایتِ کرم سے خود ڈھیل دے رکھی تھی اس لیے سمجھا کہ کوئی تقصیر بجز خجلت تقصیر نہیں۔ اب اپنے سوالات کے جوابات سنیے۔

(۱) خواجہ برہان الدین کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا۔ ممکن ہے یہ مرغینانی ہی ہوں جو مشہور حنفی فقیہ گزرے ہیں (علامہ برہان الدین علی بن محمد مرغینانی مولف کتاب ہدایہ المتوفی ۵۹۳ھ) مغربانی صحیح نہیں۔ میرے خیال میں جواہر مضیہ یا دوسرے تراجم علمائے حنفیہ میں پتہ ملے گا۔ یا پھر اس دور کی تاریخوں میں ذکر ہوگا۔

(۲) سید حسن غزنوی کے نام و نسب میں عجب اختلاف ہے۔ لباب الالباب میں اشرف الدین ابوالحسن بن ناصر العلوی۔ اسی میں دوسری جگہ سید حسن۔ مجمع الفصحاء میں اشرف الدین حسن بن ناصر علوی اور دولت شاہ میں سید اشرف حسن الحسینی ہے۔

Marfat.com

میرے خیال میں لباب کا بیان معتبر ہے۔ اختصاراً حسن بھی کہتے ہوں گے۔ والد کا نام اکثر جگہ ناصر ہی ہے۔ ممکن ہے یہ لقب ہو اور محمد اصلی نام۔ دولت شاہ نے حسینی غلط لکھا ہے۔ کیوں کہ حسینی فاطمی سادات ہیں اور علوی غیر فاطمی۔ اور سید حسن کا علوی ہونا زیادہ مشہور و مستند ہے۔ سیدہ کی بابتہ صاحب تذکرہ الخواتین نے لکھا ہے کہ سیدہ بیگم بنت سید ناصر از سادات جرجان و ہمعصر رشید و طواط۔ قیاس کہتا ہے کہ ان کی بہن نہیں کیوں کہ ان کی نسبت جرجان سے نہیں دیکھی۔

(۳) میری رائے میں یہ اردو لفظ کھنڈر نہیں ہے بلکہ یقیناً کھن دز ہے جو ہر پرانے قلعہ کو خصوصاً بدخشاں کے قلعہ کو کہتے ہیں۔ جہرم بالفتح ایک مقام کا نام ہے۔ جس کے متعلق لغت میں ہے۔ درجہرم نوعے از حصیر بساط بافند کہ ممتاز ست و جہری و جہرمیہ مراد ازاں بساط۔ انگریزی لغت میں اس کی معنی Linen Cloth درج ہے۔

(۴) پسر کے معنی نوجوان بھی ہیں اور یہ لفظ بعض شعراء نے بمعنی معشوق استعمال کیا ہے سعدی فرماتے ہیں۔

گروے نشتند باخوش پسر۔ کہ ماپاکبازیم و صاحب نظر (بوستان)

اوروں کے یہاں بھی ملتا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں گے میں بھی بخیریت ہوں۔ اپنے سابق خط میں اپنے چچا صاحب کے انتقال کا حال لکھا تھا۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آپ پورے معنیٰ میں میرے ہمدرد ہیں۔ ہم کو اور آپ کو صبر جمیل کی توفیق ملے۔

Marfat.com

تاریخ مہ " سے مراد " پانچ ماہ تک " نہیں بلکہ " پانچ ماہ میں " معلوم ہوتی ہے۔ برہان الدین کی نسبت اوپر لکھ چکا ہوں۔

انسائی کلو پیڈیا آف اسلام میں پتہ نہیں چلا صاحب کے انتخاب کے متعلق آپ کا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ سَنِیّہ بروزن تذکرہ ہے یہ پہلے بھی تحریر کر چکا ہوں۔ بھوالی میں کوئی کتاب نہ تھی پر مطبوعہ نسخوں میں اور یہاں قدیم نسخوں میں دیکھا۔ میرا خیال درست نکلا اگر بروزن حیّہ پڑھا جائے تو لغت کے لحاظ سے غلط اور اگر بروزن تذکرہ پڑھا جائے (جو صحیح ہے) تو یونہی مصرعہ ہوگا۔

ترا تو سَنِیّہ بھی یوں ہے داخل حسنات

جو دراصل صحیح نسخوں میں ہے ورنہ وزن غلط ہو جائے گا۔ ضغطہ کا کوئی سوال نہیں، دیے ہوئے مصرع میں " سیّہ " (بروزن حبّہ) اور " ہی " غلط ہے۔ " ہی " کو قائم رکھتے ہوئے اگر سیہ بروزن تذکرہ بھی پڑھا جائے تو بھی وزن غلط رہتا ہے۔ لہٰذا ہی قلمزد کیجیے اور سیّہ کو صحیح کیجیے۔ آپ نے جس خلوص سے میرے غم میں تعزیت کی اوس سے یک گونہ ڈھارس ہوئی اور تاریخ جو بھیجی اوس کا شکریہ۔ زیادہ کیا عرض کیا جائے۔ امید ہے کہ دعا سے یاد رکھیں۔ والسلام ظفر و حبیب سلمہما سلام کہتے ہیں اور مزاج پرسی کرتے ہیں۔ خدا سے امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ میں بھی بخیریت سے ہوں۔ فقط

دعا گو

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۲۷ ستمبر ۳۹ء

عزیز قلبی سلمکم اللہ تعالیٰ

بعد ماہوالمسنون یہ کہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔ عرصہ ہوا مودت نامہ آیا تھا۔ جواب میں تاخیر (جس کا باعث کثرت کار ہوتا ہے) عادت سی ہوگئی ہے اور جب تک آپ کا کرم اور درگزر شامل ہے اس عادت کا ترک ہونا دشوار۔ لہذا اس کی نسبت کچھ نہیں لکھتا اور اصل جواب پر آتا ہوں۔

جس خط میں قطعہ تاریخ تھا وہ مجھے بدایون میں موصول ہوا تھا۔ اور جب ہی رسید بھی دے دی تھی۔ رسالہ کی کاپیاں پہونچی تھیں۔ شکریہ۔ نامبردہ اصحاب کو باقی کاپیاں اوسی روز بھجوادی گئیں۔ مضمون میں نے پڑھا۔ خوب ہے۔ آپ کے بعض سوالات کے جوابات سابق خط میں دے چکا ہوں۔ اشعار مذکورہ کا مفہوم اور وزن مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔ ابوالفتح کی نسبت بھی مجھے کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ انوری کا شعر غالباً یوں ہے۔

دارند بلفظ ترکی و ہندی۔ از جو دو مکارمت آت و مندہ

دوسرے لوگوں کا ذکر کرتا ہے کہ اونکے پاس تیری سخاوت اور بخشش سے گھوڑے ہیں۔ آت ترکی میں گھوڑے کو کہتے ہیں۔ مندہ بھی کسی ہندی لفظ (بمعنی گھوڑے) کی بگاڑی ہوئی شکل ہے۔

مرغینانی کی نسبت آپ کا قیاس درست ہے۔ راحت الصدور کا بیان نسبتاً معتبر و مستند ہے۔ ابوالحسن سے شاعر کی ذات مراد نہیں بلکہ یقیناً ممدوح مراد ہے۔ یہاں بھی ستمبر میں بارش خوب رہی۔ موسم بہتر ہو چلا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے آپ کی مستقلی اور کامیابی کے لیے دست بدعا ہوں۔ زیادہ کیا
نگارش کیا جائے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام
ظفر و حبیب احمد کی طرف سے سلام مسنون۔

الداعی

ضیاء احمد

۴۸۶

(۱)

علی گڑھ - ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء

سعادت پژوہ حق آگاہ سلمہ اللہ عنایتو فاہ واوصلہ الیٰ ما یتمناہ - مودت نامہ حال اور بقیہ عنایت ناموں کے جواب علی الترتیب حاضر ہیں۔

فیضی کی دوسری مثنویوں میں شاید مرکز ادوار ہی مکمل ہو سکی۔ اسکا ایک نسخہ حبیب گنج میں ہے۔ بہرحال اُسکی اور دیگر کلام کی نقل ذرا اطمینان سے حاصل کرونگا۔ انشاء اللہ المستعان۔

ابوالحسن عمرانی کا حال مجھے نہیں معلوم ہوا۔

جن نادر کتابوں کا آپنے ذکر کیا تھا اُن سے استفادہ کی کوشش کرونگا۔

فیضی کی اردو غزل کا اشتیاق ہے۔ اگر نجیب اشرف صاحب سے آپ وہ غزل نقل کرا کے منگا سکیں اور اُسکی صحتِ نسبت کے بارہ میں دریافت فرما سکیں تو خوب ہو۔

بہرام شاہ کے بارہ میں چہار مقالہ کا بیان مستند معلوم ہوتا ہے۔

میرے نزدیک "بس من نہ حسین بن حسینِ حسنم" صحیح ہے - دوسرا مصرع وزن کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ ہاں اگر یوں ہوتا "بس من نہ علاء دیں حسینِ حسنم" تو درست ہوتا۔

عباسیانم کی نسبت آپکی تحقیق بہت خوب اور صحیح ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ مصرع یونہی ہو جیسا کہ آپکا خیال ہے - دوم روز محرم سال بر فے میم دال الحق - اِس صورت میں سنہ میں بھی الجھن نہیں پڑتی۔

سید حسن غزنوی کے اشعار میں بعض مقامات صاف نہیں ہوئے - جو سمجھ میں آگئے عرض کرتا ہوں
شعر ۱ میں یاسمن میں یا کو جزوِ کلمہ نہیں بلکہ حرفِ تردید (بمعنی یا) ماننا چاہئے۔ شعر ۲ میں قافیہ نسترن ہے۔ سہواً نسریں لکھا ہوا ہے - شعر ۴ میں ایک مشتبہ حدیث کی طرف اشارہ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ میں یمن کی جانب سے رحمٰن کی خوشبو محسوس کرتا ہوں۔ شعر ۶ کا مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ممدوح سخنور بھی ہے اور ہنرور (مراد بہادر) بھی - شعر ۷ میں دلو خالد کی جگہ - شاید وطنِ خالد ہو - شعر ۸ میں پہلا خالد نام ہے اور دوسرا لغوی معنی یعنی ہمیشہ رہنے والا۔

شعر ۹-۱۰-۱۱ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ ممدوح کا فراق شعر میری شعر گوئی کا محرک ہوا ہے۔ اسکی قدر دانی نے میرے ہر ایک شعر کو سو سو شعروں کا ہمسر بنا دیا ہے۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ممدوح نے خود ہی تخلص کی تعریف میں کچھ لکھا تھا۔

شعر ۱۲ کا مصرع اول سمجھ میں نہیں آیا۔ مصرع ثانی یوں ہے۔

وردم الحمد لمن اذہب عنا الحزن است۔

شعر ۱۷ - عظمت را سزد چاہیے۔ آخر شعر میں ممدوح قرینہ سے غزنوی معلوم ہوتا ہے۔ خالد ۹ کی (دونوں کی بحر ہے ملگی نہیں) کی نسبت مجھے کچھ علم نہیں زیادہ ما وجب۔

دعاگو......
ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۱۳ مارچ ۴۰ء

عطوفی و روفی۔

آخر خط کا جواب حاضر ہے۔ اس کاغذ میں حروف پھیل جاتے تھے۔ اس لیے دوسرے پر لکھ رہا ہوں۔ شکر ہے اب والدہ حبیب کو آرام ہے۔ اگرچہ کمزوری باقی ہے۔ میں بھی بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت چاہتا ہوں دوسرا مضمون موصول ہوا۔ ظفر سلمہ آپ کی مخلصانہ عنایت کے بہت شاکر ہیں۔ مگر یہ مضمون ان کے مقصد سے ذرا غیر متعلق ہے۔ ان کا مقصد مذہب، مسلمانان ہند کی سیاست۔ اقبال کا پیام اور مسلم لیگ کی پالیسی کی حمایت و اشاعت ہے۔ اگر آسانی سے ہو سکے تو ان میں سے کسی مبحث پر اگلے ماہ کے پرچے کے لیے کوشش کریں اور اگر سردست موجود مضمون کی ضرورت اور عجلت نہ ہو تو اس کو علی گڑھ میگزین کے لیے رہنے دیا جائے۔ لیکن انتظار کرنا پڑے گا۔ اس لیے کہ میگزین کا آئندہ نمبر جولائی تک شائع ہو گا۔ مضمون لسانی خصوصیات کے اعتبار سے اچھا ہے۔ کابل میں سلسلہ ملازمت کی امید یقینی ہو تو ضرور سعی کرنی چاہیے۔ جب آپ خط لکھیں تو عبدالحمید صاحب کو میرا سلام لکھ دیں۔ کیا عرض کروں باہر جانے اور دوسرے ممالک کی سیر کرنے کی امنگ تو اکثر اٹھتی ہے۔ مگر متعدد مکروہات و علائق اور افکار و عوائق دامن تھام لیتے ہیں۔ اس لیے سر دست مجھے سفر ایران سے قاصر ہی سمجھیے۔ معلوم نہیں کہ آج کل اوپر کی راہ محفوظ ہے یا نہیں۔ نوعیتِ راہ اور حالاتِ ایران کی نسبت اگر معلومات حاصل کرنا چاہیں تو میرے لائق شاگرد

بلکہ فخر استاد ڈاکٹر غلام سرور صاحب سے جو آج کل بد قسمتی سے دفتر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں پڑے ہوئے ہیں مراسلت کیجیے اور میرا حوالہ بھی دے دیجیے وہ ریسرچ کے لیے ایران ہو آئے ہیں۔

کشف الظنون ایک ترکی عالم حاجی خلیفہ کی تالیف ہے جس میں انھوں نے عربی و فارسی کی تصانیف کی فہرست مع مختصر حال کتاب و مصنف دے دی ہے۔ امید ہے اس میں کچھ چیز آپ کے کام کی ہو۔

زیادہ سلام مسنون۔ یہاں سب سلام کہتے ہیں۔

الداعی

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۔ یکم جنوری ۱۹۴۱ء

عزیز و عطوفی زادت عنایتہ،

بعد ماھوالمسنون آنکہ آپ کا کرم نامہ کاغذات میں مخلوط ہوگیا تھا۔اس لیے جواب میں دیر ہوئی۔میں بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب میں گذشتہ ماہ میں حبیب گنج گیا تھا۔ "مرکز ادوار" وہاں مکمل ہے۔ دیوان طالب جس میں خود طالب کی تحریر کردہ غزلیات بھی ہیں نادر چیز ہے۔ مکان کا نام بیت الحبیب رکھا ہے ۔ مگر تاریخی نہیں ہے ۔ زیادہ تسلیمات حبیب احمد سلمہ سلام کہتے ہیں۔

دعاگو

ضیاء احمد

(۱) فیضی کی مثنوی ہے

Marfat.com

مولوی ٹولہ ۔ بدایون

۱۹/ جون ۱۹۴۱ئہ

سعادت آثار فتوت شعار سلمہ الغفار ۔ ہدیہ سلام پہونچے۔

نامہ عنایت ملا۔ خیریت سے آگاہی ہوئی ۔ یہ خط آپ کو حسب تحریر امراوَتی کے پتے سے روانہ کر رہا ہوں ۔ رسید و خیریت سے مطلع فرمائیے۔ میں وطن آیا ہوا ہوں۔ ۸ / جولائی تک علی گڑھ واپس جاؤں گا۔ بارش یہاں بھی شروع ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے کام کرنے کے لیے اپنے مطالعہ اور لائبریری کی معلومات کی بناء پر اساتذہ فارسی میں سے کسی استاد کا غیر مطبوعہ دیوان تجویز فرمائیں۔ بشرطیکہ

(۱) اس کا کلام بھی استادانہ ہو ۔ تاریخی اشارات بھی ملیں تو فبہا

(۲) نسخے ہندوستان کی لائبریریوں میں دستیاب ہو سکیں

(۳) مصنف کے سوانح نہ بالکل عام ہوں ۔ نہ بالکل نایاب

امید ہے کہ آپ بے تکلف اپنے مشورے سے آگاہ کریں گے ۔ فیضی پر کام کرنے کا خیال تھا مگر سنا کہ اس پر کوئی اور کام کر رہا ہے ۔ زیادہ کیا نگارش کیا جائے۔ حبیب سلمہ نینی تال گئے ہیں۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔ والسلام ۔ بچے آداب کہتے ہیں

خیر اندیش

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ۔ ۱۶ مارچ ۴۲ء

اعزو اکرم عافاہ اللہ عما یتوقاہ واوصلہ الی مایتمناہ

دعا کے بعد واضح ہو کہ طالب خیر مقرون بہ خیریت ہے۔ نامہ مودت عرصہ ہوا آیا تھا۔ اس دوران میں مصروفیت شدید کے باعث جواب نہ دے سکا۔ آج موقع ملا۔ آپ کے شاگرد سعید سے آپ کی پریشانیوں کا علم ہوا۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ آپ اور ہم سب پر فضل کرے۔ آمین بحرمتہ سید المرسلینؐ۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ آپ برابر علمی کام میں لگے رہتے ہیں۔ معارف میں آپ کا مقالہ پڑھا تھا۔ ایسے غیر معروف سلاطین کی تاریخ کی جستجو قابل ستائش ہے۔ انگریزی کی اصلاح کے لیے ضرورت ہے کہ کوئی انگریزی کا اچھا ادیب تلاش کیا جائے۔ ابوالعلا کے اشعار کی نسبت عرض یہ ہے کہ شعر (۱) صحیح ہے شعر (۲) میں ''لطیف'' سہو معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہے لطف ہو جس کے معنی نرمی اور مہربانی کے ہیں۔ یا عمادی کی رعایت میں یہ لفظ عماد ہو۔ سنا بمعنی روشنی ہے شعر (۳) کا مصرع ثانی یوں ہے۔

بہ شست باشد پشتم جو شست گشتہ دونا

پہلا شست ۶۰ (برس) کے لیے ہے اور دوسرا بمعنی حلقہ یا ہک۔ شعر (۴) میں عقد ستین (۶۰) عقد انامل کی ایک صورت ہے جس میں انگلیوں کی خاص وضع سے ۶۰ کا ہندسہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی شعر میں فِناء فَنا آیا ہے۔ یعنی ہلاکت و عدم کا احاطہ پہلا لفظ فناء بمعنی احاطہ اور دوسرا فنا

Marfat.com

(موت) ہے۔ پانچواں شعر صاف ہے۔ میں اس سے متفق ہوں کہ یہ اشعار منوچہر کی مدح میں ہے۔ اور شاعر کی عمر اس وقت ۵۵ سال کی ہوچکی تھی۔ اور اس وقت عمادی اور سنائی انتقال کرچکے تھے۔ میری رائے میں یہ عمادی غزنوی اور سنائی غزنوی ہیں۔

ان دونوں کا سال وفات یا منوچہر کا سال وفات میرے علم میں محقق نہیں۔

زیادہ تسلیمات ۔ حبیب احمد سلمہ سلام کہتے ہیں۔

دعاگو

ضیاء احمد

علی گڑھ ۱۷ جولائی ۱۹۴۳ء

سعید ازلی حفظہ الخلاق العلی۔

دعائے فلاح دارین کے بعد واضح ہو کہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔
عرصہ ہوا تو ایک خط موصول ہوا تھا اب بدایون سے واپسی پر دوسرا محبت نامہ ملا۔ حالات معلوم ہوئے اور صحت دریافت ہو کر مسرت ہوئی۔ میں بھی بفضلہ اچھا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ جبیب سلمۂ آپ سب کی دعا سے بی۔ اے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوگئے۔ آئندہ تعلیم یا ملازمت کے بارے میں ہنوز کچھ طے نہیں کیا ہے۔ آج کل وہ بدایون میں ہیں۔

آپ نے جن دو مضمونوں کی نقل چاہی ہے کسی طالبعلم سے کرا کے روانہ کردوں گا مگر اس کے لیے کچھ دنوں انتظار کرنا پڑے گا۔ آپ میرے عزیز ترین شاگرد اور مخلص ترین دوست ہیں۔ اس لیے آپ کا کام میرے لیے عین راحت ہے۔

اور کوئی امر قابل نگارش نہیں۔ زیادہ دعا و سلام مسنون

خیر طلب

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۴۳ء

اعزّ و امجد سلمہ اللہ الصمد

بعد دعا آنکہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔ مودت نامہ عرصہ ہوا تو آیا تھا۔ کچھ کام کی مشغولیت اور نیز وطن جانے کے باعث جواب میں تاخیر ہوئی۔

حبیب احمد سلمہ **Excise and Salt** کے محکمے میں کوشش کر رہے ہیں دعا کیجیے۔

یہاں جمعرات کا پہلا روزہ تھا اور شنبہ کو عید ہوئی ۔ بارش اس مرتبہ بھی زیادہ رہی ۔ جس کی وجہ سے ملیریا کی عام شکایت ہے۔ گھر میں بھی کئی بچے علیل ہیں۔ خدا فضل کرے۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ زیادہ ماھوالمسنون ۔ حبیب میاں سلام کہتے ہیں۔

دعا گو

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۱۲-۵-۴۴

صدیقی الاعز زادت معالیکم۔ تسلیم مع التکریم۔

طالب خیریت مع الخیر ہے۔ عرصہ ہوا تو نامۂ مودت ملا تھا۔ مصروفیت امتحانات کے باعث جواب میں نیز مقدمے کے دیکھنے میں تاخیر ہوئی۔ آپ کی محبت و خلوص ہے کہ تساہل پر مواخذہ نہ فرمایا۔ بہرحال اب مقدمہ جلد دیکھ کر ارسال خدمت کروں گا۔

سید احمد صاحب ناگپور سے فرسٹ ڈویژن میں ایم۔ اے ہوگئے۔ بہت خوشی ہوئی وہ آپ کے اخلاق و الطاف کے نہایت مداح اور متشکر ہیں۔ خیریت و حالات سے مطلع کرتے رہیے۔ حبیب احمد سلمہ اپنے کام پر ہیں۔ ان کی مستقلی کی دعا فرمائیے۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ اور کوئی امر قابل نگارش نہیں۔ والسلام

معارف میں آپ کے مضامین پڑھ کر کمال مسرت و فخر محسوس کرتا ہوں اللھم زد۔

دعاگو

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۴۴-۶-۷

عزیز اسعد و اسد و ارشد سلمہ اللہ الصمد

بعد دعا آنکہ طالب خیریت مع الخیر ہے۔ نامہ مودت ملا تھا۔ جس سے آپ کا قیام جبل پور معلوم ہوا۔ لہٰذا اسی پتے سے خط روانہ خدمت ہے۔ خدا سے امید ہے کہ اب آپ کا بچہ بخیریت ہو گا۔

آپ کی ادبی و علمی فتوحات پر دل سے دعا نکلتی ہے اور فخر محسوس ہوتا ہے۔ امتحانات وغیرہ کی مصروفیت کے باعث مجھے اب موقع ملا کہ مقدمے مرسلہ کو پڑھوں کاتب خوشخط مگر کم علم معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال جہاں شبہ معلوم ہوا وہاں قیاس سے درست کر دیا ہے۔ اور شدید تاخیر کی ندامت کے ساتھ یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔ مقدمہ علیحدہ رجسٹرڈ ارسال ہے۔ ازراہ کرم تاخیر کو معاف فرمائیے۔

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	ی نماید	ی
۲	۱	و تازہ	از و تازہ
.	۳	عدہ	عَدّۃ
.	۵	آیاتہ	من آباتہ
.	۶	نشر	نثر
.	۷	درے بین	درے متین
.	۱۰	افتما	اقتفاء
.	۱۱۔۱۲	برواداشتہ الخ	پرواداشتہ نیا مدکہ درر عز در سلک تالیف و تصنیف منظوم و منثور منتظم نگشتے
.	۱۳	بوقت ایں الخ	X
.	۱۴	کانہ الخ	کانہ ینظر الی الغیب من ستر دقیق
۳	۳	ذخیرہ	ذخر
.	۴	الضنین	الصنین
.	۵	بسبایہ	بشبابہ
.	۶	کیست	کنند
.	.	مقتسبان	مقتبان
.	۷	داند	دانند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۸	سبز	سرور
•	•	خز	جز
•	۹	لصبح	دریغ
۳	۹	مسخ الجہال	منع الجہال
	•.	المتوحنین	X
•	۱۰	تنتبا	X
..		معاسی	معانی
•	۱۲	مر	عمر
•	۱۳	رندہ برعمر	زبدہ عمر
•	۱۴	وصیلت	وصلت
۴	۱	براخت	دراخت
•	۲	نکرد	نِگَرد
•	۴	جمع کردہ اند	جمع کردہ آمد
•	۵	ومنشی	منشی
•	۶	سمین وتبرک	تمین وتبرک
•	۷	اذا	اذ
•	۹	داندنہ از منشی	بیند از مؤلف داندنہ از منشی
•	۱۱	برتبتی	بہ زبتّے

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۳	تخاسر نمودہ اند	تجاسر نمودہ آمد
۴	۱۴	نہ پرسیدے	نہ رسیدے
۵	۱	ناکورہ	باکورہ
٠	٠	شخ	ثمرے
٠	۲	ہلالی	ہلال
٠	۳	بیدری	بہ بدر
..		وقات	وفات
..		برلے	برزلتے
٠	۴	من صیف الخ	من صنف فقد استھدف
٠	۸	دلبفربت	بہ غربت
٠	۱۲	صعید	سعید
۶	۲	شہرہری ست	شہرہدی ست
٠	٠	یک رو	X
٠	۳	باں	ہاں
٠	۶	آیدار سنگی الخ	اے دل ار سنگی پس آخر آتش و آبت کجاست
۶	۷	یسرفراز	سرفراز
٠	۸	باصلو	بل صلوا علی الصدر الامین
٠	۱۰ (مصرع اول)	منت ایزد	منت ایزد را

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۲	تامیم	تاختیم
٠	٠	جور	حوزا
٠	۱۳	مدالح	مہ بے بینم الح در بے چینم الح

اوپر کی اغلاط کہیں یقین سے اور کہیں ظن سے صحیح کر دی ہیں۔ جہاں ظن نے بھی کام نہ دیا وہاں x بنا دیا ہے ۔ اشعار کی صحت کے لیے متعدد تذکروں کو دیکھا۔ مگر کوئی مدد نہیں ملی ۔ زیادہ کیا نگارش کیا جائے ۔ خط اور رجسٹری کی رسید سے اطلاع دیجیے۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔
میں بخیریت ہوں ۔ والسلام

دعاگو

ضیاء احمد

علی گڑھ

۲۸-۵-۵۰

عزیز و سعید ازلی سلامت۔ تسلیم

طالب خیریت مع الخیر ہے۔ حبیب احمد سلمہ کی معرفت بہرام شاہ غزنوی کی تاریخ کے اجزا ملے۔ بے شک اس تاریخی دور کو اجاگر کرنے میں آپ نے نہایت علمی و تحقیقی کاوش سے کام لیا ہے۔ میں نے وہ اجزاء پڑھے اور عنقریب روانہ خدمت کروں گا۔

میں آپ کو ایک تکلیف دینی چاہتا ہوں اور امید ہے کہ آپ جلد از جلد جواب باصواب عنایت کریں گے۔ آپ حبیب بھی ہیں اور لبیب بھی۔ اس لیے آپ سے یہ مشورہ کرنا ہے کہ میں فارسی میں کچھ کام کرنا چاہتا ہوں۔ (مثلاً کوئی دیوان اڈٹ کرنا) ہو خواہ تاریخی مگر (۱) دلچسپ ہو (۲) اس میں کام کرنے کی گنجائش ہو (۳) کسی نے اس پر کام نہ کیا ہو۔ اس لیے متوقع ہوں کہ اس قسم کے چند موضوع سوچ کر لکھ بھیجیے تاکہ ان میں سے کوئی ایک منتخب کرلوں۔ زیادہ کیا تحریر کروں۔ المنتشارُ و مؤتمن۔

امید ہے کہ مزاج بخیر ہو گا۔ یہاں بھی خیریت ہے۔ غالبؔ نمبر آپ کو رجسٹرڈ روانہ کرایا تھا۔ مگر کوئی رسید نہ آئی۔

عزیز نفیسہ خاتون ایم۔ اے اول ڈویژن میں پاس ہو گئیں۔ والسلام

خیر اندیش

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۱۷۔۱۰۔۵۰

عزیز دلہا سلامت۔ سلام مسنون

محبت نامہ موصول ہوا تھا۔ جواب میں اس لیے دیر ہوئی کہ امر مطلوب کے بارے میں کتابوں اور دوستوں سے مشورہ کر کے تحریر کرنا تھا۔ اگرچہ اب بھی عقدہ حل نہیں ہوا۔ اغلب یہ ہے کہ مصحفی نے یہ قصہ میر سے اور میر نے کسی فارسی شاعر سے لیا ہے۔ قضاء قدر نام کی فہرستوں میں متعدد مثنویاں ہیں۔ مثلاً بیدل، سرخوش، محمد سعید اشرف مسیح کاشی، سلیم طہرانی، طالب آملی، حکیم رکنا، سلیم یزدی، ضیا اصفہانی، محمد علی تسلیم، قانع مثنوی نے اسی نام پر لکھی ہیں۔ اب یہ کہ آپ کی مثنوی کس نے لکھی پتہ نہیں چلا۔ ازراہ کرم چند شعر اس کے آغاز کے اور چند درمیان کے نیز چند آخر کے تحریر فرما کر بھیجیے تو مزید جستجو کی جائے۔ جواب جلد ارسال کیجیے نادم ہوں کہ آپ کو زحمت انتظار ہوئی۔ امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔

میں بھی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں۔ والسلام

دعا گو

ضیاء احمد

Marfat.com

بیت الجبیب ایم۔یو علی گڑھ۔

۷/ نومبر ۱۹۵۳ء

عزیز محترم بارک المولیٰ لکم

بعد دعا آنکہ طالب مع الخیر ہے امید ہے کہ اب آپ کی طبیعت قرین صحت ہوگی۔ کئی روز ہوئے تو عنایت نامہ موصول ہوکر موجب مسرت ہوا تھا۔ بوجہ مصروفیت جواب میں تاخیر ہوئی۔ ہماری یونیورسٹی میں چانسلر یعنی ملا طاہر سیف الدین صاحب آئے ہوئے تھے اور کئی روز جلسے اور پارٹیاں رہیں ۔حج اور زیارت کے شرف سے سرفرازی پر دلی مبارکباد قبول کیجیے۔ جوانی میں یہ سعادت حق سبحانہ نے عطا کی یہ بھی نشان مقبولیت ہے۔ ویسے بھی دست بہ دعا ہوں کہ آپ کو نعمت ہائے دارین میسر ہو۔ آمین۔ جزاک اللہ خیر الجزاء کہ آپ ایسے مقامات پر بھی اس عاصی کو نہ بھولے ۔ خدا پاک آپ کی دعاؤں کو مقرون اجابت کرے ۔ تاریخ بہرام شاہ کا انتساب میرے نام اگرچہ میرے مقام سے زیادہ مگر آپ کے مقتضائے اخلاق کے مطابق ہے۔ دراصل آپ نے خود میری نظر میں میری قدر بڑھا دی۔ شکریہ قبول فرمائیے۔

خلیق صاحب کے تقرر سے مسرت ہوئی اگر آپ خط لکھیں تو میری دعا اور سلام لکھ دیں ۔ اس سے پہلے کوئی اطلاع نہ تھی۔ چہار مقالہ کے نوٹ میں صفحہ ۴، پر ازرقی کے تین شعر ہیں ۔ دو میں بے نوائی اور موسم کی سختی کی شکایت ہے۔

Marfat.com

کبھی کبھی خیریت سے مطلع کرتے رہیے۔ زیادہ دعا۔ میری بیوی دعا اور لڑکے سلام کہتے ہیں۔ سب اعزہ کو ماوجب کہہ دیجیے۔ ازراہ کرم رسید خط سے مطلع کیجیے۔ ظہیر نے میگزین آپ کے لیے حبیب کے نام روانہ کیا ہے۔

دعاگو

ضیاء احمد

قطعہ دعائیہ بہ تقریب مراجعت عزیز محترم الشان از ارض پاک بہ پاکستان

الٰہی ہو مبارک حج کعبہ | عزیز پر خلوص و با صفا کو
مبارک ہو زیارت مصطفیٰؐ کی | مرے پیارے غلامِ مصطفیٰؐ کو
وطن حج و زیارت کر کے آئے | مع الخیر آ کے دیکھا اقربا کو
ان آنکھوں کا مقدر جن سے دیکھا | بہارِ خانۂ ربِّ عُلا کو
زہے تقدیر ان قدموں کی جن سے | کیا طے جادۂ راہِ وفا کو
دعا ہے یہ کہ نعمت دو جہاں کی | عطا ہو اس عزیزِ بے ریا کو
دعا یہ ہے کہ اب صدقے میں انکے | یوں ہی توفیق حاصل ہو ضیاء کو

۷۸۶

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

۱۸-۳-۵۷

عزیز القدر بارک المولیٰ لکم۔ ہدیہ سلام و رحمت۔

کئی روز ہوئے تو آپ کا مرسلہ علمی تحفہ (حالی کا ذہنی ارتقاء) دو نسخوں کی شکل میں موصول ہوا تھا۔ بہت بہت شکریہ۔ بیشتر حصہ کہیں کہیں سے کتاب کو پڑھا۔ جس تحقیق و تدقیق سے یہ لکھی گئی ہے آپ جیسے فاضل سے اسی کی توقع تھی۔ ماشاء اللہ۔

یہاں شعبۂ اردو میں جذبی صاحب نے (حالی کے کلام میں سیاسی شعور) پر thesis پیش کی تھی جس پر ان کو ڈاکٹریٹ ملی ہے۔

امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ بخیر ہوں گے۔ والسلام۔

خیر اندیش

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۱۲۔۷۔۵۷

عزیز گرامی قدر۔ سلام مسنون دعا مشحون

"علمی نقوش" کے دو نسخے موصول ہوئے۔ بہت بہت شکریہ۔ اگرچہ کُل ابھی نہیں پڑھ سکا تاہم جس قدر پڑھا وہ آپ کی فاضلانہ جستجو اور تحقیق کی نہایت عمدہ مثال ہے۔ حق سبحانہٗ آپ کے رشحاتِ قلم سے اہل علم کو تا دیر مستفید رکھے۔ ایک نسخہ میں نے رکھ لیا دوسرا کس کو دے دیا جائے۔ اس سے پہلے "حالی کا ذہنی ارتقا" کے چار نسخے پہونچے تھے وہ حسب ذیل تقسیم کیے گیے خود۔ ظہیر احمد سلمہ۔ رشید صدیقی صاحب اور سرور صاحب

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ یہاں خیریت ہے۔ والسلام

آپ نے مقدمے میں میرا جو تذکرہ کیا ہے وہ آپ کے کمال اخلاص و اخلاق کا آئینہ دار ہے جزاک اللہ خیر۔

مخلص

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۸-۸-۵۷

فاضل جلیل و جبر نبیل زادت مداد حکم۔ سلام و تحیت

عنایت نامہ مل کر کاشف احوال ہوا "علمی نقوش" کا ایک نسخہ میرے پاس ہے دوسرا ظہیر سلمہ دہلی لے گئے۔

آپ کا سابق خط مجھے نہیں ملا۔ کتاب "فارسی پر اردو کا اثر" یہاں نہیں ہے۔ بدایوں میں ہے۔ اس کے علاوہ میں اس میں کیا اصلاح اور اضافہ کروں گا۔ آپ نے کافی کاوش سے لکھی ہے۔ تاہم آپ فرماتے ہیں تو میں دیکھ لوں گا۔ اور اپنی رائے سے مطلع کروں گا۔ مگر دشواری یہ ہے کہ کتاب یہاں موجود نہیں ہے۔ انجمن سے بھی ضرور تحریک کروں گا مگر مجھے شبہ ہے کہ پاکستان کی چیز انجمن چھاپے اگرچہ علمی مسائل میں ایسی مغائیرت ناروا ہے۔

امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

لڑکے آداب کہتے ہیں۔

مخلص

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۸-۱-۵۸

سعید نبیل فاضل جلیل بارک المولیٰ لکم۔ السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔

خط آیا مژدہ خیریت لایا۔ میں علیل تھا۔ اب بفضلہٖ اچھا ہوں۔ البتہ بیوی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ دعا کیجیے وہ بھی دعا کہتی ہیں۔ آپ نے جس محبت و سعادت سے پرسش حال کی ہے اس پر دل سے دعا نکلی۔ ویسے ہی حق سبحانہٗ سے آپ کے لیے سعادت دارین کا مستدعی رہتا ہوں۔ جہاں تک تفحص کیا عثمان مختیاری کا کلام یا اس پر کوئی کتاب ایران سے شائع نہیں ہوئی۔ اس پر بحث مجلس شورائے ملی کی فارسی مخطوطات کی فہرست ص ۴۰۳-۴۰۵ پر اور مدرسہ سپہ سالار کی فہرست جلد دوم ص ۲۷۰-۲۷۲ پر ملے گی۔ تربیت نے مجلہ مہر سال پنجم (آذر ۱۳۱۶) کے ص ۴۵۳-۴۵۶ پر اس کے حالات لکھے ہیں۔ قزوینی نے چہار مقالہ (ص ۱۵۰-۱۵۱) میں یہی کچھ تحریر کیا ہے۔ نیز سعید نفیسی نے تاریخ بیہقی جلد سوم کے صفحات ۱۲۷۳-۱۲۷۹ پر مختیاری کے چند قصائد نقل کیے ہیں۔ یہ بھی ماشاء اللہ آپ کی لیاقت و سعادت ہے کہ عزیزوں کی خدمت و اعانت اس خوشدلی سے کرتے ہیں جزاک اللہ خیرا۔ امید ہے کہ آپ کا مزاج قرین عافیت ہوگا۔ یہاں کے حالات بدستور ہیں۔ زیادہ دعا و سلام۔ لڑکے آداب کہتے ہیں۔

اخلاص کیش

ضیاء احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۵-۱-۵۹

فاضل جلیل و عزیز نبیل سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد ماہوا المسنون آنکہ طالب خیریت مع الخیر ہے ۔ مودت نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا ۔ آپ کی کتاب کے بارے میں کیا مشورہ دوں آپ ماشاء اللہ خود صاحب فضل ہیں ۔ میرے متعلق جو کچھ لکھا ہے یہ آپ کی سچی محبت کا اثر ہے ۔ میرے خیال میں عنصری ، فرخی ، سنائی وغیرہ کے دواوین میں جو ایران سے مکمل تبصرہ و تصحیح و تحشیہ وحل لغات کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ کچھ ہندی الفاظ مل جائیں گے علاوہ بریں فارسی پر ہند کے اثر کے ضمن میں سیکڑوں الفاظ ایسے ہوں گے جو فارسی دانانِ ہند نے اپنی کتابوں ، سرکاری مراسلات اور رسائل انشاء میں برتے ہیں۔ بکثرت عربی و فارسی الفاظ و تراکیب کو ہم ہندیوں نے تلفظ و معنی میں تبدیل کر کے لے لیا ہے ۔ مثلاً غصہ ، سلوک ، مہتر ، شادی ، غریب ، تنخواہ ، مرغ ، گلاب ، وغیرہ ۔ اس قسم کی مثالیں کئی سو سے تجاوز ہوں گی۔

زیادہ کیا تحریر کروں ۔ امید ہے کہ آن عزیز بفضلہ بخیر و عافیت ہوں گے۔

والسلام ۔ بیوی دعا اور لڑکے آداب کہتے ہیں ۔ سب اعزہ کو دعاء و سلام

دعا گو

ضیاء احمد

علی گڑھ - ۱۵ ؍ ۱۹۵۱ء

محبی و عزیزی اوصلہ اللہ الیٰ ما یتمناہ - سلام مسنون و دعا ہوں ۔

صحیفۂ اخلاص مودت موصول ہوکر باعث مسرت ہوا - طالب خیریت

مع الخیر ہے - نصیر سلمہ کے بارے میں آپ نے از راہ محبت

جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے بڑی ڈھارس ہوئی اور

دل سے دعا نکلی - اسے وقت تو خوش کر وقت ا خوش گردی

میں چند روز کو وطن جا رہا ہوں - واپسی پر ا نکے بارے میں

ضروری امور سے مطلع کروں گا -

مضمون اور ادبی جائزے موصول ہوئے - آپ کے فرمانے

کے بموجب پڑھ کر اپنی رائے تحریر کروں گا -

زیادہ دعائے ترقی دارین - لڑکے سلام عرض کرتے اور

بیوی بہت بہت دعا کہلاتی ہیں -

دعاگو و دعاخواہ

ضیاء احمد

Marfat.com

پانچ — مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (عید مبارک) ۱۰ — ۳ — ۶۱

سیدی الاماثل بارک اللہ المولیٰ تعالیٰ — تحیہ مسنونہ — عنایت نامہ ملا تھا جس کا جواب ارسال کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد "ادبی جائزے" اور "نیا دور" موصول ہوئے — آپ کے مقالات عالمانہ ہیں — خصوصاً "ثقافتی اردو" نہایت پُر از معلومات اور دلچسپ ہے — ماشاءاللہ — اگر مناسب سمجھیں تو اس میں "بزم آخر" اور "مشرقی تمدن کا آخری نمونہ" سے اضافہ کر سکتے ہیں۔ البتہ بحور کے متعلق مجھے کسی قدر اختلاف ہے — مثلاً "الٰہی ہو گئیں الخ" (ص [illegible]) اس کا وزن جو ڈاکٹر صدیقی نے بتایا ہے وہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ یہ تو بحر متقارب ۱۶ رکنی اثرم ہے — یعنی فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعلن فع — اسی طرح دریائے لطافت کی بحروں کو ہندی پنگل کہنا کہاں تک درست ہے۔ جب کہ دونوں صاف بحر ہزج میں آتی ہیں۔ علیٰ ہذا —

برخوردار نصیر احمد صدیقی کے متعلق آپ نے جو ہمت افزا کلمات لکھے ہیں ان سے بھی خوشی ہوا اور دل سے بے ساختہ آپ کے حق میں دعا نکلی۔ نصیر نے بی ایس سی تھرڈ ڈویژن میں — اور ایم اے (فارسی) سیکنڈ میں کیا ہے — بی ایس سی کے مضامین فزکس — ریاضی اور [illegible] تھے — اسپورٹس اور رائڈنگ کے سرٹیفکٹ بھی حاصل کئے ہیں — براہ کرم یہ بتائیے کہ آیا اب وہاں کی حکومت کسی کو نیشنل بناتی ہے یا نہیں — نیز یہ کہ اگر رائے ہو اور وہاں اچھے امکانات ہوں تو نصیر دو سال کے بعد علی گڑھ سے پی ایچ ڈی کر کے آئیں — مفصل امور سے مطلع فرمائیے — امید ہے کہ آپ مع اعزہ بخیریت ہوں گے — یہاں بھی خیریت ہے۔

Marfat.com

بدر باغ۔ علی گڑھ

۶۳-۸-۹

عزیز دلہا سلامت۔ سلام مسنون پہونچے

محبت نامہ مل کر کاشف احوال ہوا۔ آپ کا ہندوستان آنا معلوم ہوا۔ مگر اس کا افسوس رہا کہ ظہیر سلمہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ اور علی گڑھ آنے کی اجازت نہیں ملی۔ نصیر مد عمرہ کے بارے میں آپ نے جو تحریر فرمایا ہے اس سے دل کو مسرت ہوئی خدائے پاک آپ کو خوش رکھے۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی

فی الحال صرف چند قلمی کتابوں کی فہرست ارسال ہے۔ جو قیمتیں درج ہیں وہ قطعی نہیں ہیں۔ ان میں کمی کی جاسکتی ہے مگر حد مناسب تک۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پوری سعی کریں گے اور جواب باصواب سے مطلع فرمائیں گے۔

شرف الدین صاحب آئے ہوئے ہیں۔ چند روز علی گڑھ رہیں گے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ زیادہ کیا نگارش کروں۔ امید ہے کہ آپ مع اعزہ بخیریت ہوں گے۔ یہاں بھی خیریت ہے والسلام۔ بیوی بہت بہت دعا کہتی اور لڑکے سلام عرض کرتے ہیں۔

خیر اندیش

ضیاء احمد

بدر باغ۔ علی گڑھ

۲۷-۵-۶۴

فخر الاماثل بارک المولیٰ لکم۔ ہدیہ سلام و رحمت مزاج گرامی

مودت نامہ مل کر موجب مسرت ہوا۔ حق سبحانہٗ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ کو دوبارہ سعادت حج و زیارت یسر آئی اور بحمد اللہ مع الخیر واپسی ہوئی۔ مبارک

اک وہ کہ جن کو بار ملا بزم خاص میں
اک ہم کہ گرد راہ گزر دیکھتے رہے

یہ امر مزید اطمینان و امتنان کا باعث ہے کہ آپ نے اس فقیر کو دعا میں یاد رکھا۔ جزاک اللہ قطعہ تاریخ کا تحفہ پیش ہے۔

آئے دوبارہ کعبہ (۱) سے حج کر کے مصطفیٰ
کیوں کر نہ جان و دل سے خوشی اس کی ہم کریں
تاریخ کی تلاش اگر ہے تو اے ضیاء
(بیت الحرام) آپ مکرّر رقم کریں

۶۹۲ x ۲ = ۱۳۸۴ھ

ڈاکٹر سمیع الدین تاریخ ادب انگریزی میں مرتب کر رہے ہیں۔

---

(۱) حقیقتہً یہ ڈاکٹر صاحب کا تیسرا حج تھا مگر مکتوب نگار نے اسے دوسرا حج سمجھا۔

Marfat.com

والسلام مع الاکرام۔ بیوی دعا اور بھائی سلام کہتے ہیں۔ اور سب مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ظہیر سلمہ کی طرف سے سلام شوق و تبریک

مخلص

ضیاء احمد

Marfat.com

۲۸۶

دہلی - ۱۰ اپریل ۱۹۶۷ء

فخر الاماثل بارک المولیٰ لکم - ہدیۂ تسلیم و تحیت ۔

صحیفۂ مودت صادر ہوا اور حجاز سے مع الخیر مراجعت
کی اطلاع ملی - الحمد للہ ثم الحمد للہ - حق سبحانہٗ
قبول فرمائے اور مزید دینی اور دنیاوی کامیابیاں
عطا کرے - آپ نے اس ناکارہ عاصی کو
اس جوار پاک میں یاد رکھا - رب کریم اسکی
جزائے خیر دے -

آپ کے [illegible] اور مبارکباد پیش کرنے میں
بیوی کی بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہے
زیادہ دعا دیں -

مخلص
ضیاء احمد

Marfat.com

صدر شعبۂ فارسی دہلی یونیورسٹی

۴۸۶ دہلی - ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۹ء

الفاضل الاعز بارک المولیٰ لکم - السلام علیکم و علیٰ من لدیکم

معرفت نامہ مل کر کاشف احوال ہوا - میں بحمد اللہ تعالیٰ

مع اعزہ بخیر ہوں - آپ کی ناسازی طبیعت سے تردد ہے

علاج و پرہیز پر پوری توجہ کی ضرورت ہے - اگرچہ

میں کیا اور میری دعا کیا - تاہم ہند اور بیرون ہند میں

عامۂ مسلمین کے لئے دعا کے ساتھ اپنے عزیزوں اور دوستوں

کے لئے نام بنام دعا کرتے ہوئے آپ کی عمر اور ترقی

مدارج کے واسطے درگاہ رب العزت میں التجا کرتا ہوں

کریم کارساز بطفیل حبیب فضل فرمائے -

بیوی کی بیماری بہت طول کھینچ گئی ہے - اور بہت کمزور

ہو گئی ہیں - وہ بھی آپ کو دعا کہتی ہیں - آپ کے بھائی

سلام عرض کرتے ہیں - اپنے متعلقین اور بچوں کو دعا

کہہ دیجئے -

خیر اندیش

ضیاء احمد

Marfat.com

حضرت قاری ضیاء الدین احمد

آپ قصبہ نارہ، ضلع الہ آباد میں۔ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ خاندان کے کچھ افراد ان کو انگریزی کی تعلیم دلوانا چاہتے تھے لیکن ان کی والدہ صاحبہ نے ان کو دینی تعلیم کے لیے متوجہ کیا۔ پہلے انھوں نے قرآن پاک حفظ کیا اور درس نظامیہ شروع کیا لیکن کچھ عرصے کے بعد مکہ معظمہ سے قاری عبدالرحمٰن مکیؒ علیہ الرحمۃ کی آمد کی خبر سن کر ان کی خدمت میں پہنچے اور درس نظامیہ کے ساتھ ساتھ پہلے روایت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ، پھر قراءتِ عشرہ تک کی سند حاصل کی۔ ابھی بمشکل اٹھارہ سال کے تھے کہ ان کو امروہہ میں تجدید و قرائت پڑھانے کے لیے جگہ کی پیش کش کی گئی۔ وہاں ایک عرصے تک رہنے کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا عین القضات علیہ الرحمہ نے مدرسۂ فرقانیہ میں ان کو صدر مدرس مقرر کیا۔ یہ وہی مدرسہ ہے جہاں قاری صاحب کے شاگرد قاری نذر محمد صاحب، قاری محمد صدیق صاحب، قاری عبدالمالک صاحب، قاری ابرار احمد صاحب جیسے مشہور اساتذۂ فن تیار ہوئے اور ملک کے گوشے گوشے میں انھی کے فن سے یہ فن عام ہوا۔ قاری ضیاء الدین صاحب کی کتاب ضیاء القرأت بکثرت مرتبہ شائع ہوئی ہے اور بہت مقبول ہوئی ہے۔ ان کی عربی تصنیف خلاصۃ البیان مکہ معظمہ میں بھی درسیات میں شامل رہی ہے۔ زہد و تقویٰ اور شریعت کی پابندی میں ایسے بہت کم بزرگ نظر آتے ہیں۔

۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء میں الہ آباد میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

علی گڑھ۔ ۲۹ / فروری ۱۹۴۰ء

محب مکرم جناب مولوی صاحب زید لطفہ،

بعد سلام مسنون آنکہ محبت نامہ مجھ کو الہ آباد میں وصول ہوگیا تھا۔

حضرت عموی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بابت جو کچھ جناب نے تحریر فرمایا بالکل درست ہے۔ میرے تو بزرگ ہی تھے۔ جہاں جہاں خبر پہنچی سب کو بہت قلق ہے۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ جناب نے ان کے وصال کی قطعہ تاریخ جو تحریر فرمائی ہے جس کے ہر مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے بہت عجیب ہے۔ الہ آباد اور وطن میں اکثر بزرگوں اور احباب کو میں نے دکھلایا۔ کیوں کہ آج کل مولانا مرحوم کا ہی تذکرہ ہر جگہ پایا۔ آپ کے قطعہ کے الفاظ اور بندش کو سب نے بہت پسند کیا۔ خصوصاً علماء اور شعراء نے بہت زیادہ پسند فرمایا اور سب نے نقل کر کے اپنے پاس رکھا۔ دوسرے شعراء نے بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا قطعہ تاریخ لکھا ہے مگر مجھ کو حضرت سید صاحب قبلہ اور آپ کا قطعہ جس کو آپ نے بہت خلوص سے لکھا ہے بہت پسند ہے لیکن سب سے پہلے ہمارے یہاں کے مشہور شاعر نوح صاحب نے قطعہ تاریخ لکھا تھا۔ وہی پتھر پر کندہ ہو کر مزار شریف پر نصب کر دیا گیا تھا۔ جس کو ان کے ایک مرید نے کندہ کر کے خود نصب کر دیا لیکن آپ کے قطعہ کو قلوب میں جگہ ملی۔ میری اب ایسی حالت ہوگئی ہے کہ جب ہوسکا تب آپ کا اور قاری ابرار صاحب کا

Marfat.com

جواب لکھ دیتا ہوں۔ مولانا رحمتہ اللہ کا وصال دسمبر ۳۹ء یوم جمعہ کو ہوا۔ صدمہ میں مجھے ذرا تاخیر ہوگئی اور آپ کے قطعہ لکھنے کا حال مجھ کو معلوم نہ تھا۔ ورنہ سنہ عیسوی ضرور لکھ دیتا۔ میں اپنے علاج اور مخدومہ چچی صاحبہ کی خدمت میں تعزیت کی غرض سے گیا تھا۔ اوسی زمانہ میں قاری ابرار صاحب نے حیدر آباد سے اپنی شرح جزری اردو اصلاح کے لیے روانہ کی تھی۔ میں چند روز تک الہ آباد میں اون کی شرح اردو کامل کو دیکھتا رہا چوں کہ یہ شرح بہت مفصل اور اچھی ہے۔ میں اس میں مشغول رہا اور اوس کا کام پورا کر کے الہٰ آباد ہی سے روانہ کر دیا۔ اور اپنی حالت ایک ڈاکٹر صاحب سے جو میرے مہربان ہیں اون سے سب مفصل مرض کا حال بیان کیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو آرام ہوجائے گا۔ مگر چوں کہ مرض پورانہ ہے ایک عرصہ تک معالجہ کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد الہ آباد سے نسخہ اور دوا لے کر میں وطن چچی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں بھی نور چشم قاری محب الدین احمد سلمہٗ کی اردو شرح ضیاء القرأت بغرض اصلاح میرے پاس تھی۔ یہ شرح بھی بہت مبسوط اور اچھی ہے۔ جس کی اصلاح سے میں آج فارغ ہوا ہوں۔ نور چشم موصوف نے پہلے قریب ایک سال کے ہوا شرح ضیاء القرات اردو لکھ کر طبع کے لیے مطبع کانپور میں روانہ کیا تھا۔ کاتب نے اس کی کچھ کاپیاں لکھ کر پوری شرح ضائع اور گم کر دی تھی۔ اس وجہ سے نور چشم کو یہ شرح دوبارہ لکھنی پڑی لیکن یہ شرح

پہلی سے بہت بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں اب یہ شرح طبع ہوجائے گی۔ امید ہے آپ بھی اس کو پسند فرما دیں گے۔ انھیں وجوہ سے اس مرتبہ بھی آپ کے محبت نامے کے جواب میں بہت تاخیر ہوئی۔ امید ہے کہ آپ معاف فرما دیں گے۔ مرض کی وجہ سے میری طبیعت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اب مجھ سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ یہاں تعطیلِ کلاں یکم مئی سے ۱۴/ جولائی تک رہے گی۔

میں نے مارچ ۴۰ء سے آخر اپریل تک کی رخصت لے لی ہے۔ اس وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں یوم شنبہ ۲ مارچ کو میں علی گڑھ سے اپنے وطن روانہ ہوجاؤں گا وہاں کا پتا۔

ڈاکخانہ قصبہ نارا Nara ضلع الہ آباد اسٹیشن ریلوے سراتھو۔

آپ کے یہاں تعطیل کلاں کب سے کب تک ہے۔ والسلام

از جانب نور چشم قاری عصام الدین احمد سلمہ و نور چشم انیس احمد سلمہ ماوجب و سلام مسنون مھدی باد۔ انیس احمد میرے نواسے ہیں امسال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایف۔ اے کے پہلے سال میں پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

محب مکرم جناب قاری صاحب زید لطفہ،

بعد سلام مسنون آنکہ بفضلہ تعالےٰ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ صاحبوں کی مطلوب۔ عرصہ ہوا کانپور میں محبت نامہ پہنچا تھا۔ الحمد اللہ آپ سب مخلصوں کی دعا سے اللہ پاک نے نور چشم حافظ فقیہ الدین احمد سلمہ ربہ کو صحت کاملہ عنایت فرمائی۔ آپ کے نسخہ مرسلہ سے قبل ایک مجرب نسخہ محبی سعید خان صاحب نے بھی دیا تھا جس کو میں نے علی گڑھ سے کانپور روانہ کر دیا تھا۔ جس کو حکیم عزیز صاحب نے بہت پسند کیا تھا مگر چونکہ آخر میں نور چشم نفیس احمد کے والد عزیزم حکیم احمد صاحب کامعالجہ شروع ہوچکا تھا۔ اور کانپور کے بڑے بڑے حکیموں نے عزیز موصوف کے نسخہ پر اتفاق کر کے کہا تھا کہ اگر صحت مقدر ہے تو اسی نسخہ سے صحت ہوجائے گی۔ کیوں کہ علاوہ تپ کے تمام اعضاء وغیرہ میں ورم آگیا تھا اوراس نسخہ میں جملہ شکایتوں کی رعایت تھی۔ چناں چہ اس نسخہ کے استعمال سے بہت جلد آرام ہونا شروع ہوا اور حکیم صاحب نے بقرعید سے قبل وطن جانے کی اجازت دی۔ تب ہم سب نے بقرعید وطن میں کی۔ دوا پرہیز اب تک سب بدستور جاری ہے۔ آج نور چشم حافظ فقیہ الدین احمد سلمہ کا کارڈ وطن سے آیا ہے۔ لکھا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ اب تک بالکل اچھا ہوں، کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں معلوم ہوتی، صرف کمزوری ہے۔ آپ لوگ بالکل اطمینان رکھیں۔ فقط آپ صاحبوں کی اطمینان کے لیے اوس کی تحریر لکھدی ہے۔ اس وقت سے اب تک مجھ کو کچھ ایسی تفکرات کا سامنا رہا

Marfat.com

ہے کہ آپ کا محبت نامہ اور محبیؒ قاری ابرار صاحب وغیرہ کے جس قدر خطوط آئے کسی کا جواب نہیں روانہ کرسکا۔ آج ۹ / جنوری کو سب سے پہلے آپ کا جواب لکھ رہا ہوں۔ مجھ کو محبیؒ سعید خاں صاحب کے امراوتی جانے کا علم نہیں ہوا کیوں کہ میری روانگی کانپور کے بعد وہ امراتی گئے اگر وہ اپنے امراوتی جانے کا ارادہ مجھ سے ظاہر کرتے تو میں ان کے ہمراہ آپ کے لیے شرح شاطبی و غیث النفع ضرور روانہ کر دیتا خیر میں چند جگہ اس کی بابت لکھا تو سب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب انشاء اللہ تعالےٰ بمبئی میں ضرور مل جائے گی جس کا پتہ حسب ذیل ہے۔

انبائی مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تجار الکتب جالی محلہ بمبئی نمبر ۳ ابنائے

محبی سعید خاں صاحب امراوتی سے علی گڑھ اب تک نہیں آئے۔ اب شاید تعطیل محرم کے بعد آویں کیوں کہ ۹ لغایتہ ۳۰ / جنوری ۴۲ء محرم کی تعطیل ہے۔ اس تعطیل میں میرا قصد بھی وطن جانے کا ہے طلبہ قراءت کلاس نے چاہا تھا کہ تعطیل محرم سے پہلے امتحان ہوجاوے مگر میں نے کہہ دیا کہ اس تعطیل کے بعد امتحان ہوگا۔

والسلام مع الاکرام ضیاء الدین احمد عفرلہ از علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنگالی کوٹھی نمبر ۳ گھر میں بڑوں کو سلام چھوٹوں کو دعوات دلی۔ اگر سعید خاں صاحب سے ملاقات ہو تو سلام مسنون کہہ دیں۔

Marfat.com

محب مکرم زید ا

بعد سلام مسنون آنکہ عین انتظار کی حالت میں محبت نامہ پہنچ کر مجکو اور میرے گھر میں آپ کی پریشانی اور صاحبزادہ سلمہ، کی آنکھ کی حالت معلوم ہو کر ہم لوگوں کو بہت پریشانی ہوئی۔ گھر میں بہت دعا کہتی ہیں کہ میں دعا کروں گی۔ اس سرمہ سے کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے تو جب تک کوئی قابل اطمینان معالجہ نہ ہوسکے اسی سرمہ کو استعمال کریں باقی میں تو آپ کے لیے برابر دعا کرتا ہوں۔ اللہ پاک قبول فرماویں۔ میرے ایک عزیز ڈاکٹر آج میری ملاقات کو آئے۔ اون سے میں نے آپ کے بچے کی آنکھ کا حال بتلایا تو اونھوں نے مشورہ دیا کہ خیرآباد ضلع سیتاپور میں ایک مسلمان ڈاکٹر آنکھ کے معالجہ کے بہت قابل اور مشہور ہیں میری رائے یہ ہے کہ بچے کی آنکھ اون کو دکھلا کر اون کا معالجہ کیا جاوے تو امید ہے کہ ضرور صحت ہوجاویگی۔ اطلاعاً آپ کو لکھتا ہوں کہ اگر اون کی معالجہ کی رائے ہو تو میں اون کا نام اور پورا پتہ دریافت کر کے آپ کو مطلع کر دوں تاکہ آپ اون سے خط و کتابت کرسکیں پریشانی کی حالت میں صبر و استقلال سے کام کیا جاوے اور اللہ پاک کی طرف رجوع کر کے خوب دعا کیجاوے تو سکون قلب اور فلاح حاصل ہوجاتی ہے۔ اپنے اوستاد رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت پر اور دعا کی امید پر اپنا مخلص جان کر آپ کو میں اپنی حالت سے مطلع کر دیا کرتا ہوں جس کا مطلب بار خاطر نہیں بلکہ افادہ طرفین ہے۔

آخر دسمبر میں الہٰ آباد سے نور چشم قاری محب الدین صاحب

Marfat.com

نے مجھ سے یک صد روپیہ طلب کیا تھا جس کو اوس کو شروع جنوری میں روانہ کر دیا تھا اور جس کی پریشانی کی وجہ سے محبت نامہ کے جواب میں بھی تاخیر ہوگئی تھی مگر اوس پریشانی کا یہ اثر کہ فروری میں میری تنخواہ سے تیس روپیہ قسط دی گئی اور شروع جنوری میں بنارس سے الہ آباد یکصد روپیہ روانہ کرنے کے بعد نور چشم قاری مستجاب الدین صاحب نے مجھ سے ڈیڑھ سو روپیہ ادا قرض کے لیے طلب کیا جو اون کے پاس جلد پہنچ گیا اور اوس کا بار میرے ذمہ بالکل نہیں والحمد للہ علی ذالکِ بہرحال پریشانی سے عقل خبط ہوجاتی ہے کہ کوئی تدبیر حسن نہیں ہوسکتی اور صبر و استقلال سے انسان تدبیر تو کرسکتا ہے۔ جب آپ کی تعطیل کلاں ہوگی میرا قیام اوس وقت علی گڑھ میں انشاء اللہ تعالےٰ رہے گا اگر آپ اپنی اس تعطیل میں یہاں تشریف لاسکیں تو انشاء اللہ تعالےٰ میں دل و جان سے آپ کا کام کروں گا اب میں دور کے سفر کے قابل نہیں ممکن ہے کہ کچھ عرصہ میں کام کے قابل بھی نہ رہوں۔

والسلام ضیاء الدین احمد عفرلہ'

محب مکرم زید لطفہ

بعد سلام مسنون آنکہ محبت نامہ انتظاری کی حالت میں پہونچ کر خوشی ہوئی۔ الحمد اللہ اس وقت اس قابل ہوں کہ محبت نامہ کا جواب خود لکھ رہا ہوں۔ مضمون خط بتلا کر دوسروں کی تحریر سے میرا مافی الضمیر پورا ادا نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے قریب قریب سب سے خط و کتابت بند کر چکا ہوں۔ تاہم آپ کے تعلق کی وجہ سے مجبوراً عزیزم حافظ مغیث الدین احمد سے جواب لکھا دیا تھا کہ جواب پہونچنے پر آپ کی خیریت تو معلوم ہوسکے گی۔ مکروہات دنیوی سے تو بھاگنا اختیاری چیز ہے جو کہ صفتِ محمود ہے۔ الحمد اللہ کہ آپ کے اندر یہ صفت موجود ہے۔ لیکن باوجود کراہت طبعی کے کبھی مکروہاتِ میں پھنس جانا غیر اختیاری امر ہے جس کا غم کرنا چاہیے۔ امورِ غیر اختیاریہ کی پکڑ نہیں البتہ یہ ایک قسم کا ابتلا اور امتحان ضرور ہے۔ مگر جب کراہت طبعی موجود ہے تو ناکامی کا اندیشہ نہیں۔ تاہم ایسے موقع میں اس کے ہی دفعیہ کے لیے شب میں سوتے وقت ایک تسبیح یہ درود شریف اللھم علی سیدنا محمد و عترته بعد دکل معلوم لک پڑھ لینا انشاء اللہ مفید ہوگا اور اس کی مداومت تو بہت ہی مفید ہے۔ جو عابد و زاہد سب سے الگ کسی جنگل میں شب و روز عبادت کرتا ہے اوس سے وہ شخص افضل ہے جو اپنے اہل و عیال میں رہ کر سب کے حقوق ادا کرے جب کہ اللہ پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں کوتاہی نہ ہو۔ باقی خانگی معاملات میں فیصلہ ہمیشہ شریعت کے مطابق کر کے خوش ہونا چاہیے۔ کوئی خوش ہو یا ناخوش کیوں کہ ایک کا خوش رکھنا آسان

Marfat.com

ہے اور سب کا خوش رکھنا مشکل ہے۔ لہٰذا حلم اور برداشت کی ضرورت ہے ورنہ برداشتہ خاطر ہو کر گھبرا جانا ضروری ہے۔ اللہ پاک تو اپنے سب بندوں پر بڑے مہربان ہیں اون کی صفات رحیم و رحمٰن ہیں۔ آپ ذرا توجہ فرما دیں تو اون کی مہربانیاں خوب خوب ظاہر ہوں گی اور میں آپ کے مقاصد کے لیے برابر دعا کرتا رہتا ہوں۔ آپ خود بڑے خوش قسمت ہیں کہ قرآن پاک سے آپ کو حفظ حاصل ہے۔ **والحمد اللہ علی ذالک** قرآن پاک میں اللہ پاک خود فرماتے ہیں **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** قرآن پاک افضل الذکر ہے۔ میری ملاقات کے لیے آپ کا دل ضرور چاہتا ہوگا۔ کیوں کہ میری حالت بھی یہ ہی ہے دل را بدل رہی است۔ امسال باوجود قصد آپ اس طرف تشریف نہیں لا سکے اور میرے بلانے کی اس درجہ کوشش کی کہ اگر میں تنہا سفر سے معذور ہوں تو آپ نے میرے ساتھ نور چشم قاری عصام الدین احمد کو بھی مدعو فرمایا۔ اس سال تعطیل میں یہ خیال کر کے کہ بہ نسبت امراوتی کے جبل پور قریب ہے۔ مکان سے میں الہ آباد تک تو گیا مگر شاید شدت گرمی کی وجہ سے جبل پور حاضر نہ ہوسکا اور فوراً مکان واپس آگیا کیوں کہ اس وقت وہاں بھی شدید گرمی تھی۔ اب جی چاہتا ہے کہ ۱۵ / اگست لغایت ۲۱ / ستمبر رعایتی رخصت لے کر تنہا امراوتی حاضر ہوں مگر یہ سفر لمبا ہے۔ واپسی ٹکٹ کا بھی موقع نہیں کہ کسی کو اپنا رفیق سفر بناؤ۔ لہٰذا چند امور دریافت طلب ہیں۔ الہ آباد سے امراوتی تک کونسا راستہ بہتر اور قریب ہے اور کس ٹرین میں سہولت ہوگی۔ تیسرے درجہ کا محصول کیا ہے۔ آپ کے وابستگان آپ کے پاس ہیں یا

Marfat.com

جبل پور میں۔ اس کے علاوہ جو امور سہولت سفر کے لیے آپ کے خیال میں ہوں سب سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں کیوں کہ انشاء اللہ میں بشرط حصول رخصت ۱۵ اگست تک اپنے وطن روانہ ہو جاؤں گا اور وہاں سے بعد انتظام سفر خرچ الہ آباد میں ایک روز قیام کر کے امرواتی حاضر ہوں اگا۔

Marfat.com

محب مکرم زید الطافکم

بعد سلام مسنون آنکہ افسوس صد افسوس ۲۹ / شعبان یوم چہار شنبہ مطابق ۸ / اگست کو صغیر احمد کا بھی انتقال ہوگیا! سوائے صبر و شکر کے چارہ نہیں میری ایسی حالت ہے کہ جواب میں تاخیر ہوگئی امید کہ معذور جان کر کچھ خیال نہ فرمادیں۔ صاحبزادہ سلمہٗ کے دستوں کا حال معلوم ہو کر تفکر ہے۔ اللہ پاک انکو صحت کاملہ فرمادیں۔ آمین، ثم آمین۔ آپ کے اخلاص کی وجہ سے مجھ کو آپ سے کبھی تکلف نہیں ہوا جو اس وقت شدید گرانی کی وجہ سے اس کا ضرور خیال رہا کہ میری خدمت کی وجہ سے آپ کے ضروری مصارف میں تنگی ہو۔

فقط ضیاء الدین احمد عفرلہٗ از کانپور محلہ ٹیکا پور برمکان حکیم عزیز احمد صاحب نائب شہر قاضی۔ از حکیم صاحب سلام مسنون مہدے باد

Marfat.com

مکرم معظم جناب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب

میں نہایت ہی حزن و ملال اور رنج و افسوس کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ میری والدہ (۱) محترمہ دو ماہ کی شدید علالتوں کے بعد ۲۷ / ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ یوم دو شنبہ کو بعد نماز مغرب اس دارِفانی سے ہم سب کو تڑپتا چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوئیں۔

انا اللہ وانا الیہ راجعون

عصام الدین احمد از محلہ ٹپکا پور کانپور۔ بر مکان حکیم عزیز احمد صاحب

از بندہ نحیف ضیاء الدین احمد عفرلہٗ

بعد سلام مسنون آنکہ اس سے قبل میں اسی حالت میں تھا کہ آپ کو یہ نہ لکھ سکا کہ سرائے میر کا جوابی کارڈ جو مجکو نہیں ملا اوسمیں اگر کوئی ضروری مضمون ہو تو اوس سے مجکو ضرور مطلع فرما دیں۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک میرا قیام کانپور میں رہے اس کے بعد الہ آباد، بنارس، اعظم گڑھ ہوتا ہوا سرائے میر جانے کا قصد ہے۔

والسلام

---

(۱) یعنی قاری ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ

Marfat.com

از بندہ نحیف ضیاء الدین احمد عفرلہ ، بخدمت محب مکرم جناب مولوی قاری صاحب زید لطفہ بعد سلام مسنون آنکہ میں عرصہ سے آپ کی خیر و عافیت دریافت کرنے کا قصد کر رہا تھا۔ دل را بدل رہیست۔ آہ مگر اپنے حالات کی وجہ سے اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ایک ماہ سے زیادہ گزرا کہ آپ کے خیریت نامہ نے سبقت کی۔ صرف اپنی صحت کی خرابی ہوتی تو دوسروں سے جواب لکھا دیتا۔ باوجود شدید دشواریاں گرانی جو قحط سے بڑھ کر ہے تمام وابستگان کی بیماریاں جس کا سلسلہ اب تک ہے ایک عذاب ناقابل برداشت۔

ایک ماہ گزرا کہ الہٰ آباد سے نور چشم قاری محب الدین احمد سلمہ کا خط آیا کہ بعد صحتیابی معالجہ کی وجہ سے جو قرضہ ہوگیا ہے من جملہ اوس کے ایک سو روپیہ کے اداء کی اس وقت سخت فکر ہے۔ علی گڑھ میں بھی اس وقت گرانی اور بیماری دونوں کا بہت اثر ہے۔ میں نے بہت چاہا کہ ایک جگہ ایک سو روپیہ قرض مل جاوے تو بذریعہ قسط ادائگی میں سہولت ہو۔ مگر کامیابی نہ ہوئی تو کئی جگہ قرض کرکے الحمد اللہ سو روپیہ اب الہٰ آباد روانہ کر دیا تب کچھ اطمینان ہوا۔ بوجوہ بالا امید کہ آپ تاخیر جواب کا کچھ خیال نہ فرماویں گے۔ اکتوبر کی تعطیل میں اگر آپ علی گڑھ تشریف لاتے تو بڑی خوشی ہوتی کچھ تبادلہ خیالات ہی ہوجاتے۔ مجھ کو جہاں تک معلوم ہوا ہے قاری ابرار احمد اور قاری سلیمان صاحب دونوں کی شرحیں مکمل ہیں مگر شائع کرانے سے گرانی شدید مانع ہے۔ آپ کی شاطبی کے خیال سے معلوم ہوتا

Marfat.com

ہے کہ آپ کو تکمیل سبعہ کا خیال ہے۔ اس کا خیال مجھ کو بھی برابر رہتا ہے مگر افسوس کمزور کے لیے ریل کا سفر اب بہت دشوار ہے۔

آپ اپنا گھر جان کر میرے پاس کچھ قیام کرتے تو آپ کو کسی اردو شرح کی حاجت نہ ہوتی۔ آپ خود شرح تحریر کرتے۔

یہاں عید الاضحیٰ پنجشنبہ کو ہوئی اگرچہ بہت جگہ چہار شنبہ کو ہوئی ہے اور امسال عشرہ محرم جمعہ کو ہوا۔

فقط از علی گڑھ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۴۴ء یوم دو شنبہ۔ آنکہ اب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تعطیلِ کلاں بجائے مئی جون کے جولائی اگست ستمبر میں قرار پائی ہے۔

معلوم نہیں کہ آپکے یہاں تعطیل کلاں کب سے کب تک ہے۔

والسلام مع الاکرام

Marfat.com

از بندہ نحیف ضیاء الدین احمد غفرلہ، بخدمت جناب مولوی صاحب زید لطفہ

بعد سلام مسنون آنکہ محبت نامہ پہونچا آپ کو مجھ دور افتادہ سے تعلق ہے اس وجہ سے انیس مرحوم کا آپ کو بھی ضرور قلق ہوگا اور آپ کی دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کے خیال سے ہم سب غمزدوں کو بہت تسکین خصوصاً حکیم صاحب کو بہت خوشی ہوئی اللہ پاک آپ کو بہت خوش و خرم اور فائز المرام رکھیں۔ آمین، ثم آمین۔ جواب میں اس وجہ سے تاخیر ہوئی کہ انیس مرحوم کے انتقال کے بعد سے اونکا سب سے چھوٹا بھائی صغیر احمد سلمہ بخار وغیرہ میں بتلا ہوا اب چند روز سے اوس کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے جس کی وجہ سے گھر پر متفکر اور پریشان ہے۔ دعا کی بہت ضرورت ہے۔ اس وقت ایسی توقع پر آپ کو مطلع کرنے کا خیال ہوا اور اس کارڈ کے لکھنے کی ہمت ہوئی کہ شاید آپ کی دعاء سے اوس کی جان بچ جاوے۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں کہ باوجود صدمات اور پریشانی کے اس شدید گرانی میں اپنی بیکارگی ایک مستقل پریشانی ہے کہ اپنے لڑکوں کی امداد ہی پسند نہیں۔ اللہ پاک اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلینؐ۔

والسلام مع الاکرام ضیاء الدین احمد غفرلہ ۰اور کانپور از جانب حکیم صاحب سلام مسنون مہدے باد

خیابان شاہ رضا تہران - ایران   پروفیسر ڈاکٹر عابد علی خاں

پیر ۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء

مکرمی بھائی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ

ایک مختصر سا عریضہ ۱۱ جنوری کو ارسال خدمت کر چکا ہوں جو ملا ہو گا۔ میرے راہنما ڈاکٹر حسین خیطبی ہیں۔ وہ بہت مصروف انسان ہیں اور یہاں پر استاد کافی مصروف ہے۔ دوسرے مشاغل ہیں۔ لہذا کافی بھاگ دوڑ کے بعد ان تک رسائی ہوئی اور وہ بھی بہت عجلت میں۔ میں نے اپنے موضوع کا ذکر کیا تو کہا کہ بہت طویل ہے مگر بہت اچھا ہے۔ لہذا اسے چھوڑا اور ساری محنت رائگاں ہو گئی۔ اس کا دل ہی دل میں ماتم کیا۔ پھر آپ کے لکھے ہوئے شعرا کا نام لیا تو بولے بہت مشکل ہے اور فوراً عرفی کا نام لیا اور اس پر زور دیا۔ میں نے کہا کہ میں اس موضوع پر کام کرنا چاہتا ہوں جس کے لیے مجھے پاکستان اور ہندوستان سے بے نیاز ہونا پڑے اور مواد یہیں ہو اور میں اس کو معینہ مدت میں ختم کرلوں گا۔ بولے یہی لو کیونکہ اس میں سبک بندی والا معاملہ ہے اور بہت اچھا ہے۔ میں نے کہا کہ شاید اس پر کام ہو چکا ہے۔ بولے ہو جانے دو یہاں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔ بس لکھو عرضی۔ چنانچہ عرضی لکھی گئی اور موضوع کے سلسلہ میں یہ لکھوایا برای رسالہ درجہ دکتر "شرح حال و سبک اشعار و آثار عرفی شیرازی" اور فوراً عرضی پر اپنی رضامندی کے سلسلہ میں دستخط کر دیے اور معاملہ ختم ہو گیا اور کام میں لگ گئے۔ آیا اور دفتر میں دیدیا۔ اب

ڈاکٹر عابد علی خاں میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہیں۔ بے شمار خوبیوں کے مالک۔

Marfat.com

دس بارہ روز میں ایک کمیٹی بیٹھے گی اور اسے دیکھے گی قبول کر لیا تو ہم کو اطلاع دے دے گی اور ہم اس پر کام کریں گے ۔ یہاں کوئی کسی سے راہنمائی نہیں لے سکتا۔ اور مجھے ہر معاملہ میں ہر قدم پر راہنمائی کی ضرورت ہے۔ باتیں تو صرف تین ہی ہیں لیکن معلوم نہیں کیا انداز ہو گا ۔ یہی لکھا جائے گا۔ غرض چیزیں بہت ہیں۔ آپ تو ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں گھبراتا ہوں ۔ بھئی ہاں گھبراتا ہوں ۔ حالات بھی تو کچھ ایسے ہی ہیں۔ یہ تحریر میں نہیں آتے، کچھ طبعیت سے، متعلق ہیں کچھ ہمت سے، کچھ بے سوادی سے اور کچھ ماحول اور ذمہ داریوں سے۔ ماشاء اللہ آپ کا معاملہ دوسرا ہے ۔ آپ نے ایک مقام حاصل کر لیا ہے اِدھر بھی اُدھر بھی۔ ہمیں تو بتاؤ ہم کہاں جائیں۔نا دنیا ملی اور نا دین اور ساری عمر خواہ مخواہ کوفت ہی میں گزر گئی اور گزر رہی ہے۔ یہاں کس کس چیز کو درست کروں اور کیا کیا عادات ترک کروں۔

سبق پڑھوں ۔ لہجہ ٹھیک کروں ۔ تحریر کروں، بولنا سیکھوں ۔ لوگوں سے ملوں ۔ آئندہ اور موجودہ کی فکر کروں ۔ بچوں اور دوستوں کو یاد کروں۔ اس وقت سے ڈروں جب کہ شاگرد اچھے نمبر لائے ۔ ادھر واپسی پر خوش لوٹوں یا ..... غرض ایک ہزار ایک خیال اور اندیشے۔ یہ ہر شخص کی زندگی میں ہوتا ہے۔ میرے لیے کچھ زیادہ ہے کیونکہ مجھے میرے حس نے ختم کر دیا ہے۔ حافظہ کہاں سے لاؤں اب ۔ خوشامد کتنی کروں ۔ اور اسی ذیل کی اور چیزیں اور جب کہ مقابلہ پر لوگ ہوں اور ہر قسم کی باتیں کر رہے ہوں۔ غرض داستان طویل ہے۔ اب مطلب پر آیئے۔ بھئی آ گئے اور خوب

Marfat.com

آ گئے ۔ آرزو ایران کی تھی خدا نے خوب پوری کی اب ڈاکٹر ہونے کی آرزو ہے اور بہت پرانی ہے تیس برس پہلے کی ۔ خدا اسے پورا کر دے جب کہیں منہ دکھانے کے قابل ہونگا لیاقت وغیرہ تو الگ چیز ہے ۔ یہاں بیٹھ کر بھی آپ ہی کو ستاؤں گا ، آپ کی راہنمائی اور مدد کی ضرورت ہے اور بہت حد تک ہے ۔ اگر چہ آپ بھی بہت مصروف آدمی ہیں مگر ہمت ہے یہاں ہمت نہیں ہے ۔ ہاں اگر کوئی راستہ بتا دے اور صحیح راستہ بتا دے تو پھر انشاء اللہ کام کر ڈالوں گا۔ اب مجھے اتنی چیزوں کی ضرورت ہے

(۱) کیا کسی نے وہاں عرفی پر کام کیا ہے؟ کس نے ؟ اور اس کا تھیسز کہاں ہے ؟ کیسے ملے۔

(۲) عرفی کی کلیات یا دیوان میرے ہاتھ کیسے آئے۔

(۳) وہ تو ہندوستان میں چھپا تھا۔

(۴) اس پر حوالے کون کون سے اور کہاں کہاں سے حاصل کروں اور کہاں سے پڑھوں۔ وغیرہ۔

(۵) آپ اس کے متعلق خود بھی اندازہ کیجیے اور میری راہنمائی کیجیے ۔

اس میں کن کن چیزوں کا ذکر کروں۔ میں آپ سے دور بیٹھا ہوں ۔ کتابیں مجھ تک آ سکتی ہیں پست زمینی سے۔ لیکن ایک ماہ صرف ہوتا ہے۔ ہوائی پست سے بھی آتی ہیں۔ لیکن اس میں روپیہ زیادہ صرف ہوتا ہے۔ لیکن ایک آدھ کتاب پتلی سی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ غرض فارسی ، انگریزی ، اردو سب ہی حوالوں کا پتہ اور جہاں تک ان کے فراہم کرنے کا تعلق ہے وہ بھی اپنی جگہ ایک مرحلہ ہے ۔ اگرچہ وقت ہے مگر وقت تو یوں دیکھتے ہی دیکھتے

Marfat.com

گزر جاتا ہے ۔ چار امتحان بھی دینے ہیں ۔ ادھر تحریر کے قابل فارسی بھی سیکھنی ہے ۔ کافی بدل دی ہے بڑی مشق کی اور مطالعہ کی ضرورت ہے ۔ عروض اور شعر سے دور کا واسطہ بھی نہیں مگر اب تو سب ہی کرنا ہے ۔ ویسے یہاں کوئی قاعدہ نہیں لوگ آئے اور نو ماہ میں کر کے چلے گئے۔ ہم کو دو سال میں بھی حالات کے ماتحت مشکل نظر آ رہی ہے۔ ہمارے وسایل ہی کچھ عجیب سے ہیں ۔ آپ خود سمجھدار ہیں اندازہ کر لیجیے ۔ ڈاک کا حال بھی عجیب ہے کئی کئی دن خط پہنچے اور آنے میں لگ جاتے ہیں۔ اب تو مجھے آپ کی طرف سے مفصل خط کی ہر وقت ضرورت ہے۔ کمرہ کا نمبر ہرگز نہ بھولیے گا اور لفافہ لکھیے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے شاگرد صاحب میرے کلاس فیلو اور بالکل پڑوسی ہیں۔ خط مجھ ہی تک پہنچے ایک پابندی مجھ پر نہیں ہے ۔ ہزار پابندیاں ہیں ۔ یہ بھی عجیب معاملہ ہوا ہے ۔ کلاس میں استاد کیا جانیں۔ وہاں پڑھوایا جاتا ہے وہاں مضمون سنا جاتا ہے ۔ آپ اندازہ کیجیے مجھ پر کیا گزرتی ہو گی اور شاگرد بھی وہ جس کے لیے ہر کچھ کر چکا ہوں۔ مگر اب تو وہ فرق کہاں ۔ کون استاد اور کون شاگرد ۔ خود کو بہت لایق سمجھتے ہیں اور برابری تو برابری کچھ آگے ہی کا دعویٰ ہے۔ بہر حال اللہ مالک ہے یہاں پر میرے تین شاگرد ہیں ۔ ایک بہت آگے ۔ ایک ذرا آگے اور ایک ساتھ ہیں ہر جگہ اور ہر وقت ۔ اور بعض درسوں میں تو دو شاگرد ہو جاتے ہیں اور دونوں ادب و آداب سے بیگانہ ۔ کیا لکھوں خدا ساتھ عزت کے وقت گزار دے ۔ میری طبعیت ایسی ہے کہ اگر کوئی چیز مزاج کے خلاف ہو جائے تو میں پھر بیکار ہو جاتا ہوں۔ اتنی مفصل داستان میں نے

Marfat.com

کسی کو نہیں لکھی ہے صرف آپ کو لکھ رہا ہوں ۔ جو صاحب ساتھ ہیں وہ تو تجسس کا مادہ بھی بہت رکھتے ہیں دوسرے یہ کہ اللہ نے ان کو موقع بھی خوب دے دیا میں نے ہرگز شاگردوں کی برائی نہ چاہی ہمیشہ ان کے سلسلہ میں اپنے کو مصروف رکھا اور نہ کوئی استاد برائی چاہ سکتا ہے۔مگر معاملہ یہ ہے کہ حس ہونے کے اعتبار پر اور ان کے موجودہ رویہ میں تبدیلی کی وجہ سے یہ چیز لکھنی پڑی ۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ نہیں لکھ سکتا ہوں اور کیا سے کیا کہوں ۔ بہرحال اب تو آپ کو بہت ہی پابندی سے جواب دینے ہوں گے اور میرے خطوط کی احتیاط بھی کرنی ہو گی۔ کسی کے سامنے میرا خط نہ پڑھیے اور نہ اس کے مضمون کے متعلق ذکر کیجیے ۔ ممکن ہے حافظ شعیب کے سامنے نکل جائے یا ڈاکٹر صاحب کے سامنے ہاں تو ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تھے ۔ خوشی ہوئی ۔ مبارک ہوں تعلقات ۔ اور کیا حال چال ہیں۔ میرا خط بہت ہی غور سے پڑھیں اور میرے رسالہ کے متعلق بہت سوچ سمجھ کر مجھے سب کچھ مفصل لکھیں تاکہ مجھے اطمینان ہو۔ ایک صاحب تو ایسے آ گئے ہیں وہی صاحب بالکل بچوں کی رنگ ہیں ہر معاملہ میں۔ وہ سارا کام نو ماہ میں ختم کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکتے ہیں۔اللہ نے ان کو بہت سی چیزیں عطا کی ہیں۔اپنی خیریت اور حالات سے مفصل اطلاع دیجیے۔ اہلیہ صاحبہ کی خدمت میں سلام بچوں کو پیار ۔ خدا حافظ ۔

آپ کا دورافتادہ بھائی

عابد

دل نہیں لگتا ۔ جواب بہت جلد۔

آپ کے لیے ایک یہ درد سر اور بڑھ گیا۔

Marfat.com

۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء

میرے محترم بھائی زندہ باد،

بعد سلام کے عرض ہے آپکا محبت نامہ آیا۔ دل خوش ہو گیا۔ خوب خوب لکھا ہے اور سب کچھ لکھا۔ چاہتا تھا کہ موضوع کے متعلق قطعی فیصلہ ہو جائے تو لکھوں لیکن آج تک باوجود کوشش کے بھی نہیں ہو سکا۔ آٹھ دن ہوئے ڈاکٹر خیطبی صاحب نے کہا کہ تمھارا موجودہ موضوع طویل ہے۔ کوئی شاعر لے لو ۔ اس دور کا یا عرفی۔ میں نے کہا سوچوں گا ۔ پرسوں پھر گیا دو گھنٹے انتظار کیا نہ ملے آج پھر مل کر وقت لیا ہے ۔ سنیچر کو بلایا ہے اس دن انشاءاللہ فیصلہ کر لوں گا۔ آپ کے بھیجے ہوئے شعرا کی فہرست میرے پاس ہے ۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے ۔ قدسی پر تو مشکل ہو جائے گا۔ میں تفصیل سے پھر لکھوں گا۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے فکر مند ہوں ۔ عادت تو ہے ہی لیکن معاملات بھی ہیں۔ رسالہ کی طرف سے بہت زیادہ فکر مند ہوں کیونکہ امتحان پاس کر لینا تو خیر ہے ہی رسالہ بہت ہی ضروری ہے۔ آپ نے جن احساسات اور محبتوں کا اظہار کیا ہے انکے لیے دل سے ممنون ہوں یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ جیسا آدمی میرا بھائی ہو۔ ورنہ تو مجھے اپنی حالت کا اندازہ ہے۔ مولوی فضل اللہ صاحب کیا پھر آگئے۔ اگر ہوں تو سلام کہیے۔ اور کہیے کہ کیا پچھلی دفعہ وعدہ کر کے بھاگ گئے اور نہ آئے۔

امید ہے بھابھی اور بچے بخیریت ہوں گے۔ ڈاک کا وقت

Marfat.com

قریب ہے کئی گھنٹے سے لکھ رہا ہوں چونکہ خط میں کافی دیر ہو گئی تھی اسلیے مختصر سا لکھ دیا ہے آپکی تشویس اور ترغیب اور ہمت افزائی کے لیے پھر ممنون ہوں گویا یہاں سے بیٹھ کر بھی آپکو اپنے سلسلے میں تکلیف پہنچاؤں۔ آپ یہ چاہتے ہیں؟ دعا کا طالب ہر وقت ہوں۔

خدا حافظ

آپ کا بھائی

عابد

Marfat.com

۲۸۶

عابد علی خاں
باشگاہ دانشگاہ
شمارہ اطاق - ۱۸ -
خیابان شاہ رضا
تہران - ایران
۲۱ جنوری ۷۲ء بیہر

مخدومی بھائی صاحب، زاد لطفہ

مجھے تو القاب بھی نہیں آتے، بہر حال کل آپکا محبت نامہ آیا گویا میری زیست کا پیغام لایا۔ خدا آپکو دین و دنیا دونوں کی سعادتیں عطا فرمائے۔ اپنی میری ہمت بڑھ گئی۔ آپکے بعض جملوں پر ہنسا بھی کافی؟ بھئی کیا کرلیا یہ کمبخت میری نارسائی میرے گلے کا! نبکر رہ گئی ہے۔ پھر مجھے قدم قدم پر تازیانوں کی ضرورت اور رشادوں کی حاجت ہے۔ لیکر کا فقیر ہوں۔ اب آپنے میرے لئے راہ متعین کی ہے اور ساتھ ہی بجذوبانہ انداز میں کہہ بھی دیا ہے کہ میں انشاء اللہ کامیاب لوٹونگا مجھے بیحد تقویت پہنچی ہے کیونکہ میں استعدادی اور معنوی اعتبار سے آپکو جانتا ہوں اگرچہ بدقسمتی سے مجھے وہ آنکھ میسر نہیں جس کا ہر خوش نصیب ہوتا ہے۔ جو یا میں بھی رہا اور ہوں لیکن میری جستجو میں عمل و اخلاص کا فقدان رہا اور پہ شاید اسی لئے دنیا و دین دونوں میں سرگرداں ہی رہا اور نہ ادھر پڑا نہ ادھر۔ بہر حال - کل ہی بدلوت کے محمد احمد صاحب کا بھی گرامی نامہ ملا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ کچھ رہائی تکلیف آپکو زیادہ ہوگئی ہے خداوند تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ انہی کے خط سے تنبیہ ت۔ صاحب و قبلہ ش۔ عبدالغفور صاحب کے تشریف لانے کا حال معلوم ہوا اور ساتھ ہی جلسہ میں جانے کا۔ اگرچہ میں اس محفل کے لائق نہیں لیکن ایک تڑپ پیدا ہوگئی کہ کاش میں بھی ہوتا یا ابھی چل - کہاں چل، کیسے چل، جب یہ خیال آیا - تو خاموش ہو کر رہ گیا۔ بھیا ادھر تو ہے، کھا، ہے اور رہے گا مگر بھائی پیچھے شاید ہمارے راستہ آپ ہی ہیں۔ یہاں تو کوئی کسی کی نہیں سنتا اور نہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ کچھ تو ان لوگوں کی سوفیانہ کچھ اپنی کمزوری اور پھر چند منٹ میں کیا پوچھیں اور کیا سمجھیں۔ عجیب معاملہ ہے۔ ویسے تو دو سال ہیں لیکن کام کے بیشتر ذرائع اور دیگر حالات تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت کم وقت ہے اور مجھ سے آدمی کیلئے بھی اسکا پورا پورا سامان مہیا ہے۔ ابھی تو بھیا خیالات ہی مجتمع نہیں ہوئے۔ ذرا اکثر دعا کریں کہ میں کام میں منہمک ہوجاؤں اور کچھ ذرا ایسی چیز پڑھنے پڑھانے کو مختصر بھیجو۔ لہجہ درست کروں۔ زبان سیکھوں۔ رشتہ درست کروں - اقوال کی تیاری کروں - حافظہ درست کروں - شعر یاد کروں - کیا کیا کروں کمبخت سب سے بڑی مار تو یہ لفظ اقتباس - اور بہرحال گرد اور دوسری قسم کے صاحب کے مقابلہ میں۔ اور یہ عالم تنگ تنہائی کا اندیشہ - مجھے تو ان اندیشوں ہی نے مار رکھا ہے۔ میرا کام تمام کر دیا۔ ویسے آپکی دعا سے میری صحت اچھی ہے۔ واہ بھائی واہ، مجھے کیا معلوم کیا نے دور کیا نہیں کہ یہ کام ابھی میرے لئے ذرا سخت ہے۔ ابھی تو راستے بھی نہیں پہچانے - کس سے پوچھوں کہاں دیکھوں - بھئی یہ کام بعد میں ہوتا رہے گا۔ اب تو داغ بیل پڑجانی چاہئیے - بس اللہ کا نام لیکر ساری سوغات بھیج ہی ڈالو - لیکن یہ سمجھ کر بھیجنا کہ جب ہدایات ہمراہ ہونگی وہ میرے بیکار ہونگی بھئی یہ لکھنا کہ کس طرح پڑھوں کیسے نوٹس لوں - آپ کیسے پڑھتے ہیں - کیا کرتے ہیں۔

[illegible]

ایک ایک آنت تھوڑی ہے۔ دس صفحے فی گھنٹہ کی رفتار ہے۔ حروف سے سخت نفرت۔ شروع سے متن کر رہا ہوں۔
پوری دیباچے کی مطابقت سے بھگانا۔ ترکی سے جاہل۔ غرض ایک اور ایک چیزیں ہیں۔ اب کر رہا ہوں جب بات ہے۔
اگر کوئی رہنمائی کرے تو کرنے کی کوشش کروں گا۔ بارہا دریافت کیا کہ مقالہ یہ تو بتائیے کہ کیسے لکھنا شروع کروں مثلاً ایک
کتاب میں پیدائش وغیرہ سے متعلق لکھا ہے۔ میں نے وہی لکھ دیا اب اور جو چند کتابیں ہیں ان کا معروف کیا تھا۔ مثلاً فلاں
ادبی فلاں تاریخ کو پیدا ہوا۔ میں نے ایک کتاب یا ایک مضمون کو پڑھا اور یہ لکھ دیا اگر دوسری میں اختلاف تو یہ بھی نیچے لکھوں
کہ فلاں کتاب یہ کہتی ہے۔ یا نہیں۔ آپ سے بھی پہلے کئی مرتبہ پوچھا تھا کہ بھئی کتاب لکھنے کیا کیسے خوش ہے ہو۔ مجھے نہیں آتے۔
لا معاملہ دیں رہ گیا۔ ادھر اس موضوع میں تو لکھتا کمبخت مردوں لکھوں سے کام لینا پڑے گا۔ فیض لکھوں اور ان الجھنوں کو۔ کام کی
بات نہیں۔

(۱) بھئی ناگپور سے کیسے آئے گا۔ میرا جی بیٹھ دیجئے گا۔ تمرہ کا بھی لازمی ہے۔ اور بار بار لکھئے۔ میں تو خاموش رہوں گا
جب آ جائے گا تو شکریہ ضرور کروں گا۔ سمجھ گئے۔ کیا انہوں نے اردو میں لکھا ہے یا انگریزی میں۔ اور بھئی ترکی بھی
پڑھنی ہو گی۔ کیا مصیبت ہے؟ کیا وہ منگانا ترکی سے لازمی ہے۔ دیکھو اس کی بھی فکر کروں گا۔

(۲) شبلی کی کتاب بھی بھیجو۔ بھئی ساری چیزیں بھیجو۔ یہ ہمدردی تو بڑی مہنگی پڑ گئی۔ اب تو کافی وقت اور
پریشانی مول لے لی ہے۔ کھلکھلئے۔ بہت ستاؤں گا۔ سمجھ گئے۔ کمبخت فاصلہ اتنا ہے کہ خدا کی پناہ۔ کراچی اور حیدرآباد
تک بھی جلدی آ جاتا۔ میں چلا جاتا اسی بہانہ۔ اب تو ہر وقت خط کا انتظار رہے گا۔ بھئی ڈاک کا معاملہ بڑا گڑبڑ ہے
تنگ ہوں۔ یہاں براؤن بھی دیکھنا ہو گا۔ اب پھر سوچئے اور ممکن ہے حوالے یاد کیجئے اول تو فراہم کیجئے۔
اور مجبور ہو جائیں تو لکھئے۔ پھر ہم ہی کیوں شکریہ ادا نہ کریں۔

(۳) اب صاحب آپ خدا کا نام لیکر بھیجدیں ساری چیزیں۔ میری جان بنی ہے اور آپکو میرے خط کا انتظار رہے
جو ہے وہ تو بھیجو باقی بھیجتے رہنا ابھی تو وقت پڑا ہے اب تو آپنے بھڑوں کا چھتہ چھیڑ دیا ہے۔
سمجھے؟ یہ خوب ہے کہ صاحب اتنو گھبرا لیجئے۔ اجی صاحب ہم بھی نہیں گھبراتے اگر ہمارا (انس) دل تنگ دا
ہوتا۔ وہ لذت باطنی جو خدا نے آپکو بخشی ہے اگر ہوتا تو ہر چیز کو کھٹکاتے اب کہاں سے لاؤں وہ اطمینان اور
دلجمعی۔ بھئی ذرا خوب اطمینان سے دعا پڑھ کر تاکہ یہ ساری چیزیں مجھ تک پہنچ جائیں۔ ۱۰ یا ۱۲ دن
میں لیٹ زمینی سے پہنچتی ہے۔ جلدی کیجئے۔ کوئی بہت ہلکی اور ضروری چیز ہو تو ہوائی ڈاک سے جلد بھیجدیجئے
تاکہ شروع تو کروں۔ لیکن کوشش کیجئے کہ ہدایات پڑھ کر [illegible] لینے وغیرہ وغیرہ کے سلسلہ میں ضرور بھیجئے گا۔
اچھا بھئی ساری چیزیں تو میرے پاس آ گئیں اب آگے میں [illegible] کیسے ہو گی؟ کچھ نہ کچھ نوٹ کر کے ضرور رکھ لینا
کم از کم سوئے ہوئے نکات یا ان کتابوں کے باب۔ تاکہ مجھے ہدایت لکھ سکو۔ ارے بھئی یہ رسالہ نفسیہ سے بھی
درس کا ہو گا۔ کیا قیامت ہے؟ آپ کہتے ہیں کل ۸۱۱۲ صفحے ہیں اور دیگر چیزیں بھی ہیں اور پھر بھی یہ کہتے
ہیں بڑا آسان ہے۔ خوب؟ وہ انڈیا آفس لائبریری میوزیم کے فارسی مخطوطات کے کیٹلاگ دیکھوں گا۔ دیکھو جی
مجھے کراچی میں اب یہاں بھی دیکھوں گا۔ بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کیا خط ذرا غور سے پڑھئے گا۔ اور ہر ہر بات کی طرف سے
اطمینان بخش جواب دیجئے اور اپنی طرف سے بھی مفید مشورے۔ سمجھ گئے جناب۔ ہاں تو شبلی والی کتاب بھی آئیگی۔ بھئی ناگپور
پابندی سے خط لکھتے رہنا تاکہ وہ آتے رہتے کہ بھیجیں۔ اس خط نے مجھے جوان کر دیا ہے۔ آپنے بہت زحمت اور شفقت کا
اظہار کیا ہے۔ دل سے ممنون ہوں۔ دعاؤں میں بھی یاد رکھئے۔ بھئی کچھ پڑھنے کو چند کتب بھیجدو تا تاکہ اطمینان قلب بھی رہے اور طلبہ بھی
سمجھے؟ اسیر ہم کو ہر طلبہ اور بچے بحیثیت ہوتے۔ اب تو خطوں ہی کے سہارے جینا ہو گا۔ خدا حافظ۔ جس طرح سے محبت
رہے ہو اور ہو اور خط کے جواب میں اظہار کیا ہے خدارا ایسے ہی رہنا۔ اس خط میں میں نے کافی ستایا ہے معاف کرنا۔ بہت
سی آزادی سے کام لیا ہے۔ کیوں نہ لکھوں۔ تعلیم اور نیاز سے سلام اور۔ ہر عزیز بچیں!
دعا گو عابد

شمارہ الحاق ۔ ۲۰ ۷۸۶

باشگاہ دانشگاہ مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب دام ظلکم السلام

خیابان شاہ رضا بہرسال گرامی نامہ ملا۔ معلوم ہو کر خوشی ہوئی۔ مقالہ ملا۔ اچھا ہے۔ لیکن اس

تہران ۔ ایران میں بہت سی چیزیں شلند اس کا سبک وغیرہ۔ بہر حال بہتر ہے۔ حوالے

۲۲ فروری ۷۰ء بھی ہیں لیکن کم ہیں ثبت ہونے چاہییں۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ

براہ مہربانی اطمینان سے ایک انکی تیار کریں۔ اور ساتھ ہی مجھے ہدایات دیں

کہ کس طرح پڑھوں اور کس طرح نو... یک صورت کروں۔ مجھے تین چیزوں میں ہدایت

کی ضرورت ہے جو یہ ہیں (۱) منابع ... (۲) کس طرح پڑھوں اور نوٹس لوں (۳) کیا کیا چیزیں

اس میں لانی ہونگیں۔ میرے خیال میں تو ... ؤں سے موازنہ بھی کرنا ہوگا اور یہ کون کون نتیجے

اس کے ابتدائی حالات مفقود ہیں وہ کہاں سے پیدا کروں۔ جو کلام ضائع ہوگیا اس کے سلسلے

میں کیا کروں۔ اس مضمون میں تو اشعار کی تعداد ۱۲ ہزار تک بتائی گئی ہے۔ آپکے لئے اس سلسلے

میں کافی باتیں سوچ رکھی تھیں لیکن لکھتے وقت سب بھول چکا ہوں اب بیرجند سے سفیان شریف

بھی آرہے ہیں۔ آپ مصروف بھی ہیں۔ میں نے سوچا ہے کہ ایک دو ہفتے تک ہر دو معاملے پر عمل

کروں۔ یہاں کوئی کسی کی نہیں سنتا اور مجھے کسی سے توقع بھی نہیں۔ بس آپ ہی ہیں اور آپ ہی کو

اس سلسلے میں زحمت دیتا رہونگا خدا کی ذات اور آپکی دعا اور کمک سے امید ہے کہ یہ کام کر سکوں۔

کیا آپکے ذریعے سے ڈاکٹر صاحب کو پتہ چلا تھا کہ میں نے عرفی لیا ہے۔ اس لئے کہ رئیس الرحمن خان

سے انہوں نے ذکر کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ عرفی پر انگلستان وغیرہ میں کام ہو چکا ہے۔ میں اسوقت

ڈاکٹر صاحب کو نہیں لکھ سکا تھا مجھے شفقت نامہ لکھا ہے۔ رئیس کو یہ ضرور لکھا ہے کہ کام ہو جاتے تو مجھے بڑا

یقین ڈاکٹر صاحب نے شاہ اسمعیل پر لکھا تو Denison Ross نے بھی اسی پر لکھا ہے اس میں کیا ہے۔

مجھے اس طرف سے کسی کمک کی توقع نہیں وہ نہایت مصروف ہیں بعد ان کی معلومات عجیب ہیں۔

بہر حال ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ یہ مقالہ جو پیش پڑھا سب کچھ لکھ دیا ہے

میں اب کیا لکھوں اصل میں مجھے صحیح ہدایت کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی کتابیں بھی ہوں اور اب

تو اور بھی ضرورت ہے جبکہ اور جگہ بھی کام ہو چکا ہے۔ آپکی مہربانی ہے کہ آپ نے ایس ۔ ایم ۔ میر

صاحب کو کتابوں کے لئے لکھدیا ہے لیکن وہ دیکھئے کب عمل کرتے ہیں۔ جن صاحب نے یہ مقالہ نقل کیا ہے بڑی

محنت کی ہے میری طرف سے سلام اور شکریہ پیش کردیں۔ مجھے امتحانات بھی دینے ہیں۔ میرا خیال ہے

کہ میں جولائی سے رفتہ رفتہ یہ کام شروع کرونگا اور اس دوران میں امتحان کی تیاری کرونگا اور فارغ

سیکھونگا اور ساتھ ہی یہ پتہ چلے گا کہ کون سے منابع یکجا ہیں۔ ترکی والا فکر ہی بھی منگانے کی کوشش کر رہا ہوں نہ معلوم کتنا پیسہ درکار ہوگا۔ یکجا تو ابھی بھی بڑا مشکل ہے۔ نعیم الدین صاحب کو ضرور لکھتے رہئے اگر آ جائے تو بہت اچھا ہو۔ یہ اچھا ہے کہ آپ نے ان سے ربط رکھا۔ میر صاحب کو کتابوں کے لئے لکھا ہے آپکے پاس بھی رہنا چاہیں تاکہ آپ ہر طرح مدد کر سکیں۔ ادھر بھی یا بھی لکھا نہیں آیا۔ یہاں کہاں تک پوری کریں۔ فاصلہ اتنا ہے کہ خدا کی پناہ۔ میں نے آپکی خدمت میں خط ڈاک والا رجسٹرڈ بھیجا ہے سعدیہ بیچ میں ہونے لگا لہذا فکر میں پڑ گیا کہ خط پہنچا یا نہیں۔ ڈاک کا معاملہ ایسا ہی ہے۔ دوسرا لکھ رہا تھا کہ پھر آپکا خط ملا۔ جب جان میں جان آئی۔ کیا رجسٹری خط بھیجا کروں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ہر سلسلہ میں خط تو جلد لکھا کریں۔ تاکہ مجھے اطمینان رہے میں جلد گھبرا جاتا ہوں۔ اور ایک یہ چاہتا ہوں کہ میرے ان نکات سے متفق ہیں تو سمجھ کر ہدایات ارسال کردیں۔ ڈرتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ منابع یہاں نہیں ہونے تو کیا ہوگا پھر رہنا پھیلا موضوع چھوڑ کر یہ لینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ بہرحال جو خدا کو منظور ہو۔ اس مقالہ میں چند مقامات پر دو ایک لفظ سمجھ میں نہیں آئے ہیں وہ کسی وقت دریافت کروں گا۔ یہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کیا علیگڑھ میں ہیں؟ کون ہیں؟ نواب صاحب کا مضمون معاصرہ والا بھی درکار ہے۔ اسی طرح وہ دیباچہ جو نواب صاحب شیدائی والے (دیوان عرفی) پر ہے۔ غرض آپ ان ساری چیزوں کا جائزہ لے لیں اور پھر جس طرح مناسب ہو کریں۔ اگر نقل ہو تو نقل لیکن نہایت صاف ساتھ لوازم کے ساتھ۔ اگر اصل بھیجیں تو بہت اچھا ہو میں فوراً اسے نقل کرکے ہوائی ڈاک سے یا دیسی ڈاک سے روانہ کردوں گا۔ چاہتا یہ ہوں کہ جولائی تک یہ ساری چیزیں۔ معلومات۔ ہدایات مفصل مجھ تک پہنچ جائیں تاکہ اطمینان سے شروع کردوں۔ آپکو زحمت تو بہت ہوگی لیکن آپ ہی بتائیے اس موقع پر دوسرا کون ہے جس کی طرف نگاہیں اٹھیں۔ اللہ آپکو صحت اور اطمینان قلبی عطا فرمائے۔ دعاؤں کا ہر وقت محتاج ہوں۔ چھٹیوں میں آپ شاید ادھر ادھر چلے جائیں گے۔ اللہ ساتھ آپ بھی ہر طرح ایک معروف انسان ہیں۔ اللہ مالک ہے۔ بہرحال مجھے جو کچھ بھی لکھنا تھا لکھ دیا ہے۔ آپ ذہن میں رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب شاید اس لئے بھی ناراض ہوں کہ خاص طور سے ان سے رجوع کیوں نہیں کیا تھا۔ بہرحال۔ تین برس وہ موضوع لئے بیٹھا رہا۔ کیا ہوا؟ نالدیقی کا لکھنے لگا۔ نتیجہ نہ نکلا۔ معاملات ہی کچھ اور ہیں۔ دیکھئے نعیم الدین صاحب کیا کرتے ہیں؟ کیا ان کے علاوہ کسی اور نے بھی عرفی پر کام کیا ہے اگر کیا ہے تو کیا چھپا ہے؟ اور کہاں ہے۔ کچھ ہے۔ گذر رہا ہوں؟ امید ہے آپ، بھابی اور بچے بخیریت ہونگے۔ خدا حافظ۔ خط بے ربط سا ہے۔ معذور ہوں بھول جاتا ہوں کیونکہ ڈاک صرف دو دن ہی جاتی ہے دماغ میں موقع موقع سے باتیں آتی ہیں لیکن کبھی قلم میں غائب ہو جاتی ہیں

آپکا چھوٹا بھائی

عابد علی خاں

۲۷ مارچ ۷۰
تہران

۲۸۶

مکرمی جناب بھائی جان دام علیکم السلام

آپکا ۱۹ مارچ کا خط مجھے ۲۴ مارچ کو ملا۔ آپکی علالت کا پڑھکر افسوس ہوا۔ خداوند کریم شفائے عاجل و کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ میں نے اپنے گمشدہ خط میں مفصل باتیں لکھی تھیں لیکن افسوس کہ وہ آپ تک نہ پہنچا نہ معلوم کس کے ہاتھ پڑا۔ میرے پاس وہ نوٹس جو بھیجے تھے وہ خط انکی رسید تھا اور چند باتیں ان سے متعلق تھیں۔ بہر حال یہ دوسری چیز بھی جو بھیجی تھی شکور ہوں میں نے نقل کر لیا ہے۔ اور اب اسکو رجسٹری سے بھیج رہا ہوں یہ مشکل کو ڈاک سے نکلے گا۔ یہ خوب لکھا کہ تیرنا نہیں آتا ہو تو سمندر میں ڈالدو تو یہیں اور یا ہاتھ پیر مار کر آجاتا ہے۔ انشاءاللہ میں بھی کچھ اسی طرح کرونگا۔ میں آپکی کتاب کے سلسلہ میں خط ملنے کے دوسرے دن تلاش میں گیا۔ امیرکبیر اور ابن سینا دو بڑی دکانوں پر دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر معین نے تو نہیں شائع کیا ہے البتہ یہ ہے۔

جمع المصنفی بکوشش مظاہر مصفا۔ اسکی قیمت ۱۰۰ تومان ہے۔ چونکہ آپنے ڈاکٹر معین کا مطلب کیا تھا اس لئے نہ لیا۔ یونیورسٹی بند ہے تو یا دس روز میں کھلے گی تو میں ڈاکٹر معین سے دریافت کرلونگا۔

آپ مجھے لکھیں کہ کب تک فرصت ہے اور اگر ڈاکٹر معین نے شائع نہ کیا ہو تو پھر کیا یہی لے لوں۔

جیسے آپ لکھینگے میں اسی پر عمل کرونگا۔ ابھی تو آپکی چھٹی میں وقت ہے۔ اپنے پروگرام سے مجھے ضرور باخبر رکھنا۔ ڈاکٹر صاحب سے کتاب وغیرہ کے سلسلہ میں کوئی تذکرہ نہ کریں۔ میں ان کو دو خط لکھے ایک ۲۲ جنوری کو یونیورسٹی کے پتہ پر اور دوسرا مفصل ۱۱ فروری کو اپنے مقالہ سے متعلق گھر کے پتہ پر تو انہوں نے ۱۵ مارچ کو ایک خط لکھا جو مجھے ۱۸ مارچ کو ملا۔ لکھا تھا کہ یہ خط میں آپکی خیریت کے سلسلہ میں لکھ رہا ہوں ایک خط آپکا بہت پہلے آیا تھا اس کا جواب دیدیا تھا کہیے کیا موضوع لیا کام شروع کیا یا نہیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں نہ تو مجھے ان کا اس سے پہلے خط ملا اور نہ ان کو وہ خط ملا جس میں میں نے ان کو موضوع کی تفصیل دی تھی۔ بہرحال خدا جانے۔ میرے اور ان کے خطوط ہی میں یہ سلسلہ عام طور سے چل رہا ہے۔ کہ ان کو مجھ سے اور مجھ کو ان سے شکوہ ہے۔ نہ معلوم خط کہاں جاتے ہیں۔ میں نے ہمت کر کے ایک خط ڈاکٹر سید نعیم الدین صاحب کو لکھا ہے آپکا اور رفیع الدین صاحب وغیرہ کا حوالہ دیدیا ہے اور لکھا ہے کہ جو صورت بھی ہو جواب ضرور دیدیں۔ اگر پورا مواد بھیجیں تو وہ نہیں تو ضروری اطلاعات حوالے وغیرہ بھیجدیں لکھا ہے۔ اگر ہو سکے تو ادھر سے بھیجدیں تو میں نے کہا ہے کوئی کتاب بھیجدونگا اور اگر ہمیشہ چھپا ہو تو انکی کمک کا ذکر کر دونگا۔ رجسٹری بھیج رہا ہوں اس پر یہ بھی لکھدیا ہے۔

وہ جب سمجھیں یہ خط بھجوا دیا جائے۔ ہمارے زمانہ میں تو پہلی اپریل چھٹی ہو جاتی تھی۔
دیکھئے یہ خط ان کو بقاعدہ بھی یا نہیں اور پھر وہ کیا تعداد کرتے ہیں۔ بھیجدیں تو مہربانی
ہے ورنہ شکوہ نہیں ہیں خود اب۔ کچھ ان شاء اللہ کر لوں گا۔
میں نے پٹنہ سے شور انجم خریدی ہے۔ دیوان عرفی بھی یہاں چھپ گیا ہے لوگ تو
آپ نوروز اس ایس - ایم - منیر کو خط ڈالدیں کہ اب نہ بھیجے۔ کیونکہ کیا فائدہ۔
خدا کرے انہوں نے ابھی نہ بھیجی ہو۔ ان سے امید بھی نہیں ہے

اپنی خیریت اور حالات سے ضرور مطلع کرتے رہیں۔ وقت جلد گذر رہا ہے
دو جگہ میں نے نشان لگائے ہیں اسے دیکھ لیں فرد کس سے یا فرد کس۔
اس کو 2 دوسری جگہ پنسل کا نشان نہ ہے۔

پچھلے مضمون میں بھی دو ایک جگہ چند بیت میں خبر ہو پوچھ لو مرقوم۔
کیا حبیب الرحمن خان صاحب مرحوم والا نسخہ ضروری ہے اگر ہے تو کیسے آئے منتظم
ہے۔ بچوں کو دعا اور بھائی صاحب کو سلام۔
خدا حافظ - عید مبارک - اور کیا حالات ہیں

Marfat.com

۲۸۶

(پروفیسر) عابد علی خاں، باشگاہ دانشگاہ
اطاق نمرہ ۲۰ - خیابان شاہ رضا،
تہران، (ایران)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں جتنا آپ سے نادم ہوں اتنا کسی سے نہیں، لیکن بھائی کیا عرض کروں
کہ میں کن حالات میں آیا ہوں اور مجھے کتنا کم وقت ملا ہے۔ اور کتنی بے سروسامانی
رہی، بہرحال خدا کا شکر ہے، مجھے چلتے وقت آپ سے نہ ملنے کا انتہائی افسوس ہے
میں چلتے وقت شاہ صاحب قبلہ کی خدمت میں تک اجازت کیلئے ایک عریضہ ڈال دیا تھا اور آپ کو بھی
ایک عریضہ لکھا ہے اور انکی دعائیں طلب کی ہیں، میرے لئے یہی سرمایہ حیات زندگی اور ہیں
مجھے اپنے حالات کے مطابق انکی اب پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے چلتے وقت آپکی خدمت میں
بھی دو خط ڈالدئے تھے اور ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ بھی سلام اور معذرت کہلادی تھی۔ بہرحال میں ۱۰ نومبر
بروز منگل ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر A ۱۰۱ کے ذریعہ چلکر یہاں اس دن ۱ بجکر ۱۰ منٹ پر پاکستانی
اور ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر ایرانی وقت بخیریت آگیا تھا۔ کمرہ اچھا ہے ضرورت کی ہر چیز مل گئی۔
سردی خوب پڑتی ہے اگرچہ ... اسکے اعتبار پر دسمبر سے پڑیگی۔ شام کو ۴ ۱/۲ بجے کلاس خارجیان
(ا۔ب۔ت) پڑھتے ہیں۔ صبح کو اپنی خوشی سے دوسرے پروفیسروں کے کلاس میں چلا جاتا ہوں اور پڑھتا ہوں
رہنے کا کمرہ بلکہ بلڈنگ نہایت گرم رہتی ہے۔ آتشدان ہیں لیکن باہر انتہائی سردی۔ صرف دعا کا کھانا
مشامیں مجھ کو چاء اور ضرورت کا کھانا خود کرنا ہوتا ہے آج تک مجھے میرے خطوط کا جواب نہیں کسی
کا کوئی خط نہ ملا۔ میرے ساتھ جتنے بھی ہیں اور ہم لوگ بیس دن پہلے پاکستان سے سید غلام اکبر نقوی
آگئے ہیں۔ آدمی اچھے ہیں سب خدا ترس۔ ماحول کے لئے ہر اعتبار پر بدلا ہوا ہے اور ایک طرف
میرا طالب علم اور دوسری طرف نقوی کا کہ کوئی شخص رہا نہیں جس سے ملاقات ہو، خیر چھوڑئیے۔ تفصیل
نہ لکھ سکتا ہوں اور نہ مناسب۔ حال یہ ہے کہ نہ ساتھ کوئی کتاب اور نہ کچھ سب دوستیں کاپیاں ہیں جن پر
catalogues سے شاہ جہانی دور سے متعلق کتابوں پر نوٹس لے رکھے ہیں سارا مواد اور کر اور ہیں یہاں۔
میں چند مجبوریوں کی بنا پر لا بھی نہیں سکتا۔ اس سال سنا ہے کہ کلاس خارجی اور امتحان رہیگا اور شاید دوسرے
ڈاکٹری کی کلاسیں شروع ہو جائیں اور اگلے سال تحقیق کا کام ہوگا۔ رینج چھٹی دو سال کی ہے۔ وظیفہ فی الوقت ایک سال کا۔
شاید اگلے سال اور دیر ہے ... موضوع دیر ہیں اور کتابیں تبادلہ ہیں تو کام کروں تو یہاں کچھ پتہ ہی نہیں چلتا۔ ادھر طالب علم اور ادھر نقوی صاحب،
وقت کم۔ راہ نہیں، عدم صلاحیت، گھر کی یاد، دوستوں کی یاد، ماں کی یاد۔ بھائی اور بہن۔ اللہ مالک ہے
اب اگر (قومی) پر کام کروں تو اس کا دیوان شاید
چھپا نہیں ہے۔ اب اگر یہ لوگ خود کوئی

اور وہ دو کا بیان غلط شاید) لاہور میں یونیورسٹی میں موجود ہیں اگر وہ کہیں تو اس کا فلم معجزہ آسکتا ہے
اگر وہ اجازت دیں اور کتابیں کوئی نسخہ مل جاتا اور مشہد جانا ہوگا کیونکہ وہ کتاب سے متعلق تھا۔ مگر کوئی شتابی
بھیج دو، آپنے جو مضمون بھیجا تھا اسکے متعلق ڈاکٹر غلام سرور صاحب نے فرمایا۔ کہ کتاب اس چیز کو کوئی پسند نہ
کریگا اور پھر علاوہ مجدد صاحب کے یا ایک آدھ اور کے پاک و ہند میں کون مقتدا ہے اور اگر نقشبندیہ خانوادہ
میں منتشر ہوئے بھی تو ایران میں تھے۔ خلیق بھی نثر مشفقانہ پیر کر رہا ہے اسکے لئے آسانی کافی ہے
کیونکہ سعید نفیسی صاحب اسے ہدایت کر سکینگے۔ مدرسہ شاید pre Mughal مدرسے متعلق ہی ہوں
تین چار کتابیں آئی ہیں اپنا معاملہ ہر اعتبار سے عجیب ہی ہو رہا ہے۔ ہر طرف نگاہ اٹھتی ہے اور
رہ جاتی ہے سب خدا ہی پر چھوڑ رکھا ہے مگر کتاب کو ترجیح عمل، صحیح عقیدہ، سمجھ وکار سب ہی کچھ درکار
ہے۔ جو کچھ ہونا ہے ہو رہیگا۔ لیکن پوزیشن عجیب ہے۔ وقت دو سال۔ دوسری جگہ ملازمت۔ بیوی بچے
موضوع وسیع اور نامعلوم اور ناممکن الحصول۔ طالب علم سے مقابلہ۔ جناب نقوی صاحب سے مقابلہ۔ ساری بڑی
بڑی شخصیتیں اٹک ہیں۔ اور ہماری حیثیت بھی عجیب ہے اپنا نہ کوئی جان پہچان اور نہ ویسا مزاج اور نہ وسیلہ اور
جو ہمدرد تھے وہ گویا گوڈے تک، آج تک کسی نے کچھ نہ ڈالا۔ تار دیا تین خط لکھے، ڈاکٹر سرور صاحب
نے خلیق کو جواب دیا مجھے نہ دیا۔ عجیب چیزیں ہیں بہت اور ہم کھل کر کچھ نہیں کہہ سکتا اور کچھ
عمل کر نہ کچھ کہہ سکا۔ بہرحال میری یہ آرزو اور گزارش ہے کہ آپ خدارا میرے لئے
اور اور کر معاف فرمائیں کہ اللہ میری عزت رکھ لے، اور میں اس مدت میں بخیر و خوبی نہایت
ہی آسانی اور عمدگی سے اپنا کام اور مقصد پورا کرسکوں اور کامیاب ہو کر لوگوں اور
سب کو زندہ و تندرست دیکھوں۔ آپ کسی سے یہ پتہ چلالیں کہ ایران کو ڈاک
کب جاتی ہے۔ دن مقرر ہیں شاید ہفتہ میں دو۔ یہاں سے تو ہیں اور جمعہ کو جاتی ہے
خط میں کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو۔ احتیاط کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ اور بھابی صاحبہ
اور بچے سب بخیریت ہونگے۔ چلتے وقت تین سال بعد میں بھائی جان یعنی سید محمد صاحب کے
گھر گیا تھا وہ نہ ملے کیونکہ وہ روانہ ہو رہے تھے ایک دن پہلے اسی شام کو بچہ بیوی کے ہمراہ مجھ سے ملنے آئے
آپ کا پوچھتے تھے اور بڑی عزت اور محبت اور تعریف سے ذکر کرتے تھے۔

سب کو سلام و دعا بچوں کو پیار

آپکا مخلص بھائی
عابد

از جاؤرہ

عبدالجمیل خاں

۳۱ جولائی ۱۹۸۵ء

محترم و مکرم جناب قبلہ و کعبہ چچا صاحب

السلام علیکم

الحمدللہ یہاں جملہ عزیز خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے رہ کر آنجناب کی و جملہ بزرگوں و عزیزونکی خیریت کے طالب۔ دیگر کافی عرصہ ہوا نہ تو آپ کا کوئی خط ہی آیا اور نہ خیریت ہی معلوم ہو سکی۔ میں نے محترم جناب قبلہ چچا غلام محمد خاں صاحب سے پاکستان جانے کے بعد کئی خط سیونی لکھے مگر وہاں سے بھی کوئی جواب نہیں آیا اور نہ خیریت ہی معلوم ہو سکی جس کی وجہ سے فکر ہے۔ محترم جناب قبلہ والد صاحب و محترمہ قبلہ والدہ صاحبہ آپ کو و جملہ عزیزوں کو بہت یاد کرتے ہیں اگر مناسب خیال فرمائیں تو کم از کم ہر ماہ ایک خط ضرور لکھ دیا کریں تاکہ سب کی خیریت اور حالات معلوم ہو سکیں میں ضرور آپ سے نیاز حاصل کرنے آپ کی خدمت میں آتا مگر کچھ مجبوریوں کی بنا پر پاکستان آنے سے مجبور ہوں۔ خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں التماس فرمائیں کہ وہ مجھے جلد اپنے ضروری فرائض سے سبکدوشی عطا فرمائے تاکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کر سکوں۔ گھر میں قبلہ والد صاحب و قبلہ والدہ صاحبہ قبلہ چچا صاحب و قبلہ چچی صاحبہ آپ کی بہو اور بچے اور میرے بھائی بہنیں و جملہ عزیز آپ سب کو بہت بہت یاد کرتے ہوئے حسب

عبدالجمیل خاں میرے ماموں زاد بھائی صاحب کے بیٹے ہیں۔

Marfat.com

مراتب سلام و دعا عرض کرتے ہیں ۔ باقی خیریت ہے امید کہ جواب سے جلد سرفراز فرمائیں گے۔

فقط والسلام

نیازمند عبدالجمیل خان

فخر عالم صاحب ان کی والدہ صاحبہ اور اکرام بیگم اور ان کے بچے وغیرہ بھی سب کی خدمت میں سلام دعا عرض کرتے ہیں۔

Marfat.com

از جاورہ ۲۸۶ مورخہ ۹ جون ۶۸ء

محترم جناب قبلہ و کعبہ چچا صاحب

السلام علیکم۔ گزارش ہے کہ یہاں جملہ عزیز خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے رہ کر آپکی و محترمہ چچی صاحبہ اور دیگر بھائی بہنوں کی خیریت کے طالب۔ دیگر عرصہ ہوا کوئی خط نہ آنے سے خیریت معلوم نہ ہونے سے فکر ہے۔ خداوند کریم آپ بزرگوں کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔ محترم جناب قبلہ والد صاحب نے بڑی پھوپی ہمشیرہ کے متعلق مفصل تحریر فرمایا تھا براہ کرم ہمشیرہ کیلئے کوئی انتظام فرما دیں تاکہ وہ ہر پریشانی سے محفوظ رہے۔ میری بچی کی شادی میں پاکستان سے بھائی شرافت علی بیگ صاحب مع اپنی بیوی کے تشریف لائے تھے قریب ایک ماہ قیام رہا اور آج ہی واپس ہوئے ہیں۔

براہ کرم ہمارے حق میں دعا فرمائیں کہ زندگی میں ایک بار پھر آپ کی قدم بوسی
کا شرف حاصل ہو سکے۔ یہی میری تمنا ہے۔ باقی [illegible]
محترمہ بھابی صاحبہ اور دیگر عزیزوں کو بہت بہت سلام علیک عرض کر دیں
اور دعا کے لئے عرض کریں۔ سب کو یاد فرماتے رہیں۔ مجھے اور قبلہ و کعبہ والد صاحب و قبلہ
و کعبہ والدہ صاحبہ اور دیگر عزیز آپ سب صاحبان کو بہت بہت یاد کرتا ہے
اپنی اور گھر والوں کی خیریت سے جلد از جلد مطلع فرمائیں گے۔

فقط والسلام نیاز مند و خاکسار

عبدالجمیل خاں

مولانا عبدالحق۔ غرغشتوی

متیمنا باسمہ الاعلیٰ

جامع الفضائل والفواضل محترم المقام الدکتور غلام مصطفیٰ خان صاحب عم فیوضکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عنایت نامہ عنبر شمامہ سامی بوصول پیوستہ کہ شرف اول بود اجنبی جب الملکی زشتیاق صدرحمہ نسیم سحری مانند باعث سرور مرور خاطر فقیر گردید۔ الحمد للہ والمنۃ۔ ولنعم ماقیل من قدیم حب الوطن والایمان وندانی الفارسیہ وشناس فیما یشتغل غرب

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر۔ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

جس قدر فقیر راقم الحروف نے بزرگوں اور کتب وانساب سے سنا ہے غرغشتی کے افغان سب نسبتاً ناگڑ ہیں مگر انمیں متعدد خیلیں بنی ہیں اسد خیل سلیمان خیل دلاور خیل متہ خیل سالار خیل اسد خیل غیاث خیل اسحاق زی وغیرہ مگر ایک خاندان حرف تاکر سے یاد ہوتا ہے یہ خاندان علماء کا ہے اس خاندان میں اکابر علماء اصحاب شریعت وطریقت خدمت دین متین اور عامۃ المسلمین کو اپنے فیوض سے مستفیض کرتے در اصل یا سلسلہ چلا ہیں مشہور ومعروف بزرگ مولنا سعد الدین ہے انکے فرزند مولنا بہاؤ الدین ہے انکے فرزند مولنا شہاب الدین مولنا گل احمد مولنا شیخ الحدیث لطف الدین ہے

مولنا شہاب الدین کے فرزند مولنا قطب الدین جامع المعقول والمنقول دھلی تک فتحپوری مسجد و اور باقی مدارس ریکھتے ہیں انکے بزرگوں کے اخلاف غرغشتی میں موجود ہیں مگر وہ رونق اور چرچا نہیں قصبہ غرغشتی علماء وفضلاء کا قدیم الایام سے مرکز رہا ہے اس منبع علوم سے کئی حضرات مستفیض ہوکر اطراف واکناف میں خدمت دینی اور درس وتدریس میں مشغول ہیں غالباً جناب کے جد امجد حضرت مولنا عبد الوہاب مرحوم بھی اس مٹی سے تعلق رکھتے تھے والسلام علیکم بالصواب۔ فقیر کا خاندان دوسرا ہے جو کہ حضرت فیض بابا سید احمد صاحب سے منسوب ہے

غرغشتی میں میری ننھیال ہے۔ والد اسلاف آباد تھے۔ مولانا عبدالحق صاحب سے ان کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ مولانا بہت مشہور عالم تھے۔

حضرت مفتی صاحب مبارک۔ استاذ العلماء اگرچہ سابق آپ اخوند صاحب۔ حضرت شیخ امت کے مولانا عبدالغفور صاحب کے خلیفہ تھے۔ آپکے دوسرے بھائی مولانا میاں نور احمد صاحب۔ اور فقیر کے والد صاحب مولانا میر احمد صاحب سب حضرات نے سلسلۂ تدریس علوم و فنون میں زندگیاں صرف کی ہیں۔ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم و نفعنا بفیوضھم و برکاتھم

الداعی مولوی عبدالحق غفرلہ غرغشتی
خطیب جامع مسجد دیری ...
غرغشتی

۲۷ اگست ۱۹۷۶

ڈاکٹر مولوی عبدالحق بابائے اردو

بابائے اردو مولوی عبدالحق ہاپڑ میں ۲۰ اگست ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ پنجاب سے میٹرک اور علی گڑھ سے بی۔ اے پاس کیا۔

بابائے اردو کی ادبی عطیات کی فہرست خاصی طویل ہے۔ ان کی ادبی زندگی کا آغاز اسی زمانے میں ہوچکا تھا جب کہ وہ ایم۔ اے۔ او کالج کے طالب علم تھے۔ انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڑھ اور رسالہ "احسن" سے انھوں نے اپنی مضمون نگاری کا آغاز کیا۔

بابائے اردو نے ادب اور دیگر علوم سے متعلق تقریبا ساٹھ، ستر کتابوں پر مقدمے لکھے۔

شخصی خاکہ نگاری کا دامن بھی بابائے اردو کی فتوحات سے خالی نہیں۔

شخصی خاکے "چند ہمعصر" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوچکے ہیں۔ یہ کتاب اردو کی چند مقبول ترین کتابوں میں شامل ہے۔

بابائے اردو تفریح طبع کے لیے شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ ان کا ایک شعر ہے۔

نہ عشق بتاں ہے نہ فکر معیشت
مگر جاگے رات کٹتی ہے ساری

آپ کا آصفیہ اسکول حیدرآباد میں بہ عہدہ ہیڈ ماسٹر تقرر ہوا۔ اس سے بابائے اردو کی حیدرآبادی زندگی کی ابتداء ہوئی۔ جہاں انھوں نے

Marfat.com

اپنی زندگی کے کم و بیش چالس سال گزارے۔ یہی ان کی زندگی کا سب سے
قیمتی حصہ ہے۔ اُن کا رسالہ "اردو" وہیں شروع ہوا۔ اس کے اردو میں تحقیقی ادب کا معیار بلند ہوا۔

بابائے اردو کے مضامین کی تعداد تین سو کے لگ بھگ ہے۔
مضامین کے دو مجموعے "سرسید کے آثار و افکار" اور "قدیم اردو" کے نام
سے شائع ہوچکے ہیں۔

مقدمات عبدالحق (دو حصے)۔ تنقیدات عبدالحق ، خطبات
عبدالحق۔
مکتوبات عبدالحق وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔ اردو ادب پر آپ کے احسانات کبھی فراموش نہیں کیے جا سکتے۔
بحیثیت ایک نقاد کے بابائے اردو ، مولانا حالی کے پیرو ہیں۔
وہ ادب کو زندگی کا عکاس سمجھتے ہیں۔
آپ نے ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کو انتقال فرمایا۔

Marfat.com

Phone 6290

ٹیلیفون ۶۲۹۰

1, Daryaganj, Delhi

۱- دریا گنج، دہلی

انجمن ترقیٔ اردو (ہند)

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India)

مورخہ ۹ ... ۱۹

[illegible]

مکرم بندہ — وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا — آپ کے کرم فرما نے سی پی کی حکومت کی تعلیمی پالیسی اور ذریعۂ تعلیم کے بارے میں جس بڑے خطرے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ پچھلے واقعات اور ۲۸ اگست کی ناگپور کی کانفرنس کے مبہم جملے کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے

صوبۂ متوسط و برار کے مسلمانوں کے قومی جذبے اور جوش عمل کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے آپ کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کہ وہ اپنے لیے اعلیٰ تعلیم کی ایسی درسگاہیں قائم کریں جس میں ذریعۂ تعلیم اردو ہو۔ آپ کے صوبے میں مسلمانوں کی عددی اقلیت اور ان کی اقتصادی پستی کے پیش نظر یہ خیال قریب قریب ناقابل عمل معلوم ہوتا ہے اور موجودہ حالات میں غیر صوبے کے مسلمانوں سے بھی کسی معتدبہ ~~نقد~~ امداد کی توقع نہیں ہو سکتی۔

ناگ پور میں اردو کے حامیوں کے ایک مختصر مشورتی جلسے کے انعقاد کا خیال بہتر اور مناسب ہے لیکن ملک اس وقت جس خلفشار میں مبتلا ہے اسے دیکھتے ہوئے شاید یہ اجتماع کامیاب نہ ہوسکے۔ میرا خیال ہے کہ کچھ دن اور توقف کیا جائے یہاں تک کہ فضا سازگار اور حالات رو بہ سکون ہو جائیں۔ بہرحال جب کبھی آپ مجھے اس سلسلے میں یاد فرمائیں گے بے عذر حاضر ہو جاؤں گا۔

بطور خود بھی میں اس گتھی کے سلجھانے کی فکر میں ہوں اور جو تجویزیں میرے ذہن میں ہیں انھیں بروئے کار لانے کے لیے موقع اور محل کے مطابق سلسلہ جنبانی بھی کر رہا ہوں۔ اگر کوئی مفید نتیجہ نکلا تو آپ کو مطلع کروں گا۔

نیازمند

عبدالحق

غلام احمد حسن صاحب جاگیر دار تلے گا نود ساسر (برار) سے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے مفصل حالات لکھوائے تھے ان کا ذکر ہے۔

۱۔ دریا گنج۔ دہلی

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۴۶ء

مکرمی

آپ کا خط پہنچا۔ اور غلام احمد حسن صاحب (۱) کا بھی۔ ذریعہ تعلیم کا مسئلہ قابل غور ہے۔ غلام احمد حسن صاحب نے جو تجویزیں پیش کی ہیں ان پر عمل دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کیا سی پی کے مسلمانوں میں اتنی سکت ہے کہ وہ اپنے کالج قائم کرسکیں، کیوں کہ اس زمانے میں باہر سے کسی امداد کی توقع نہیں۔ میں نے اس کے متعلق ایک دوسری تدبیر سوچی ہے اور اب کاروائی بھی شروع کر دی ہے۔ کچھ ہوجائے تو اطلاع دوں گا۔

اصطلاحات علمیہ کے لیے جو آپ نے دوسرا (۲) نام پیش کیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ صاحب اس کے بالکل اہل نہیں۔ آپ مہربانی کر کے ان کی بجائے ڈاکٹر مظفر الدین قریشی پروفیسر جامعہ عثمانیہ کا نام لکھ بھیجیں۔ وہ سائنس کے پروفیسر اور اب کیمیکل و انڈسٹریل ریسرچ کے ڈائریکٹر ہیں۔ ایک مدت تک میرے ساتھ وضع اصطلاحات علمیہ کی ترتیب میں شریک رہے ہیں۔ اور رسالہ سائنس کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ وہ اس کام کے لیے سب سے بہتر شخص ہیں۔ جن صاحب کا آپ نے نام پیش کیا ہے وہ اس سے بالکل بے بہرہ ہیں اور ان کا کمیٹی میں ہونا کسی حال میں مفید نہ ہوگا۔

عبد الحق

(۱) یہ وہی بزرگ ہیں جن کا ذکر سابقہ خط میں ہے۔
(۲) دکن کے ایک صاحب کا نام پیش کیا گیا تھا۔

Marfat.com

Phone
6290

ٹیلیفون
۶۲۹۰

انجمن ترقی اردو (ہند)

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India)

1. Daryagunj, Delhi

۱۔ دریاگنج، دہلی

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۶ء

مکرم و مہربانِ من — تسلیم

آپ نے اور غلام احمد حسن صاحب نے ناگپور یونیورسٹی کی تجویز کے متعلق مجھے لکھا تھا کہ ایک معاملے کو ایسی جگہ اور ایسی ہستی کے سامنے پیش کیا ہے کہ جس کا اثر سی پی گورنمنٹ اور یونیورسٹی پر پڑ سکتا ہے۔ میں نے ایک بدل بھی پیش کیا تھا جو ان کی اور یونیورسٹی کی تجویز کا ایک ... لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دونوں کے لیے قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔ وہ کارروائی لائیے تو ہم اس پر غور کریں گے۔ ہمیں اس کا کچھ علم نہیں۔

میرا یہ کہنا قبول کیجیے کہ مجھ کو اس کا یہ کہنا صحیح ہے، یا فلاں شخص نے مجھے لکھا ہے، معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے

براہِ مہربانی کر کے یونی ورسٹی کے [illegible] اُس انتظام کی نقل بھجوائیے جس میں یہ تجویز منظور کی گئی ہے۔ اس صورت سے مناسب کارروائی کر سکوں گا۔ جواب جلد آنا چاہیے۔

والسلام

عبدالحق

Marfat.com

جناب مکرم

انجمن ترقی اردو خواتین کالج کے لیے اساتذہ کے تقرر کے سلسلے میں انتخابی کمیٹی بتاریخ ۲۶ فروری بروز اتوار شام کے ساڑھے چار بجے انٹرویو کر رہی ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کمیٹی میں شرکت فرما کر اساتذہ کے انتخاب میں مدد فرمائیں۔

دعاگو

(ڈاکٹر عبدالحق)

صدر انجمن ترقی اردو خواتین کالج

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر عبدالحق خاں حسرت کاسگنجوی
ایم۔اے (اردو)، ایم۔اے (انگریزی)، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی۔
سینئر ماہر مضمون

ٹیلی فون: دفتر ~~۶۷۱۳۳۴~~ ~~۶۷۱۲۶۳~~
رہائش ~~۶۱۸۸۸~~ 25673

۱۴ جون ۱۹۹۷ء

جناب ڈاکٹر صاحب
السلام علیکم

اللہ کی قدرت سے امید ہے اب آپ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہوگی۔

میں بارہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں لیکن آپ کی علالت کی وجہ سے ملنے نہیں دیا جاتا۔

میرا خط آپ کو مل گیا ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب مطالعہ اقبال بانگ درا خصوصاً کے حوالے سے ایک مضمون لکھا تھا وہ خاصا طویل ہوگیا اس کی کتابت ۱۵۲ صفحات میں ہوئی ہے اسے میں اپنی نئی کتاب "ادب اور اقدار" میں شامل کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی طوالت دیکھ کر اب جی نہیں چاہتا کہ اس میں شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب سے میں نے ذکر کیا تھا وہ اسے اقبال اکیڈمی کی طرف سے کتابی صورت میں ممکن ہے چھاپ دیں۔

میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے آپ کو دکھاؤں اور آپ اس پر دیباچہ تحریر فرما دیں۔ آپ نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی ہے اصل میں اب تک جو کچھ کیا ہے وہ آپ کی کرم فرمائی ہے اگر اجازت ہو تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی جسارت کروں۔ فقط والسلام

آپ کا اپنا

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب۔
۲۔ اولڈ کیمپس۔ سندھ یونیورسٹی
حیدرآباد سندھ۔

۱۳۷/ بی۔۲۔ یونٹ ۵ لطیف آباد، حیدرآباد سندھ ۷۱۸۰۰
آر۔۲۲۶ سیکٹر 7-D/1 گلی ۵ گلشن فاروق۔ نارتھ کراچی

ڈاکٹر عبدالحق حسرت میرے عزیز شاگرد ہیں۔ بہت فاضل ہیں اور کئی علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ فن افسانہ نگاری ان کا خاص موضوع ہے

چودھری عبدالحمید جالندھری

دارالمعلمین، کابل۔
۱۸/نومبر ۱۹۴۰ء

برادر محترم!

السلام علیکم

بہت روز ہوئے آپکا محبت نامہ موصول ہوا تھا۔ جواب میں کوتاہی کچھ تو طبعی تساہل کی وجہ سے ہوئی اور کچھ اسلئے کہ یہاں مجھے بہت کم فرصت ملتی ہے۔ تعطیل بھی جمعہ کے سوا شاذ ہی ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ اوائل جنوری تک ہمیں ڈھائی ماہ کی تعطیلات ہونگی۔

مجھے یقین ہے کہ آپنے حتی الوسع میرے داخلے کی کوشش میں جلدی کی ہوگی۔ لیکن اگر خدانخواستہ بر موقعہ سندات نہ پہنچنے کی وجہ سے مجھے امتحان میں شامل ہونے کی اجازت نہ ملی ہو تو میرا غم نہ کھائیں بلکہ یہی سمجھیں کہ خدا کو اس میں بھی کوئی بہتری ہی منظور ہوگی۔ اور میرے لئے دعا کرتے رہیں۔

آپ فی الحال میرے لئے یہاں کتابیں نہ بھیجیں

مثنوی یوسف زلیخا (مشرح) میں نے یہاں سے خرید لی ہے۔ زیادہ تردد نہ کریں۔ سخندانِ فارس اور شعرالعجم کے فارسی ترجمے خرید لئے ہیں۔ شعرالعجم کا دوسرا حصہ نہیں مل سکا۔

میں نے پچھلے دنوں رسالہ ہمایوں کو ایک افسانہ ترجمہ کرکے بھیجا تھا۔ اسکا جواب آپکی معرفت طلب کیا تھا۔ اگر جواب آئے تو مجھے مطلع فرما دیں اور اگر ترجمہ افسانہ واپس آئے تو اسے اپنے پاس رکھ چھوڑیں۔

کیا چیک ابھی تک کیش ہوا یا نہیں؟

آپنے مجھے جس مکتوب میں سلیبس لکھکر بھیجا تھا میں اسے غالباً کسی کتاب میں یا کسی دوسری جگہ رکھکر بھول گیا ہوں۔ اگر آپکو فرصت ہو تو ایک بار پھر یہی تکلیف فرمائیں۔
میرے پاس یہاں کلیاتِ غالب موجود ہے مگر معلوم نہیں اس میں سے کون کونسی غزلیات

بھائی عبدالحمید صاحب کی محبت اور اخلاص کے متعلق کچھ بھی لکھوں ناکافی ہوگا۔ اُن کی اولاد اور میری اولاد میں بھی یہی وابستگی ہے

Marfat.com

شاملِ لفافہ ہیں۔

مولینا شیت واقعی بڑے پائے کے بزرگ تھے۔ شاید میں نے کبھی آپکو ایک واقعہ سنایا ہو
علیگڑھ میں ایک مرتبہ میں سخت پریشان سا ہو گیا۔ میں نے مولینا مرحوم کی خدمت میں حال عرض
کیا۔ انہوں نے مجھے ایک وظیفہ پڑھنے کو بتایا۔ اس روز کے بعد مجھے صرف ایک دو
دن پریشانی لاحق ہوئی اور وہ بھی وظیفہ ترک کرنے پر۔ اسکے بعد میں نے وہ وظیفہ آج تک
نہیں چھوڑا۔ اور چونکہ وظیفہ نماز کے بعد پڑھنے کو بتایا گیا تھا اسلئے نماز بھی نہیں
چھوٹی۔ البتہ یہاں آکر میں ضرور پریشان سا رہتا ہوں۔ خدا ہماری مدد فرمائے۔
خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

خط لکھیں تو ڈاکٹر سید محمد سعید صاحب اور احسن اللہ صاحب عباسی کو
میرا سلام کہدیں۔

آپکے خواب سنکر دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ خدائے پاک آپکی عمر میں اضافہ
فرمائے اور آپ سے اسلام کا بیش از بیش خدمت لے۔
والدہ محترمہ اور بھائی صاحب کی خدمت میں سلام۔

المخلص
عبدالحمید

پتہ: بتوسط حاجی میاں محمد عاشور صاحب،
سرائے زرداد، کابل، (افغانستان)

اقبال سٹریٹ، جالندھر
۵ ستمبر، ۱۹۴۶ء

برادرِ معظّم!

السّلام علیکم

ارسال کردہ غزلیات اگر آپکے نسخوں میں نہیں ہیں تو اغلب یہی ہے کہ وہ حسن غزنوی کی نہیں ہونگی۔ افغانستان کے ادبا کچھ ایسے ہی پڑھے لکھے ہیں کہ دو ہمنام انسانوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔

مجھے مکتب سے بائیس روز کی رخصت تھی اور میں اسی کو گذارنے کیلئے یہاں آیا تھا۔ اب ۸ ستمبر کو واپس چلا جاؤنگا۔ آپ چند روز توقف کر کے مجھے وہیں خط لکھئیگا۔

بہتر ہوتا کہ میں ناگپور یونیورسٹی کے ایم۔ اے۔ اردو میں شامل ہو سکتا۔ لیکن اب مجبوراً علیگڑھ ہی کی جانب رجوع کرونگا۔ خدا اسی میں بہتری کرے۔ ناگری رسم الخط کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن کیا یہ صرف پڑھنے ہی کی خاطر ہے یا لکھنا بھی پڑتا ہے؟

عبدالغنی ان دنوں امتحان کی تیاری کیلئے ڈلہوزی گیا ہوا ہے۔

بھائی جان! میرے خیال میں آپ کی رائے ایم۔ او۔ ایل۔ کے بارے میں صحیح نہیں ہے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ کے متعلق یہاں جو تصور قائم ہو چکا ہے اس سے انسان کی وقعت بجائے بڑھنے کے گھٹ جاتی ہے۔

مجھے آپکی باتوں پر ہنسی نہیں آتی۔ لیکن دل میں درد ضرور پیدا ہوتا ہے کہ آخر آپ اس قدر مایوس کیوں رہتے ہیں۔ خدا سے پاک

Marfat.com

آپکو رب نے حفظ و امان میں رکھے ۔ آمین!

میں Convocation کے موقعہ پر نہیں آسکونگا ۔ آپ میری طرف سے غیر حاضری کی فیس بھیجدیجئے اور سرٹیفکیٹ جالندھری کے پتے پر بھجوا دیجئے ۔

ڈاکٹر جہانگیر خاں کو میری کامیابی کی اطلاع ہو چکی ہے ۔ مگر گجرات کالج کی انجمن کے ایک وقیع رکن کے صاحبزادے نے اسی سال پنجاب یونیورسٹی سے ایم ۔ اے ۔ (پرشین) فرسٹ کلاس فرسٹ پاس کیا ہے ۔ اسلئے میرا نام وہاں مشکل ہو گیا ہے ۔

آپ بوقت فرصت ناگپور یونیورسٹی کے ایم ۔ اے ۔ (پالیٹکس) کا ۱۹۵۰ کا سلیبس نقل کر کے مندرجہ ذیل پتے پر بھیجدیجئے ۔ ان صاحب سے آپ کا تعارف بھی ہو چکا ہے ۔ اگر آپکے پاس پرانا سلیبس موجود ہو تو اسی میں ضروری ترمیم کر کے اسے بک پوسٹ کر کے بھیجدیجئے ۔ پتہ یہ ہے:-

"مسٹر صلاح الدین خاں، بی ۔ اے، حیات منزل،
بستی شیخ درویش، Near Jullundur City."

علیگڑھ کا سلیبس میں نے آج نقل کر لیا ہے ۔ کتابیں تو بہت ہیں ۔ کیا خلاصوں سے بھی کام چل جاتا ہے یا نہیں؟ آپکے امتحان کے پرچے اگر آپکے پاس موجود ہوں تو مجھے کاپی بھیجدیجئیگا ۔

اگر کبھی میں آپکو کوئی چیک بھیجوں تو آپ وہ چیک اس خط کے اندر جو پتہ لکھا ہوا ہو اسے بھیجدیجئیگا ۔ میں کابل مصلحتاً اس بات کی توضیح نہیں کر سکونگا ۔ والدہ صاحبہ سلام قبول فرمائیں ۔ فقط آپکا بھائی عبدالحمید

دارالمعلمین کابل

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء

برادرِ محترم

السلام علیکم

ایک طویل مدت گزر گئی کہ آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا تھا۔ میں نے اس کا جواب اس لیے نہ دیا کہ ہندوستان سے آنے والے رفیق کا انتظار تھا۔ مگر وہ بیمار ہونے کی وجہ سے وہیں بیٹھا چھٹیاں لیتا رہا۔ اسے یہاں آئے شاید دس روز ہوئے ہیں۔

آپ کی کتابیں پہنچیں۔ **James** کا سائیکالوجی کا اردو ترجمہ "دستور نفسیات" کے نام سے میرے پاس موجود ہے۔ **Kalkiaso** کی سائیکالوجی ایک خاص نقطہ نگاہ سے لکھی گئی ہے اور اس میں جابجا پیوند لگانے کی ضرورت پڑی ہے۔ دراصل یہ دونوں کتابیں اب پرانی ہو چکی ہیں۔ مگر تصنیفی کام کے لیے مجھے کچھ نہ کچھ مدد ضرور دے جائیں گی۔ میں نے غلطی کی کہ آپ کو اپنا مطالبہ واضح طور پر نہ لکھا۔

عزیزم عبدالغنی سے بھی کچھ کتابیں موصول ہوئیں ہیں۔ میں نے گذشتہ دو روز سے دوبارہ اپنا کام شروع کیا ہے اور ارادہ ہے کہ پندرہ بیس روز کے اندر اندر کتاب ختم کر دوں گا۔ انشاء اللہ

ہمیں یہاں سے اس سال سات دسمبر کو چھٹیاں ہوں گی۔ ۳۱ دسمبر کو میرا عہد نامہ ختم ہو رہا ہے۔ شاید تعطیلات سے پہلے ہی اس کی

Marfat.com

تجدید ہو سکے۔ دعا فرمائیں کہ بہت سی ترقی کے ساتھ اس کی تجدید ہو سکے۔

پچھلے دنوں وزارت معارف کے استفسار پر ہمارے مدیر نے مندرجہ ذیل رپورٹ میرے متعلق بھیجی تھی۔ اس موقع پر تمام معلمین کے متعلق سالانہ رپورٹ مانگی گئی تھی۔ عزیزم عبدالغنی یہ رپورٹ آپکو نقل کر بھیجے گا۔

سوانح عبدالحمید خاں

بہ مقام وزارت پناہی

عبدالحمید خان معلم ہندی کہ از عرصہ دو سال و چند ماہ دریں مکتب خدمت و وظائف مقررہ تدریسی خود را جلو میبرد بندہ از زمان آمدن و دخول خود دریں مکتب تاکنوں شرافت، لیاقت، نجابت و حسن عہد و وظیفہ اش شاکر بودہ بوزارت و مقام صلاحیت دار ان مینگارد کہ وجود مکتب بودن، ہمچو اشخاص منورالفکر برخود نازیدہ و میتواند کہ بوسیلہ موجودیت، ہمچو مردم خود را بہدف آمال خود روبرو کند

لہٰذا سوانح روزمرہ عبدالحمید خان بفکر بندہ ارادہ من از برجستہ ترین سوانح یک معلم خارجی است کہ تاکنون نظیر آں را مکتب بخاطر نخواہد داشت۔

در خاتمہ اطمینان خود را راجع بہ معلم صاحب مذکور ارقام مقام وزات کردہ از لیاقت و اخلاق حمیدہ او وزارت را اطمینان میدہم۔ بااحترام

(امضاء)

مدیر

والدہ محترمہ کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجیے۔ ہاجرہ کی طبعیت کیسی ہے ؟ میری طرف سے پیار دیجیے ۔

آپکی طبعیت اب کیسی ہے خدا کرے آپکو اطمینان قلب نصیب ہو۔ آمین ۔

فقط آپکا بھائی

عبدالحمید

THE CARAVAN BOOK HOUSE

PUBLISHERS, BOOKSELLERS & PRINTERS

TELEPHONE : 2296
TELEGRAMS : CARAVAN BOOKHOUSE

مکتبۂ کاروان لاہور

KUTCHERY ROAD,
LAHORE (WEST PAKISTAN).

REF. NO.________ DATED. 4. 6. 64

برادرِ مکرم و معظم!

السلام علیکم

حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد قبول فرمائیے۔ اس موقع پر آپ نے بالخصوص اس گناہگار کو بھی یاد فرمایا تو یہ بھی ایک قلبی احساس تھا جو میری محرومی نے آپ پر طاری کیا۔ اس مرتبہ مجھے واقعی آپکے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ اور انتظامات بھی قریب قریب ہو چکے تھے مگر حکومتِ دنیوی نے آخری وقت پر رکاوٹ ڈال دی۔ خدائے پاک میرے گناہ معاف فرمائے۔

اگلی مرتبہ آپ لاہور تشریف لائیں تو مجھ سے ملنے ضرور چلے آئیں۔ آپ کی دعائیں ہمیشہ میرے شاملِ حال رہی ہیں۔ مگر اب میں باقاعدہ طور پر آپکے حلقۂ ارادت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میری کوتاہیاں میرے ساتھ ہیں۔

6/6/66

اور آپ نفسی الجھن کا جانتے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے
کہ آپ اپنے ناکارہ بھائی کا ہاتھ پکڑنے سے احتراز نہیں
فرمائیں گے۔ میری صحت اب اس منزل پر پہنچ چکی ہے جہاں
زندگی سے زیادہ موت قریب ہے۔ اور یکّہ کی صدا سا گنبد ... دکھائی دے رہا ہے۔
سراج احمد خان اور عزیزہ ناچو کو میرا سلام پہنچے

ظفر احمد خاں (؟) کی آنکھوں کا آپریشن لاہور ہو جانا چاہیے
تھا۔ اس کا آپ نے کیا کیا؟

"حالی کا ذہنی ارتقاء" پوری کی پوری کتاب ٹائپ ہو کر اس وقت
میرے سامنے پڑی ہے۔ میں نے ایک اچھے پروف ریڈر
سے پڑھوایا تھا۔ اس کے بعد اس میں مندرج اشعار
کو خود بھی پڑھ رہا ہوں۔ جہاں شبہ پڑتا ہے سوالیہ
نشان (؟) لگا دیتا ہوں۔ دو تین روز میں
آپ کو بھیج دوں گا۔ جہاں جہاں تبدیلی کرنی ہو اگر ضرورت
ہوئی تو صفحہ کا صفحہ بدل دیا جائے گا۔ آپ بے تکلف
اپنی ہدایات بھیج دیجیے۔

بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام، بچوں کو پیار

مخلص عبدالحمید

Marfat.com

مکتبۂ کاروان لاہور

THE CARAVAN BOOK HOUSE

PUBLISHERS, PRINTERS & BOOKSELLERS
KUTCHERY (ALBERUNI) ROAD LAHORE-2 PAKISTAN
TELE OFF: 52296 PRESS 322742 RES. 53296
TELEGRAM "CARAVAN BOOK HOUSE"

۲۳ر دسمبر ۱۹۷۶ء

برادرِ گرامی!

السلام علیکم

مورخہ ۲۰ر دسمبر کو ایک ڈرافٹ ملے اس غرض سے بنوا دیا کہ عزیزی انکا عسکری
مسعود ہو سکے کہ آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا اور آپ کی طرف سے
رخصت نہ ملی تو خود لیکر حاضر ہو جاؤں گا۔
عزیزم سراج احمد خاں کو ٹیلیفون کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر
کامیاب نہ ہو سکا۔

ظہر کی نماز دکان ہی پر شروع کی، جسم پر کچھ بوجھ سا
محسوس کیا۔ نماز سنت سے ادا کر لی۔ فرضوں کی پہلی رکعت میں
سجدے میں گیا تو سر چکرا گیا اور جا نماز پر سیدھا دراز ہو گیا
منہ مجھ پر سیدھا آ گیا۔ شیروانی کے بٹن کھول دئے اور ٹوپی سر سے
اتار دی۔ مجھے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا گیا اور ذرا ہوش بحال
ہوئے تو مجیب میاں مجھے گھر چھوڑ گئے۔ آج دماغ پر بوجھ سا
محسوس ہو رہا ہے اسی لئے کہ مجیب اور دوسرے

گھٹنوں [illegible] ایک عرصہ سے [illegible] دل کا مرض جو [illegible] ہو گئے ہیں ۔ الحمد للہ چلتا ہوں

مسجد میں بھی ہیں اور وہاں پر ہمیشہ ہونا ضروری ہے ۔

نماز پڑھتا ہوں تو رکوع سے آسانی سے [illegible] کھڑا ہو کر

بھی اسی طرح سجدہ کرتا ہوں تو سر چکرا جاتا ہے ۔ [illegible]

حرف [illegible] کر [illegible] اٹھا دیا ہوں ۔

دیکھئے ڈاکٹر صاحب مجھے تین سال پہلے بھی ہو چکی تھی ۔ دراصل [illegible]

گردن کی ہڈی [illegible] ہو گئی ہے ۔ جس کی وجہ سے دماغ تک جانے

والی رگوں میں خون میں خلل واقع ہو رہا ہے ۔ اور اس وجہ سے [illegible] کا

بھی عارضہ ہو جاتا ہے ۔

میرے حالات کی صورت [illegible] مگر اب

دعاؤں نے بھی [illegible] کہ [illegible] کی [illegible]

چاہیں ۔ اگرچہ [illegible] مجھے [illegible] زیادہ [illegible]

اب [illegible] تمام دوستوں کی خدمت [illegible] فرما دیں ۔

فی امان اللہ!

خداوند کریم آپ کو [illegible]

زندگی اور اچھی قسمت عطا فرمائے ۔

طالب دعا

عبدالحمید

8/12/[illegible]

مکتبۂ کارواں لاہور

THE CARAVAN BOOK HOUSE

PUBLISHERS, PRINTERS & BOOKSELLERS
KUTCHERY (ALBERUNI) ROAD LAHORE-2 PAKISTAN
7122955 TELE OFF. 7352296 PRESS 7322742 RES. ~~53296~~
TELEGRAM "CARAVAN BOOK HOUSE"

۱۲ ستمبر، ۱۹۹۵ء

برادرِ مکرم! السلام علیکم

"بھولی بسری کہانیاں" کا پیکٹ موصول ہو گیا اور پروفیسر مجیب کا ٹیلیفون بھی۔ پروفیسر مجیب کو میں اپنے محسنوں میں شمار کرتا ہوں۔ خداوند کریم انھیں خوشحال اور کامیاب زندگی عطا فرمائے۔ آمین

"بھولی بسری کہانیاں" کے اندر میں نے آپ کو ایک عظیم ادیب کی حیثیت سے پہچانا ہے۔ اردو کالج سے پہلے کا حصہ میں نے بڑے ذوق و شوق سے پڑھا ہے۔ شاید اس لئے بھی کہ مجھے ان کے واقعات میں داستانوں کا سا لطف آتا ہے۔ دور افتادہ اور تاریخی مقامات کے تفصیلی بیان سے بھی مجھے دلچسپی ہے۔ جبلپور اور اردو کالج والے حصے مجھے خاص طور پر پسند آئے۔ یہاں آپ کا انداز الف لیلوی ہے۔ جس سے ہماری ثقافت اجاگر ہوتی ہے۔ کراچی والا حصہ ابھی پڑھنا باقی ہے۔

دوسری آنکھ کا آپریشن بھی کروا لیا ہے۔ لیکن نظر کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔ دعا کی درخواست ہے۔

میں نے آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک پرزہ بھی کبھی ضائع نہیں کیا۔ خیال تھا کہ تمام مکاتیب کو جمع کروں لیکن ہمت جواب دے گئی ہے۔ چلنا پھرنا بھی موقوف ہے۔ کھانا پینا اور سو گئے — اس طرح گئے دن کا کام چلتا ہے۔

ملکی حالات اللہ کے حوالے ہیں۔ وہی رحم فرمائے۔

مخلص
عبدالحمید

۱۵ اگست ۱۹۹۶ء

بھائی جان!

خداوند کریم آپ کو صحت مند رکھے اور آپ کی دعاؤں سے ہمیں بھی فیضیاب رکھے۔

کل یوم پاکستان کی تعطیل تھی اور میں نے ہمت کر کے آپ کے مکاتیب تلاش کرنے کی کوشش کی۔ صرف ایک الماری کا ایک خانہ ہی دیکھ سکا۔ پچیس عدد خطوط محمود صاحب کے لیے ارسال کر رہا ہوں۔ ان میں دو تین خط عزیزم سراج احمد خان کے بھی شامل کرائے ہیں۔ اس لیے کہ مرشد کے صاحب زادے کی بھی ایک حیثیت ہوتی ہے۔ بالخصوص اس لیے بھی کہ اگر وہ اپنے عظیم والد کے رنگ میں رنگا ہوا ہو۔ اور یہاں تو ماشاء اللہ خود ان کے صاحب زادے عزیزم منیر احمد خاں تک بھی یہ سلسلہ الذہب جاری و ساری ہے۔

ع این خانہ تمام آفتاب است

میں ان خطوط کی فوٹو سٹیٹ نقول کرا کر بھیجتا۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ خطوط غالباً طباعت کے لیے درکار ہیں۔ اور طباعت کے لیے ٹریسنگ اصل ہی سے بہتر رہے گی۔ اصل خطوط ہی بھیج رہا ہوں۔ محمود صاحب انھیں استعمال کر کے مجھے واپس ارسال کر دیں۔

امید ہے آپ کو حفیظ صاحب کے بارے میں ارسال کردہ لٹریچر مل گیا ہو گا۔

میں ڈاکٹری مشورے کے مطابق دکان پر آتا رہتا ہوں۔ عجیب اتفاق ہے کہ اگر صبح اٹھتے وقت کچھ بیماری کی سی کیفیت محسوس کرتا ہوں تو دکان پر بیٹھ کر ایک حد تک تندرست ہو جاتا ہوں۔ نیز آپ کی دعاؤں سے کچھ اطمینان سا محسوس کرتا رہتا ہوں۔

عزیزہ ہاجرہ اور پروفیسر ایاز صاحب کی خدمت میں سلام۔

مخلص

عبدالحمید۔

عزیزم

منیر احمد خاں کو انھوں نے بلا تولیا لیکن بعد میں مضمون پڑھ کر اس میں سے حنفیت کی بو سونگھ لی ہو گی ۔ جو بات انھیں گوارا نہیں۔ ویسے بھی حافظ الاسد کی سیاسی روش سارے عالم عرب بلکہ عالم اسلام سے عام طور پر مختلف ہوتی ہے۔

میں یہ خط بھی دوسرے خطوط کے ساتھ بھیج رہا ہوں تاکہ شائع ہو کر بات ریکارڈ پر رہے۔

خطوط پر چونکہ تن درج نہیں تھا اس لیے ترتیب نہیں لگا سکا ۔ آپ یادداشت سے ترتیب لگا دیجیے۔

عزیزم شاہد کا کیا حال ہے ؟

عبدالحمید

Marfat.com

THE CARAVAN BOOK HOUSE

PUBLISHERS, BOOKSELLERS & PRINTERS

TELEPHONE : 2296
TELEGRAMS : CARAVAN BOOKHOUSE

مکتبۂ کاروان لاہور

KUTCHERY ROAD,
LAHORE (WEST PAKISTAN).

REF. NO. ____________

DATED. ۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء

برادرِ مکرم و معظم!

السلام علیکم

عزیزہ ہاجرہ کے لیے جو رشتہ آیا ہے، میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ بہت اچھا ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ استخارہ مجھے کرنا نہیں آتا۔ جو کچھ آپ زبردستی سکھا دیں گے وہی سیکھ لوں گا اور اسی کو توشۂ آخرت سمجھ کر اللہ میاں کے پاس چلا جاؤں گا۔ میں نے بزعمِ خود اپنا بوجھ بھی اب آپ پر ہی لاد دیا ہے۔

پچھلے دنوں سارے ملک میں انتخابات کی گہما گہمی رہی۔ کسی کمزور لمحے میں میں نے بھی حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا اور آپ کی دعا سے اپنے یونٹ سے کامیاب ہو گیا۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ آمریت کے خلاف ووٹ دے سکوں۔ دعا فرمائیے اللہ پاک استقامت عطا فرمائے اور اس کے نتائج شر سے محفوظ رکھے۔ میں شاید بڑبولا زیادہ ہوں اور اپنے دل کی بات نہ تو چھپا سکتا ہوں اور نہ ہی چھپانا چاہتا ہوں۔ اس لیے سب کی نظر میں ہوں۔

Marfat.com

انتخابات کی وجہ سے ابھی حج کے لئے درخواست بھی نہیں دے سکا۔
غالباً یہ شرف ابھی میری قسمت میں نہیں ہے۔ دلی تمنا ایک بار ضرور پوری ہو۔

سراج میاں اور عزیزہ ہاجرہ سے میرا سلام کہہ دیجئے۔
میں نے دونوں کے لئے قرآن شریف ہی کے تحفے دینے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ سراج احمد خاں کو مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ و تفسیر مع متن۔ عزیزہ
ہاجرہ کے لئے تاج کمپنی کے نسخوں میں سے کوئی ایک منتخب کروں گا۔
عبدالعزیز خاں سلام بھیجتے ہیں۔

مخلص
عبدالحمید

۱۸ فروری ۱۹۹۷ء

برادرِ مکرم اور مرشد محترم

السلام علیکم

آپ کا خط کئی روز سے اپنے بیگ میں لیے پھرتا ہوں کہ جواب لکھوں لیکن حالت ہی کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ اطمینان سے بیٹھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

میں نے بیس رمضان تک مسجد میں جا کر (بیٹھ کر) تراویح ادا کی ہیں ۔ اس کے بعد ٹائیٹیکا (عرق النساء) لاحق ہو گیا۔ تقریبا بیس سال پہلے بھی مجھے یہ شکایت ہوئی تھی۔ کچھ عرصے کے بعد آرام ہو گیا تھا ۔ اب کے تکلیف زیادہ ہے اور چلنا پھرنا (اگرچہ پہلے بھی موقوف تھا) مشکل ہو گیا ہے۔ رات کا بیشتر حصہ کراہتا رہتا ہوں ۔ آج سہارے کے لیے Cradle خریدا ہے اس سے ذرا سہولت رہتی ہے۔

آپ نے اپنے ایک گرامی نامہ میں ۔ لکھا تھا کہ " تہجد نصیب ہو جاتی ہے ۔" اس ایک فقرے کا غیر شعوری طور پر مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ اس روز سے مجھے بھی اللہ پاک کے فضل و کرم سے تہجد نصیب ہو جاتی ہے ۔ اور باوجود اس کے کہ بیماری کی وجہ سے ان دنوں اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو رہا ہے تہجد ضرور نصیب ہو جاتی ہے۔ صرف ایک ناغہ ہوا ہے مگر اس روز تو فجر بھی قضا ہو گئی تھی۔

عزیزان مکرم حافظ منیر اور شاہد سے بھی میری طرف سے

Marfat.com

درخواست کیجیے کہ بیت اللہ اور مسجد نبوی میں میرے لیے دعا فرمائیں۔

خالد صاحب جو خطوط لیے بیٹھے ہیں ان سے کہیے کہ اب مجھے واپس بھجوا دیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ انھیں کس طرح استعمال کرنا چاہتے ہیں جو اتنی تاخیر ہو رہی ہے۔

آج میری بیوی نے اچانک آپ کا ذکر چھیڑ دیا اور کچھ دیر نجیب کی ملاقات کے حوالے سے باتیں کرتی رہیں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ میرا سارا خاندان آپ کے مرتبہ و مقام سے واقف ہے اور آپ کا معتقد ہے

میں علالت کے باعث آج کل دکان نہیں جاتا اللہ حافظ ۔

نیازمند

عبدالحمید

○

اس حکومت کو اسلام اور وطن سے غداری کے علاوہ اپنے جن بے شمار گناہوں کی سزا ملی ہے ۔ ان میں اس کی یہ حرکت بھی شامل ہے جو اس نے جائز اور حقدار لوگوں کو حج بیت اللہ سے محروم کرکے اپنے جیالوں کو سیروسیاحت کے لیے ارض مقدس بھیج دیا تھا۔

Marfat.com

مکتبۂ کارواں لاہور

THE CARAVAN BOOK HOUSE

PUBLISHERS, PRINTERS & BOOKSELLERS
KUTCHERY (ALBERUNI) ROAD LAHORE-2 PAKISTAN
7122958 TELE OFF 7352296 PRESS 7322742 RES. 53296
TELEGRAM "CARAVAN BOOK HOUSE"

برادرِ مکرم و معظم!

دام ظلکم العالی

عزیزم منیر احمد خاں کی کامیابی پر دل خوش ہوا۔ یہ بھی آپ ہی کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ خداوندِ کریم آپ کے اور آپ کے سارے عزیزوں کے درجات مزید بلند فرمائے۔ یہ ایک گنہگار کی دعا ہے اور دعا اس لیے کر رہا ہوں کہ اس کا ثواب بھی مجھ کو ملے گا۔

حفیظ صاحب کے بارے میں عنقریب ہی دو چار لکھ کر آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔ مطلوبہ نظم کا صرف ایک مصرعہ بھیجنے کی بجائے پوری کی پوری نظم فوٹو کرا کر بھیج رہا ہوں۔

عزیزم شاہد کے بارے میں اس بات کا افسوس ہے کہ ایک بڑے اچھے نوجوان کھلاڑی کا زخمی ہونے کی وجہ سے کیریئر ختم ہو گیا۔ خدا کرے وہ جلد تندرست ہو جائے اور مکمل طور پر صحت یاب ہو کر دوبارہ میدان میں آ جائے۔

آپ کی صحت کے بارے میں تشویش ہے۔ خدا کرے آپ تندرست اور توانا رہیں اور اپنے نیازمندوں کی تقویت القلوب کا سامان کرتے رہیں۔

نیازمند

عبدالحمید

Marfat.com

THE CARAVAN BOOK HOUSE

مکتبۂ کاروان لاہور

TELEGRAMS
CARAVAN BOOKHOUSE

TELEPHONE
NO. 2296

205-A, SINDHI MUSLIM SOCIETY
KARACHI - 3

Head Office:
AIBAK ROAD - ANARKALI
LAHORE

۲۹ دسمبر

برادرِ مکرم!

السلام علیکم

آپکی درخواستیں بروقت پہنچادی گئی تھیں۔
مگر قرعہ میں نام نہیں آیا۔ درخواستیں ایک کی بجائے
دو کر دی گئی تھیں۔ اگرچہ آنکی رسید ایک ہی ملی
تھی۔

میں آپ سے نادم ہوں کہ میرا انتخاب مکمل
نہیں کر سکا۔ ایک ترکیب سے یہ کام جلدی ختم
ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہندی کی ایک سو یا ڈیڑھ
سو نمائندہ غزلیں لیں اور انتخاب شروع میں و
غزل شامل کر دی جائیں۔ اس سے ہر دور
نظام کا جائزہ شاید بہتر طور پر لیا جا سکے۔ اگر چہ
یہ دیکھ راۓ قرار ہے تنگ آسان دیکھیں اور اس طریق

انتخاب میں ایک وزن ضرور ہے۔

آپریشن کے بعد اگر آپ درد محسوس یہاں سمجھنا چاہیے
تو آپکو یہ پریشانی نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ شکایت شامل ہیں
نظر ہو جائیگی۔ یہاں درد محسوس گذرنے کا امکان کچھ
ایسا پیچیدہ ہوگیا کہ اسے دستی طور پر دینا ہی
بہتر ہوگا۔

اگر آپکو اتنے پورا سر کا مرض ہے تو اسکا آپریشن
ہی کرا ڈالئے۔ جتنی دیر لگائینگے اتنا ہی مرض
اور قوتِ مقاومت کم ہوتی جائیگی۔ آپریشن کے
لئے لاہور میں اچھے اچھے ڈاکٹر موجود ہیں۔ ویسے
یہ حوصلہ رکھیں کہ آپریشن معمولی قسم کا ہوتا
ہے۔ میں خود بھی کرا چکا ہوں۔

بھابی صاحبہ کی خدمت میں سلام۔ بچوں کو دعا۔

آپکا بھائی

عبدالحمید

عبدالرحمن خان

از مقام $\frac{3}{326}$ لیاقت آباد کراچی   بھائی صاحب السلام علیکم و دعا:
و رحمۃ اللہ، خیریت ہے۔ آپ سب لوگوں کی خیریت اللہ پاک سے
نیک چاہتا ہوں۔ کل آپ کا خط ملا۔ حال معلوم ہوا۔ فکر ہے۔ آپ کو
اللہ جلد اچھا کر دے۔ آپ کے یہاں تو ڈاکٹر لوگ آتے ہیں۔ اُنھیں
دکھائیے۔ کوئی اچھا علاج کرائیے۔ قبلہ محسن صاحبہ کل آئی تھیں کہتی ہے
کہ ان کی طبیعت ابھی اچھی ہے سنبھلی ہوئی ہے۔ انھوں نے اسی پیر تک
حیدر آباد جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ میری طبیعت نہیں سنبھل رہی۔
جمعرات کے ۱۱ بجے رات سے اور جمعہ کو پورے دن اور سنیچر کے ۱ بجے رات
سے دل کا سخت دَورہ رہا۔ دل میں سخت درد بھی ہوتا رہا۔ ابھی تک طبیعت
ٹھیک نہیں ہے۔ اس مرض سے میں بہت کمزور ہو چکا ہوں۔ بالکل چلا پھرا
نہیں جاتا۔ ان کی بھی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ بخار کھانسی، سر درد، زکام
وغیرہ کی شکایت ہو گئی ہے۔ عزیزہ بیگم اور اُن کے منجھلے لڑکے کی بھی طبیعت
خراب رہتی ہے۔ بڑی بہو کو TB کی شکایت ہو گئی ہے۔ یہ جناح اسپتال
میں داخل ہے۔ ہم سب کی جانب سے آپ سب لوگوں کو خوب خوب
السلام علیکم۔ و دعا۔ بچوں کو دعا پیار۔ بھائی صمد کے یہاں بھی درجہ
بدرجہ سلام دعا۔ فقط   آپ کا دعا گو عبدالرحمن خاں کراچی:

میرے منجھلے بھائی صاحب تھے۔ تہجد کے وقت اللہ اللہ کرتے ہوئے اللہ کے ہو گئے

پیر کالونی کراچی
صبح ۲ مئی ۱۹۶۰ء

بھائی صاحب السلام علیکم و دعا و رحمتہ اللہ و برکاۃ ۔ خیریت ہے سب کی خیریت اللہ پاک سے نیک چاہتا ہوں کل دوپہر کو آپ کا خط ملا حال معلوم ہوئے محمود علی حیدرآباد جانے کے پہلے مجھ سے نہیں ملا ورنہ رقعہ دے دیتا نصیر بھی کراچی کب آیا معلوم نہیں ہوا بعد میں پتہ لگا کہ وہ جمعہ یا ہفتہ کو واپس آگیا ہے حجن مائی صاحبہ کی جانب سے کوئی خط موصول نہیں ہوا انھیں کہا گیا تھا کہ کوئی فکر نہ کریں ہم لوگ جب تک ہیں مگر نہ معلوم کس خیال میں ہیں کہ تنہا رہنا پسند کر رہی ہیں خیر مرضی ان کی ۔ میاں سراج احمد کے لیے روز دعا کرتا ہوں ۔ حافظ جلالی صاحب ظفر احمد خان بہادر صاحب السلام علیکم و دعا انشاء اللہ کسی دن آپ سے ملنے حاضر ہوں گا آپ کی یاد آ رہی ہے دعا کریں اور جلال میں آنا چھوڑ دیں خوب پڑھیں۔

سب کے یہاں خیریت ہے سب کی جانب سے آپ سب لوگوں کو درجہ بہ درجہ السلام علیکم و دعا حجن مائی صاحبہ کو بھی خوب خوب السلام علیکم اور انکی والدہ صاحبہ کے یہاں سے سب کی جانب سے سلام و دعا ۔

فقط آپ کا دعا گو

عبدالرحمٰن خان کراچی

پیر کالونی کراچی

۸ ستمبر ۱۹۶۰ء

نو بجے دن

بھائی صاحب السلام علیکم و دعا و رحمت اللہ و برکاہ

خیریت ہے اور سب کی خیریت اللہ پاک سے نیک مطلوب۔
کل ۳ بجے شام کو ایک صاحب حیدرآباد سے آئے تھے ۴۰ روپیہ ایک بوتل میں شہد اور سفید گولی اور رقعہ آپ کا بھیجا ہوا دے گئے ہیں ۱۰ روپیہ بائی کے یہاں بھیج دیے ہیں ابھی تک طبعیت میں کوئی فرق نہیں ہوا کمزوری بہت ہے رقعہ جمن مائی کی والدہ صاحبہ کو روانہ کر دیا ہے بائی ہاجرہ بیگم اور ظفر سراج کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ آئیں تو دیکھ لوں آپ نے لکھا تھا کہ وہ لوگ آنے والے ہیں بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ پاک جلد ملا دے جمن مائی کو بھی خط روانہ کیا تھا معلوم نہیں ملا یا نہیں ملا بائی احمدی کو بھی قے دست ہوئے تھے اور بخار آ رہا ہے اور بائی عزیزہ بیگم کے یہاں سب خیریت ہے ملا کے یہاں بھی خیریت ہے احمد علی کی شادی کے بارے میں محمود نے آپ کو خط لکھا ہے جس سے سب ہی حال معلوم ہو گیا ہو گا۔ اور باقی سب خیریت ہے ہم سب کی طرف سے آپ لوگوں کو اور لطیف آباد والوں کو درجہ بدرجہ السلام علیکم و دعا فقط آپ کا دعاگو

عبدالرحمان خاں کراچی

Marfat.com

۲۸۶

16.9.60.

پیرالٰہی بخش کالونی
۳۲۸ کراچی

جناب بھائی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خیریت ہے۔ آپ کی خیریت سے اللہ پاک نیک مطلوب ہیں۔ یہاں سراج الحق کے ہاتھ سے خط تحریر لکھ کر کے ڈلوایا ہوں ملا ہوگا۔

چل پھر نہیں سکتا۔ طاقت بالکل نہیں ہے گھبراہٹ دن میں کئی مرتبہ ہوتی ہے اور ٹھنڈی سانس چلتی ہے سسکیاں لگتی ہیں۔ لیٹنے کی طرح حرارت دن چڑھا رہتا ہی
ڈاکٹر حفیظ الکریم صاحب اتوار کو آئے تھے انہوں نے کہا ہے کہ طبیعت اب بہتر ہوتی جا رہی ہے اور جو تندرستی میں کمایا کہ رات نبض کو دکھایا گیا ہو۔
اور کوئی خاص قابل تحریر نہیں۔ آج احمدی باجی بھی آکر دیکھ گئی ہیں۔

محسن بھائی صاحب کو بہت بہت سلام علیکم۔
اور ہم لوگوں کی جانب سے اور سراج اور باجرہ کی جانب سے آپ سب لوگوں کو سلام و دعا۔ طبیعت آباد والیوں کو یہاں سب کو سلام
آج سراج میاں حیدرآباد جا رہے ہیں۔ میں بھی تتمہ اخبار میں خط کیوں گا میں نے دل بھر لے لیا ہے۔ دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام دعاگو عبدالرحمن خان

Marfat.com

پیر کالونی کراچی

۲۴ ستمبر ۱۹۶۰ء

بھائی صاحب السلام علیک و دعا

خیریت ہے آپ سب لوگوں کی خیریت اللہ پاک سے نیک چاہتا ہوں کل آپ کا خط آیا مجھے اپنی بیوقوفی پر خود افسوس ہوا میں روپیہ کے بارے میں سمجھا نہیں تھا معافی فرمائیں اور سخت کمزوری کی وجہ بھی ہے آدھا دماغ بھی خراب ہے آپ کوئٹہ جب جائیں۔ سنا ہے وہاں شہد خالص مل جاتا ہے اور سستا۔ تو میرے لیے ضرور لائیں۔ کل رات کو بہت بے چینی رہی خوب رونا آتا رہا۔ اور دن میں ایک دو بار بے چینی ہو جاتی ہے گھبراہٹ بھی خوب ہو جاتی ہے خون جسم میں نہیں ہے عورتیں بچے آتے ہیں عورتوں کو منع کردو کہ زیادہ باتیں نہ کریں میں بے چین ہو جاتا ہوں تو برا مان جاتی ہیں ہنسی بھی خوب آجاتی ہے رونا بھی خوب آ جاتا ہے کیا کروں پاگل کی طرح دماغ ہو گیا ہے قبلہ حجن مائی کا خط ان کی والدہ صاحبہ کے یہاں آیا تھا ان کی والدہ صاحبہ نے بتایا تھا مینے پڑھا، لکھا ہے منشی جی مجھے خط نہیں ڈالتے کیا کروں پوسٹ مین کی غلطی ہے خط بھیجا تھا انھیں نہیں ملا ان کی بھی خوب یاد آتی ہے ایک روز کو آ کر مل جاتیں تو اچھا ہوتا۔

اور اب کیا لکھوں۔ لکھتے بھی تو نہیں بنتا بھائی صاحب کی بھی فکر ہے خدا انکو جلد اچھا کر دے آمین ہم سب کے یہاں خیریت ہے ہم

Marfat.com

سب کی جانب سے آپ سب لوگوں کو اور لطیف آباد میں سب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم و دعا خان بہادر جلانی صاحب کو خوب خوب دعا و پیار بچوں کو دعا

آپ کا دعا گو

عبدالرحمان خاں کراچی

Marfat.com

۲۸۶

پیر کالونی کراچی 10 9/62

بھائی صاحب السلام علیکم و دعا و رحمت
اللہ و برکاتہ خیریت ہے اور سب لوگوں کی خیریت اللہ پاک
سے نیک مطلوب میں آپ کے کہنے سے مسعود احمد صاحب
سے ملا تھا انہوں نے کہا پلاٹ اب ۲۰ ہیں اور بچے ہیں
لینا ہے تو جلدی کرو اور ۱۲۰ روپیہ پہلے جمع کر دو میں نے
۱۲۰ روپیہ جمع کرا دئے اور رسید بھی مل گئی اب وہ
کہتے ہیں 735 روپیہ اور بہت جلد جمع کرا دو میں نے
کہا اتنے روپیہ تو میرے پاس نہیں ہیں ہو سکے اگر کہیں
تو ڈاکٹر صاحب کے پاس جا کر انسے کہوں گا اور لا دونگا
تو انہوں نے کہا کہ اب مت جاو یہ روپیہ میں جمع کرا
دونگا اور ڈاکٹر صاحب کو لکھ دونگا جب کل ملے تو کہا
میں نے یہ نہیں کہا اور روپے جمع کرانا بہت ضروری ہے
اور جلد کرنا ہے اگر ڈاکٹر صاحب مجھے لکھیں گے تو میں
جمع کر دونگا لیکن بہوت ہی جلدی کریں اس لئے
خط روانہ کر رہا ہوں انہوں نے بھی شاید آپکو لکھا ہے

Marfat.com

یہ روپیہ جمع کرانے کو آپ انہیں لکھ دیں میرے مکان
کے بکتے ہی آپ کا روپیہ فوراً دیدونگا میرا کام بن
جائیگا آپ اتنی مہربانی ضرور کریں آپ کا روپیہ
مکان بکتے ہی ملجائیگا ضروری سمجھیں
روحِ سب کی طرف سے آپ سب لوگوں کو درجہ بدرجہ
السلام علیکم و دعا جلالی صاحب کو دعا و پیار
فقط آپ کا دعاگو عبدالرحمن خان

10/9/62

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
سندھ یونیورسٹی حیدرآباد
Hyderabad Sind

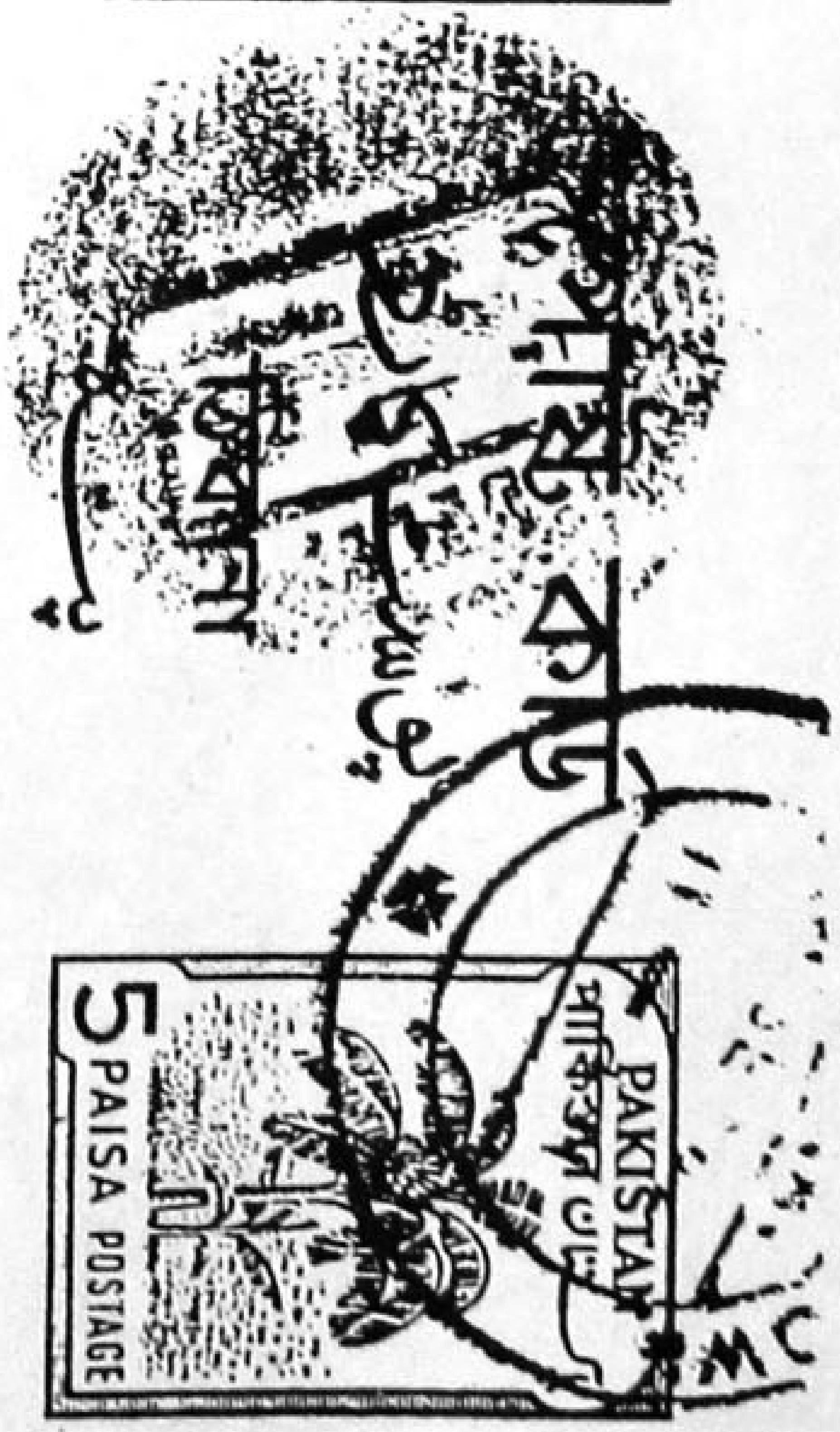

Marfat.com

مولانا عبد الرشید نعمانی

۸ر جمادی الاولیٰ سنہ ۹۷ھ   باسمہ سبحانہ وبحمدہ الی الابد   شب چہار شنبہ

حضرت مخدوم و مکرم وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ علی العافیہ۔ بہت مدت کے بعد یہ عریضہ پیش خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اس وقت جناب کا گرامی نامہ مورخہ ۱۲/۱۱/۷۶ء پیش نظر ہے۔ "مکتوبات مخصوصہ" کا ارسال کردہ نسخہ جناب مفتی محمد اعلیٰ صاحب کی معرفت وصول ہو گیا۔ بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے۔

یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ حق تعالیٰ نے از سر نو تمام جناب والا کو اپنے منصب کی ذمہ داری سے سبکدوش فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر بھی اپنی مرضیات میں بسر فرمانے کی توفیق [illegible] اور دین و دنیا میں ہر طرح سرفراز و سربلند رکھے۔ آپ کے طفیل مجھ ناکارہ کو اپنی رضا سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

معلوم نہیں عابد صدیق صاحب کا مسئلہ کہاں تک پہنچا۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم

محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ لہ

مولانا عبد الرشید نعمانی صاحب کے فضل و کمال سے کون واقف نہیں ہے۔ اُن کی ذہانت مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا سایہ قائم دائم رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

عبدالستار خاں

۲۸۶

۲۰/۵

کراچی
بروز اتوار

محترم جناب قبلہ چچا میاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں پر عبدالغفار کی طبیعت خراب ہے اور والدہ والد
کی طبیعت بھی خراب ہے سنیچر سے منگل تک قطعی
نیند نہیں آئی بدھ کو ٹیکا لگا جس کی وجہ سے دن بھر بیہ...
ہوا جمعرات سے بخار اور دن بھر پاخانہ ہوا بخار نہیں آیا
سنیچر کو تہجد کی نماز کو اٹھے تو تمام بدن سُن پڑ گیا تھا اٹھ نہیں
سکتے تھے اور ابھی تک وہی حال ہے نیند بھی کم ہے بدن سُن پڑ گیا ہے
اور برابر بات نہیں کرتے بنتا تتلاتے ہیں
اور کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے چلتے نہیں بنتا چکر
آتے ہیں آمنہ بیگم کو بھی بخار ہے اور قے وغیرہ بھی
ہوئی ہیں یہاں کا موسم بہت خراب ہو گیا ہے
ہیضہ کی عام شکایات ہیں آپ لوگوں کو
بہت بہت سلام کہ رہے ہیں لکھتے نہیں بن رہا

ناچیز احقر
عبدالستار خاں

[illegible] والدہ صاحبہ [illegible]

عبدالستار خان اور عبدالعلیم [illegible]

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی الہ آبادی

آپ الہٰ آباد میں ۲۵ دسمبر ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے ساتھ ہی انگریزی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایم۔ اے (عربی) کے بعد جرمنی سے لسانیات پر پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ بقول سید سلیمان ندوی۔

یہ خیام کی طرح فیض پہنچانے میں بخیل ہیں۔ یہ حقیقت ہی ہے ورنہ جب کبھی وہ کچھ لکھتے ہیں تو وہ حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔

ان کا بہت ہی وسیع مطالعہ ہے اور وہ بڑی دقیق نظر رکھتے ہیں۔ فن املا میں ان کی حیثیت ایک امام کی ہے۔ اور اس فن پر ان کا قول سند رکھتا ہے۔ تصیح اور ترتیب میں ان کا مثل مشکل ہے۔ ان کا انتقال ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء کو ہوا۔

رسالہ ہندوستانی (الہ آباد)۔ معارف (اعظم گڑھ) وغیرہ میں ان کے بہت سے مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔

ہم نے ان کو فن املاء کا امام لکھا تھا۔

Marfat.com

۲۲ (ا) میور روڈ،
الٰہ آباد۔
۲۰ر دسمبر ۱۹۴۴ء

مکرمی،

آپ نے جولائی میں مجھے ۲ قصیدوں کے بارے میں لکھا تھا۔ وہ زمانہ بہت مصروفیت کا تھا۔ میں نے وہ کاغذ رکھ دیا اور پھر برابر ایسی عدیم الفرصتی رہی کہ اُس کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ معاف کیجیے گا۔

اول تو یہ بات ہے کہ وہ جو عربی شعروں کے بیچ بیچ میں فارسی شعر ہیں وہ عربی کا ترجمہ نہیں ہیں بلکہ نظم کا جز ہیں۔ پہلے قصیدے کے آپ نے دس شعر فرض کیے ہیں اور وہ حقیقت میں بیس ہیں، دس عربی کے، دس فارسی کے۔ اسی طرح ۲ میں ۱۲ شعر ہیں۔ اس قسم کی نظم کو "مُلمّع" کہتے ہیں۔ ملمع کے ابیات کی تعداد عموماً بیس سے کم یا زیادہ سے زیادہ بیس دیکھی گئی ہے (یعنی دس عربی اور دس فارسی)

ملمع کی ۲ قسمیں ہیں: (۱) ملمعِ مکشوف یعنی کُھلا ہوا ملمع، (۲) ملمعِ محجوب یعنی چُھپا ہوا ملمع۔ مکشوف وہ جس میں ایک مصرع عربی ایک فارسی ہو، جیسے حافظ:

فارسی (۱) عجیب واقعۂ و غریب حادثۂ ایست
اِنِ اصْطَبَرْتُ قَتِیلًا و قاتِلی باکی [نسخہ: شاکی] عربی
عربی (۲) احمدُ اللّٰہَ علٰی معدلۃِ السّلطان ؛ احمدِ شیخ اُوَیسِ حَسَنِ ایلخانی فارسی

Marfat.com

محجوب وہ ملمع ہے جس میں ایک (پوری) بیت عربی، ایک (بیت) فارسی ہو۔

پس آپ کے یہ دونوں "قصیدے" ملمع محجوب ہیں۔

پہلے قصیدے کے بارھویں (یعنی عربی چھٹے) شعر کے پہلے مصرع میں مِسْمَعات ہو سکتا ہے۔ "مِسْمَع" کان کو کہتے ہیں اور استعارۃً کسی برتن کے دو کُندھوں (یا کڑوں) کو کہتے ہیں جیسے تسْلے یا گنگال کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ کاتب نے غلطی سے دو نقطے بڑھا دیے ہوں اور نقطے اصل میں بعد نہ ہوں۔ مگر دوسری دقت یہ ہے کہ اگلا لفظ "ظرف" ہے تو اُس کی ر متحرک نہیں ہو سکتی۔ ساکن پڑھیے تو دوسرا رُکن بگڑتا ہے، خیر اسے زحاف بھی مان لیجیے مگر آگے "بدوبہ" دونوں نسخوں میں ہے۔ دوسرے نسخے میں "مَشْمُوْتُ الطَّرَفَیْن" کے معنے ہوں گے "وہ شی جس کے دونوں جانب ہموار ہوں"۔ "بدوبہ"۔ اور دوسرا مصرع میں نہیں سمجھا۔ سوچوں گا اور کوئی معنے بن گئے تو لکھوں گا۔ البتہ "الذی" قرینِ قیاس نہیں۔ "لدی" لکھ جاوے گا۔ "مسارین" کوئی لفظ نہیں نہ بحر میں کسی صورت سماتا ہے۔ "ملمارس" ہی سے کام نکل سکے گا۔ اس کی تشکیل اور ضبط پر غور کروں گا۔

عربی شعر ۸ میں "مَرَضَ اللَّهْوُ" کیا بات ہوئی؟ یا تو مُرِضَ ہونا چاہیے یا مَرَّضَ۔ "مَرَضَ اللَّهْوُ" کے کچھ معنی ہو سکتے ہیں مگر "نعم" فعل چاہتا ہے اس لیے "مَرِضَ" یا "مُرِّضَ" کو فرض کرنا پڑے گا۔

Marfat.com

"فِتَن" چاہیے۔

ع ۹ "اثری" کچھ معنی نہیں دیتا۔ "اَتری" ہوگا۔

اَتری الملکَ [وَ]یَبْقی اَبَدا

مشکل صرف یہ ہے کہ [وَ] داخل کرنا پڑتا ہے یا [اَ] داخل کیجیے۔ دوسری مشکل یہ کہ اگلے مصرع سے جوڑ نہیں بیٹھتا۔

دوسرا قصیدہ صاف ہے

اس کے پہلے فارسی شعر میں پہلا مصرع تشریح چاہتا ہے:

میٔ درغمی۔ درغم کی شراب۔ درغم ~~[illegible]~~ سمرقند کے جوار میں ایک ولایت (یعنی ضلع) یا شہر، جہاں کی شراب مشہور تھی

معنی: "مے[شہر] درغم خور، اگر [تو] در غم ہستی"

بعض لفظوں کے گرد آپ نے پنسل سے حلقے کھینچ کر اور لفظ لکھ دیے ہیں ان کا کیا مطلب ہے؟

آپ کا لکھا ہوا کاغذ رکھے لیتا ہوں۔ فرصت کے وقت پھر غور کروں گا۔

والسلام

نیازمند

عبدالستار صدیقی

Marfat.com

۲۲ (ا) میو روڈ الہ آباد

یکم فروری ۴۸ء

عزیز مکرم

آپ کا ۲۷/ جنوری کا پوسٹ کارڈ ملا۔ آپ کے مصائب کی تفصیل معلوم کر کے بہت قلق ہوا۔ خدا آپ کر صبر دے اور آپ کی مرحومہ بیوی اور بچے کو جنت میں جگہ دے۔ البتہ ناگپور میں آپ کا جی نہ لگا ہوگا لیکن میرے خیال میں آپ کو وہیں توقف کرنا چاہیے تھا۔ آخر اور بھی تو سیکڑوں بلکہ ہزاروں خاندان اس صوبے میں ہیں۔ ۲۰ / جنوری سے ۲۲ / جنوری تک ناگپور میں تھا اور آپ سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہوا۔ کچھ حال بھی پورا پورا دریافت نہ کرسکا۔ کراچی جا کر تلاش روزگار اس شخص کے لیے بجا جو بیکار ہو۔ آپ برسر کار ہیں ۔ میری مخلصانہ رائے ہے کہ رخصت کے ختم تک آپ کو ضرور واپس آجانا چاہیے اور اپنی خدمت کا جائزہ بلا تکلف لے لینا چاہیے تاکہ اپنے علمی ذوق کو جاری رکھ سکیں۔ مولوی عبدالحق صاحب اس وقت یہیں ہیں۔ میں نے آپ کا خط ان کو دکھایا تو انھوں نے بھی وہی کہا جو میں اوپر لکھ آیا ہوں ۔ آپ کو دعا کہتے ہیں اور اصرار سے کہتے ہیں کہ آپ کو واپس آکر اپنے کام میں مشغول ہوجانا چاہیے۔ والسلام

خیر اندیش

صدیقی

Marfat.com

۲۲ (ا) میور روڈ الہ آباد

۲/۱ اکتوبر ۵۱ء

مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔

بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنے کا ارادہ تھا جو آج پورا ہو رہا ہے۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ اردو کالج میں کام کر رہے ہیں۔ خدا آپ کو کامیاب بنائے۔ اپریل کے " اردو " میں دریائے عشق کے ایک ماخذ پر آپ کا مقالہ دیکھا۔ اس مثنوی کی خبر مجھے ہوئی تھی۔ دیکھنے کی خواہش کی تو معلوم ہوا کہ علی گڑھ سے دور چلی گئی۔ خیر چپ ہو رہا۔ آپ نے اچھا کیا کہ یہ مقالہ شائع کرا دیا۔ مجھے بھی مثنوی سے آگاہی ہوئی۔

ص ۱۸۔ " کجا پروانے آن سنگین دلان داشت " ہو گا کاتب نے بے پروائی سے " سنگر دلان " لکھ دیا ہو گا۔ دوسرے کاتب نے سنگے کر دیا ہو گا۔ " شاعر بھی کسر نہیں چھوڑتا " اس فیصلے میں شاید کچھ عجلت سے کام لیا گیا ہے۔ کسی کتاب کے ایک اکیلے نسخے پر فیصلہ کر دینا ذرا جسارت کی بات اور خاص کر ایسی صورت میں کہ " کاتب تو بیشمار غلطیاں کرتا ہے " اور شاعر سے لے کر پیش نظر نسخے کے کاتب تک خدا معلوم اور کتنے کاتبوں کی توجہ اس پر صرف ہو چکی ہوگی۔

Marfat.com

" بے حکمت ہیچ گیا ہے نرست " پر آپ کو اعتراض ہے لیکن اگلے صفحے پر آپ کہتے ہیں کہ بحر (وزن) وہی ہے جو مخزن اسرار نظامی کی ہے (یعنی سریع مسدس مطویٰ موقوف) اور نظامی کی مثنوی کا مطلع بھی آپ نے نقل کر دیا ہے

" ہست کلید در گنج حکیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم " غالباً

منشا آپ کے اعتراض کا یہ ہے کہ شاعر (قضا و قدر والے) نے " بے حکمت " میں ک کو متحرک باندھا ہے ۔ ایسا نہیں ہے ۔ اس نے ک کو ساکن ہی رکھا ہے (مفعولن ، بے حک مت) جیسے نظامی کے دوسرے مصرعے کا پہلا رکن (بس مل لا) (مفعولن) ہے اگر اعتراض یہ ہے کہ مفتعلن کو مفعولن کر دیا ہے ۔ تو کیا یہی آپ نظامی کے بارے میں نہ کہیں گے ؟ " قضا و قدر " کے مصنف کے سر سے بار جوابدہی کا اتر گیا۔ اب آپ جانیں اور مولانا نظامی۔ بات یہ ہے سریع کے وزن بہت سے ہیں اور خاص کر سریع مسدس مطوی موقوف میں بڑی گنجائش اور شاعر کو بڑی آزادی ہے۔ اگلی سطر میں آپ " احسن " کو غلط بتاتے ہیں۔ اس مصرعے میں

" کہ گوید ملک احسن و آفرین "

مخاطب کی ت کو آپ لفظ کا جز لاینفک کیوں سمجھتے ہیں ؟ فردوسی کہتا ہے۔

حوزدتیر برسینہ اشکبوس سپہر آن زمان دست او داد بوس ۔

قضا گفت ۔ گیر و قدر گفت ۔ دہ فلک گفت ۔ احسن ، ملک گفت ۔ رہ (شاہ نامہ ، کلکتہ ۱۸۲۹ء ص ۶۷۷) یوں لکھا ہے

" فلک گفت ۔ احسنت ، مہ گفت ۔ زہ " یہ صورت یقیناً کسی منصرف نے نکالی

Marfat.com

ہے فردوسی نے "مہ گفت: زہ" نہ کہا ہوگا۔ کسی کام یا چیز کی توصیف کے محل پر اگر کوئی کہے "خوب!" تو آپ کیا یہ اعتراض کریں گے کہ "خوب" ناکافی ہے۔ "خوب کیا یا کہا وغیرہ" کہنا چاہیے تھا۔ "عیبوں" کو گنا کر آپ شاعر کی شاعری کا اعتراف کرتے ہیں پھر بھی تو مشقی اور قافیے کے قاعدے نہ جاننے پر افسوس کرتے ہیں۔ آپ کے سامنے اس بیچارے کا مجروح کلام ہے۔ جو مواد آپ کے سامنے ہے وہ کسی فیصلے کے صادر کرنے کے لیے نہ مستند ہے نہ کافی۔ ایسی صورت میں سختی سے کام نہیں لیا کرتے۔

دفع دخل مقدر کے طور پر کہتا ہوں۔ "محی الدین محمد نام شا ہے" (ص ۲۰) میں "محی" کی ی مشدد پڑھی جاتی ہے۔ کہیں آپ یہ اعتراض نہ کریں کہ محی الدین (مفعولن کے وزن پر) ہے اردو میں یہ غلط العام ہے اور جائز (یعنی "محی الدین")۔

اب ایک قصہ معکوس سے بحث کرنا ہے "معارف" (اعظم گڑھ) میں آپ نے ایک مقالہ شائع کرایا۔ اس میں میری نسبت مبالغہ آمیز توصیفی فقرے لکھے ہیں۔ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان فقروں کو پڑھ کر مجھے بہت شرم آئی۔ آپ نے لطف و کرم کے جوش میں "امام فن" کا لفظ مجھ جاہل کے لیے استعمال کیا ہے۔ سوچیے تو کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ مجھ پر نوازش فرمائی اور لفظ "امام" اور لفظ "فن" دونوں کی تحقیر اور تضحیک کے روادار ہوئے۔ آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ لفظوں کے معنوں میں ایسی ہی بے اعتدالیوں سے تنزل پیدا ہوتا ہے اور اپنے معنوں کو بالآخر کھو بیٹھتے ہیں۔

Marfat.com

یہ وہی بات ہے کہ لوگ اندھے کو بصیر کہتے ہیں۔ ہمارے اہل قلم جب یہ راہ اختیار کریں گے تو ہمارے ادب اور ہماری ثقافت کا کیا حال ہونا ہے ؟۔ آپ اہل قلم اور صاحب تصنیف ہیں۔ اس خصوص میں آپ کو احتیاط سے کام لیناچاہیے۔

والسلام

ع۔ صدیقی

۲۲ (الف) میور روڈ الہ آباد (۱)

۲/مارچ ۵۰ء

مکرمی

آپ کے تحفے "حالی کا ذہنی ارتقا" کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک نسخہ جو ڈاکٹر اعجاز حسین کے لیے تھا۔ آج صبح ان کے مکان پر بھیج دیا۔

بہت خوشی ہوئی آپ سندھ یونیورسٹی میں آگئے۔

میں بفضلہ خیریت سے ہوں

کتاب پڑھ لینے کے بعد اگر کوئی بات ذہن میں آئی تو آپ کو لکھوں گا۔

والسلام

ع۔صدیقی

الہٰ آباد

١٦/اپریل ١٩٦٠ء

مخدوم مکرم ۰ السلام علیکم

مہربانی نامہ مورخہ ١١ / اپریل کا شکریہ ۔ نصاب کا خاکہ جو آپ بنائیں براہ کرم اس کی ایک نقل مجھے بھیج دیں جو ترمیم یا تجویز میرے ذہن میں آئے گی عرض کروں گا۔

نیاز مند

ع۔ صدیقی

عبدالسعید خاں

۴۸۶/۹۶

بمبئی ۲/ جولائی

حامداً و مصلیاً

مکرمی و محترمی ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خیریت طرفین مطلوب۔ دیگر معلوم ہوا کہ آپ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ براہ کرم یہاں پہنچنے کی تاریخ و جہاز کا نام تحریر کیجیے۔ نوازش ہوگی۔

آپ صاحبان کا قیام غریب خانہ پر ہی رہیگا۔

باقی حالات قابل شکر ہیں

بچوں کو دعا۔

ناچیز عبدالسعید خاں

— میرے بہت عزیز دوست تھے۔

جاورہ

عبدالعلیم خاں

۷ جون

برادر عزیز غلام مصطفیٰ خاں سلمہٗ

بہت بہت دعا۔ واضح ہو کہ بفضلہ تعالےٰ تادم تحریر ہذا بخریت ہوں امید کہ آپ بھی معہ بچوں و دولہن کے بعافیت ہوں گے۔ عرصہ ہوا خیریت معلوم نہ ہوئی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو زندہ و تندرست اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین۔ آمدم برسر مطلب۔ تمھاری بھتیجی نمبر ۳ صولت بیگم عرف چھمی بی جن کی والدہ کا نام زبیدہ بیگم ہے پندرہ بیس یوم ہوئے رات نو بجے اپنے مکان کی چاندنی میں سوتے وقت اتریض آ گئی ہے۔ اسی وقت سے زبان بند ہو گئی۔ بولا نہیں جاتا سب کے نام بھول گئی۔ زبان پکڑ کر کہتی ہے کسی نے کھینچ دی ہے غرض کہ بڑی پریشانی ہو گئی ہے۔ یہاں کوئی عامل نہیں رہا۔ میں بے حد کمزور نحیف ہو گیا ہوں چلا پھرا نہیں جاتا ورنہ ملاقات کرتا کیوں کہ یہ بچی تمھاری بیٹی ہے اس پر بھوت، چڑیل، ڈاین جنات جملہ ارواح خبیسات یا جادو۔ سحر ٹھنہ وغیرہ جس کا اثر ہو کافی معلومات کر کے وہاں سے انتظام کر دو اور تعویز بنا کر جلد از جلد بھیج دو تاکہ ہماری فکر رفع ہو جائے۔ اس میں تاخیر نہ ہو باقی حالات قابل شکر ہیں۔ دعائے خیر کرتے رہو اللہ تعالےٰ انجام بخیر فرمائے۔

حامل ہذا آپ کا بھانجا ہمشیرہ زبیدہ بیگم کا لڑکا ہے۔ رعشہ ہونے سے لکھا نہیں جاتا۔ دولہن و بچوں کو میری و تمھاری بھاوج کی جانب سے بہت بہت دعا۔ بھائی غلام محمد خان کے یہاں سب کو دعا سلام کہہ دینا۔ اور چھمی بی کے لیے پختہ انتظام

Marfat.com

جلد کر دینا فقط والسلام۔ بچوں کے لیے دعائے خیر کی جاتی ہے۔

فقط دعا گو

عبدالعلیم خان

مکرر آں کہ آپ کی جانچ و معلومات سے جو کچھ بیماری یا اثر وغیرہ ثابت ہو اس سے مجھ کو بھی مطلع کرنے کی تکلیف فرمانا۔ میں بے حد پریشان ہوں سب کی خیریت جلد روانہ کرنا میں منتظر رہوں گا۔

(یہ عبدالعلیم خان صاحب میرے ماموں زاد بھائی تھے)

Marfat.com

۲۸۶

جاورہ [illegible] ۱۹۵۵ء

۱

میرے عزیز ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں سلمہٗ ۔ السلام علیکم

خدا کا شکر ہے ہم لوگ خیریت سے ہیں امید ہے کہ تم بھی مع متعلقین بخیریت ہوگے

[illegible] لیکن تمہارے خیریت کے متعلق نہیں کوئی فکر ہے۔ [illegible]

[illegible] جاورہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔

[illegible] اور [illegible] سلام دعا

عرض کرتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] سلام عرض کر دیا ہے۔ [illegible]

[illegible] سلام عرض کر دیا ہے کہ اب آپ [illegible]

اگر کچھ [illegible] فرما دیں

[illegible] سلام عرض کر دیا ہے

درویش کے لوگ چھوٹے ہوں تو دعا ورنہ سلام عرض کیجئے۔ عزیز علیم میاں

تمہاری چھوٹی پھوپھی کا ایک خط آیا تھا جس میں والدہ میاں کی شادی کا اشارہ تھا

لیکن افسوس کہ میں ہندوستان چھوڑ نہیں سکتا ورنہ دروازہ پر کھڑے

ہو کر بھی ضرور خیال کرتا۔

فی الحال عزیز میری حقیقی بہن زبیدہ بیگم کا عزیز لڑکا روبرو بیٹھا ہے

جو کچھ عرصہ سے کراچی پاکستان میں آباد ہو گیا ہے اس وقت سلسلہ دوران گفتگو

کے انتقال کا تذکرہ آ گیا ہے میں نے تمہارا ذکر کیا لیکن حق

نہیں جانتا تھا رشتہ ذریعہ میرا خیال ہے کہتا ہوں میں تمہارے بچھ

سمجھا کہ مجھے رشتہ خیال رکھا ہے ۔ امی کو خیریت تحریر کیجئے

پیار سکینہ رضیہ

والسلام

تمہارا

عبدالعلیم

مورخہ ۲ شعبان ۱۳۲۸ بیدر

نوٹ: عزیزم غلام مصطفیٰ

از جاورہ ۱۷ اکتوبر ۵۶ء ۲۸۶/۹۲

برادرم عزیزم غلام مصطفیٰ خاں سلمہٗ — بہت بہت دعا۔ واضح ہو کہ
تمہارا مرسلہ خط تاریخی ۵ ستمبر ۵۶ء ۱۴ اکتوبر ۵۶ء کو وصول ہو کر
باعث تشفی حاصل ہوا۔ محترمہ قبلہ بھوپالی صاحبہ کے انتقال پُر ملال
سے ہم لوگوں کو سخت صدمہ ہوا۔ ابھی قبلہ والد صاحب مرحوم و مغفور
کا ہی صدمہ دور نہیں ہوا تھا کہ میری عاشق اور محبت
والی بھوپالی بھی ہمیشہ کے لیے کنارہ کش ہو گئیں۔ آہ۔ یہ چیز
صبر کے چارہ نہیں۔ رب تعالیٰ سے دست بدعا ہوں
کہ ہماری تمہاری لاڈلی مرحومہ کو اپنی جوار رحمت جگہ عطا فرمائے
بھائی تم بھی صبر کرو اور ہم لوگوں کے لیے صبر کی دعا کیا کرو

(یہ عبدالعلیم خان صاحب میرے ماموں زاد بھائی تھے)

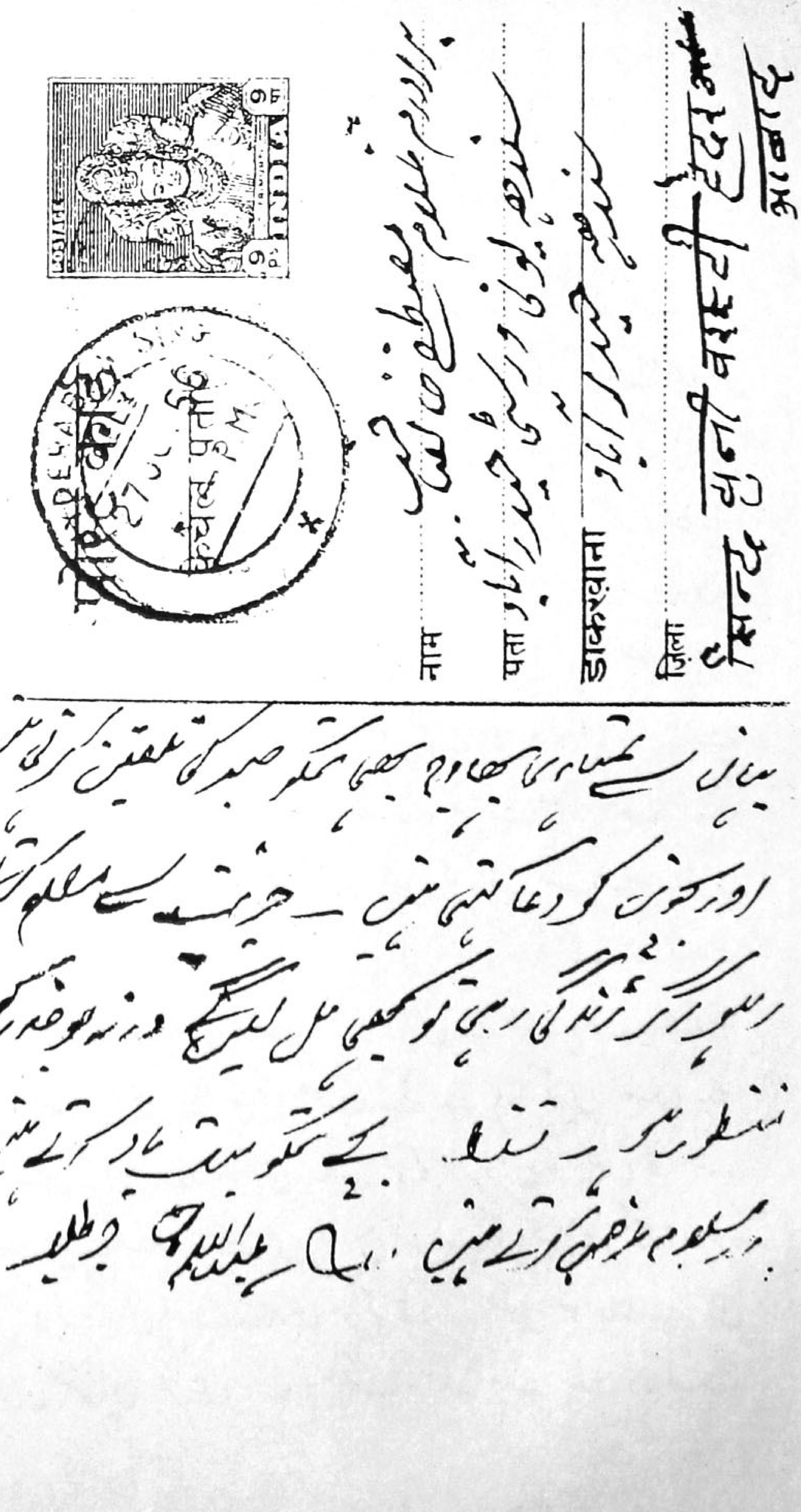

Marfat.com

از جاوَرہ

۱۹/ نومبر ۱۹۸۵ء

برادر عزیز از جان طول عمرہ

الحمد للہ ہم سب بفضلہ خدا بخیر و عافیت ہیں امید کہ آپ بھی معہ بچوں کے بعافیت ہوں گے آپکا مرسلہ خط پوسٹ گجرات کے بذریعے مجھکو موصول ہو گیا تھا۔ ہمشیرہ رقیہ بی و محمد نعیم خان دونوں ماں بیٹے سیونی سے بماہ جولائی ۸۵ء جاوَرہ آ کر قریب ۲۰ ۔ ۲۵ روز رہ کر یہاں جملہ رشتہ دار عزیز و اقارب سے ملکر واپس سیونی چلے گئے ہیں ۔ انکے آنے سے بڑی مسرت ہوئی۔ بڑی محبت و خوبی پائی گئی شاید انھوں نے آپکو مطلع کیا ہو گا۔ پاکستان روانگی کے وقت انھوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا ہے۔ ویسے ان سے خط و کتابت جاری ہے۔ اور حالات و خیریت معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں گھر میں سے تمھاری بھاوج و بچوں کو آپ سب سے ملنے کی آرزو و تمنا ہے ۔ اگر آپ نہ آ سکو تو دلہن اور بچوں کو تو ایک بار مجھ سے ملا دو۔ زیادہ بہتر ہو گا ۔ میری حالت بہت گر چکی ہے شب و روز بیمار رہتا ہوں جب تک زندگی ہے میری صحت کے لیے دعا کریں۔ یہاں سے تمھارے بھتیجے بھتیجیاں اور تمھاری بھاوج تم کو اور دلہن و بچوں کو حسب مراتب بہت بہت سلام دعا کہتے ہیں تم اپنی اور سب کی خیریت بھیجتے رہو ۔ خط و کتابت سے بھی نصف ملاقات ہو کر قدرے سکوں ہو جاتا ہے باقی حالات قابل شکر ہیں گھر میں سب کو حسب مراتب بہت بہت دعا کہہ دینا

اگر ملاقات ہو تو مسرت کے بچوں و بچیوں کو ہمارا سب کا سلام دعا کہہ کر کہہ دینا کہ ہماری ہمشیرہ کے مرنے کے بعد تم لوگ بلکل بھول گئے کم از کم خط و کتابت تو جاری رکھنا چاہیے۔ اسی طرح بھائی عبدالصبور ان کی والدہ اور والد کو ہم لوگوں کی خیریت کہہ کر سلام دعا کہہ دینا فقط والدعاء

دعا گو

عبدالعلیم خان

Marfat.com

۷۸۶

HAJI ABDUL GHAFFAR

D/661, Block D, Gali No. 1, Opp / Delight Cinema,
Sher Shah, KARACHI.

Ref. C/32 C/38 DHORAJI Colony   Date 10/10/96

جمال نور ہسپتال

بخدمت شریف حضرت مخدومی

حضرت ڈاکٹر علامہ غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ العالی [illegible]

MALL B P.H.D D.Litt

بعد از اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خالد محمود صاحب حیدرآباد سے تشریف لائے تھے۔ بہت خوشی ہوئی۔ ملاقات سے مشرف فرمایا۔ مجھے بھی فیض ملا۔ اللہ تعالیٰ آپکی عمر دراز فرمائے۔ اور صحت کلی عطا فرمائے۔ اور دین کا کام سب کو زیادہ سے زیادہ کرنے کی توفیق رفیق حال فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

طالب دعا عبدالغفار کمان

سنگ علامہ غلام مصطفیٰ مدظلہ العالی۔

C/32 DHORAJI Colony
C/38
Jamal Noor Hospital
493/5074
4119

رات کو ۱۰½ بجے [illegible]

57

سیٹھ عبدالغفار میرا پیر بھائی ہے۔ اس کی محبت، جنون کی حد تک ہے

مولانا عبداللہ عرف شاہ آغا

از شیخ مانڈا
[illegible] ۱۹۸۵ء

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محترمی ڈاکٹر پروفیسر غلام مصطفیٰ خان صاحب دامت فیوضاتہ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — آپ سے تو سابقہ معرفت ومحبت کافی عرصہ سے ہے مگر اس وقت محرک سلسلہ خط وکتابت عباسی صاحب کا خط ہوا۔ امام ربانیؒ کے مکتوبات کو دوبارہ چھاپنے اور فارسی کی مروجہ نصاب تعلیم میں داخل کرنے اور آپکا اس سعادت اندوزی میں کوشش کرنا قابل تبریک ولائق تحسین ہے۔ جزاکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ووفقکم لما یحب ویرضیٰ۔

اس دور پرفتن وغربت اسلام میں جو لامذہبی اور دین اکبری کا دور دورہ ہے ضرورت تو مجدد الف ثانیؒ جیسے ہستی پیدا ہونیکی ہے وہ تو قدرت کے اختیار میں ہے اسوقت تو ہم لوگوں پر کم از کم انکے کلام کا اشاعت کرنا فرض الوقت اور لازمی امر ہے آپکو مبارک ہو کہ اس سعادت اندوزی کا قرعہ آپکے نام نکل آیا اور آپنے اس نعمت عظمیٰ حاصل کرنے میں گوئی سبقت لیلیا۔

کتابت وطباعت کے سلسلہ میں چند معروضات پیش کرتا ہوں انکو پیش نظر رکھیں

(۱) پہلی طباعت میں چند خامیاں رہگئی ہیں اس مرتبہ تمام تر کوشش کریں کہ طباعت وکتابت بالکل دیدہ زیب اور صاف وستھری ہو ہر طرح خوبصورتی سے آراستہ وپیراستہ ہو۔

(۲) پہلی طباعت میں مضامین کی فہرست شامل نہیں ہوئی اسدفعہ ضرور مضامین کی فہرست اولین صفحات پر ضرور چھپوائیں۔

(۳) امام صاحب کے زرین اقوال کی چالیس فقرے جو سابقہ ایڈیشن میں بھی شائع ہوئے لیکن پھر بھی اس مرتبہ بھی ضرور چھپوائیں انمیں ہدایت ونصیحت کے علاوہ فصاحت وبلاغت کا بھی بیش بہا ذخیرہ ہے عام طور آئینہ نیئرز یا مشیئون لغویہ بول کہ بجائے ضرب الامثال اور پند واستدلال کے کار آمد ہونگے۔

(۴) سائز وہی ہونا چاہئے جو پہلے کا ہے تاکہ جلد بندی میں اور کتاب کی تقسیم میں موافق آ جاوے۔

(۵) باقی اصلاحات کا بھی بعد از یں انشاء اللہ دیدونگا — زیادہ خیر وخیریت مطلوب فقط والسلام

فقیر شاہ آغا عفی عنہ

نحمدہ و نصلی و نسلم

برادرم حافظ صاحب ثانی
سعادت مآب

سلمہ سبحانہ تعالیٰ وعافاہ من جمیع الآفات والبلیات

اما بعد کل آپکا طوفانی دورہ ایسا تنگ وقت میں ہوا کہ
بعض معروضات پیش کرنیکی فرصت ہی نہیں ملی۔
خیال تھا کہ ڈائریکٹر جناب غلام مصطفیٰ صاحب دعانامہ اور ہدیہ
کتاب کا شکریہ لکھ دونگا مگر ابھی نہیں ہوا لہذا عریضہ لکھ کر
آج آپکی معرفت روانہ کر رہا ہوں مجھے جناب ڈائریکٹر صاحب
کا پتہ معلوم نہیں کہ آجکل وہ کراچی میں ہیں یا حیدرآباد میں
اگر کراچی میں ہیں تو آپ پہنچا دیں اور اگر
حیدرآباد میں ہیں تو بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیں۔

والسلام مع الاکرام دعا طلب فقیر عبداللہ عفی عنہ

از ٹنڈو سائیں داد ۲۰ شوال

[illegible]

آپ خاندانِ مجددیہ کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ ٹنڈو سائیں داد میں قیام تھا۔ بہت بڑے عالم تھے۔ کئی بلند پایہ کتابیں اُن کی یادگار ہیں۔ بہت سے نادر مخطوطات کے مالک تھے۔

Marfat.com

نحمدہ و نصلی و نسلم

الی حبیبنا و اخینا الفاضل الحاج غلام مصطفیٰ

یغفر اللہ تعالیٰ لنا و لکم و یرحم علینا و علیکم و اصلح حالکم

و مآلکم و کثر اللہ امثالکم

اما بعد۔ آپکا مرسلہ تحفہ سنیہ ہدیہ ثمینہ یعنی ترجمہ مطبوعہ

مکتوبات حضرت مجدد صاحب ملا۔ ممنون و مشکور فرمایا۔ ہمت عالی شما

را۔ وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

آپ نے جو اشاعت تالیفات حضرت مجدد و اشاعت فیض و برکات حضرت شیخ شہید ان

کی خدمت و اشاعت کی ہے اور کر رہے ہیں یہ ہمکو اچھا معلوم ہوا ہے اور

ہم دل و جان سے دعاگو و ثنا خوان ہیں۔ بارک اللہ فیک و فی علمک

و عملک و ایمانک و ایقانک

حضور کی تالیفات و تصنیفات و ارشادات کو [illegible] بھی کتنی ضرورت ہے

کہ اصحاب علم و ایمان سے مخصوص ہیں عوام کیا جانیں

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری
قدر گل بلبل شناسد قدر دلدل را علی

اس وقت اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اگر فرصت ملی تو دوسری بار یہ زیادہ

معروضات عرض کرونگا۔ فقط والسلام مع الشوق

ہر جا کہ باشید با خدا باشید۔ و از یاد خدا غافل مباشید

راجی رحمت ربہ عبد اللہ عرف شاہ آغا عفی عنہ

ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ایم اے، ڈی لٹ

یونیورسٹی پروفیسر، صدر شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی
(پرنسپل، اورینٹل کالج، لاہور)

۱۱ نومبر ۷۰ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ لاہور تشریف لائے مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ میں اسی روز پنڈی چلا گیا تھا۔ خیر۔ یاد زندہ صحبت باقی۔

آپ کو ایک تکلیف دے رہا ہوں۔ یہاں فارسی کا ایک طالب العلم (ایم اے پاس) سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرنا چاہتا ہے۔ بعض وجوہ سے یہاں اس کو موقع نہیں مل رہا۔ آپ فرمائیے کیا یہ آپ کے ہاں داخلہ کی

ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم سے کون واقف نہ ہوگا؟ بہت بڑے فاضل اور محقق تھے۔ مجھ پر بڑا کرم فرماتے تھے

Marfat.com

رو سے ممکن ہے یا نہیں؟

اگر منظوری مل سکتی ہو تو یہاں

کا کوئی استاد یا میں خود اس کا ممتحن

بن سکتا ہوں

از راہ کرم جواب جلد عنایت ہو

امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے

ہوں گے - والسلام

نیازمند

سید عبداللہ

بخدمت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ، حیدرآباد

ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ایم اے، ڈی لٹ

یونیورسٹی پروفیسر، صدر شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی
(پرنسپل، اورینٹل کالج، لاہور)

۲۱ نومبر ۶۰ء

محترم و مکرم ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ کا عطوفت نامہ ملا۔ میں ممنون ہوں کہ آپ نے بہت جلد معلومات بہم پہنچا دیں۔ البتہ ایک امر ابھی دریافت طلب ہے جس کی وضاحت نہیں ہوئی۔ یہ پی ایچ ڈی کرنے کی متمنی ایک طالبہ ہیں۔ ان کا رہنا دہلی (حیدرآباد میں) رشتہ دار

Marfat.com

ہوگا۔ اس بارے میں کیا قواعد ہیں۔ میرا
خیال ہے کہ لاہور میں رہ کر وہ
مقالہ لکھ سکتی ہیں البتہ گاہے
گاہے آنا جانا ہو تو مضائقہ نہیں۔ نیز
دوسری بات یہ ہے کہ وہ درخواست
میں بطور Guide کس کا نام لکھیں۔
یہاں تو وہ میرے ساتھ
اور وزیر الحسن عابدی صاحب
سے مشورہ کرتی ہیں۔
ازراہ کرم جواب سے سرفراز فرمایئے

والسلام
نیاز مند سید عبداللہ

Marfat.com

گڑھی حضرت خیل
۱۶.۵.۸۱ء

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

حامداً مصلیاً مسلماً

حقائق و معارف آگاہ اخوی اعزی غلام مصطفیٰ خان صاحب سلمہ اللہ الواہب۔

السلام علیکم والمسئول من اللہ سبحانہ ان یسلمکم و یستقیمکم علیٰ جادۃ مشائخ الکرام۔ دعوت نامہ زینہ و یادگار نامہ ملا۔ پڑھکر بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے آپ وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

"اظہار حقیقت" کے مضمون کے متعلق میں نے آپکو خلوص کی بیشی کا اختیار ظاہر کیا تھا۔ عبارت یہ ہے۔ کہ "ہر دو کتابوں کی تمہید میں مندرجہ ذیل مضمون کا اندراج فرمایا کرے جس میں ہمارے خاندان اور فقیر کی طرف سے عطائیگی کا ذکر ہو۔ خواہ اصلاح کے بعد ہو بہو میرا مضمون منتخب فرماتے ہیں خواہ اس مضمون پر اپنی رائے کے مطابق مزید روشنی ڈالتے ہیں۔"

اصل مطلب فقیر کے خاندان اور فقیر کی طرف سے اس عطائیگی کا ذکر ہے۔ یہ مفہوم جن جملوں میں آپ ادا فرماتے ہیں۔ کمی کی صورت میں ہو یا بیشی کی۔ اسکے مطابق آپ کو کلی اجازت ہے۔

ایک کتاب میں ایک قلمی رباعی دیکھ چکا ہوں۔ معلوم نہیں۔ کہ وہ کس صاحب کی تصنیف ہوگی۔ اگر یہ حضرت خواجہ امیر سید کلال قدس اللہ سرہ کے سوانح کے ماتحت یا اور کسی موزوں جگہ پر اندراج کی جائے۔ تو بہتر ہوگا۔ ہر کہ گم کردہ بود راہ خدائے متعال۔ آید و سر بنہد بر قدم میر کلال۔ دست در دامن ارشاد زن و اندیشہ مکن۔ کہ تا رساند ترا در دو نفس نزد وصال۔

حضرت امام ربانی قدس اللہ سرہ السامی کے بعض رسائل غیر شائع شدہ اپنے اوچ بار (جو آپکو بیاد حق ہونے ہیں ہم سخن علم پر ہیں) کے پاس جاکر انکے کتب خانہ میں تلاش کرونگا۔ ملنے پر اطلاع دونگا۔ والسلام

الراقم فقیر عبداللہ جان فاروقی نقشبندی (عفا اللہ لہ)

اوچ (ریاست دیر) کے بزرگ تھے۔ حضرت مظہر جان جاناں قدس سرہ کے تبرکات صرف ان کے یہاں موجود ہیں۔ انھوں نے مکتوبات مظہریہ کی نقل عنایت فرمائی تھی۔

Marfat.com

۴۹۶

گڑھی حضرت خیل
24.5.61

محبت نشان مستفیض ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب زاد اللہ رشدکم ورفع قدرکم

السلام علیکم۔ محبت نامہ ملا۔ بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔ حسب الامر "اظہار حقیقت" کا مضمون بمع زائد لیتھو ارسال خدمت کیا جاتا ہے۔ جس میں آپکو کمی بیشی کا کلی اختیار حاصل ہے۔ صرف مفہوم ومطلب کو واضح کرنا ہماری خواہش ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے بال بچوں کے ساتھ خیریت وعافیت میں رکھکر نیک کاموں کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

فقیر عبداللہ جان عفی عنہ

اظہار حقیقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْوَرٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی۔

اما بعد بر ناظرین کرام وصوفیان عظام مخفی مباد کہ این بندہ ہیچمدان ... زہی سعادت وخوش بختی دارد کہ مکتوبات غیر مطبوعہ حضرت حجۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس اللہ سرہ نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ (در یک کتاب دیگر سوانح حیات غیر مطبوعہ خواجہ امیر سید کلال قدس اللہ سرہ) در کتب خانہ خاندان حضرت صاحب شاہ فضل احمد سرہندی ثم البشاوری قدس اللہ سرہ موجود بود۔ حضرت ایشان در وقت زوال سلطنت سلاطین مغلیہ وتسلط سکھان بر ملک پنجاب در حدود ۱۲۸۵ھ از سرہند شریف ہجرت فرمودہ رونق افزای شہر پشاور شدند ودر محلہ کاکا جبیدی ودروازہ کچہری جای اقامت ورزیدہ با صوفیان ویاران طریقت بذکر وفکر واشتغال واستغراق تمام داشتند چنانچہ روز بروز مجلس وحلقہ ذکر در ترقی بودہ بسیاری از علماء وفضلاء آن دیار داخل طریقہ شدہ بمقامات عالیہ فائز گردیدند واز بخارا وسمرقند وبلخ وکابل وغزنی وہرات وکشمیر وسوات وجز آن گروہ گروہ مردم بآستان فیض نشان جمع آمدہ نصیب کلی برداشتند وبسیاری بحسن تربیت ایشان بمرتبہ قرب وکمال رسیدند۔ ودر سلخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۱ھ وفات یافت قطعہ

دریغا فضل احمد قطب آفاق — کہ بود او وارث دریای دینی
شہنشاہی کہ مثلش در مشایخ — ندارم از فرش او خوشہ چینی
بلند مانند در پاک اعتقادی — عدیم المثل در کامل الیقینی
ازین فانی بسوی باقی روان شد — کہ تا با دوست باشد ہمقرینی
نہان شد بفضل سلخ ذی الحجہ — فہاتف گفت خورشید زمینی

مزار پر انوار ایشان نزدیک چوک ناصرخان در محلہ حضرت فضل حق قدس سرہ واقع است یزار ویتبرک بہ۔

منتسب الی اللہ مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ را انتساب در علم وعمل بحضرت شیخ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ بودہ وایشان را بحضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ وایشان را بحضرت شیخ عبید اللہ وبحضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما

وایشان را بحضرت خواجه محمد معصوم رحمة الله علیه و ایشان را بحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرهندی رحمة الله علیه میرسد الی آخره

بعد از مدتی چون سکهای ملاقه پشاور قابض شدند اولاد امجاد ایشان در سنه ۱۲۶۳ھ به ملک صوات هجرت

نمودند. و در آنجا خاندان ایشان آباد شده‌اند. این کتاب از عهد سرهند شریف در کتبخانه خاندان ایشان محفوظ مانده بود حضرت عبدالله جان

فاروقی نقشبندی کاکاخیل مدظله خانقاه فضلیه نقشبندیه ... صوات خواهش اشاعت این کتاب در نمودند تا که طالبان حق ازین خزینه دفینه

بهره یابند. برادر حضرت محمد ابراهیم جان صاحب. بعد از سالها بواسطه ایشان تعارف حاصل کردیم حضرت ایشان کتاب مذکور را برای طباعت

بلا قیمت عنایت فرمودند لهذا ازین عنایت ایشان خیلی ممنون هستم بعد ازان اظهار حقیقت مینمایم که

باشاعت کتب تصوف و سلوک وسیله نجات اخروی ساخته امید عفو و غفران دارم

لطف عنایت بیاد دادم الا امید. خدایا ز عفوم مکن نا امید.

بنده ... .

بسم اللہ حامداً و مصلیاً

گڑھی حضرت خیل
3.12.61

فضیلت نشان جناب محترمی غلام مصطفیٰ خان صاحب ادام اللہ تعالیٰ الی اعلیٰ المراتب

السلام علیکم - الحمد للہ ہمیں خیریت ہے - اور آپ کی خیریت اور جمعیت صوری و معنوی از درگاہ ارحم الراحمین نیک مسئول ہے - احوال اینکہ کتاب سوانح حیات حضرت خواجہ امیر سید کلال قدس اللہ سرہ کے 25، 25 پرچوں کے دو بنڈل منجانب حاجی محمد اسماعیل صاحب کراچی سے ملے تھے اور 50 پرچوں کا دوسرا پارسل چند دن بعد آپکی طرف سے مل گیا تھا - جس کا بہت بہت شکریہ! جزاکم اللہ خیر الجزاء -

مطالعہ کے بعد اس میں بعض بعض جگہ غلطیاں پائی گئیں - لیکن اہل علم ان غلطیوں پر خود جانتے ہیں - اسلئے غلط نامہ چھپوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - البتہ آئندہ ایڈیشن میں انکی اصلاح ضروری ہے - آئندہ را احتیاط -

اس کتاب کے تاریخی نام کی بڑی تال کی گئی - جس میں تشویش مصنف صاحب کی زیادتی ۱۰۰ ہو گئی - تاریخ وفات ۷۷۲ ہجری ہو گی یا ۸۷۲

آگاہی	37
سید	74
امیر	251
کلال	81
قدس	164
سرہ	265
میزان	872

ہندسہ سے جمع ہونے جیسے الفاظ "آگاہی سید امیر کلال قدس سرہ" تاریخی ناموں میں اکثر فصاحت کم ہوتی ہے - اور زبان پر اس کی روانی بھی ذرا مشکل ہوتی ہے - شاید اس کتاب کے نام کی صحت یوں ہو سکتی ہے - "کلی اقدار سید امیر کلال" ۷۷۲ھ خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کا بہترین سادہ نام کافی ہے - رحمۃ اللہ علیہ - تاریخی نام تجویز کیا گیا - ذیل میں فہرست اغلاط بھی دی جاتی ہے -

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
7	سبق اللہ	سبقی اللہ	۳۸	ولید زمانے	ولید از زمانے	۱۰۰	...	تعریف مذہب الماحسبیہ
۱۵	جز بمنزلہ گر	زیر و کر	۴۹	دور بیا شبد	دور نبا شید	۱۰۲	من النوع الاکبر...	من التمتع للاکبر نجانا اللہ وایاکم
۱۱	مرد یا نے	مرد با نے	۵۳	انفسکم نارہ	انفسکم و اہلیکم نارا	۱۰۸	ناہد	تاہد
۲۱	ہمہ عطا لب	ہمہ ولی لب	۶۱	در لی اکر	بر طارم	۱۱۱	فرو میکنیم	فرو میکنند
۲۴	اسم شریف شاہ	اسم شریف الشاہ	۷۵	....	ذیل تری	۱۱۳	کلام	کلدان
۲۸	ہمے	ہمہ	۷۲	....	بہ بین تا نیفی دین گل شے اللہ	۱۱۵	منبع رسول اللہ	منبع سنن رسول اللہ
۲۹	ورا کر...	ورا از دوری شان	۷۸	سماء	آسمان	۱۱۵	نیز اہ	تراہ
۳۲	روز خوشت ...	روز کجنت اثر	۸۵	وزعویدہ	وز عویدہ گوش خویش	۱۱۶	وۃ ارادت	و ارادت
۳۵	نگبدار فتے	نگبدار خفتے	۹۵	ہما	ہمایون	۱۲۰	کوہ شود	گو یا شود
						۱۲۰	خاندان بزرگی	خاندان بلوگی
						۱۲۰	خواجہ محمد شراری	خواجہ محمد بابا سماسی

Marfat.com

میں نے اپنے ناقص رائی میں مندرجہ بالا اغلاط کی فہرست مرتب کیا۔ ممکن ہے۔ اس میں کچھ کمی بیشی ہو۔
اسلئے اپنے اس خام خیال کو یقینی طور سے صحیح تصور نہیں کرتا ہوں۔ بوجہ کم علمی کے خاص طور سے مدعی نہیں ہوں۔ زیادہ [illegible]۔
آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو بمعہ تمام برخوردار و متعلقین کے خیریت و عافیت میں رکھے! آمین!!

آپکا دعاگو:۔
فقیر عبداللہ جان فاروقی نقشبندی کان اللہ لہ

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم

از گڑھی حضرت خیل
13.6.63

فضیلت نشان اخوی اعزی غلام مصطفٰی خان صاحب سلمہ اللہ الوہاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ حالنا وحالکم۔ آپ کے حسب خواہش مکتوبات حضرت حجۃ اللہ قدس اللہ سرہٗ حصہ دوم کی تصحیح اپنے کم علمی وبے مائیگی کے باوجود کردی گئی۔ کچھ کام کی زیادتی اور کچھ عدیم الفرصتی کی وجہ سے دیری ہوئی۔ پھر بھی اللہ کرے کہ ہماری یہ کوششیں مقبول ہو کر بارآور ہوں۔

پہلے الفاظ اور عبارات کی درستگی کی طرف خیال کیا گیا۔ پھر احادیث منقولہ کا مطالعہ کرنا رکھا [?] اس کے بعد حصہ اول پر روشنی ڈالی گئی۔ بعض مکاتیب کا تکرار وغیرہ معلوم ہوئے۔ تاریخی اعتبار سے بعض مکاتیب میں تقدیم وتاخیر دیکھی گئی۔ الغرض اپنے عقل کے مطابق اس میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ پھر بھی [illegible] انسان مرکب مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ لہٰذا بہت سی غلطیوں کے رہنے کے امکانات ہوسکتے ہیں۔

ص ۱۱ کے مکتوب کے نیچے ع ۱۳ اس کے بعد ص ۱۳۶ کے مکتوب کو ع ۱۴ اس کے بعد ص ۴۴ کے پہلے مکتوب کو ع ۱۵ ~~پھر مسلسل~~ اس کے بعد ص ۵۳ کے مکتوب کو ع ۱۶ پھر مسلسل ع ۱۷، ع ۱۸، ع ۱۹ تا ع ۵۶ اس کے بعد ص ۴۲ کے مکتوب کو ع ۵۷ اس کے بعد ص ۵۳ کے مکتوب کو ع ۵۸ اس کے بعد ص ۴۴ کا دوسرا مکتوب کو ع ۵۹ پھر مسلسل ع ۶۰ تا ع ۶۶ اس کے بعد ص ۱۳۵ کے مکتوب کو ع ۶۷ اس کے بعد ص ۱۳۹ کے مکتوب کو ع ۶۸ نمبر دیے جائیں۔

یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ تحریر کی جاتی ہے کہ رسائل غیر مطبوعہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نہیں ملتے۔ زیادہ خیریت ہے۔ آپکو اور آپکے اولاد کو دعا کی جاتی ہے۔ اللہ قبول کرے! کتاب چھپنے پر مطلع فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

دعاگو: فقیر محمد عبداللہ فاروقی نقشبندی
(جان اللہ لک)

N-W F.P Routine 5.

No .... From:—

Date .... To:—

Encl ....

گڑھی حضرت خیل
26.7.63

SUBJECT:— بسم اللہ خیر الاسماء

بخدمت جناب فضیلت نشان ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب ۔ رفع اللہ درجاتکم

السلام علیکم ۔ الحمدللہ ہم بخیریت ہیں اور آپکی خیریت صوری و معنوی از درگاہ مجیب الدعوات مسئول ہے ۔ سوال یہ ہے ۔ کہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس اللہ سرہ کے دوسرے حصہ میں ایک یا دو جگہ ایک مکتوب ۲۵ دوسرا شاید آخری نصف حصہ کسی جگہ پر ایک حدیث کا مضمون بیان ہوا ہے "شَیَّبَتْنِی سُوْرَۃُ الْھُوْد" ۔ لیکن احادیث میں باوجود طلب نہ ہونے کی وجہ سے میری جستجو کامیاب نہ ہوئی مجبوراً ہو بہو نقل لکھنا پڑا ۔ کتاب آپکے پاس بھیجدی گئی ۔ مگر شک کے بناء پر تلاش کا سلسلہ جاری رکھا ۔ چنانچہ آج کل اس حدیث کی صحیح عبارت نظر سے گذری جو یہ ہے "شَیَّبَتْنِیْ سورۃ ھود" ! چونکہ لفظ شَیَّنَتْنِی و شَیَّبَتْنِیْ میں بہت فرق ہے لہذا اس عبارت کی تصحیح فرمائی جائے ۔ زیادہ والدعا ۔

غلط: شَیَّنَتْنِی سُوْرَۃُ الْھُوْد یعنی پریشان کرد مرا سورت ہود ...... مرا پریشان ساخت ۔

صحیح: شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھود یعنی پیر ساخت مرا سورۃ ہود ...... مرا پیر ساخت ۔

دعاگو: فقیر عبداللہ جان بقلم خود

دکان اللہ لہ

گڑھی خوت خیل

۸ اگست ۱۹۶۳ء

فضیلت نشان اخوی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب زاد اشد شدہ

السلام علیکم ۔ نوازش نامہ ملا پڑھکر کاشف احوال ہوا۔ آپ نے تاریخ کے پروفیسر کے متعلق لکھا ہے ۔ جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ اسلامیہ کالج پشاور میں ہمارے گاؤں کا ایک پروفیسر ہے۔ اس نے چند سال ہوئے ہمارے وطن کے علمی خاندانوں کو خطوط بھیجے۔ مجھے بھی بھیجا تھا۔ ان میں غیر مطبوعہ (قلمی) فارسی پشتو کتابوں کے لیے لکھا تھا یہ بھی بتایا تھا کہ کمیٹی متعلقہ ان کا معقول معاوضہ پیش کرے گی۔ اس وقت یہ سب کتابیں میرے پاس تھیں لیکن میں نے انھیں جواب نہ دیا کیونکہ ان کے غلط اصول کے پیش نظر ایسے بیش بہا کتابوں سے ہاتھ دھونا پسند نہ تھا۔ اور نہ یہ قیمتی علم کو کسی غیر جنس کے تصرف میں دینا چاہتا تھا۔

آپ کو اس لیے دی گئیں کہ آپ ہم مشرب ہیں اور للہ طریقت و حقیقت کی خدمات ادا کرنا چاہتے ہیں۔

چونکہ پروفیسر صاحب مذکور اپنی شہرت اور مالی منفعت کے خیال سے مکتوبات ہذا کا طلب گار ہے۔ لہذا فقیر اس کی اجازت کے لیے تیار نہیں ہے زیادہ والسلام والدعا

دعاگو

فقیر عبداللہ جان بقلم خود

Marfat.com

باسمہ سبحانہ

مخدومی اعزازی پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سلمکم ربکم

السلام علیکم۔ حال اینکہ آپ نے فقیر کے نام مجھے
سے نامہ ایک خط بھیجا تھا جس میں "اثبات النبوت"
کی چھپائی اور میرے نام پر بھیجنے کا ذکر فرمایا تھا
جبکہ میں نے مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
کا بنڈل دیا رسل ہی نہیں کھولا تھا۔ لہٰذا فقیر کو اس کا
کچھ پتہ نہیں لگا تھا۔ کھولنے کی ضرورت پڑی تو اس
میں تین پرچے "اثبات النبوت" کے مل گئے۔ آپ کے
اس کرم کا بھی شکریہ!

مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی رح کے ہر دو مکتوبات میں
باوجود کوشش کے مزید غلطیاں زیر بحث پائی جاتی ہیں۔

PAKISTAN پاکستان
PAISA POSTAGE

پوسٹ کارڈ

جناب غلام مصطفیٰ خاں صاحب
صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی
Hyderabad
حیدرآباد (سندھ)

بعض الفاظ کاتب کی بے فکری سے غلط ہو گئے ہیں خیانچہ
میں نے ایک حدیث کا نوٹ آپ کو بھیجا تھا مگر کاتب نے
تسبیحی کی بجائے شبنمی کا لفظ لکھا ہے یعنی ی
کو ب سے بدل دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ
آجکل مکتوبات خواجہ عبداللہ احرار بن خواجہ محمد سعید ابن مجدد الف
ثانی رحمۃ اللہ علیہم مرتب کر رہا ہوں تیار ہونے پر بھیجا جائے گا
بھیج دونگا۔ فقط والسلام والدعا - فقیر عبداللہ جان

۲۸۶

۵ ستمبر ۱۹۶۴ء

اخوی اعزی پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سلمہ انور ......

السلام علیکم حال این کہ آپ نے فقیر کے بھانجے کے نام ایک خط بھیجا تھا جس میں "اثبات النبوت" کی چھپائی اور میرے نام پر بھیج دینے کا ذکر فرمایا تھا جب کہ میں نے مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بنڈل (پارسل) نہیں کھولا تھا۔ لہذا فقیر کو اس کا کچھ پتہ نہیں لگا تھا کھولنے کی ضرورت پڑی تو اس میں تین پرچے "اثبات النبوت" کے مل گئے آپ کے اس کرم کا بھی شکریہ

مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر دو مکتوبات میں باوجود کوشش کے مزید غلطیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ بعض الفاظ میں کاتب کی بے فکری سے بھی ہوئی ہے چنانچہ میں نے ایک حدیث کا نوٹ آپ کو بھیجا تھا مگر کاتب نے شیبتنی کی بجائے شبتینی کا لفظ لکھا ہے یعنی ی کو ب سے بدل دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

آج کل مکتوبات خواجہ عبدالاحد ابن خواجہ محمد سعید ابن مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم مرتب کر رہا ہوں تیار ہو کر چھپائی کے لیے بھیج دوں گا۔

فقط والسلام والدعا

فقیر عبداللہ جان بقلم خود

Marfat.com

عبدالمجید خاں

سیونی ۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء

نور چشم غلام مصطفےٰ خاں ۔ بعد بے حد دعاؤں کے معلوم ہو کہ متواتر خطوں کے باوجود تا ایں دم کوئی خط خیریت کا نہیں آیا۔ بہت انتظار ہے۔ افسوس اس قدر عدیم الفرصتی ہے۔ جلد جواب دینا۔ غلام محمد کے خط سے ظاہر ہوا کہ احدی بائی (۱) کے بچے اصغر علی کا بس سے اترتے وقت انتقال ہو گیا۔ مشرح کیفیت نہ معلوم ہوئی خدا اس کی والدہ اور آپ سب کو صبر کی توفیق دے۔ اور بچے کو درجہ شہادت و رحمت کا عطا کرے۔ ہم سب کی طرف سے آپ سب کو بہت دعائیں اور تسلی و تشفی۔ نوشتہ تقدیر سے ہر شخص مجبور ہے۔ صحت اور قوت قیام کے لیے مقویات ضروری ہیں ، نیز ورد لاحول مع بسم اللہ صبح و شام ایک تسبیح لازمی ہے۔ ایک ضروری تصدیعہ دیتا ہوں ۔ یہاں متصل مکان میں بیوہ و ضعیفہ حسن خان صاحب مرحوم سکنہ بالا گھاٹ قیام پذیر ہے۔ بہت تنگ دست اور محتاج ہے۔ اس کا حقیقی لڑکا مرتضیٰ خاں شاید کراچی میں استاد ہے۔ چار۔ پانچ سو روپے تنخواہ پاتا ہے۔ ناگ پور میں بھی رہ چکا ہے۔ وہ سخت کشیدہ اپنی والدہ سے ہے۔ کبھی ایک حبہ کی مدد نہیں کرتا۔ اس کی ماں رو رو کر بے قرار رہتی ہے۔ اس نالائق کو دین حق کی تعلیم

اِنکر عمل

(۱) راقم الحروف کی ہمشیرہ صاحبہ کا بچہ اصغر علی بس سے پھسل کر فوت ہو گیا تھا۔

Marfat.com

اور کافی فہمائش کرنا تاکہ وہ فورا اپنی والدہ کی خبر لے۔ اس کی والدہ نمونیا مرض میں چراغ سحری ہے۔ اور محبت پسر میں بے چین ہے اس کا پتہ لگا کر فورا خبر دینا۔ رقیہ بی کی والدہ اور ہم سب تو لوگوں کو بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ امکانی کوشش کر کے غلام محمد کے لیے اور اپنے لیے پرمٹ حاصل کرنا ۔ سنا ہے کہ حبیب محمد پشاور میں انجن سے اترتے ہوئے پیر میں زخمی ہو گیا ہے۔ اللہ فضل کرے ۔ صحیح خبر نہیں ملی۔ ہاجرہ بیگم کو کثرت کار سے بچانا۔ اور سراج کی خاص تعلیم کا خیال رکھنا۔ بفضلہ سب گھروں میں خیریت ہے۔ ہم دونوں کی نقاہت بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا آپ سب کو خوش خرم رکھے۔ ہم سب کی جانب سے سب کو دعا سلام۔

عبدالمجید خاں

میرے بزرگ ماموں اور سراج احمد خان کے نانا تھے۔ افسوس کہ خاندان میں ان جیسا کوئی نہ رہا۔

Marfat.com

عبدالمجید خاں

سیونی ۲۵ مئی ۱۹۵۲ء

نورچشم غلام مصطفےٰ خاں کو بہت دعاؤں کے معلوم ہو کہ لاکھوں شکر و احسان پروردگار کا، خط خیریت بعد زیارات کے وصول ہوا۔ پڑھ کر باعث خوشنودی کا ہوا۔ میں ایک ماہ سے علیل ہوں۔ اشتہا نہیں۔ حد سے سوا لاغر و نقیہ ہو گیا ہوں۔ بازار اور محلے میں جانا سب موقوف ہے۔ اللہ پاک سے صحت و قوت کے واسطے یاد سے ضرور دعا کرنا۔ اللہ کی بڑی قدرت ہے اور وہی شافی مطلق ہے۔ تمھاری ممانی ہر طرح تمھاری مداح اور دعاگو ہیں۔ آمد کی منتظر ہیں۔ بچوں اور ہمشیرہ اور بہو وغیرہ کی کیفیت سے بھی اطلاع دیا کرو۔ شاید بھول گئے روزہ دو بچوں کا ضرور ہوتا ہو گا۔ اللہ سب کو نیک ہدایت دے۔ دختر عزیزہ اور بچے سب بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ عنقریب ہفتہ عشرہ میں تمھاری آمد کا فیصلہ ضرور ہو جاوے گا۔ محمود ماسٹر و کتب فروش و جملہ عزیزان بخیریت ہیں۔ رقم ترسیل کے متعلق معلوم نہ ہو سکا۔ وصول تو ہو گئی ہے۔ اللہ نے گرانی میں بہت آسانی کر دی۔ غلام محمد کی رقم بھی دو۔ تین ماہ ہوئے وصول ہو گئی تھی۔ بزرگوں اور اہل قبول کی زیارت، قرب الٰہیٰ

Marfat.com

اور صفائے قلب کے واسطے نہایت بہتر ذریعہ ہیں ۔ ہر ایک ان برکات و فیوض سے فیض یاب نہیں۔ اخلاص و صداقت بڑی نعمت ہیں۔ اگر دماغ اور حافظہ اجازت دے تو حفظ قرآن ضرور کر لو۔ مجھ کو شروع سے اب تک اس کا شوق باقی ہے۔ غلام محمد اور جبیب محمد کو نیک نصائح سے محروم نہ کرنا۔ جوابات خطوط جلد جلد فکر سے روانہ کرنا ۔ حفظ صحت کے لیے عافیت کے لیے دعا ضرور کریئے۔ اللہ نے نیک بندوں کی زبان میں بہت اثر رکھا ہے۔ یاد سے اور فکر سے جملہ عزیزوں کو دعا وسلام۔ کل حفظ الکریم ڈاکٹر وہاں سے آیا.......

منتظر جواب

عبدالمجید خاں

Marfat.com

عبدالنعیم خاں

۲۶

جاورہ ۶ رجولائی [illegible] بروز پنجشنبہ

السلام علیکم

مکرمی محترم غلام مصطفیٰ خاں صاحب

بھائی صاحب آپ کا ... لفافہ ملا ... خط ... ہوگا

بھائی مولوی بھائی نعیم فضلی لقا حمید عزیزان بخیریت ہیں۔ اور سب صاحبان آپکی

والدہ صاحبہ کو سلام و دعا عرض کرتے ہیں۔ اور دعا ... عرض کرتے ہیں

دیگر ایک عرض یہ ہے اور یہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرا ... لڑکا عاقل میاں

ہے۔ اور اس کی اگلی بیوی کو طلاق دیدی ہے۔ اور ... تھا۔ اور ... کا

دعویٰ ... میں کیا تھا اور ... ایک ... ہوا ہے اور اس کی

لڑکی کہ باپ نے ... کورٹ میں ... ہے۔ اور اس کی تاریخ بھی (۱۶

اگست ۱۲

بولو اگست ہے۔ اور ... نہیں اور ... ہے۔ ایک تو

یعنی عاقل میاں نے اپنی لڑکی کی واپسی کا کیا ہے۔ اور دوسرا ایک شخص نے

کورٹ میں شکایت کی ہے۔ جس کی ... میں ایک ہی تاریخ یعنی ۱۶ اور

اگست ... ان تینوں مقدمہ کی ... ایک ہی تاریخ میں ہے۔ اس لئے

میں آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاقل میاں

کے حق میں فیصلہ ہو اور اللہ اس کی عزت رکھے اور خوشی ہو۔

پریشانی اللہ دور فرمائے آمین ثم آمین ۔ خیریت سے مطلع
فرماتے رہیں ۔ دیگر حالات قابل شکر ہیں اللہ تعالیٰ کا بیحد
احسان ہے ۔ یہاں عبدالعلیم صاحب کے یہاں بہادر خاں صاحب وغیرہ
دیگر بچے وغیرہ سب خیریت سے ہیں ۔ آپکی اور حمید عزیز کی
سلام دعا عرض کرتے ہیں ۔ فقط آپکا خیر طلب

عبدالنعیم

جاورہ میں میرے ماموں زاد بھائی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم مرزا عزیز الرحمٰن بیگ جودھپوری حیدرآباد سندھ

"طبیب حاذق" ایم۔ او۔ ایچ۔ ایل۔ ڈی۔ (لندن)

(رجسٹرڈ نمبر کیو۔ ایچ۔ ۳۲۲۳۔ اے)

صدر آل پاکستان یونانی آیورویدک رجسٹرڈ پریکٹشنر ایسوسی ایشن (شاخ) حیدرآباد سندھ (پاکستان)

عزیز منزل بی۔ ۱۶۲۸
پھولکی گھٹی حیدرآباد۔

حوالہ نمبر .... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم السمیع العلیم الحکیم
۱۴۱۲ ہجری

مورخہ ۱۹۹۲ .... نحمدہ و نصلی علیٰ نبی انام محمد رسول اللہ الکریم
۱۹۹۲ عیسوی

سیرِ با صفا روشن ضمیر مشہورِ زمان صاحب، صاحبِ مکاشفہ الحاج ڈاکٹر مولانا۔ ادب مآب نادری آگاہ غلام مصطفیٰ خان، فخرِ عہد، مدبرِ عصر، پاک دانش، فصیح الدہر

۱۹۹۲ عیسوی — ۲۰۴۸ بکری سمت — ۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

عالی رتبہ، بلند درجات، صاحبِ درجات، مجمع الحسنات، بلند مراتب، محمود حسنات، پاک سیرت، عالی درجات، فصیح الکلام، جامع فنونِ عالم، یکتائے علوم، مجمع البیانی

۱۴۱۲ ہجری — ۱۴۱۳ ہجری — ۱۴۱۲ ہجری — ۱۴۱۲ ہجری — ۱۴۱۲ ہجری

جناب کی جلالتِ علمِ پاکیزہ سے دنیائے ادب آگاہ و فیضیاب ہو رہی ہے۔ جنابِ عالی وقار پاک طبع کی علمی و ادبی تصانیف جو سرمایۂ افتخار ہیں قدر بن چکی ہیں

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۴۱۲ ہجری — ۲۰۴۸ بکری سمت

حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان نے حق ہی تو ادا کیا۔ ایک عہد آفریں لعل جلیل وارث الانبیاء کی صلاحیتوں و خداداد نعمت بے بہا لیاقتوں کی

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

بے سنج بہار اوجِ شرف قدر افزائی فرماتے ہوئے۔ گرانمایہ دلکش اعزاز "ایوارڈ" کی شکل میں عطا فرمایا۔ جنابِ نیک اوصاف کی خوشی پر دیکھو دلی مسرت ہوئی

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

جناب کے عقیدت مندوں میں بلا مبالغہ خوشی کی۔ بزیبِ جمال کامیابی فتح و مبارک کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور عید کی بابرکت نشاط خوشی کو دوبالا کر دیا ہے۔

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

یہ ناچیز ہیچمدان خوشہ چیں عزّ و اقبال آفتابِ علم کی۔ خدمتِ اقدس میں بعجز و انکسار با امید۔ بااحسن طرب دو چند ہدیۂ گلہائے تہنیت و تبریک

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۱۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

پیش کرنے کی باناز و انداز جرأت کرتا ہے۔ عالم پاکیزہ جواہر بیان "گر قبول افتد زہے عزّ و شرف"

۱۹۹۲ عیسوی — ۱۹۹۲ عیسوی

با صد ادب از کمترین خلائق حکیم عزیز الرحمٰن

۱۹۹۲ عیسوی

حکیم صاحب تاریخ گوئی میں ملکہ رکھتے تھے ادب سے بھی وابستہ تعلق تھا

Marfat.com

مفتی عطاء محمد

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات از عطا محمد عفی عنہ بخدمت مکرمی
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مد ظلہ العالی معروض فرمادیش - آپکا ارسال
کردہ تحفہ سنیہ موصول ہوکر مسرت بخش ہوا فجزاکم اللہ تعالیٰ خیرا -
شکر اللہ مساعیکم الجمیلہ وادام اللہ تعالیٰ توفیق خدمۃ العلوم
الدینیہ

آپکے اس رسالہ متبرکہ کے واسطہ سے اب فقیر کو یہ معلوم ہوا کہ مثنوی
نل دمن فیضی زائغ کی ہے بعد یہ کہ نعت سے خالی ہی ہے -
حوالہ خان محمد مرحوم [illegible] جنکی عمر نقل رسائل و کتب قلمیہ میں صرف
ہوئی تھی بعد انتقال [illegible] انکا ذخیرہ مخطوطات فقیر کے پاس
آگیا تھا ان میں سے ایک حجم دار ایک کتاب تھا جس پر لکھا ہوا تھا
"مثنوی نل دمن"، فقیر کی طبیعت گھبرا اب (شروع آخر) سے ایک طرف
رکھ دیا اب معلوم نہیں کہ کس خانہ میں بند کر کبھی اٹھائی نہ گئی البتہ
داخل کتب فقہ و تصوف نہیں ہے اب اگر کسی وقت ہاتھ آگئی
تو ان شاء اللہ تعالیٰ کتب غیر متصرف الیہا کے خانہ میں
داخل کر دونگا جزاکم اللہ تعالیٰ
آخر میں گزارش ہے کہ میری بھی آپ جیسے عمر کا آخری دور ہے بعد از
آپ فقیر کیلئے دو دین آسکے [illegible] غائبانہ دعائے حسن خاتمہ

بہت بڑے عالم اور مفتی تھے - چودھوان (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں قیام تھا

Marfat.com

کرو وفقنا اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان کامل پر فرماوے بجاہ النبی
الصادق الامین وآلہ وصحبہ وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ
وسلم علی الختام فقط ۲۳ جمادی الثانی یوم جمعہ ۱۳۶۰ھ
از چودھوان
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

علی ابو بکر

ALI ABU-BEKR
c/o TURKIYE GAZATESI
CATALSCEME SOKAK 17
CAGALOGLU
ISTANBUL
TURKEY
30/8/76

Dear Father,

With drawing from your radiance on that unique sunday we arrived Karachi between 10 and 11pm and eventually left Karachi on Tuesday 27th July for Lahore. I finally left Pakistan on 1st August.

I arrived the same day in Kabul and by six pm I was in Khangah; the home of the Mujaddidis I was received with absolute open hands, the uniqueness, the serenity of Khangah is beyond human expression, charged with its mystical power made me to be aware of my vices, and to be honestly I didn't want to leave after my six days stay, but I have to.

The first night "HE" spent three good hours fellowshipping with me allowing me to bask in the spiritual fountain of his, the second time two another three hours and finally before I left, spent four hours with me, charging my energy, overpowering me with faith, confidence and instilling in me the spirit of love which as matter of fact i cannot express my thanks and gratitude to you my dear father. Who am I to have this fantastic unique opportunity except through the Grace and blessing of his chosen souls of which I am grateful to have you as my spiritual father. I would if, I am not asking too much from you if you can kindly spare your time to write and express my thanks for the honour done to me.

He bought my ticket from Kabul to Herat and presented with gifts, which shall always be with me as a priceless gift. All these happened because you made it possible.

I am thankful and May Allah bless you, guide and reward you with ever lasting Peace.

Also before I left Karachi SHAIK Zawwar Hussain SHAH also presented me with an amulet and I would also be thankful if you can thank "Him" for me.

My visit to the EAST has kindled my spiritual awareness, the Giants of living Saints I met brought many things home to me of which in past I was just grouping in darkness.

It may interest you to know that when I left you that sunday night I dreamt sitting in front of your

Marfat.com

wearing white robes and you asked me to put or rest my head on your lap, then you removed some dirt from ears and prayed for me. From my ignorance point view, this is unique and I thank you very very much for the efforts you are making to transform the beast in me to be human.
Once again May Allah bless you.

Your simplicity, humility and kindness made me to be ashamed of my self, why, because of the type of education I had full of pride and ignorance and I am soliciting your prayers that I will be of better use to my Religion
Please pray for me, advice me and when I receive your letter it will always be a spiritual nectar which will quench my thirst as I am travelling through the Sahara of ignorance.

I am planning if Allah wills to return to Ghana after the blessed month of Ramadan. However I am eagerly waiting for your reply. Sir,

Extend my profound greetings to all the great brothers that I had the honour to meet and ask them to kindly remember me in their prayers.

I am asking your permission to end this my boring letter and looking forward to hearing from you.
DR. ENVER ÖREN, DR IBRAHIM SERIMET and SHAIK HUSEIN HILIM ISIK send their best regards.

May Allah bless and guide you, fill you with strength and energy.

I am
Your loving Son
[signature] Abu Bakr

غلام احمد حسن

۲۹۶

مخدومی و مکرمی ادام اللہ فیوضکم

ایک مجموعی خط ہے جسے وظیفہ پیش کر رہا ہوں۔ خاص طور سے فوری جواب درکار ہے کہ چند سال قبل آپ نے میری بچی کے لئے ایک تعویذ استقرار حمل کا مرحمت فرمایا تھا جس کے بفضل خدا بیٹا پیدا ہوا۔ اب میری بہن کو بھی یہی عارضہ ہو گیا ہے۔ پانچ چھ بچوں کی ماں ہے۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے مسلسل اسی عارضہ کا شکار ہو رہی ہے۔ اور استقرار حمل کے بعد ایسی سخت بیمار ہو جاتی ہے کہ حمل گر جاتا ہے۔ علاج کے زمانے میں پیشاب کا کہ جگر کا بھی بڑھ جاتا ہے جس سے بڑی ویہ ہاری کی ہو جاتی ہے۔ گزشتہ آٹھ دس ماہ سے پھر یہی صورت پیدا ہو گئی ہے جس سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ لیکن پھر بھی امید ہے کہ آپ ضرور یہ تکلیف دور کر دیں گے۔ اسی لئے براہ کرم جلد از جلد ایک تعویذ استقرار کا روانہ فرمائیں۔ امید کرتا ہوں آپ بخیر ہوں گے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام آپ کا مخلص [illegible]

میاں عبدالستار خاں صاحب دس بارہ روز ہوئے ہیں کہ [illegible] تشریف لائے تھے۔ [illegible] معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی۔ ایک ایک کر کے ملنے آتے ہیں۔ [illegible] جلد واپس [illegible] ہو گیا تھا۔ دو روز رک کر واپس تشریف لے گئے۔ اب [illegible] ہو چکے ہیں۔ [illegible] حالت دل کی ہے کہ [illegible] ہو رہی ہے۔ یہ خدا کا خاص فضل و کرم ہے کہ [illegible] کی [illegible] سے بہت محفوظ ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہمیشہ کے لئے بہت سے استحکام اور شرور و فتن سے نجات حاصل ہو کر [illegible] کا استحکام ہماری حفاظت و حمایت کا بادل [illegible] اپنی بندوں کا [illegible]

غلام احمد حسن صاحب اور حاجی کشف الدجیٰ خان صاحب قریبی دوست۔ میرے بے خوف اور بڑے مجاہد تھے۔ ان بزرگوں کی مثال اب نہیں ملتی۔

خلافت زیادہ دیا ہے۔ انکی نقل تو ساری چھپ رہی ہیں لہٰذا آپکے لئے دعائیں کر رہا ہوں

ضرور قبول فرمائیں۔ والسلام   خاکسار غلام احمد حسن

تلے گاؤں دشاسر

حافظ الوقت قدیر کا پیش امام الدین صاحب جو
دہلی کی تعطیلات میں یہاں تشریف لائے ہیں
آپکو سلام کہتے ہیں۔ احمد

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

PAKISTAN MODEL EDUCATIONAL INSTITUTIONS FOUNDATION

BOARD OF TRUSTEES
Chairman:
Senator Syed Fasih Iqbal
Vice Chairman:
Mr. Azhar Hasan Siddiqi
Secretary:
Dr. Malik Ghulam Murtaza

MEMBERS
Mr. Muhammad Hasnain Bhatti
Mr. Amin ul Haq
Dr. Nabi Bakhsh Khan Baluch
Dr. Qamar Wahid
Dr. Mahmood Ahmad Ghazi
Dr. M. Rashid Randhawa
Dr. Aijaz Hasan Qureshi

Ref.No. ________

Dated ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ

بزرگوار مکرم مرشدی قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ علیٰ کل حال۔ مدت کے بعد آپ کی زیارت سے بے حد سکون ہوا۔ عین انہی دنوں جب کہ میں اس پروگرام کے سلسلے میں کراچی آیا ہوا تھا، ایک مسئلہ سے دوچار ہو گیا۔ مجھے ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا۔ متروکہ وقف املاک بورڈ میں ممبر (گریڈ - ۲۰) کی حیثیت سے کام کر رہا تھا مگر کچھ شیعہ اور کچھ بے دین لوگوں کی وجہ سے یہ پریشانی آ گئی۔ الحمدللہ علیٰ کل حال۔

حضرت والد! عین انہی دنوں وزیراعظم ہاؤس کی طرف سے مجھے پیغام ملا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے اپیلیٹ کورٹ میں جج کی حیثیت سے میرا تقرر زیرغور ہے۔ میں اس قابل کہاں! میرا منہ کہاں کہ شرعی عدالت اور وہ بھی سپریم کورٹ میں جج لگ سکوں۔ ہاں اگر اس قدر کرم ہو تو ناممکن

9-Court Street, Lahore. Tel: Office 358967 & 365528. Fax.042-211900

بھی نہیں! اللہ تعالیٰ خود ہی اصلیت پیدا فرما دیں گے۔

آپ سے بحیثیت ایک بے مایہ اور بے وقعت مرید کے
دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ میرے لیے خصوصی دعا فرما دیں
بے روزگاری کا مسئلہ تو اپنی جگہ پر، اہل خانہ کی پریشانی
مستزاد! اہلیہ سخت بیمار پڑ گئی ہیں۔
خصوصی کرم فرما دیں۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

آپ سے جیسے کہ میں نے اپنی تقریر میں بھی عرض کیا تھا، مجھے
فقط یہی نسبت ہے

مجھے اپنی ہستی کی شرم ہے، تری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کو میں کیا کروں، اسے پھر بھی شوق وصال ہے

حاضر ہونے کی اجازت ہو، انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ والسلام مع تعظیم و سلام نیاز کیش
(دعا) خاکپا ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ - ۳۵۲ - ۲ - سی/۱ ٹاؤن شپ لاہور

ع مشک آنست کہ خود ببوید

فتح علی صوبیدار

۷۸۶
۹۲

منگر حوض ڈاکخانہ گولکنڈہ
حیدر آباد دکن
۱۸ ستمبر ۱۹۵

معظمی مکرمی جناب پیر و مرشدی دام اقبالکم

السلام علیکم۔ آپکا نوازش نامہ دست یاب ہوا کیفیت
معلوم ہوئی۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی تھی
لیکن آپکا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے خط نہیں لکھ سکا خداوند کریم
مرحومہ کو جنت نصیب کرے آمین۔ میرے داہنے ہاتھ میں شب معراج کی رات کے
ایک بجے شاید ہوا لگ گئی جسکی وجہ سے شدت کا درد شروع
ہو گیا ڈاکٹری علاج بجلی کا علاج یونانی علاج سب کچھ کیا مگر
درد باقی ہے بس یونانی علاج ہو رہا ہے ابھی تک کوئی کام کے
قابل نہیں ہوا ہے براہ کرم جناب والا آپ معجزات کو سلام پہنچا دیں و
دعا کیجئے قبول ہو۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں تسلیم عرض ہے سلام علیکم
عرض کیجئے ہاجرہ بی و میاں سراج کو دعا و پیار۔ آپکا شاگرد

امراؤتی (برار) میں اُن کا اور میرا مکان آمنے سامنے تھا۔ بڑی محبت والے تھے۔ قرآن پاک سے بہت تعلق رکھتے تھے۔

Marfat.com

۲۸۷
۹۲

لنگر حوض

۴ فروری ۱۹۶۰ء

عالی جناب مولانا مولوی صدر شعبہ صاحب دام عنایتکم

وعلیکم السلام رحمۃ اللہ وبرکاۃ آپ کا نوازش نامہ دست یاب ہوا۔آپ کی ترقی کی کیفیت پڑھ کر ہم دونوں کو از حد درجہ خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ پاک سے دعائیں کر رہے ہیں کہ وہ آپ سب کو خوش و خرم اور تندرست رکھے رزق میں اور ترقی کرے دیگر والدہ صاحبہ اور بڑے بھائی صاحب کے وفات کی کیفیت پڑھ کر دل کو صدمہ ہوا اللہ پاک سے ہماری التجا ہے کہ وہ انھیں اپنی رحمت سے جنت الفردوس عطا کرے۔آمین ثم آمین۔ جناب بواسیر کا عارضہ مجھ کو بھی عرصہ دراز سے ہے میں کئی حکیم اور ڈاکٹروں کا علاج کراچکا ہوں لیکن مکمل فائدہ نہیں ہوا ہے اور آج کل تو ذرا تکلیف زیادہ ہی ہے انشاء اللہ آئندہ خط میں کوئی آسان نسخہ مل جائے تو آپ کو ارسال کروں گا میاں ظفر احمد کی آنکھیں اب کیسی ہیں معلوم کیجیے۔

راقم دعا گو

فتح علی صوبیدار

امراؤتی چھوڑے جب سے آج تک محمد حسین انصاری صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی معلوم نہیں کہ وہ کہاں پر ہے فقط۔

Marfat.com

حیدر حوض

۷۸۶
۹۲

۱۹۶۰
۱۳ مارچ

عالیجناب صدر صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم لوگ بفضل الٰہی
خیریت سے ہیں امید کہ آپ لوگ بھی خیریت سے ہونگے =
بواسیر کا ایک آسان نسخہ لکھتا ہوں

نسخہ بواسیر

برگد کے درخت کا سبز پتہ اور جوار کی روٹی کا پاپڑ
دونوں کو جلا کر راکھ کر کے مساوی لے لیں اور
قضاء حاجت کے بعد تیل میں ملا کر مقام درد پر لگا
لیجئے انشاء اللہ فائدہ کریگا آزمائش ہے اور ایک
دانہ منقیٰ معہ تخم چیر کر اس میں ایک کالی مرچ
رکھ کر دو تین روز سوتے وقت کھا لیجئے ایسے چالیس روز
کیجئے اور مجھکو مطلع کر دیگئے آیا کچھ فائدہ ہوا یا نہیں
میں نے اس سے پیشتر ایک خط روانہ کیا تھا ملا یا نہیں
از جانب ہمارے سلام علیک بچوں کو دعائیں

والسلام
دعا گو فتح علی صوبیدار

۷۸۶
حامداً و مصلیاً

بنگلور ۵
۲۵ نومبر

مخدومی مکرمی دام عنایتکم

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - آپکا نوازش نامہ وصول ہوا پڑھکر و سنکر خوشی حاصل ہوئی نورچشمی حاجرہ بیگم کی شادی کی کیفیت اور سراج میاں کے ایم اے فسٹ میں پاس ہونیکی کیفیت پڑھکر از حد خوشی حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ سبکو خوش و خرم اور تندرست رکھے آباد رکھے آمین

دیگر میرا گردہ کا اپریشن جون ۶۳ء کو ہوا تھا لیکن پوری طرح سے صحت نہیں ہوئی گردہ سے ابھی تک پیپ جاری ہے جسکی وجہ سے بہت ہی کمزوری ہوگئی ہے اور کبھی کبھی بیماری ہوجاتی ہے علاج تو ابھی تک جاری ہے دیکھو سمجھانیکے لیئے کر رہا ہوں یہ سب قسمت کی باتیں ہیں - آپ بھی اس گنہگار کے لیئے اللہ سے دعا فرمایئے - دیگر محمد حسین صاحب سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی وہ حیدرآباد میں ہوتے تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہوتی - باقی حالات بدستور شکریہ ہیں فقط

آپکی دعاؤں کا طالب.
فتح علی

الحاج فضل الرحمن المجددی

کابل افغانستان

۷ جولائی ۱۹۷۳ء

محب محترم فاضل دانشمند پروفیسر داکتر غلام مصطفیٰ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

آپ کی صحت و عافیت حضرت ارحم الرحمین سے مطلوب ہے فقیر الحمد للہ تعالی بخیریت ہیں آپ کی ارسال کیا ہوا تاریخ وفات حرا آیات حضرت مولانا و قبلتنا صدر المشایخ صاحب ورحمۃ اللہ علیہ کو ملا بہت ممنون اور مشکور ہوں بہت اعلی اور اچھا ہے ابھی تک اس بلند پایہ پر حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کوئی بھی اس طرح قطعہ تاریخ نہیں لکھے انشاء اللہ و تعالی بہت جلد اس کی کتابت کروں گا اور کابل بھیج دوں گا تاکہ روضہ مبارکہ میں فریم کرکے لگا دیا جائیں امید ہے آپ مہربانی فرما کر اپنی خیریت سے ہمیشہ مطلع فرما دیں مشکور ہوں گا۔

والسلام

فضل الرحمن مجددی

خاندانِ نقشبندیہ مجددیہ کے بہت ممتاز بزرگ - افسوس کہ روسی حملے میں ان کے اعزاء اللہ کو پیارے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

بلاد المشایخ

الحاج فضل الرحمن المجددی

کابل - افغانستان

جناب فاضل دانشمند محترم ڈاکٹر صاحب السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

صحت و عافیت وجود گرامی القدر از حضرت ارحم الراحمین مطلوب است
حالات این فقیر مکتوب چند است نامهٔ گرامی شما موصلت نمود این
دعاگو وقت آمدن شما به لاهور موجود نبوده خدمت جناب حضرت مولینا
آغا گل صاحب [illegible] حضرت محمد صادق صاحب مدظله که لاهور رفته بود هم
حضرت بسیار بودن خیلی علیل و ناتوان است از دعا بفرمائید که حضرت
رب العلمین بحضرت صاحب موصوف شفای کامل عنایت بفرمائید
وجودشان برای همه منسوبین مجددیه در این زمان قحط الرجال نعمت بزرگ
است حق سبحانه و تعالی وجود شما را صحت کامل اعطا بفرمائید زیرا
شما هم غنیمت عظمی میباشید امید است بمژدهٔ خیریت خود همواره
مسرت بخشید والسلام علیکم

فضل الرحمن المجددی

نمبر تیلفون سابقه تبدیل شده نمبر جدید فوق درج است

۲۳/۱۲/۷۵

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر فضل حق خورشید

۴۸۶

شعبۂ اردو،
گورنمنٹ کالج، نواب شاہ،
۱۰ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء

استاذی المکرم ڈاکٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

حاضر خدمت ہوا تھا۔

کام نہایت دل جمعی سے کر رہا ہوں۔ حالاں کہ ان دنوں ذہنی طور پر بہت پریشان بھی ہوں۔ ابا حضور اور امی جان کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ ایسے وقت میں۔ میں ان سے، علاحدہ، بے چین رہتا ہوں، دعا فرمائیے گا، اللہ تبارک تعالیٰ ان بزرگوں کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ (آمین)۔

جہاں تک تاریخ کے مطالعہ کا سوال ہے۔ گذشتہ دس دن مختلف کتب زیر مطالعہ رہی ہیں۔ میں نے تاریخی طور پر دو دور قائم کئے ہیں:۔

دور اوّل — ابتدا تا اورنگ زیب عالم گیرؒ تک۔ (پُرامن دور)

دور ثانی — عالم گیرؒ کی وفات ۱۷۰۷ء تا ۱۸۵۷ء تک (پُرآشوب دور)

نظم کا بھی — ان دو تاریخی ادوار میں متعین کر کے، مطالعہ کیا جا سکتا ہے؟

دور اوّل میں دو طبقے ہیں (اوّل صوفیائے کرام — دوم افضل جھنجھانوی اور قلی قطب شاہ)

دور ثانی میں بھی نظیر اکبرآبادی کی حقیقت نگاری اور شہر آشوب وغیرہ تاریخی پس منظر سے متاثر ہو کر تخلیق پائی ~~گئی~~ ہیں۔

ڈاکٹر صاحب، ان ادوار کے تمام شعراء (اہم شعراء) کے مختصر سوانح اور مطلوبہ نظمیں میرے پاس جمع ہو چکی ہیں۔ ان میں نہایت اہم شعراء کے فن پر بحث کی جائے بقیہ شعراء کا سرسری ذکر کر دیا جائے۔ غیر اہم شعراء کے حالات زندگی اور نظم کا نمونہ آخر میں ضمیمہ کی صورت میں شامل کرنے کا ارادہ ہے۔ (آپ کی ہدایات کا منتظر ہوں۔)

اس کے علاوہ میں نے فرہنگ بھی تیار کر لی ہے۔ اندازاً چالیس صفحات پر مشتمل ہے،
ان تمام معاملات میں آپ کے احکامات کا منتظر ہوں۔ جیسا آپ فرمائیں گے ویسا کروں گا۔

خادم کا چھوٹا بھائی نواب حسین صدیقی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگا۔
اس کو مسودہ عنایت فرما دیجیے گا (تصحیح کے بعد) تاکہ وہ مجھے نواب شاہ بھیج دے۔

میں پندرہ دن بعد، کچھ مزید کام کر کے آپ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کر سکوں گا۔ (ان شاء اللہ)

والسلام
آپ کا تابعدار شاگرد
فضل حق

آپ کے لائق شاگرد سید اشفاق احمد بخاری سلام عرض کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گورنمنٹ کالج، لاڑکانہ۔
۱۴ را پریل سنہ ۱۹۷۰ء

استاذی ڈاکٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے بفضلِ تعالیٰ آپ خیریت سے ہوں گے۔
آپ کے حسب الحکم، استاذی جناب ضیاء احمد بدایونی صاحب کی خدمت عالی میں دو خط
بھیج چکا ہوں۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک تعالیٰ مجھ طالب علم پر کرم کرے اور میں جواب پاؤں۔
ڈاکٹر صاحب، آپ نے مجھ ناچیز کے مقالے کا مسودہ دیکھا ہوگا، مناسب اور ضروری ترامیم کے
لیے حکم فرمائیں تو کسی دن چھٹی لے کر حاضر ہو جاؤں۔

برادرم اقبال الدین قاضی (فرزند غیاث الدین قاضی مرحوم ومغفور لکچرار شعبۂ فارسی)
کو میں نے لکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور مقالے کو یونی ورسٹی میں پیش کرنا ہو تو،
فارم وغیرہ بھر دے۔ ڈاکٹر صاحب، آئندہ کے لیے میں فی الحال خط وکتابت کر رہا ہوں۔ عموماً
ہندوستان میں، تاکہ جون کے اواخر میں ہندوستان جاکر بذات خود اُن تمام حضرات سے مل آؤں۔
مقالہ کے بارے میں تحریر فرمائیے گا کہ کیا ہوا؟ اگر آپ مناسب سمجھیں تو،
استاذی المکرم ضیاء احمد صاحب بدایونی کی خدمت اقدس میں خود بھی تحریر فرمادیں۔
شعبہ کی جانب سے فکرمند رہتا ہوں،
گزشتہ دنوں یہاں کالج میں میڈم کے بارے میں تین صفحات کا پمفلٹ آیا تھا۔
اساتذۂ کرام کی خدمت میں سلام۔ والسلام

احقر

(فضل حق خورشید)

میرے بہت عزیز اور بہت محنت کوش شاگرد ہیں

قدرت اللہ شہاب

From:
Q.U.Shahab Esquire, SQA, CSP,
Secretary to the President.

No.F.39(2)-Pres/59
PRESIDENT'S HOUSE
KARACHI
15th May '59.

Dear Professor

The President desires me to acknowledge with thanks the receipt of a set of your publications, which you have so kindly sent him.

Yours sincerely,

Professor Ghulam Mustafa Khan,
M.A., LL.B., PH.D., D.Litt.,
Head of the Department of Urdu,
University of Sind,
HYDERABAD.

Marfat.com

کلیم جبلپوری

آپ حضرت احسن مارہروی کے بزرگ ترین شاگرد تھے۔ ان کے اسلاف شاہان مغلیہ کے دربار سے اور ٹیپو سلطان شہید کی فوج سے وابستہ تھے۔

کلیم جبلپوری کھنڈوا میں دو شنبہ ۶ ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام تو محفوظ الکبیر ہے لیکن وہ محفوظ الکریم ہی مشہور ہوئے۔ عربی، فارسی کی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ کھنڈوا ہائی اسکول سے ۱۸۹۵ء میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۶ء تک محکمہ جنگلات میں ملازم رہے۔ اور ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۳ء تک جبلپور میں اسی محکمہ کے سپرنٹنڈنٹ رہے یہ ملازمت چھوڑ کر ناگ پور آئے اور ۱۹۲۲ء میں ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوگئے۔

شاعری کی بسم اللہ غزل سے کی۔ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۱ء تک حضرت احسن سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ استاد اور شاگرد کی عمر میں صرف چار سال کا فرق تھا۔ ۱۹۱۸ء کے بعد آپ نے تاریخ گوئی کی طرف توجہ دی اور تقریباً ساڑھے چار ہزار اشعار اسی سلسلے میں علیحدہ لکھے۔ "گنجینہ تاریخ" کے نام سے اس مجموعہ کا انتخاب مرتب ہوا۔

۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

الہ آباد

بدھ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۱ء

برادر مکرم۔ وعلیکم السلام

آپ کا گرامی نامہ ۲۰ اگست کا ۲۲ کو نازل ہوا تھا۔ میری شامت اعمال کہ اس سے قبل تحریر عریضہ کی توفیق نہ ہوئی۔ حضرت مصنوعی حاجی صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق جو نظم میں نے ارسال کی تھی اس سے غرض یہ نہ تھی۔ یہ قصہ آپ کے گوش گزار نہ ہوا ہوگا بلکہ یہ دکھانا تھا کہ اس قصہ کو کس خوبی سے کسی نظم کرنے والے نے نظم کیا۔ قصہ تو اس قدر پرانا ہے کہ غالباً حاجی صاحب مرحوم و مغفور کی پیدائش سے پہلے بھی سن چکا تھا۔

بھئی یہ آپ کا بار بار بیمار ہونا پسند نہیں آتا۔ دکن میں منگلور کے مقام پر ایک عیسائیوں کا اسپتال ہے وہاں Malaria Tablets ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ ملتے ہیں وہ منگوا لیجیے اور ان کا ہمیشہ ورد رکھیے۔ انشاء اللہ بخار اور بخار کی قوم کا کوئی فرد پاس پھٹکے گا بھی نہیں۔ آٹھ دس روز میں جبلپور جانے والا ہوں۔ وہاں سے پتہ بھیج دوں گا۔

معلوم نہیں علی گڑھ میگزین کا "احسن نمبر" شائع ہوا یا نہیں۔ میری تاریخ جو آپ نے علی گڑھ بھیجی تھی اس میں اندھا دھند خامیاں ہیں۔ نہایت پریشانی کے عالم میں وہ اشعار کہے تھے اور آج تک دوبارہ نہیں دیکھے۔ انوار احمد

Marfat.com

پریس ابھی تک جانا نہیں ہوا۔ اب جاؤں گا اور منتخب داغ کی نسبت دریافت کروں گا۔ حافظ سعید احسن صاحب کا کوئی خط میرے پاس نہیں آیا اور میں بدستور پریشانیوں میں ایسا مبتلا ہوں کہ خود سبقت بھی نہ کرسکا۔

چند تاریخیں جو حال میں کہی ہیں برائے اصلاح ارسال ہیں۔

کلیم مرحوم

Marfat.com

الحاجی للحاجی

ایک درگاہ میں وارد ہوئے ایک ریش دراز
گھیر تھا جن کی عبا کا صفت دامن آز

ہاتھ تسبیح میں الجھا ہوا منکوں میں گلا
سر پہ عمامہ تھا دانتوں سے دہن میں تھا خلا

سوت کی ڈور میں ایک ٹین کا لوٹا باندھے
در بدر ساتھ لیے پھرتے تھے کاندھے کاندھے

ستر پوشی کو لپیٹے ہوئے تہمد نیلا
پنڈلیوں سے بہت اونچا تھا سرین پر ڈھیلا

زیر پا تھی عربی وضع کی پاپوش کشف
الغرض آئے بایں پر رخ و اوصناع شریف

صحن درگاہ میں بیٹھے ہوئے خدام تھے چند
لپکے ان کی طرف بھرے ہوئے تیز زقند

اوپر آتے ہی سلاموں کے کیے فیر کئی
اڑ گئے سن کے جنھیں انگلیوں سے طیر کئی

تاک کر صدر جگہ فرش پر اجلاس کیا
کی رعایت نہ کسی کی نہ کوئی پاس کیا

پالتی مار کر وہ بیٹھ گئے جب کہ وہاں
ایک مشتاق نے دریافت کیا نام و نشاں

Marfat.com

کون ہیں آپ کدھر گھر ہے کہاں رہتے ہیں
کام کیا کرتے ہیں لوگ آپ کو کیا کہتے ہیں

ان سوالوں کا مخاطب کو سنایا یہ جواب
ذات کا شیخ مدھن نام وطن ہے پنجاب

نہ کمینہ ہوں نہ اوباش نہ پاجی ہوں میں
ابھی مکے سے چلا آتا ہوں حاجی ہوں میں

سن کے یہ خاص صفت کی گئی تکریم بہت
حاجی کعبہ سمجھ کر ہوئی تعظیم بہت

ریشہ خطمی کی طرح پھیل گئے حاجی جی
اور ہونے لگی ہر بات پہ ہاں جی ہاں جی

سفر حج کے بیانات وہ فرمانے لگے
خوب ہی مجلس احباب کو گرمانے لگے

پان اور حقے سے حضرت کی مدارات ہوئی
شان و عزت کے موافق ہوئی جو بات ہوئی

گرد حقے کے جو دس پانچ وہاں دم کش تھے
سب کے سب بڑھے مگر ان میں وہ ایک اخفش تھے

بات ارشاد جو فرماتے تھے حاجی صاحب
سر ہلا کر سب یہی کہتے تھے ہاں جی صاحب

ان کی باتوں کے ابھی بن ہی رہے تھے لچھے
کہ نمودار ہوئے سامنے سے حاجی اچھے

Marfat.com

دیکھ کر مجمع خدام ادھر ہی کو چلے
تازہ حاجی کی صفت سن کے ملے خوب گلے

حسب دستور بہم ہو کے دعا اور سلام
بیٹھے اور بیٹھ کے ہونے لگا آپس میں کلام

ساز چھیڑا وہی پھر حاجی نووارد نے
بزم گرمائی پھر اس مادہ بارد نے

نہ تو ماتھے پہ نہ ابرو پہ وہ بل دیتا تھا
منھ میں آتا تھا جو کچھ صاف اگل دیتا تھا

تھی بیاں میں وہ روانی کہ کہیں جھول نہیں
سب سمجھتے تھے اسے ٹھوس ہے یہ خول نہیں

اچھے حاجی کے سوا جتنے وہاں عامی تھے
اس کی ہر بات کے ہر قول کے وہ حامی تھے

اس نے جو بات کہی سب نے کہا آمنا
اور تھے اس کے حواری تو وہ تھا یوحنا

اچھے حاجی کا عجب حال تھا باتیں سن کر
تھی ہر ایک بات ہر ایک قول غلط سر تا سر

باتیں دو چار جو سچی تھیں وہ مسموعی تھیں
ورنہ جتنی تھیں روایات وہ مصنوعی تھیں

لیکن اس نے وہ جمایا تھا رنگ اپنا
بے وقوفوں کو بنایا تھا ہم آہنگ اپنا

Marfat.com

بمبئی سے پلٹ آیا تھا حجازی بن کر
ناؤ کاغذ کی چلاتا تھا جہازی بن کر

کوئی تردید کی تدبیر بن آتی ہی نہ تھی
کہ طلاقت اسے مجبور بناتی ہی نہ تھی

آخر ایک چبھتی ہوئی بات ہوئی ذہن نشین
یہ کہا اس سے کہ خیر اور جو باتیں تھیں سنی

کھینچیے نقشے میں اب کعبہ کی ہر اک حد کو
پھر یہ کہیے کہ ہے دیکھا حجرا سود کو

بات یہ ہنس کے سنی حاجی مصنوعی نے
رنگ بدلا نہ ذرا ہیئت مجموعی نے

اور کہا مجھ کو خبر کیا نہیں نیک و بد سے
خوب آگاہ ہوں حاجی حجراسود سے

رمضان میں بھی ساتھ ان کے تراویح پڑھی
اور دن رات وظیفے پڑھے تسبیح پڑھی

واہ کیا آن ہے کیا شان ہے ماشاء اللہ
شکل انساں میں غلمان ہے ماشاء اللہ

سن کے یہ قہقہے کا شور جو فی الفور ہوا
اس تمسخر پہ وہ گویا ہمہ تن غور ہوا

بن کے پھر ڈھیٹ یہ پوچھا کہ نئی بات یہ کیا
پاک ہو ذکر جہاں اس میں خرافات یہ کیا

Marfat.com

اس ڈھٹائی پہ کسی نے یہ کہا واہ جناب
آپ پتھر کو عطا کرتے ہیں انساں کا خطاب
اس حماقت کی سفاہت کی بھی کوئی حد ہے
نام انسان کا کہیں بھی حجراسود ہے
سن کے یہ طعنہ و تشنیع بھی وہ چپ نہ رہا
بے جھجک ہاں یہ بے ساختہ برجستہ کہا
میں تو واللہ انھیں چھوڑ کے آیا تھا بشر
بن گئے اب جو وہ پتھر تو نہیں اس کی خبر

سچ کہا ہے عجب چیز ہے حجت سازی
جھوٹے لے جاتے ہیں سچوں کے مقابل بازی

Marfat.com

۴۱۴ نیپیئر ٹاؤن ۔ جبل پور

۶ دسمبر ۱۹۴۱ء شام سات بجے

برادر محترم ۔ وعلیکم السلام

میں نے ہر چند چاہا کہ اپنی زندگی میں آپ کو خط لکھوں لیکن اپنی مہر شدہ بدنصیبی اور بے اطمینانی کی وجہ سے عمل پیرا نہ ہوسکا کہ ابھی یکایک آپ کا گرامی نامہ نازل ہوا ۔ اس سبقت کا دلی شکر ہے۔

حافظ سعید احسن صاحب کا ایک کارڈ ورود فرما ہوا اور "یاد احسن" بھی موصول ہوئی۔ جواباً میں نے فوراً نیا زمانہ ارسال کیا ۔ جواب الجوب کو آئے ہوئے ایک ہفتہ ہوا۔ تاریخی اور روائیتی نالائقی کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔ "احسن نمبر" میرے پاس نہیں آیا ۔ جہاں اتنے کاغذی گھوڑے آپ نے دوڑائے ایک نفر گھوڑا سرپٹ چھوڑیے اور لکھ دیجیے کہ ایک کاپی وی ۔ پی میرے نام روانہ کر دی جائے۔

آپ نے میری خیریت کی امید کا اظہار فرمایا ہے ۔ نہایت رنج اور افسوس ہے کہ میں ہنوز زندہ ہوں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اور جبل پور کی تازہ خبر بھی صرف یہی ہے۔

علاوہ مسدس کے میں نے تین چار تاریخیں استاد مرحوم کی لکھیں وہ سب سعید احسن صاحب کی خدمت میں بھیج دیں۔ خط تو ان کا آیا لیکن

Marfat.com

تاریخوں کی نہ خیریت لکھی نہ رسید۔ شاید پسند نہ آئی ہوں۔ سردی کی گرما گرمی ہے۔ میری یہ کیفیت رہتی ہے۔

بڈھے کو لگی ٹھنڈ بڈھا کھائے چکر ڈنڈ

آپ کا اعزاز نامہ برادر عزیز مقبول الکریم صاحب کو بھی دکھا دیا گیا۔ مسدس جو "احسن نمبر" میں شائع ہوا ہے میں نے آج تک دوبارہ نہیں دیکھا نظرثانی کا محتاج اور نامکمل بھی ہے۔ غالباً آپ نے بعد اصلاح اشاعت کے لیے بھیجا ہوگا۔ مجھے سکون ہو نظر ثانی کروں۔

نیاز مند

روسیاہ کلیم مرحوم

Malqria Tablets سے **Malariana Co Mangalore** منگوا کر ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔ پہلے نرخ۔ 1/8/ سیکڑہ تھی اب شاید گراں ہو۔ ہر قسم کے بخار اور مضرات آب و ہوا کے لیے نہایت مفید ہے۔

۱۲اپریل

برادرم۔ وعلیکم السلام

آپ کا ۶ اپریل کا کارڈ اس وقت نازل ہوا کہ میں بستر مرگ پر دراز تھا۔ یہی وجہ جواب میں تاخیر کی ہوئی۔ دو ہفتے کی علالت کے بعد آج قدرے سکون معلوم ہوا۔ تو یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ علالت کی وجہ سے کانفرنس کے کسی جلسے میں شرکت نہ کرسکا۔ سنا ہے مشاعرہ نہایت کامیاب ہوا۔ پندرہ سو روپے ٹکٹ میں وصول ہوئے۔ لیکن بھئی ان پیشہ ور شعراء کو بلانا سیکڑوں روپیہ نذر کرنا۔ ان کی غلامی کرنا اور آخیر میں سی پی کے گونڈ کہلانا یہ کون دور اندیشی ہے۔ اگر سی پی میں ایسے بے دماغ گونڈ نہ ہوں تو ان کی آؤ بھگت کیوں کر ہو۔

ذرا طبیعت صاف ہولے تو مفصل عریضہ آپ کو لکھوں گا۔ جن وجوہات سے آپ جبل پور نہ آئے انھیں وجوہات سے میں یہاں سے ہجرت کے لیے تلا بیٹھا ہوں۔

والسلام

روسیاہ کلیم مرحوم

Marfat.com

بروز جمعہ ۲۶ جون ۱۹۴۲ء

مکرم بندہ۔ تسلیم

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ میرا انتقال ہو چکا ہے۔ کل سینچر کو بعد مغرب فاتحہ چہلم قرار پائی ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ قبل مغرب تشریف لائیے۔ فاتحہ خواہ پڑھیے یا نہ پڑھیے چہلم کا کھانا تناول فرما کر مجھے موقعہ حصول جنت دیجیے۔ کل بعد عصر انتظار رہے گا۔

نیاز مند

کلیم مرحوم

Marfat.com

مکرم بندہ

کلیم مرحوم کی وصیت کے مطابق اس کے استاد مرحوم کی ساتویں تاریخ بغرض اصلاح آپ کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہے۔

حضرت احسن کے دم سے شہریاب دہر تھی
قابل توقیر تھی ہندوستان کی شاعری
لب پہ ہر شاعر کے ہے تاریخ میں نعرہ کلیم
اٹھ گئی اے وائے اب اردو زبان کی شاعری

۱۳۵۹ھ

غالباً کلیم مرحوم کی زندگی میں یہ تاریخ آپ کی نظر فیض اثر سے نہیں گزری جب ہی اس قسم کی وصیت کر گیا۔ کیوں کہ یہ تاریخ آج ہی کہی گئی ہے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد سے اندھا دھند بارش ہو رہی ہے۔ اور اس شرمندگی سے کہ موسم گرما میں کیوں بے جا گرما گرمی دکھاتی تھی۔ سورج کئی مہینوں سے پوشیدہ ہے۔

چرا کارے کند سورج کہ باز آید پشیمانی

راقم

دیر سے راہی ہوا آخر کلیم خستہ دل
جن کو ہونا تھا ہوا اس موت کا صدمہ عظیم
غیب کے اس قول میں تاریخ رحلت تھی نہاں
جب ندا آئی۔ گیا غم دان دنیا سے کلیم

۱۳۶۱ھ

Marfat.com

۹ جولائی ۱۹۴۲ء وقت شب

گذشتہ سال جب کلیم کا انتقال ہوا تھا یہ تاریخ ہوئی تھی
جہاں کو خوشی ہے مرا اب کلیم

۱۳۶۰ھ

اور اس کے ایک سال پہلے جب فوت ہوا تھا تاریخ ہوئی تھی
تھا بڑا موذی وبال جان کلیم

۱۳۵۹ھ

الغرض کم بخت ہر سال مرتا ہے اور ہر سال نئی تاریخ ہوتی ہے
انا للہ وانا الیہ راجعون

آپکے والد صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کی تاریخ ابھی ہوئی ہے
منشی گلاب خاں کا ہوا دہر سے سفر
جو بوستان خلد کو جاتی تھی لی وہ راہ
رضوان یہ کہہ رہا ہے سن فوت میں کلیم
کیا گلشن بہشت میں دیکھا گلاب واہ

۱۳۴۳ھ

اگر قابل پسند ہو لال کتاب میں شامل کی جائے
چند الفاظ سے اور تاریخ نکلی ہے لیکن مصرع موزوں نہیں ہوتا
واہ باغ جہاں میں کھلا ہے گلاب

۱۳۴۳ھ

Marfat.com

مصرع نہ ہونے سے یہ محنت بے فضول گئی اینٹ البحر معلوم ہوتی ہے۔ بارش اندھا دھند ہو رہی ہے۔ سنا ہے کہ کسی نے شرارتاً آسمان میں بانس سے سوراخ کر دیا ہے۔ کئی ہفتوں سے سورج کا درشن نہیں ہوا ہے۔ اکثر شاعروں کے دماغ میں پھپھوند جم گئی ہے۔ تمدنی حالت صرف چارپایوں کے لائق ہے

حضرت یوسفؑ کو کنویں میں ڈالنے والا تجربہ دہرانا اور الذین امنو کے ایمان کا دوبارہ امتحان ہے۔ اللھم احفظنا من کل ملاء الدنیا۔ نیرنگی افلاک نہیں نیرنگئ اعمال ہے۔ اس پر مطلق نظر نہیں کہ کسی زمانے میں بڈھے کے لڑکے لکڑی کے گٹھے کو نہ توڑ سکے۔ الگ الگ لکڑی کی طرح ٹوٹ جانا منظور لیکن دماغ میں زلزلہ منظور نہیں۔

مرحوم مطلق

۱۲-۷-۴۲

Marfat.com

دنیا سے کوچ کر گئے منشی گلاب خاں
اس میں کلیم زیست حقیقت میں خواب ہے
پیدا ہوا جو آج وہ کل جائے گا ضرور
ہر دور اس جہاں میں یہی انقلاب ہے
دنیا کی زندگی کا نہیں اعتبار کچھ
بحر جہاں میں زیست بس اک حباب ہے
جب آنکھ بند ہوتی ہے کھلتا ہے رازیہ
چشم بشر کے سامنے گویا حجاب ہے
جاتے ہی دہر سے ہوئے داخل جناں
اعمال نیک جن کے ہیں وہ کامیاب ہے
رضوان نے دیکھتے ہی یہ تاریخ میں کہا
کیا گلشن بہشت میں تازہ گلاب ہے

۱۳۴۲ھ

برادر محترم۔ ۲۷ جولائی کا کارڈ نازل ہوا۔آپ کے والد مرحوم و مغفور کی رحلت کا سن ہجری معلوم نہ تھا۔ محض اندازہ تھا۔ غلطی کا خمیازہ دوسری تاریخ حاضر ہے۔ اس پر رائے اور ریویو درکار ہے۔ ۳۶ گھنٹے یہاں اس قدر بارش ہوئی ہے کہ اندازہ ہے تین چار ہزار فٹ بارش ہوئی ہوگی۔ چھ ماہ سے آفتاب نہیں نکلا۔ منجموں کی پیشن گوئی ہے کہ امسال آفتاب نہ نکلے گا اور جب نکلے گا تو معلوم نہیں مشرق سے نکلتا ہے یا مغرب سے۔ اگلے زمانہ کے طوفان آب و ہوا دیکھنے میں آئے۔ اگلے زمانے میں حضرت نوح کی کشتی

Marfat.com

تھی اس دور میں آسمان کشتی تھا۔ استاد مرحوم کے ۱۹۲۳ء کے پہلے کے خطوط ملنا ممکن نہیں۔ تاریخ بالا کے ہوتے ہوئے غالباً اینٹ البحر والی تاریخ کی ضرورت نہیں۔ پہلی تاریخ تعمیہ والی بھی موجود ہے۔ چنانچہ دو تاریخیں کافی ہونا چاہیے۔

حضرت آپ میری رسوائی پر تلے ہوئے ہیں۔ میں کیا اور میرا دیوان کیا! محض آپ کے اسرار سے اس مجموعہ خرافات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کس برتے پر شہرت طلبی کا خواہاں ہوں کہ اس کا اہل نہیں۔ حضرت استاد مرحوم کا فیضان تھا جو اپنی زندگی میں کچھ بک لیا کرتا تھا۔ آن قدح بشکستہ و آں ساقی نماند۔ اب نہ استاد شفیق کا سایہ سر پر ہے نہ میں زندہ ہوں۔ وہ بساط ہی الٹ گئی۔ اب نئے شاعر نئے استاد نئی دنیا میں قبر میں پڑے پڑے سب تماشے دیکھتا ہوں اور استاد کی شفقتوں کو یاد کر کے روتا رہتا ہوں۔ اللہ ان کو حشر میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ آپ میرے کلام کا خیال چھوڑ دیجیے۔ گڑے مردے اکھیڑنا بے سود ہے۔ اب قبر میں میری ہڈیاں رہ گئی ہیں گوشت اور خون اگر کچھ تھا تو سب کیڑوں کی غذا ہوگیا۔ اسوقت طوفان نوح کا Rehearsil ہو رہا ہے۔ خدا جانے آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ ہاں ایک بات اور یاد آگئی۔ کہ جب کلیم مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنے کلام کی اشاعت نہ کی نہ چاہی تو اب اس کی موت کے بعد اس کا کلام شائع کر کے اس کو رسوا کرنا کون سا ثواب کا کام ہے؟ زندگی ہی میں وہ کون سا نیک نام یا نیک اعمال تھا جو اب مرنے کے بعد اس کو رسوا کرنا ضرور ہوا۔ ہاں کوئی انتقام لینا ہے تو اور بات ہے زیادہ حد آداب۔

روسیاہ کلیم مرحوم ۳ اگست ۱۹۴۲ء دوشنبہ

برادر محترم زید مجدکم

قدرت کا کچھ اصول ہو رہا ہے کہ میری نالائقی ۔ بدحواسی اور خود فراموشی کا راز کسی نہ کسی پیرایہ میں مظاہرہ ہو۔ چنانچہ اس انتہائی نالائقی کو ملاحظہ فرمائیے۔ کہ کل ایک لفافہ آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ وہ لفافہ اولڈ فیشن ہونے کی وجہ سے صرف پانچ پیسہ کا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ لفافہ بند کرنے کے بعد ایک پیسہ کا ٹکٹ چسپاں کر دوں لیکن لفافہ بند کرتے ہی لگا بغلیں بجانے اور اچھل کود کرنے ۔ لفافہ کیا لکھا گویا بڑا تیر مارا اس اچھل کود میں مزید ٹکٹ چسپاں کرنا ذہن سے (جو حقیقت میں معدوم ہے) فراموش کر گیا۔ شب کو حضرت شیطان نے آکر کہا کیوں صاحب کلیم کیسا چکمہ دیا وہ حماقت سرزد کرائی کہ ناکردہ گناہ ہمارے پروفیسر صاحب کو دو پیسہ ادھار نہیں نقد بھگتنے پڑیں گے ۔ اور ان پر آپ کی لیاقت کماحقہ کھل جائے گی ۔ میری پیروی کرنے والے اچھل کود کے بعد اسی طرح کف افسوس ملا کرتے ہیں اور میں اچھل کود کرتا ہوں کہ وہ مارا۔ کم بخت شیطان تو اپنا کام کر گیا تھا۔ میری لاحول سے بھاگا لیکن جب کامیاب ہوچکا تھا اس پر لاحول پڑھنے کے بعد لگا خود کو نفرین کرنے ۔ لیکن دونوں بے فضول اور لا عبث ۔ آپ سے شرمندگی اٹھانے کا ٹیکہ تو ماتھے پر لگ ہی چکا تھا ۔ مانا کہ وہ رقم جرمانہ بعد کو آپ کو بھیج دی یا دیوالی کی تعطیل میں تشریف آوری پر پیش کر دی ۔ لیکن شرمندگی کا جوتا جو پڑ چکا اس کا علاج نہیں۔ آپ سے معافی کی سفارش کیوں کرلی جائے ہاں شاید یہ امر سفارشی ہو کہ بے چارہ کلیم طفل پیرو یتیم تھا اس کے سر پر ماں باپ کا سایہ بھی نہ تھا۔ بے علم و بگڈم تھا اب اس کے مرنے

Marfat.com

کے بعد آپ کا غصہ کیا اثر لائے گا اب دعا کیجیے کہ حشر میں آپ سے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور ستار عیوب اس کی نالائقیوں اور گناہوں پر پردہ رحمت فرمائے ورنہ کمبخت کی وہاں بری بنے گی لیکن بھائی سچ تو یہ ہے کہ بڑا موذی تھا۔ کل تو میں نے آپ کو لکھا تھا کہ بارش ہو رہی ہے لیکن طوفان بے تمیزی نہیں۔ خط روانہ کرنے کے بعد وہ اودھم مچی کہ طوفان نوح پر پانی پھر گیا یہ طوفان تو آسمان نے اٹھایا ادھر ویسا ہی طوفان ملکی فضا سے ہو رہا ہے۔ یہ نمونہ حشر رفتار یار سے بھی نہ اٹھا تھا۔ غرض شاعروں کا خیالی طوفان اور حشر دیکھنے میں آیا۔ گمان ہے کہ جس نے اس طوفان کو بچشم خود دیکھا ہے بہترین شاعر ہو گا۔ کیوں کہ یہ قوم اس قسم کے طوفان کا ذکر تو رکھتی ہے لیکن کبھی خواب میں دیکھا نہیں۔ بارش کیا ہے شاعری آموری ہے۔

روسیاہ کلیم مرحوم

Marfat.com

وہ دو پیسہ رہ رہ کے آتے ہیں یاد
دیے ڈاک خانہ کو غصہ سے جو
جو فی پیسہ اک داغ کا ہے حساب
ملے اس طرح آپ کو داغ دو
جہان سخن میں بس اک داغ تھا
مگر اس سے دو نے ملے آپ کو
اثر دونوں داغوں کا کھلتا جبھی
جو ملتے جہاں میں کسی اور کو
خوشی سے کہ غصہ سے دینا پڑے
بلا ایسی یارب کسی پر نہ ہو
مٹیں گے نہ قرطاس دل سے یہ داغ
جو ہونا تھا سو ہوگیا کچھ کہو
یہی ورد ہے آپ کو ہر گھڑی
مرا حال غم سے ہوا گو مگو
مرا گریہ غم ہوا اک ہنسی
سنا جب تو اچھلا بہت شعر گو
یہ پیسوں کا غم ہائے کیوں کر سہوں
تمھیں منصفی سے ذرا ہاں کہو
یہ تاریخ میں دونوں ہیں جلوہ ریز
ہوئے جلوہ گر دل پہ دو داغ ! دو

Marfat.com

برادرم ۔ آپ کا غم نامہ صادر ہوا ۔ میری حماقت سے دو پیسہ کا صدمہ عظیم آپ کو اٹھانا پڑا ۔ اس غم کو وہی سہہ سکتا ہے جس کو میری بے وقوفی سے اس قسم کی مصیبت کا سامنا ہوا ہو ۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے در توفیق صبر جمیل ۔ قطعات آپ نے منظور فرمائے اور لال کتاب میں درج کر دیے گئے۔ علامہ اقبالؒ کا کلام میرے متعلق لائق ہزار آفرین ہے لیکن اس سے بڑھ کر آپ کی جستجو کہ میری مرثیت کا سب سامان آپ کے پاس لیس رہتا ہے ۔ کھنڈوہ سے اب میرا کوئی تعلق نہ رہا ۔ اور اس طرف کا سفر نہیں ہوتا۔ اب دہلی کے سفر کے لیے پابہ لاری ریل ہوں ۔ عید بھی شاید دہلی میں ہو ۔ بھائی صاحب آپ کو میرے متعلق سخت غلط فہمی ہے۔ میں قطعی کسی مشاعرے کی صدارت کی اہلیت نہیں رکھتا ۔ بھرم کھل جانے پر بجز ذلت دائمی اور کیا انجام ہے ۔ دیکھیے نا باوجود سیماب کی حمایت کے شیطان قعر مذلت سے نہ نکل سکا۔ اس خیال کو بالکل ترک کر دیجیے۔ پہلے ہی میرے گناہ کیا کم ہیں جو صدارت کا مزید بار گناہ اٹھاؤں۔ اب پادر لحد ہوں بلکہ نقطہ فہموں نے میرے انتقال کی تاریخیں کہہ رکھی ہیں۔ ادھر میں نے انتقال فرمایا ادھر تاریخوں کا اعلان ہوا ۔ کاش کسی کی زبان سے اتنا ہی نکل جائے " اللہ غریق رحمت کرے" تو انجام بخیر ہو جائے۔ " ان " سے نہ ملنے پر ہمارے ہی ہاتھ پاؤں مخالفت کر رہے ہیں ۔ اھدنا الصراط المستقیم

روسیاہ کلیم مرحوم

۱۰۔۹۔۴۲

قطعات کے بعض اشعار میں آپ کی ہدایت کے مطابق ترمیم کر دی گئی ۔

Marfat.com

۴۱۴ نیپر ٹاؤن ۔ جبل پور

۲۲ جولائی ۱۹۴۳ء

گیارہ بجے شب

برادر محترم ۔ و علیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ،

کل کی تاریخ کا آپ کا کارڈ آج شام کو نازل ہوا ۔ کئی روز سے آپ کو لکھنا چاہتا تھا افسوس کہ سبقت نہ کرسکا ۔ آپ نے جو پہلا کام امراوتی پہنچتے ہی بیمار ہونے کا کیا اس پر مجھے کچھ تعجب نہ ہوا۔ اس فن میں آپ کو مشق بھی ہے اور غالباً شوق بھی ۔ بہترین نسخہ یہ ہے کہ شمس العلماء عبدالغنی صاحب رابرٹسن کالج والے عنقریب پینشن پر جانے والے ہیں آپ ہاتھ پیر مار کر جبل پور آجایئے اس کا اندیشہ نہ کیجیے کہ میں آپ کی دماغ پاشی یا دماغ نوشی کرتا رہوں گا۔ دوسرا ہلکے درجہ کا نسخہ یہ ہے کہ میسور کے قرب و جوار میں عیسائیوں کا ایک دوا خانہ ہے ۔ وہاں بخار کی دوا **Malarim** ملتی ہے ۔ یہ **Tablets** ہیں اور اس قدر مفید اور زود اثر ہیں کہ ہر قسم کے بخار کے لیے لاحول کا کام دیتی ہیں ۔ میں نے برسوں اس کا استعمال رکھا اور مفید پایا بلکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر جاپان میں کسی کو بخار آئے تو ہندوستان میں کسی کے اس دوا کو استعمال کرنے سے جاپان کے مریض کا بخار بھاگ جائے گا ۔ اور کسی نے شاید اس کی اس طرح آزمائش بھی کی ہے ۔ پتہ آئندہ خط میں لکھوں گا ۔ انشاء اللہ

کارڈ میں آپ نے ایک شعر لکھا ہے اور اس کو میرا شعر بتایا ہے ۔ آپ نے لکھا ہے اس لیے یقین ہے کہ وہ میرا شعر ہو گا۔ ورنہ میں تو

کبھی یقین نہ کرتا کہ ایسا شعر میں نے کہا ہے۔ اور اب تو بالکل ناممکن ہے شاید اس زمانے میں کہا ہو جب میں زندہ تھا اور شعر گوئی کی دھن سی رہتی تھی۔ اور ابتدائی مشق کا زمانہ تھا۔ حضرت احسن مرحوم و مغفور سے غالباً ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء میں رجوع لایا تھا اور تین چار سال یا کچھ زیادہ عرصہ کے بعد یہ شعر کہا ہوگا۔ میری شاعری کی کل عمر آٹھ دس سال رہی۔ ۱۹۲۵ء سے تو میں ریٹائرڈ الشعرا" ہوگیا استاد مرحوم ہر چند شوق دلاتے رہے اور کلام نہ بھیجنے پر تقاضے بھیجتے رہے مگر زمانے کی ناسازگاری سے "طبیعت مرحوم" مطلق ہو چکی تھی۔ پھر ادھر رجوع نہ ہوا۔ زیبا صاحب مرحوم تو یہاں تک بھڑکاتے رہے کہ جبل پور میں بغیر کلیم کے کلام کے مشاعرہ مشاعرہ نہیں ہے بلکہ اس مضمون کے کئی خط انھوں نے لکھے۔ شاید اب بھی کہیں رکھے ہوں اور میرے وفات فرمانے پر پس ماندوں کو نقدی کی تلاش میں مل جائیں۔ تو مل جائیں میری زندگی مرحوم میں دستیاب ہوجاتے تو آپ کو دکھاتا۔

آپ نے بڑا غضب کیا تاریخ کے سات شعر لکھے اور ہر مصرع سے تاریخ نکالی اور بحر دیکھیے تو کسی اینٹ البحر والے سے بھی اس بحر میں ایک مصرع نہ ہوگا۔

ع اس کار راز تو آید و مرداں چنیں کنند

جہاں یہ خوش خبری سنا کر شکر گذاری کا موقع دیا وہیں ایک عدد اینٹ بھی رسید کر دی کہ تو اصلاح بھی کرنا۔ سچ ہے برعکس نہند نام زنگی کافور میری سوانح عمری اور کلام ریویو کی آپ کو دھن ہے۔ آپ باز تو آئیں گے نہیں۔ مناسب ہو تاکہ وہ مضمون میرے رحلت فرمانے پر شائع ہو تاکہ

Marfat.com

مجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ میری زندگی میں شائع ہونے پر میری یہ درگت ہو گئی کہ جو شخص۔

ملے مجھ سے تو فرمایا تمھیں داغ کہتے ہیں
تمھیں ہو ماہ کامل میں، تمھیں رہتے ہو لالے میں

میٹرک میں نے اور آدم علیہ السلام نے ساتھ ہی پاس کیا تھا۔ میں نے کھنڈوہ ہائی اسکول سے اور آدم علیہ السلام نے جنت کے ہائی اسکول سے۔ ۲۸ مارچ ۱۸۹۸ء کو پہلا پرچہ تھا۔ پرچہ سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو اطلاع ملی کہ سرسید کا انتقال ہو گیا۔ غالباً ۲۷ اور ۲۸ مارچ کی درمیانی شب میں انتقال ہوا۔ اور ۲۸ مارچ کو دفن ہوئے۔

(اب نیند کے جھونکے آ رہے ہیں۔ باقی بشرط زندگی صبح)

۲۳ جولائی آٹھ بجے صبح

بیس سال سے تو میں نے اپنے دیوان کو ہاتھ نہ لگایا اور ہاتھ کیسے لگاتا جب وہ دیوان کہلانے کے قابل ہو۔ ایک بچہ جب پہلے روز مدرسہ جا کر واپس آیا تو اس کی ماں نے پوچھا بیٹا تم مدرسہ کو کیسا پسند کرتے ہو۔ آپ نہایت ہی متانت سے فرماتے ہیں میں مدرسہ بند دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری پسند کے چند اشعار لکھ بھیجوں چند اشعار کیسے میں تمام دیوان کو ایک گوشہ میں پڑا ہوا بلکہ اس کا تلف ہو جانا پسند کرتا ہوں۔ وہ خرافات سماعت کو بدمزہ کرنے کے سوا کسی کو خوش نہیں۔ اول تو علم سے بے بہرہ۔ عروض سے واقف نہیں۔ طبیعت رسا نہیں پھر ابتدائی مشق وہ بھی صرف چند سال۔ کوئی خوبی ہو تو کیوں کر۔ یار لوگوں کو مذاق سوجھا میری بکواس کو شعر اور مجھے شاعر

Marfat.com

سمجھنے لگے۔ مجھے شاعر سمجھنا اور کہنا ایسا ہی ہے کہ کسی طبیب کو انجینئر کہنا۔ شاعری سے مجھے اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ ایک گدھے صاحب کو سینگ سے ہوا کرتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ لوگوں کو غلط فہمی کیوں ہے کہ مجھے شاعر سمجھتے ہیں۔

اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحان سے نہیں

دوران مالیخولیا میں ایک عدد بکواس کی تھی جس کو یار لوگ مذاقاً غزل کہا کرتے تھے۔ اس کا پہلا شعر جس کو شاید شعراء اپنی اصطلاح میں "مطلع" کہتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی زبان پر رہا۔ معلوم نہیں محض چھیڑ مقصود تھی یا کچھ اور غرض تھی۔ میری وہ حماقت یہ ہے

مجھے نشہ ہے زیادہ نہ گرے یہ جام لینا
قدم اک بڑھا کیے ساقی میرا ہاتھ تھام لینا

استاد مرحوم نے ایک شعر بہت پسند فرمایا تھا اور بہت زیادہ داد دی تھی اصل غرض غالباً ذرہ نوازی یا جرات افزائی ہو۔

جھوٹے وعدوں کی اگر عادت نہیں کرتا وہ ترک
تو بھی اے دل وصل کی جھوٹی خبر مشہور کر

اسی طرح ایک مرتبہ جبل پور کے مشاعرے والوں کو جب کوئی اور مذاق نہ سوجھا تو میرا یہ شعر بار بار پڑھوایا۔

لے گئے مجھ کو پکڑ داورِ محشر کے پاس
قربِ حق کا ایک وسیلہ میرے عصیاں ہو گئے

Marfat.com

لال کتاب کی تاریخ کا وعدہ جناب صغیر صاحب اور ماہر صاحب نے فرمایا ان کے احسان اور آپ کی سعی کا شکر گذار ہوں ۔ دماغ کے لیے بادام کے دو چار دانے پتھر پر گھس کر انگلیوں سے چاٹ لیے جائیں پینا نہیں چاہیے۔ یا چار چھ بادام کو پانی میں بھگو کر مقطر کر لیے جائیں۔ پھر گیہوں کے نشاشتہ میں ملا کر گھی میں بھون لیے جائیں۔ بادام قابض ہے یہ اثر دور کرنے کے لیے تھوڑی خشخاش پیس کر ملالی جائے ۔ شکر اگر زمانے میں نصیب ہو سکے بقدر ذائقہ ۔ گھی کو کڑ کڑا الائچی خوردنی کے دو چار دانہ اس میں ڈال دیے جائیں ۔ بعد بادام اور گیہوں کے نشاستہ اور شکر ڈال دی جائے ۔ کچھ دیر دھیمی آنچ پر رکھ کر اتار لیا جائے ۔ انشاء اللہ دماغ ایسا ہوجائے گا کہ پھر میرے کلام کی اصلاح کرنے میں آپ کو تامل نہ ہوگا۔ ایک اور آسان نسخہ یہ ہے کہ سیاہ مرچ پیس کر اس میں شکر ملالی جائے اور دونوں کو گھی میں ملا کر صبح نوش کر لیا جائے۔

گیہوں کے نشاشتہ کے بارے میں جو اوپر لکھا ہے اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک محض گیہوں پانی میں بھگو دیے جائیں۔ دو تین روز میں وہ نرم ہوجائیں گے ۔ ان کو پیس کر کپڑے میں چھان لیا جائے یہ گیہوں کا نشاشتہ ہوا۔ باقی ترکیب اوپر لکھی ہوئی ہے

گورنر کی لڑکی کی شادی کی تاریخ جو میں نے لکھی ہے وہ ایک صاحب کی بابت لکھی تھی اور انھیں کے نام سے پیش بھی کی گئی اس کا ذکر اب ناجائز ہے

جبل پور کی کوئی تازہ واردات بجز اس کے نہیں ہے کہ میں ہنوز زندہ ہوں ۔ اس شہر میں اس سے بڑھ کر کوئی دلچسپ واردات نہیں ہو سکتی۔ کہ

Marfat.com

کلیم صاحب عدم آباد کو سدھاریں۔ یہ نہ ہوا تو کچھ نہ ہوا۔ وہ جبل پور کس کام کا جو اک پنسٹھ برس کے بڈھے کو نہ مار سکا۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

میرا ارادہ امراؤتی حاضر ہونے کا تھا۔ لیکن وہ ناک ہی اڑ گئی جس پر مکھی تخت نشین ہوئی میرے برادر زادہ ڈاکٹر افضل الکریم امراؤتی سے اکولہ تبدیل ہو کر چلے گئے۔ میرے ٹھہرنے کا اڈہ ہی اکھڑ گیا۔ خیر بے حیائی سے اگر میں اب بھی زندہ رہا تو نیاز حاصل ہونے کا موقع بھی نکل آئے گا۔"

خاکسار (۱) مؤلف "جب آئیں گے آپ کا پیغام سلام پہنچا دیا جائے گا۔

برادر مقبول صاحب کو میں کارڈ دکھادوں گا۔ اس وقت وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ خدا جانے کیا بکنا چاہتا تھا۔ لیکن کیا لکھ گیا ہوں اور کیا لکھنے کو رہ گیا ہے بشرط زندگی آئندہ۔

لال کتاب کی نسبت میں نے کیفی صاحب کو دہلی لکھا ہے جواب آنے پر مطلع کروں گا۔ اس کی نسبت آپ کو بہت کچھ لکھتا خط ختم ہو گیا۔ آئندہ لکھوں گا۔

روسیاہ کلیم

مشت غبار ۱۹۴۳ء

ذرہ بے مقدار کلیم ۱۳۶۲ھ

---

(۱) احمد علی صاحب جبلپوری چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کیا کرتے تھے اور اپنے نام کے ساتھ - خاکسار مؤلف - لکھا کرتے تھے

Marfat.com

۴۱۴ نیپر ٹاؤن جبل پور

۲۶ جولائی ۱۹۴۳ء بروز پیر

برادر محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

دو نفر عریضے ارسال خدمت کرچکا ہوں۔ یہ تیسرا عریضہ شروع کر دیا گیا ہے۔ آپ کے جواب آنے پر روانہ ہو گا۔

کل جو مالیخولیا کا جوش ہوا تو حضرت داغ مرحوم کی رحلت کی تاریخ لکھ ڈالی۔ ابھی یہ لال کتاب میں شامل نہیں کی گئی ہے۔ آپ کے ملاحظہ کے لیے ارسال کرتا ہوں۔ بہ نظر اصلاح ملاحظہ فرمائی جائے جو اشعار بے واہیات، بے فضول اور ناکمزور ہوں وہ خارج کر دیے جائیں۔ یہ امر بھی فیصلہ طلب ہے آیا مزید تاریخ کی سرے سے ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ کیوں کہ دو عدد تاریخیں لال کتاب میں موجود ہیں۔ تاریخوں کی مردم شماری بڑھانا بے فضول ہو تو اسے شامل ہی نہ کیا جائے۔ مادہ تاریخ بھی آپ کو پسند آتا ہے یا نہیں۔ کوئی خاص خوبی تو نہیں ہے۔ بہرحال رائے گرامی پر اس لکھے کا حشر منحصر ابھی مالیخولیا کم نہ ہوا تھا کہ مولانا اشرف علی تھانوی خلد بریں کو سدھارے۔ اس مالیخولیا کے ویرانوں کی بھی تاریخ ہو گئی منسلک ہے۔

قلم نے یہاں تک سفر کیا تھا کہ میرے گزشتہ دنوں لفافے پر آپ کا مختصر ریویو مورخہ ۵ اگست نازل ہوا۔ مجھے عادت ہو گئی ہے کہ آپ کی

Marfat.com

خاموشی کو طبیعت کی ناسازی پر محمول کروں اور آپ کا شعار ہوگیا ہے کہ خاموشی کی یہی وجہ تحریر فرمایا کریں۔ گویا دنیا میں اب کوئی اور وجہ نہیں رہی۔

میری مرمت میں جو تبصرہ (۱) آپ تحریر فرما رہے ہیں یا تحریر فرماچکے ہوں گے وہ حسب خواہش و ارشاد لال کتاب میں شامل کر دیا جائے گا۔ میں نے صرف دریافت کیا تھا کس ذریعہ سے میری تشہیر منظور ہے کسی رسالہ یا اخبار میں شائع کرانے کی ضرورت نہیں ۔ رسوائے عام کرنے کے لیے ایک ذریعہ کافی ہے۔ استاد مرحوم کی لال کتاب میں نہ صرف یہ کہنا مناسب نہیں ۔ بلکہ لال کتاب کی سرخ روئی کا باعث ہوں۔ لہذا آپ تحریر فرمائیں اور ضرور تحریر فرمائیں ۔ تاکہ برادرم سعید احسن صاحب خاندانی اور دیگر حالات لکھنا چاہیں تو وہ بھی شامل کر دیا جائے گا۔ استاد مرحوم کے حالات میں کہیں نامناسب نہیں سمجھتا ہوں ۔ جہاں ہوں اور جس قدر ہوں عین مناسب ہے۔ کتاب میں ان کو کہاں جگہ دی جائے اس کے متعلق آپ بھی غور فرما کر مطلع فرمائیں اور میں بھی بعد غور اپنی رائے لکھوں گا۔ جن تاریخوں میں سفر کا فیصلہ تھا بلا مقصدان میں تاخیر ہوگی۔ اب رمضان شریف نزول اجلال فرمانے والے ہیں۔ اس تھوڑے واپسی پر سفر کی تھکان سے مخلصی نہ ہونے پائے گی کہ مرے کو مارے شاہ مدار کی تصدیق میں رمضان شریف کچھ مر نکانے ...... پر آمادہ ملیں گے۔ گورنمنٹ تو پچپن سال کی عمر ہونے پر بڈھا سمجھ کر نکال دیا کرتی ہے اور بجائے روزہ رکھوانے کے سحری نہیں تو افطاری کی

---

(۱) رسالہ اردو (انجمن ترقی اردو بابت جنوری ۴۶ء میں کلیم صاحب کی شاعری پر ڈاکٹر صاحب نے ایک بسیط تبصرہ شائع کیا۔

Marfat.com

کفالت کے لیے پنشن بھی دیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی گورنمنٹ میں اس گورنمنٹ کا قانون نافذ نہیں ہوتا۔ وہاں ایک ہی لکڑی سے سب کو ہانکا جاتا ہے سولہ برس کے ہو یا ساٹھ کے روزہ سب کے لیے لازمی ہے اور اس قانون میں کوئی Amendment آج تک سننے میں نہیں آیا۔ ہر شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو روزوں سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو بڈھا قرار دے لے بس مخلصی ہوگی۔ اگر جوانی کا ولولہ دکھایا تو روزہ سامنے ہے۔ غرض یہ موسم سفر کے لیے ناموزوں ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ امسال رمضان کا مہینہ ہی نہ آئے یا آئے تو روزوں کا لوازمہ ساتھ نہ ہو۔ اور بھئی غلہ کی نایابی کے زمانے میں جب کھانے پر روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے بے کھائے روزے میں کیا زیادتی ہے۔

قلت غلہ سے سرکار بھی کہتی ہے کہ ہاں\
رمضان خوب مہینا ہے مسلمانوں کا

گولیوں کے لیے خط لکھ دوں گا۔ آپ میری تشہیر کا کوئی پہلو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ تبصرے سے سیری نہیں ہوئی تو مشاعرہ کی صدارت سہی بھائی صاحب میرے منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت یہ حلیہ کوئی صدارت کے قابل ہے۔

ینگسٹر پارٹی کا دور دورہ ہے اس میں ایک خضر صورت زیب نہیں دے سکتا تو مولانا سیماب نے داڑھی صاف کر دی کہ بچھڑوں کی مردم شماری میں محبوب رہیں اور بڈھوں میں شرکت کے لیے لفظ مولانا نام کے ساتھ موجود ہے۔ انجمن کے غنی صاحب اس خاندان کے قائل اور معترف

Marfat.com

معلوم ہوتے ہیں۔ صدارت کا خطبہ نظم میں پہلے ارسال کر دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے تبصرے میں شامل کرلیا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ استاد مرحوم کے دیوان ایک سے زیادہ ہوں گے۔ ایک دیوان کو ۲۶ سال ہوئے میں مکمل دیکھ چکا تھا۔ اس دفعہ کا کلام ایک دیوان سے کم نہیں ہوسکتا۔ بہرحال جب زمانے کی رفتار میں انسانیت آئے اس وقت غور کرنے کی بات ہے۔ یعنی میرے وفات فرمانے کے بعد۔ کیفی صاحب دہلوی کا ہنوز جواب نہیں آیا۔ معلوم نہیں وہ قابل جواب سمجھتے ہیں یا نہیں۔ چھپوانے کی تجویز کی جائے فرصت ہو تو بالا بالا پریس سے خط و کتابت کیجیے اور جواب سے مطلع کیجیے یا مجھے پتہ لکھ دیجیے کہ میں خط و کتابت کروں۔ حیدرآباد گورنمنٹ پریس تو یہ کام کرے گا نہیں۔

مولانا اشرف علی کی تاریخ میں ایک مصرع پر دو مصرع ضم کیے ہیں جو مناسب ہو رہنے دیا جائے دوسرا خارج کر دیا جائے۔ اگر پسند ہو تو تاریخ اخبار حق لکھنؤ کو بھیج دیجیے۔ شاید وہ اخبار میں نکال دیں۔ دوبارہ نقل کرنا میری جان پر بننا ہے۔

جو پرچہ بھیج رہا ہوں بعد ترمیم و اصلاح بھیج دیا جائے۔

احقر ناچیز خاکسار کلیم

۱۳۶۲ھ

Marfat.com

Keer Sabr

1046½ Ingraham St
Los Angeles
California 90017
U.S.A.
27. 3. 1978

Dear Father,

Thanks very much for spending your precious time on me. It is a great honour to have this opportunity and I am greatful.

It appears that if one chooses to tread on the spiritual path, one is always facing varied experience and as I do not understand I would cease this opportunity to ask, because my life has been fraught with trials, struggle and sometimes with deep sorrows of loss, why is it so? Sometimes I am so lonely that I can feel the pangs of sadness. Could you explain.

Thanks to Allah thaala, my wife delivered a baby boy on 16/3/78 and his name is ISMAIL.

Father, pray for me and my family. In this part of the world the whole concept of life is Money and nothing else, and it is difficult for a muslim to live here. The materialism thinking and how best you can exploit is the order of the day. I have seen some muslims that have turned their backs on Islam and I wondering the kind of impact their going to have on their people on their return to their respective countries. People are metaphysically blind that they just don't care to bother. What a sad situation and all these makes me to feel sad. Today the muslim world is passing through a great trial.

Marfat.com

SERVING AMERICA
USA 22c
UNITED STATES POSTAL SERVICE

PROF. GHULAM M. KHAN
2, OLD UNIVERSITY CAMPUS
HYDERABAD SIND
PAKISTAN.

AEROGRAMME
VIA AIRMAIL
PAR AVION

(2) Second fold

Keer Sabr
[illegible] Ingraham St
LA CA. 90017
U.S.A

Additional message area

And only the true spirit of Islam can save.
I need your prayers and continuous guidance.
May Allah keep protect and bless you
in all your undertakings.
Looking forward to hearing from
you.
I am
Your Son
Keer Sabr

Marfat.com

قاری محب الدین احمد

مجی مکری السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

طالب الخیر مع الخیر ہے۔ یہ خبر وحشت اثر بڑے افسوس کے ساتھ آپ کو معلوم ہوگی کہ میرا حقیقی بڑا بھانجا انیس احمد جو علی گڑھ میں پڑھتا تھا اور اس سال سائنس میں ایم اے کا امتحان دے کر اول درجہ میں کامیابی حاصل کی تھی اور ولایت جانے کا انتخاب ہوگیا تھا۔ معمولی شکایت اور آپریشن و کلورفارم کے اثر سے ۶ / رجب کو ہم لوگوں کو داغ مفارقت دے کر جنت الفردوس کو سدھارا۔

انا اللہ وانا الیہ راجعون ۔ حضرت والد صاحب قبلہ اعظم گڑھ میں تھے اس حادثہ کی خبر پاکر کانپور تشریف لے جاتے ہوئے فرمایا کہ امراوتی مولوی صاحب کی خدمت میں بھی انیس کے انتقال کی خبر کر دو مرحوم کے ساتھ مولوی صاحب کو بھی تعلق تھا۔

اس میں شک نہیں کہ اس خبر سے آپ کو بھی اتنا ہی قلق اور صدمہ ہوگا جتنا کہ ہم لوگوں کو ہوسکتا ہے امید کہ میرے حوالہ اور اطلاع سے آپ ایک خط کانپور پتہ ذیل پر والد صاحب قبلہ کے نام اور ایک خط میرے پاس روانہ فرما دیں۔

شہر کانپور محلہ ٹیکاپور بر مکان حکیم عزیز احمد صاحب نائب شہر قاضی

فقط والسلام

محب الدین احمد از الہ آباد

حضرت قاری ضیاءالدین احمد الہ آبادی علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ عرصے تک الہ آباد اور لکھنؤ میں قراءتِ سبعہ کی تعلیم دیتے رہے۔

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ
حامداً و مصلیاً

☎ Off : 4872419
Res : ~~31 88 72~~ 5045363
House No. J-1/21,
Korangi Township,
Karachi - 74900

S. Mahboob Hasan Wasti

Ref. ________ Date ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ - ۱۲ مئی ۱۹۹۵ء

مخدومی حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔ ابھی آپکے دونوں گرامی نامے (۳ مئی اور ۷ مئی) ایک ساتھ موصول ہوئے۔ مفتی صاحب کے انکار کا سنکر کوئی خاص افسوس نہ ہوا کہ میر میاں کو انشاء اللہ بہتر رشتہ مل جائیگا۔ یہ اہل ظاہر بیچارے تقویٰ اور اسکے صحیح مفہوم اور حقیقی روح کو کیا جانیں۔ انکا تو یہی مزاج ہے کہ ظاہر ذرا خوب کھلا رہے تو وہ باطن کی بہار میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے

واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر میکنند — چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند
مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس — توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

آپنے بڑا صحیح ارشاد فرمایا کہ انکے مدرسوں کو جو Donations اور عطیات آتے ہیں یا صدقات کے ڈبے انکے متعلق تو یہ کبھی اتنی تحقیق و جستجو نہیں کرتے کہ یہ سب کچھ مال حلال سے ہے یا مال مشتبہ سے اور میاں اسی تحقیق و جستجو سے میر میاں کو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا رشتہ ملیگا۔ اللہ پاک آپکو اور سبھی کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے آمین۔ فقط

نیاز کیش و طالب دعا
سید محبوب حسن واسطی

Marfat.com

باسمہ سبحانہ
حامداً و مصلیاً

کراچی : ۱۳ ذی قعدہ ۱۸ھ
۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء

مخدومی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اُمید ہے مزاج بخیر ہونگے۔ مجھ کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ اس عاجز کے نام حضور کے دو گرامی نامے مل گئے۔ انہیں دوبارہ پڑھا اور خوش ہوا۔ ایک حضرت کا ۲۹ سال پرانا مکتوب ہے یعنی ۱۶ جنوری ۶۹ء کا لکھا ہوا اور دوسرا اب سے ۸ سال پیشتر ۳۰ جنوری ۹۰ء کا۔

۱۶ جنوری ۶۹ء کے مکتوب میں آنجناب نے زبدۃ المقامات (فارسی) کے ملنے کی تصدیق فرمائی ہے۔ آپکے دلائل کی بنا پر اکرام صاحب کو اردو کوثر سے جو بھی اندیشہ ہے وہ اعتراضات نکالنے پڑے جو انہوں نے حضرت مجدد قدس سرہ پر اس سے پیشتر اندیشہ میں کیے تھے۔ اب اکرام صاحب نے زوار صاحب کی کتاب حیات مجدد پر یہ عجیب اعتراض کیا ہے کہ اسکی بنیاد روضۃ القیومیہ پر ہے تو وہ اچھی کتاب کیسے ہے۔

۳۰ جنوری ۹۰ء کے مکتوب میں آپنے اس عاجز کے ترجمۂ اردو نسمات القدس کے بارے میں جو سیالکوٹ سے طبع ہوئی ہے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ سے مولانا بدر عالم کے بھانجے عقیل محمد صاحب کا خط آیا ہے کہ دو نسخے انہیں اور نادر صاحب کو مل گئے ہیں اور آپنے حیدرآباد کے حلقہ کیلئے سیالکوٹ سے اسکے جو منتر نسخے منگوائے تھے وہ بھی آ گئے ہیں۔

محترم جناب خالد محمود صاحب نے جون ۹۷ء میں مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (جلد اول) حیدرآباد سے طبع کی تھی اور اب مارچ ۹۸ء میں انکا ارادہ ان مکتوبات کی جلد دوم طبع کرنیکا ہے۔ آپکے مذکورہ دو مکتوبات انہیں بھیج رہا ہوں۔ اطلاعاً عرض ہے فقط والسلام
طالب دعا سید محبوب حسن واسطی

واسطی صاحب میرے بہت عزیز کرم فرما ہیں۔ بہت بڑے عالم اور غیر معمولی مقرر بھی۔

Marfat.com

محفوظ الرحمن

ناگپور

۴۸۶
حامد اثر ۱۹۹۶ء

۸ جنوری ۱۹۹۶ء

مکرمی و محترمی حضرت قبلہ پیر و مرشد مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور والا کے ۳۰ نومبر اور ۲۵ دسمبر کے نوازش نامے ۷ جنوری کو ایک ساتھ ملے۔ یاد فرمانے کا بے حد مشکور ہوں۔ بیماری اور کمزوری کی خبریں مسلسل تشویش کا باعث ہیں۔ اللہ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ قائم اور دائم رکھے۔ آمین۔ اتنی نقاہت اور کمزوری کے باوجود مسلسل پابندی سے جواب دیتے ہیں۔ بے پایاں نوازش ہے اس عاجز پر آپکی۔ صادقہ میں بھیجے ہوئے دونوں خطوط متعلق لوگوں تک پہنچا چکا ہوں۔

حضرت قبلہ سید ریاض الدین صاحب کے لفافہ میں میرا خط بھی خدمت اقدس میں پہنچ چکا ہوگا جو یہاں سے بذریعہ ڈاک ۲۰ دسمبر کو ڈالا گیا تھا۔ امید ہے کہ تا دم تحریر خدمت اقدس میں پہنچ گیا ہوگا۔ رشتہ سے متعلق حضور والا کو کوئی غلط فہمی نہ ہو اسلئے وضاحت سے سب کچھ لکھ دیا ہے۔ تحریر میں کوئی بات بار خاطر گزری ہو تو اس عاجز کو معاف فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ کبھی کبھی اپنی حیثیت سے بڑھکر کچھ باتیں لکھ جاتا ہوں جس کا مجھے بعد میں احساس ہوتا ہے۔ میری ایسی جسارت کو آپ فراخدلی سے معاف فرما دیتے ہیں یہ آپکا حسن سلوک ہے جسکے لئے یہ عاجز بے حد ممنون ہے۔

حضرت قبلہ رفیع الدین صاحب سے کئی دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی۔ عنقریب ان سے ملکر بہن صفیہ بیگم کی ڈاکٹریٹ کے بارے میں بات کرونگا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب سے بھی اس سلسلہ میں بات کرونگا۔ خدا کرے کہ یہاں سے ریسرچ کرنے کی اجازت مل جائے۔

مسابیہ میاں کے حادثہ کی خبر سے تشویش ہوئی۔ اللہ انہیں جلد صحتیاب کرے آمین۔ سراج احمد خانصاحب نے لکھا تھا کہ وہ بہت اچھے ہاکی کے کھلاڑی ہیں اور پاکستان کی ٹیم میں انکی شمولیت کے امکانات ہیں۔ خدا کرے کہ انہیں کوئی ایسی چوٹ نہ آئی ہو جو انکے انتخاب میں رکاوٹ بن جائے۔ پاکستانی ٹیم میں شمولیت ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ دعا ہے کہ اللہ انکی اس خواہش کو ضرور پورا کرے۔ آمین۔

دو روز قبل سیوان سے آیا ہوں۔ وہاں معلوم ہوا کہ بھائی عزیزم محمد وہاب صاحب کی آنکھ کے لئے سوئزرلینڈ کی کوشش میں [illegible] کا ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ انکی خوشدامن صاحبہ کا انتقال اسی دن ہوا تھا جس دن عبدالرؤف صاحب کا۔ اللہ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

مسرت فاطمہ بفضل تعالیٰ مع شوہر اور بچوں کے بخیر و عافیت ہیں اور سلام عرض کرتی ہیں۔ انکے شوہر نے ایک نیا کام شروع کیا ہے۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ باقی حالات قابل شکر ہیں۔ اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ شامل رکھیں عین نوازش ہوگی۔

آپکا خادم
محفوظ الرحمن [illegible]

Marfat.com

ناگپور
مورخہ ۸ مئی ۹۶ء

۲۸۶
حامد [illegible]

مکرمی و معظمی حضرت قبلہ پیر و مرشد مدظلہ العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور والا کا ۱۳ اپریل کا مکتوب باعث سکون قلب ہوا۔ مگر کمزوری اور نقاہت کی خبریں مسلسل باعث تکلیف ہیں۔ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے، ابھی مجھ جیسے بد بختوں کی اصلاح کے لئے ابھی آپ کو برسوں زندہ رہنا ہے۔ اس عاجز کو حضور والا نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ آپ کی نظر التفات نے زندہ رہنے کا سلیقہ سکھا دیا ہے۔ میرا وجود ننگ انسانیت ہے۔ جتنے دن بھی میں نے اپنے آپ کو آپ کی محبتوں کے اہل ثابت نہیں کیا ہے۔ بس میری لغزشیں رہی ہیں۔ حتی الامکان چھوٹی چھوٹی عبادات کے ساتھ پرہیزگاری سے رہنے کی مشق کر رہا ہوں۔ اس عمر کے ستر سال پورے کر چکا ہوں۔ ضعف العمری کی تکالیف شروع ہو گئی ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اختتام بہت قریب آ گیا ہے۔ پیشاب کے غدود کی بیماری نے جینا حرام کر رکھا تھا۔ چند روز پہلے تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ ۲۷ اپریل کو مشینی ذریعے آپریشن کروانا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب حالت روبصحت ہے۔ اس کے علاوہ سر چکرانے کی بیماری بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کچھ دنوں سے آرام ہے۔ آپریشن کے اور پیشاب میں خون آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ دوا دارو کا سلسلہ جاری ہے۔ بس آپ سے دعائی درخواست ہے۔ بہرحال موت برحق ہے۔ میرا اور آپ کا یہ دنیاوی تعلق ایک دن ختم ہونا ہے۔ یہی حضور والا سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد بھی ہمارا یہ رشتہ قائم رہے گا یا نہیں؟ اگر رہے گا تو اس کی کیا صورت ہوگی۔ کشف القبور سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ زندہ اور مردہ انسان کے تعلقات قائم رہتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی تعلقات قائم رہتے ہوں گے۔ میرا نامہ اعمال اتنا سیاہ ہے اور اعمال صالح کا ذخیرہ نہیں کہ اس سے بخشش کیسے ہوگی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے سہارے جی رہے ہیں۔ اگر آپ نے بھی منہ پھیر لیا تو کہیں کا نہیں رہوں گا۔ اگر آپ کو روز قیامت کوئی اعلیٰ مقام حاصل ہوا تو کیا آپ میری سفارش نہیں فرمائیں گے۔

حضور والا سے میری درخواست ہے کہ اب جبکہ تھوڑی سی مہلت اور مل گئی ہے آپ کوئی ایسا عمل بتائیں جس کو کرنے سے آخرت کی منزل آسان ہو جائے۔ بہت دنوں سے جذبات میرے دل میں گھٹ رہے تھے آج اسکے اظہار سے میری طبیعت بہت ہلکی ہو گئی ہے۔ گزارش ہے کہ اسکا تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

آپکی دعاؤں سے مسرت فاطمہ کے امتحان کا کل آخری پرچہ ہے دعا فرمائیں کہ اللہ اسے اچھے نمبروں سے کامیاب فرمائے۔ داماد نے کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ اب اسکے لئے سوائے ملازمت کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ اسکی ملازمت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ بفضل تعالیٰ آپ کے تمام عزیز بخیر و عافیت ہیں۔ میری ہمشیرہ اور بہنوئی ۱۸ اپریل کو حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ امید ہے کہ انکی ملاقات حافظ بشیر احمد صاحب سے ضرور ہوئی ہوگی۔ امید ہے کہ حافظ بشیر احمد صاحب اور شاید احمد صاحب بھی عنقریب واپس ہونے والے ہونگے۔ اللہ انکا حج قبول فرمائے آمین۔

باقی حالات قابل شکر ہیں۔

فقط آپکا حلقہ بگوش

محفوظ الرحمن

محفوظ الرحمن صدیقی انسپکٹر آف اسکول تھے۔ بڑے مخلص۔ آج کل بہت بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

786 / 92

S. E. Qazi
Consit. & Maint. Engr.

Installation, Maintenance, designing of Electrical Apliences. Refregiration and Airconditioning Plants, Civil Construction work, Mechanical Machineries, Automobile, Fabrication Works and Marketing.

Ref. No.: Nagpur
Date 20.7.96

عزیزم جناب بھائی الحاج سراج احمد خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکی دعاؤں سے مع اہل و عیال بخیر و عافیت ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی بفضلہ تعالیٰ امن و عافیت سے ہونگے۔ قریب دو ماہ ہوگئے حضرت قبلہ کا کوئی خط نہیں آیا۔ طبیعت پریشان ہے۔ خدا کرے کہ ہر طرح خیریت ہو۔ اپنے آخری خط میں کمزوری اور نقاہت کی شکایت کر رہے تھے۔ اسی خط میں معلوم ہوا کہ آپکے صاحبزادوں کو حج بیت اللہ پر جانے سے روک دیا گیا۔ بڑا افسوس ہے۔ ایسا تو نہیں ہونا چاہئیے تھا۔ میرے عزیز دوست ظہیر الدین صاحب بھی گئے تھے اور واپس بھی آگئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت سعودیہ کے احکام میں سختی ہے۔

میں نے قریب ڈھائی ماہ ہوئے Enlargement of Prostate کا آپریشن کروایا ہوں۔ بفضل تعالیٰ اب صحت یاب ہوں۔ لیکن آپ سب کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کے صاحبزادگان کیسے ہیں۔ آپکی خیر و عافیت سے آگاہ کریں۔ کئی دنوں سے آپکی نظر کرم میری جانب نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پریشان ہوں۔ ویسے آپ لوگ تلوار کی دھار پر [illegible] وقت گزار رہے ہیں۔ دعا کیجئے کہ آپکے یہاں امن و سکون واپس لوٹ آئے۔ اور حالات پہلے جیسے ہو جائیں۔ ہمارے یہاں نئی گورنمنٹ بہت اچھی برسر اقتدار آئی ہے۔ وہ کوشاں ہے کہ پاکستان سے تعلقات بہتر سے بہتر بن سکیں۔ خدا کرے انکی کوششوں میں انکا خلوص شامل حال ہو۔ ہمارا نیا وزیر خارجہ اندر کمار گجرال بہت اچھا آدمی ہے۔ اردو داں ہے۔ اسکے کئی وجوہ بھی ہیں جیسے آمد و رفت میں آسانیاں پیدا کرنا بھی شامل ہے۔ خدا کرے کہ حالات تبدیل ہو جائیں اور ہمارے اور قریب آجائیں۔ از راہ کرم [illegible] کو جواب سے سرفراز فرمائیں [illegible]

فقط طالب خیر۔ محفوظ الرحمٰن

۲۸۶

حامداً و مصلیاً

ناگپور

۲۲ رجولائی ۹۷ء

مکرمی و معظمی حضرت قبلہ پیر و مرشد مد ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور والا کی بڑی نوازش و کرم ہے۔ آپ کے تمام خطوط ملے لیکن بعد میں موصول ہوگئے۔ جس خط کو میں سمجھا تھا کہ گم ہو گیا ہے وہ بھی قدرے تاخیر سے مل گیا ہے۔ مونس حسین صاحب مرحوم کی صاحبزادی کے لئے جو تجویز تھا وہ بھی مل گیا۔ بفضل تعالیٰ آپکا آخری خط مورخہ ۲ جون ۱۵ رجولائی کو موصول ہوا۔ قاضی عبدالحسیب صاحب کا خط انشاء اللہ بہت جلد ان تک پہنچ جائیگا۔

محترم جناب غلام محمد خان صاحب آج یہاں سے بمبئی کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ یہ خط انہی کے ہمراہ بھجوا رہا ہوں۔ چند تحفے مختلف حضرات کے اس خط کے ہمراہ خدمت اقدس میں ارسال کر رہا ہوں۔ حضرت قبلہ شاہ زوار حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر لکھی گئی کتاب موصول ہوئی۔ حضور والا کو اس کتاب کے سلسلہ میں بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ معذرت خواہ ہوں اور بہت مشکور ہوں۔ جن عطاء الرحیم صاحب کا حضور والا نے تذکرہ فرمایا ہے وہ ابھی تک ناگپور نہیں پہنچے ہیں۔ ہو سکتا ہے آگئے ہوں مگر مجھے انکا پتہ معلوم نہیں ہے ورنہ ملاقات کی کوشش کرتا۔ بہر حال وہ مجھ سے ملنے اور لاپتہ غریب خانہ پر ضرور تشریف لائیں گے انشاء اللہ۔

حضور والا کی کمزوری اور نقاہت کی خبروں سے بڑی تشویش ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ آپ کو طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ سنکر خوشی ہوئی کہ جناب حافظ منیر احمد خان صاحب کی شادی خانہ آبادی بحسن و خوبی انجام پائی۔ انھیں اور انکے والدین کو میری جانب سے مبارکباد پیش ہے۔

مسرت فاطمہ مع شوہر اور بچوں کے بفضل تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں اور حضور والا کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہے۔ وہ اپنے کام پر جانے لگی ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ کسی طرح سے BEd ہو جائیں اور کسی اچھی جگہ ملازمت مل جائے تاکہ تنخواہ پوری مل سکے۔ انکے شوہر کو اللہ نیک توفیق عطا فرمائے اسکی دعا فرمائیں۔ شائستہ فاطمہ مسرت فاطمہ کی بچی بہت تکلیف کرتی ہے۔ اسکے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مولانا ناطق گلاوٹھی کے سلسلہ میں لٹریچر ابھی تک نہیں پایا۔ جو کچھ دستیاب ہو جائیگا انشاء اللہ بھیجنے کی کوشش کرونگا۔ کراچی میں ایک صاحب کے پاس مولانا ناطق گلاوٹھی کا دیوان ہے۔ انکے نام ایک عزیز سے خط لکھوایا ہوں جو اس خط کے ہمراہ حاضر خدمت ہے۔ جن صاحب کو ناطق گلاوٹھی کے لٹریچر کی ضرورت ہے انھیں دے دیجیے تاکہ وہ ان صاحب سے مل کر کتاب حاصل کر سکیں۔ آپکی دعاؤں سے میری طبیعت قدرے بہتر ہے۔ مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔ باقی حالات قابل شکر ہیں فقط

آپکا طالب دعا و گدا
محفوظ الرحمن

حضور والا! قاضی صاحب (مولانا رضا حسین صاحب مرحوم) کا خط حاضر خدمت ہے۔ آپ کو دعا دی ہیں اور اسکے علاوہ آپکی اصلاح ... انکی درخواست ہے۔ حضور والا دعا فرمائیں ... طبیعت ... اللہ ... عرض ہے۔

حضور والا! ایک خط حاضر خدمت ہے جس کے ذریعہ سے دیوانِ ناطق وہیں
کراچی پاکستان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ مولانا ناطق کی سوانح
حیات بڑی تفصیل سے اس دیوان میں شامل ہے۔ دیوانِ ناطق دستیاب نہیں
ہو سکا ہے۔ معذرت خواہ ہوں۔ محترم جناب شرف الدین ساحل صاحب فرماتے ہیں کہ
انکی کتاب "ناگپور میں اردو" جو حضور والا کے پاس ہے۔ اسمیں مولانا ناطق کے بارے
بہت کچھ معلومات موجود ہیں۔ اسکے علاوہ اور کس قسم کی معلومات درکار
ہیں تحریر فرمائیں۔ میں انشاء اللہ مہیا کرنے کی کوشش کرونگا۔ ڈاکٹر قدوسی صاحب کا
مولانا ناطق پر ایک مضمون حاضر خدمت ہے۔ وہ ایک رسالہ خدمت اقدس میں بھیج رہے
ہیں جس میں بابا تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ پر ان کا ایک مضمون شامل ہے۔

ڈاکٹر الیاس قدوسی صاحب جو کہ ڈاکٹر قدوسی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں آثار قدیمہ ناگپور کے بڑے افسر ہیں خدمت اقدس میں سلام عرض کرتے ہیں۔ انہوں نے صوبہ خاندیش [illegible] ڈگری ملی ہے اس موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ہے۔

فقط
محفوظ الرحمن

حضور والا! غالباً ۳۰ مئی کو ایک خط بذریعہ ڈاک ارسال خدمت کیا تھا۔ اس
لفافے میں ایک خط حضرت مفتی وکیل سید ریاض الدین احمد صاحب کا بھی تھا۔ اسکی
لفافے اور کارڈ پر لگانے کے لیے ٹکٹ روانہ کیا تھا جو لفافوں کارڈوں
پر نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے۔ وہ خط ملا ہوگا آپکو نہیں
ملا۔ اسلیے خط لفافے اور کارڈ بھیج رہا ہوں۔

جناب شرف الدین صاحب نے ایک نئی کتاب اور بھیجی ہے جو حاضر خدمت ہے۔ اسکے بارے میں اپنے مشورے سے نوازیں۔
ساحل صاحب خدمت اقدس میں سلام عرض کرتے ہیں۔
عبدالرشید صاحب نے عطر کا تحفہ پیش کیا اور خدمت اقدس میں سلام عرض کرتے ہیں۔ ایک خط بھی
ارسال خدمت ہے۔

Marfat.com

۲۸۶

حامداً و مصلیاً

ناگپور
۱۶ر جون ۹۷

مکرمی و معظمی حضرت قبلہ پیر و مرشد مد ظلہ العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور والا کے دو نوازش نامے ایک ساتھ ملے۔ اپنی خوشی کا اظہار الفاظ میں نہیں کر سکتا۔ آپ کس قدر شفقت فرماتے ہیں اس ناکارہ انسان پر۔ حضور کی نوازش اس عاجز کے حال پر بے حد و حساب ہے۔ خطوط نہ آنے سے بڑا فکر مند تھا۔ اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہیں۔ آپکی نقاہت اور کمزوری کی خبروں سے بڑی تشویش ہے۔ اللہ آپکا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے آمین۔ آپکی صحت اور تندرستی کے لیے ناچیز خوب دعائیں کر رہا ہوں۔ عبدالحی صاحب کو میں لفافے سپرد ڈاک کر رہا تھا۔ افسوس نہیں کیا۔ حضور والا کو زحمت (تکلیف) ہوئی۔ معذرت خواہ ہوں۔ ۱۶ مئی اور ۳۰ مئی کے لکھے ہوئے خطوط اب تک خدمت اقدس میں پہنچ گئے ہونگے۔ آخری خط میں چند خطوط اور لفافے ٹکٹ لگا کر بھجوایا تھا یہاں ہندوستان میں پہلی جون سے کارڈ لفافوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ کارڈ ۲۵ پیسے سے اٹھنی، اِنلینڈ لفافہ ایک روپیہ۔ اور لفافہ ۲ روپیہ کا ہو گیا ہے۔ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اسلئے ضروری ٹکٹیں بھجوا رہا ہوں۔ اگر مل گئے ہوں تو تحریر فرمائیں۔ جلد بھجوانے کی کوشش کرونگا۔ مجھے یہاں معلوم ہو گیا تھا کہ جناب حافظ منیر احمد کا لڑکا [illegible] کی شادی ۶ جون کو ہو گئی اور ولیمہ ۸ جون کو ہوا۔ یہ خوشی آپ کو اور آپکے والدین کو مبارک ہو۔ شادی حضرت قبلہ والا حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی کے ساتھ ہوا ہے اللہ مبارک کرے اس سے بڑھکر بہتر رشتہ کیا ہو سکتا تھا۔ کاش یہ عاجز شریک محفل رہتا۔

(۲)

مجھے وہ خط نہیں ملا جسمیں حضرت شاہ سید ریاض الدین احمد صاحب کا خط شامل ہے۔ مولوی حسین احمد کی صاحبزادی کے لیے بھیجا تعویز کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بھی نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے دیر سے موصول ہو۔ آپ مناسب سمجھیں تو دوبارہ تعویز بھجوا دیجئے۔ ایک تعویز اور بھجوائیں۔ حمیدہ بیگم (زوجہ محمد صادق) کی بھانجی کی لڑکی (منیر فاطمہ ایم اے بی ایڈ جو ہیں الحسن ہائی اسکول میں انگریزی پڑھاتی ہیں) ان کے سلسلہ میں کئی بار حضور والا سے دعا کی درخواست کر چکا ہوں۔ اولاد نہ ہونے سے بہت پریشان ہیں شادی کو پانچ سات سال ہو گئے ایک صاحب ڈاکٹر اور نام کے پیر تھی سے آپ سے ملنے آئے تھے۔ انکی والدہ [illegible] مرحوم کی بھتیجی ہیں۔ وہ اور انکے شوہر دونوں بیمار رہتے ہیں۔ ذکر اذکار و رکعات کرتے ہیں۔ ابھی خاص علاج ہے۔ والدین کے ساتھ انکا سلوک مناسب نہیں ہے۔ حضور والا انکی بچی کے لیے انکے حق میں بہتر دعا فرمائیں۔ آپکی عزیزہ فاطمہ جو اپنے خاندان کے ساتھ [illegible] ہے حضرت اقدس [illegible] میں B.Ed میں اسکا داخلہ ہو گیا ہے جانے کی اجازت [illegible] دعا فرمائیں کہ وہ B.Ed ہو جائیں تاکہ انھیں بہتر ملازمت مل سکے اور شوہر کی نااہلی کی وجہ سے جو نقصان پہنچ رہے ہیں اسکی تلافی ہو سکے۔ اسکی بچی اللہ کے فضل سے بڑی حسین و جمیل ہے مگر طبیعت بہت اداس رہتی ہے۔ حضور والا سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ عاجز [illegible] گردش ایام [illegible] حضور والا کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ دعا فرمائیں کہ صحت و عافیت کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو۔ کوئی [illegible] نہیں ہو رہی ہے۔ باقی ماشاءاللہ قابل شکر ہیں۔ فقط آپکا حلقہ بگوش [illegible] عبدالرحیم صاحب روانہ ہو چکے ہونگے حضرت قبلہ والا حسین [illegible] محفوظ الرحمن

محوی صدیقی

۷۸۶

Ref: 2052

از- کوچہ پورہ - بھوپال ۱

15-2-67

جناب محترم سلام مسنون - امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا

تقریباً ۲ سال پہلے آپکا عنایت نامہ ملا تھا - سخت افسوس ہے کہ جواب جلد نہ لکھوا سکا - اس طویل عرصے میں میں بہت پریشانیوں اور بیماریوں میں رہا - براہ کرم زحمت نہ ہو تو کبھی کبھی خط لکھیے - اور اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہیے - جی ہاں! دیوان ابجدی کئی سال پہلے مدراس یونیورسٹی سے شائع ہو چکا ہے اور کئی کتابیں بھی - اس عرصے میں آپکی جو تصانیف شائع ہوئی ہوں براہ کرم ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیے -

آپکا مخلص

محوی صدیقی

محوی صدیقی ، مدراس میں اردو کے پروفیسر تھے - میں نے انھیں لکھا تھا کہ دیوان ابجدی وہاں شائع تو نہیں ہوا -

محمد ابراہیم مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد ابراهیم المجددی
ابن عمر عفی الله عنه

تاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۳۵۲
۷ ربیع الثانی ۱۳۹۳

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم
وعلی اله وصحبه ذ والفضل العظیم

محب محترم وبرادر گرامی دگتور پروفیسور غلام مصطفی صاحب السلام علیکم !

تعزیت نامه تان که از حسن ارتباط اسلامی نسبت وفات حضرت مخدوم صدر المشایخ فضل عثمان مجددی رحمت الله علیه فرستاده بودند رسید من وهمه فامیل مجددی از اظهار همدردی که در این حادثه الماك با ما نموده اید از شما امتنان مینمایم واز بارگاه حضرت خداوند جل شانه برای تان سعادت را تمنا میکنم . البته فقدان برادر بزرگوارم رحمت الله علیه بمن حادثه بزرگ است . اما از ته دل بقضائی اوتعالی تسلیم بوده برای حضرت صاحب مرحوم طلب غفران نموده بهمه دوستان که در این حادثه با ما غم شریکی نموده اند یاد از نیك میخواهیم در خاتمه تمنیات خود وهمه فامیل مجددی را بشما تقدیم میکنم

والسلام علیکم وعلی
من اتبع الهدی

کابل کے بزرگ اور میرے کرم فرما تھے

Marfat.com

صوفی محمد احمد

کراچی 8 اپریل

مخدومی و مکرمی

السلام علیکم:۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔
آپ کی علالت کی خبر سُن کر بھی افسوس ہوا کہ آپ جلسہ میں
شامل نہ ہو سکے۔ یہ عاجز بدستور بیمار رہے۔ بیت الخلاء
تک بھی آسانی سے نہیں جا سکتا۔ دمہ کا عارضہ بھی ہو گیا ہے۔
صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ دوسرے عرض یہ ہے کہ میرے ماموں
صاحب کا لڑکا محمد جعفر جو مجذوب تھا وہ بروز پیر
مورخہ ۷ اپریل کو حجام کے ساتھ اُس کی دکان پر گیا تھا۔ حجام
نے ~~راستے~~ واپسی پر راستے میں اُس کو چھوڑ دیا۔ وہ اب تک گھر
نہیں پہنچا۔ آج تقریباً ۱۱ گیارہ روز ہو گئے ہیں اسکا فوٹو
جمعہ کے اخبار مورخہ ۱۱ اپریل جنگ میں بھی نکلوایا ہے۔
ایک فوٹو آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں مہربانی سے روز
بعد دوستوں کو اور دوسرے آنے جانے والے احباب کو یہ فوٹو
دکھا دیجیئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ حیدرآباد کی بس میں بیٹھ
گیا ہو اور بس والوں نے اُسے حیدرآباد میں اتار دیا ہو

حضرت صوفی محمد احمد صاحب ایم اے، بی ٹی ہمارے حضرت شاہ زوّار حسین صاحب علیہ الرحمۃ کے پہلے خلیفہ تھے۔ اُن کا بڑا فیض جاری رہا۔

Marfat.com

یہاں پر تو تلاش کرتے کرتے تھک چکے ہیں۔ اس کی بیوہ والدہ اور بھائی بہنوں کا برا حال ہے۔ عمر تقریباً ۲۶ برس ہے اور داڑھی آئی ہوئی ہے۔ بولنا بالکل نہیں جانتا۔ کھانے کیلئے کچھ دے دیا تو کھا لیتا ہے ورنہ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بھوک کی شدت میں کوئی نیچے کی پڑی ہوئی چیز کھا لے۔ رفع حاجت سے پہلے پاجامہ کو اتار دیتا ہے لیکن پھر پہنتا نہیں جب تک کہ دوسرا نہ پہنا دے۔ اب غالباً وہ قمیض ہی قمیض میں ہوگا پاجامہ پہنے ہوئے نہیں ہوگا اگر کسی نے نہیں پہنایا ہے باقی حالات حمد کے لائق ہیں۔ قبلہ غیاث صاحب ابھی خیرپور ٹامی والی میں ہیں غالباً اپریل کے آخر میں تشریف لائیں گے۔

بچوں کو دعا و پیار۔

والسلام

خادم محمد احمد

103-J/2

پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس

کراچی نمبر 29

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم — محمد اسماعیل پانی پتی — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حالی پبلک لائبریری

بلڈنگ نمبر ۱۸، رام گلی نمبر ۳ ٭ لاہور

مورخہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ — نمبر ۸۸

حضرت محترم جناب ڈاکٹر صاحب — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے اپنے دوست فاضل زبیری صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آں محترم نے "حالی کا ذہنی ارتقا" کے نام سے ایک قابلِ قدر کتاب لکھی ہے۔ میں ۱۹۲۴ء سے مولانا حالی کے متعلق ریسرچ کر رہا ہوں۔ اس دوران میں کئی کتابیں اور متعدد مضامین اس موضوع پر لکھ چکا ہوں۔ ایک مضمون حال میں رسالہ "صحیفہ" کے لیے لکھا ہے جو ان شاء اللہ اس کی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ اس کا عنوان ہے "مولانا حالی کی غیر مطبوعہ اور نایاب تصانیف"۔ میں بہت ممنون ہوں گا اگر آں محترم اپنی قابلِ قدر تالیف کا ایک نسخہ مجھے مرحمت فرما سکیں۔ جس کے مطالعے سے میری معلومات میں یقیناً بیش از بیش اضافہ ہوگا۔ فاضل صاحب نے آپ کی ایک اور کتاب "علمی نقوش" کے متعلق بھی لکھا ہے۔ اگر وہ بھی آں محترم عنایت فرما سکیں تو میں اس کے لیے بھی نہایت شکر گزار ہوں گا۔ والسلام مع الاکرام

مخلص۔ (شیخ) محمد اسماعیل پانی پتی

مہتمم لائبریری

قاری محمد اظہر صدیقی

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۶۸ء

دو شنبہ

۷۸۶

محب محترم جناب قاری صاحب زادت الطافکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بفضلہ تعالیٰ خیریت دارم و خواہم۔
آپکا عنایت نامہ بہت عرصے کے بعد وصول ہوا۔ خیریت معلوم ہو کر
اس قدر مسرت ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔
کافی وقت ہو گیا ہے - گفتنی [illegible] فی الحال مختصر لکھتا ہوں۔
میں نے پرسوں ۲۰ جنوری [illegible] ہفتہ بجانب قاری فتح محمد صاحب
کے نام کتابوں کا پارسل رجسٹرڈ بھیجا ہے۔ آپکے نام کشف اللثام [illegible]
مقدمہ جزریہ و تحفۃ الاطفال [illegible] ضیاء الاقوال شرح تحفۃ الاطفال
ایک ایک نسخہ رکھ دیا ہے - ہر ایک پر آپکا اسم گرامی لکھ دیا ہے - میں نے
لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی صاحب حیدرآباد یا سندھ جانے والے ہوں تو
یہ رسائل بھیج دیئے جائیں - اگر آپکے یہاں سے کوئی صاحب کراچی جانے والے
ہوں تو منگا لیجئے اور میرے خط کا حوالہ دیجئے۔ پتہ یہ ہے دارالعلوم
نانک واڑہ کراچی ۲ - تقسیم کے بعد کرنول، بنگلور اس کے علاقے

قاری محمد اظہر صدیقی ہمارے بزرگ استاد حضرت قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادیؒ کے خاص شاگرد تھے۔ بہت بڑے فاضل تھے۔ حیدرآباد دکن میں بہت عرصہ تک رہے پھر مدراس چلے گئے۔

Marfat.com

میں نہیں رہے بلکہ (آندھرا پردیش) میں آگئے ہیں میں حیدرآباد میں ہے۔
فی الحال اس کا جواب مندرجہ ذیل پتہ ارسال فرمایئے۔ میں جہاں بھی رہوں
مجھے سے پہونچ جائے گا۔ باقی حالات آئندہ لکھوں گا۔ فقط والسلام

محمد اظہر صدیقی کرنولی عفی عنہ

معرفت قاری عبدالکریم صاحب تنویر ٹیلرنگ شاپ
نزد ہندوستان ہوٹل بس اسٹانڈ کرنول
Kurnool (A.P.)

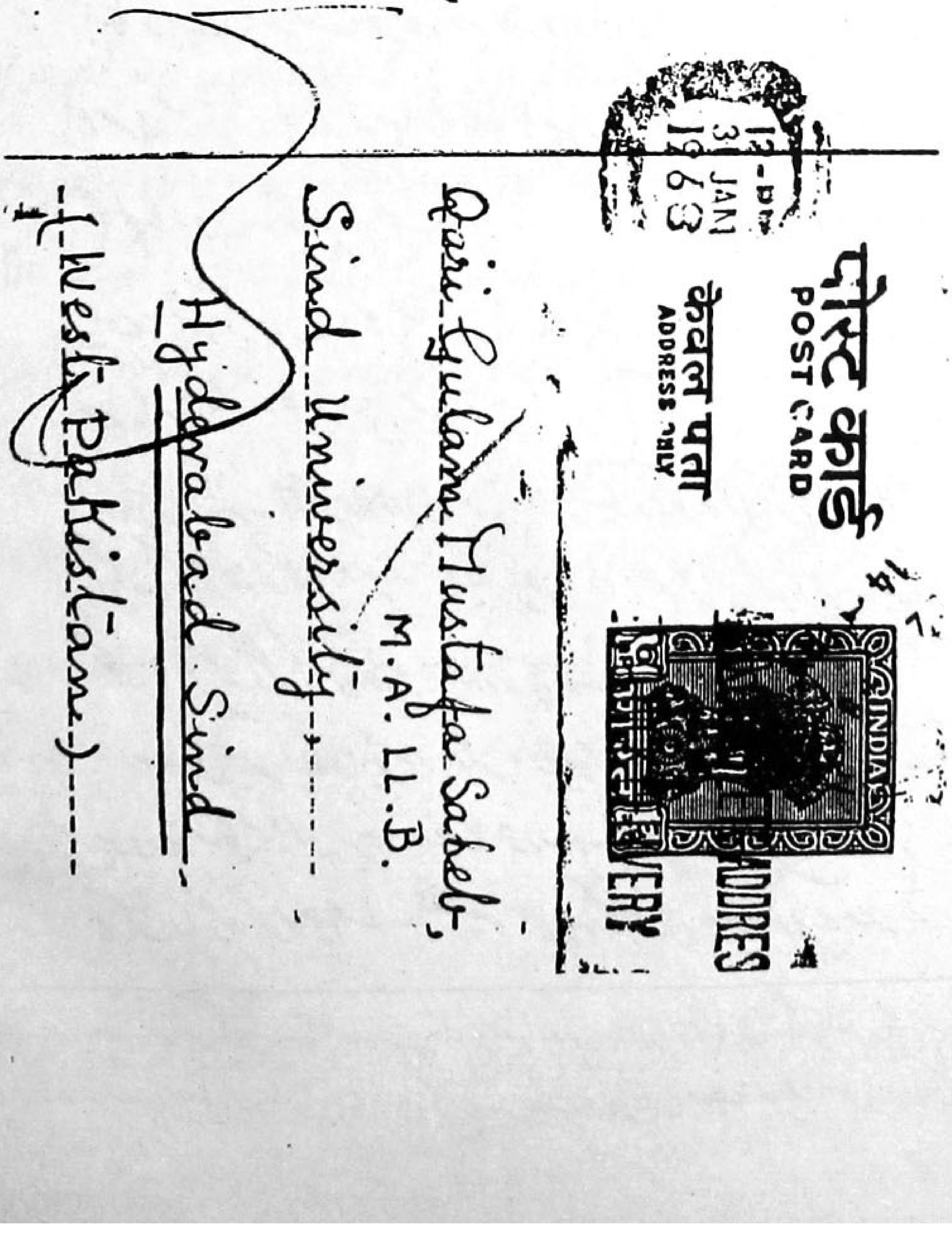

حاجی محمد اعلیٰ

از محمد اعلیٰ

1.3.57

۷۸۶

حامداً و مصلیاً

قبلہ محترم مخدوم و مکرم حضرت ڈاکٹر صاحب دام مجدکم و عافیتکم

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بفضلہ تعالیٰ یہاں سب طرح خیریت ہے اور آپ سب حضرات کی خیر و عافیت بدرگاہ رب العزت نیک خواہاں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ حضرت والا کے گرامی نامے سے بخار و عزیزی کی شکایت کا حال معلوم ہو کر بہت فکر و تردد تھا لیکن ابھی ابھی محترم حاجی صاحب بیکری والے سے خیر و عافیت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم حضرت والا کو مع متعلقین صحت و عافیت سے رکھے آمین۔ محترم حاجی صاحب نے ہم کو بھی حضرت والا کے بھیجے ہوئے عنایت نامے۔ جزاکم اللہ

حضرت والا کے گرامی نامے سے مبارک خوابوں اور مبارک زیارتوں کا حال معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ حضرت والا کی یہ چیز خصوصاً اور تمام باتیں عموماً قابل رشک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دعائیں ہیں کہ حضرت والا کو درجات عالیہ میں مزید ترقی عطا فرمائے آمین اور آپ سب حضرات کے طفیل میں اس عاجز کا بھی خاتمہ بخیر کرے ثم آمین ویسے اس عاجز کو یہی فخر کیا کم ہے کہ آپ جیسے بزرگ اس ناکارہ و نالائق پر انتہائی مہربانی رکھتے ہیں۔

یہ عاجز محترم مولانا سلیم صاحب کی خدمت میں اگلے دن چھوہارے پیش کر آیا تھا۔ امید ہے کہ محترم موصوف نے خود بھی حضرت والا کی خدمت میں عرض کر دیا ہوگا۔ محترم موصوف سے دوسرے معاملات پر بھی گفتگو ہوئی بالآخر یہی طے پایا کہ اس مرتبہ جب بھی حضرت تشریف لائیں تو مفصل گفتگو کریں گے۔ باقی سب طرح خیریت ہے۔

قبلہ والدین ماجدین و برادران سلمہم اور جملہ متعلقین و اہل خانہ کی جانب سے حضرت والا کی خدمت میں اور اندرون خانہ بھی سلام مسنون عرض ہے۔ عزیزان سلمہم کو بہت بہت دعائیں۔ امید ہے کہ محترم بھابی جی اب بالکل صحتیاب ہو گئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آں محترمہ کو بھی صحت عطا فرمائے آمین فقط والسلام

طالب دعا

راقم محمد اعلیٰ عفی عنہ

Marfat.com

۲۸۶

حامداً و مصلیاً

مخدومی و محترمی جناب ڈاکٹر صاحب دام فضلکم و زاد عرفانکم

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بفضلہ تعالیٰ یہاں سب طرح خیریت ہے اور آپ سب صاحبان کی خیر و عافیت بدرگاہ رب العزت نیک خواہاں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ جناب والا کا گرامی نامہ باعث مسرت ہوا۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت سفر سے واپسی ہو گئی ہوگی اور ان شاء اللہ تعالیٰ سفر میں کامیاب و مبارک رہا ہوگا۔ کل یکم جنوری کو حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی تیزگام سے ہفتہ عشرہ کیلئے کمبا دیور شریف لے جا رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ بردرگاہ عالم بخیر و عافیت واپس لائے اور سفر کامیاب رہے آمین

طباعت کیلئے کسی درجہ کوشاں ہوں لیکن پریس والے برابر تاخیر کئے جا رہے ہیں موٹے کاغذ کا ٹائیٹل لگانے کا ارادہ ہے کاغذ کی تلاش ہے ابھی تک صحیح نہیں مل سکا۔ یہ مزید تحریر فرمائیں کہ فی الحال کسقدر مجلد کتابیں درکار ہیں۔ اگر سو دو سو جلدیں مجلد کرالی جائیں تو آسانی ہوگی پھر بعد میں مجلد ہوتی رہیں گی یا فی الحال ہی پانچسو جلدیں مجلد کرالی جائیں بس اس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں

امید ہے کہ اب جناب کا مزاج گرامی اچھا ہوگا اللہ سب میں قریب سے صحت بخشے قبلہ والدین ماجدین اور برادران سلمہم اور جملہ متعلقین کی جانب سے جناب کی خدمت میں بعد ادب آداب خانہ میں سب سے سلام عرض ہے۔ عزیزان سلمہم کو بہت بہت دعائیں۔ فقط والسلام

احقر محمد اعلیٰ عفی عنہ

۳۱ دسمبر ۶۶ء

باسمہٖ سبحانہٗ حامداً ومصلیاً

مخدومی و محترمی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دام ظلکم و مد فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گرامی نامہ موصول ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں سب خیریت سے ہیں اور حضرت کی خیر و عافیت [خدمت] مع متعلقین بدرگاہ رب العزت نیک مطلوب القلوب۔ عاجز جواب لکھنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ آج محترم صاحب تشریف لے آئے۔ دوران گفتگو فرمایا کہ خط لکھ دو میں لیجاؤں گا۔

عزیزم [illegible] احمد سلمہ کی تشریف آوری معلوم ہوا حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے یہ سفر بخیر و خوبی انجام فرمائے اور دونوں بھائیوں بلکہ جملہ حجاج کرام کا حج مقبول و مبرور فرمائے آمین۔ حضرت کی خدمت میں بھی مبارکباد (عاجز کی جانب سے مبارکباد اور دعا کی درخواست ہے۔)

عرض ہے کہ حضرت سے [illegible] ہوتے [illegible] ذوق و شوق سے اس سعادت کو حاصل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ [illegible] جس طرح حضرت فرمائیں گے انشاء اللہ [illegible] ہو جائیں گے۔ [illegible] زیادہ کیا عرض کروں

جملہ متعلقین و احباب کی خدمات میں سلام مسنون [illegible] عرض ہے۔ والسلام

طالب دعا

احقر محمد [illegible]

۲۸/[illegible]

یہ ہمارے حضرت شاہ زوار حسین صاحب علیہ الرحمہ کے بہت قریبی اور ہم راز دوست اور خلیفہ ہیں۔ حضرت صاحب کی تمام کتابیں آپ ہی نے کتابت فرمائی ہیں۔

Marfat.com

باسمہٖ حامداً و مصلیاً

مخدومی و محترمی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب، دام ظلکم و مد فیوضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ امید ہے کہ حضور مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ سب سے پہلے عزیزم حافظ بشیر احمد کے اور ان کے بھائی کے کعبہ حج کی سعادت پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں، امید ہے کہ دونوں بھائی بخیر و عافیت واپس پہنچ گئے ہوں گے۔ بعد ازاں عید قربان کی مبارکباد بھی عرض ہے۔

عریضہ تاخیر سے لکھنے پر شرمندہ ہوں لیکن کیا کروں یہاں حیدرآباد اور کراچی کے حالات کا اسقدر خراب اثر دل و دماغ پر پڑا ہے کہ اعضاء بے حس ہو کر رہ گئے۔ کانوں کی سماعت برائے نام رہ گئی ہے۔ مناسب درجے علاج کر رہا ہوں لیکن جب تک اصل سبب دور نہ ہو علاج سے کیا فائدہ۔ بہرحال کوئی فکر و پریشانی کی بات نہیں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

یہ سب ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔ اس کے باوجود بہتر اصلاح اندر کی رجوع الی اللہ نہیں، افسوس صد افسوس

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی حضور میں دعا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں جو برائیاں آگئی ہیں وہ دور فرما کر ان کو نیکیوں سے آراستہ فرما دے اور ان کے صدقے میں ہمارے اندر بھی جو برائیاں ہیں وہ دور فرما کر نیکیوں کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرما۔ آمین۔ اور جو قومیں مسلمانوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں ان کو یا تو اصلاح فرما کر مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرما ورنہ ان کو تباہ و برباد کر دے ثم آمین۔ حضور کی خدمت میں حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے۔

جملہ متعلقین و احباب کی خدمات میں سلام مسنون اور دعائیں۔ فقط والسلام

طالب دعا

احقر محمد اعلی عفی عنہ

۲۹ مئی

۴۸۶

حامداً و مصلیاً

حضرت مخدومی مکرمی و محترمی قبلہ ڈاکٹر صاحب دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ گرامی نامہ موصول ہو کر باعث صد مسرت و اطمینان ہوا ۔ لاہور اور سکھر کے پروگراموں کا علم ہوا ۔ شکر ہے کہ سفر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ۔ سنگھڑ کے پروگرام کا کیا رہا ۔ ہمیں تو کراچی کے پروگرام کا انتظار رہتا ہے اب دیکھیں کب تک حضور تشریف لاتے ہیں ؟ قبلہ حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کی تشریف آوری کا بھی انتظار رہے ابھی کوئی اطلاع تو نہیں آئی اپنے طور پر ہی انتظار رہے ۔ اگر حضور کے پاس کوئی گرامی نامہ آیا ہو تو مطلع فرمائیں ۔

محترم عبد الجبار صاحب نے نماز کی پابندی کا وعدہ کیا ہے اور تسبیحات لکھوالی ہیں تاکہ وہ بھی باقاعدہ پڑھ سکیں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پابندی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

محترم عزیز محمد صاحب واقعی مخلص اور بہت خوش دل ہیں ۔ انھوں نے حسب وعدہ ملاقات کی اور جواب مطلع کیا ۔ خیال تھا کہ حضور بذریعہ خط یا ملاقات مزید فرمادیں گے تو اور اچھا ہے اسی لئے حضور کی یاد زیادہ ہو رہی ہے ۔ اس عاجز نے فون بھی کیا ویسے بھی دفتر بھی گیا لیکن صرف ایک مرتبہ کے بعد ملاقات نہیں ہوئی ۔ بہرحال مزید کوشش کروں گا ۔

تسبیح اور کھجوریں بوجہ ملاقات نہ ہونے کے نہیں پہنچا سکا اب خیال ہے کہ بھیج دی جائیں ۔

محترم نفیس خلیل صاحب سے تقاضا کر رکھا ہوں وہ کتاب آجائے تو شروع کردوں ۔ آجکل کام بھی کوئی خاص نہیں ہے کل محترم زین الدین صاحب سے ضیاء القلوب بھی لایا ہوں تاکہ وہ بھی تیار کرلوں ۔ دیکھا تو اس میں تین رسالے ہیں ۔ ضیاء القلوب¹ سراج القلوب² ۔ تحفۃ المہتدی³ ۔ اگر فرمائیں تو تینوں کو حسب سابق چھپوالیں ۴۸ صفحات میں آجائیں گے ۔ رائے عالی سے مطلع فرمائیں ۔

محترم شعور احمد صاحب سے دو تین دن ہوئے کہ حساب کیا تھا تو -/329 روپے زاید تو حضور کے حساب ان کی طرف نکلے ہیں جبکہ جلد سازی کے روپے بھی ان کو خود ادا کرنے چاہئیں ۔ اور جلد سازی کے -/121 بھی ہم دیدیں تو پورے ساڑھے چار سو روپے ان کی طرف ہو جائیں گے ۔ اور عمدۃ السلوک جو ان کی معرفت چھپوائی تھی اس کے حساب بھی ان کی طرف -/8/198 زائد پہنچے ہوتے ہیں ۔ باقی جس طرح حضور ارشاد فرمائیں باعث سعادت ہے ۔ دو سو روپے محترم حمید احمد صاحب کی طرف بھی ہیں ۔

گذشتہ اتوار و پیر کی چھٹیوں میں برادران سمیت کا حاضر خدمت ہونے کا ارادہ تھا لیکن سوء اتفاق کہ بچوں کو شدید بخار آ گیا اور بالآخر ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔

باقی سب حالات لائق حمد ہیں۔ مزید دعاؤں کا محتاج ہوں۔ محترمہ والدہ صاحبہ قبلہ والد صاحب اور برادران کی جانب سے سلام مسنون عرض ہے۔ اہل خانہ اور جملہ متعلقین کی خدمات میں سلام مسنون اور عزیزان سراج احمد سلمہ و حافظ صاحب [illegible] ظفر احمد صاحب سلمہ کو بہت بہت دعائیں۔ محترم احمد صاحب اور جماعت کے دیگر احباب کی خدمات میں بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام

خورد میاں کی جانب سے بھی سلام مسنون

طالب دعا

خاک راہ حقیر محمد اعلیٰ عفی عنہٗ

۱۸ / ...

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ و تعالیٰ

مخدومی و محترمی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دام ظلکم و مدفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ موصول۔ خیریت حالات کا علم ہو کر اطمینان ہوا

ممکن ہے کہ عاجز کا عریضہ بھی عزیز محترم حاجی سراج احمد سلمہ کی تشریف آوری سے پہلے تو ہی حضرت کو

موصول ہو۔ قبل ازیں جو گرامی نامہ جو حضرت نے تحریر فرمایا تھا وہ عاجز کو بسبب ڈاک کی

بدعنوانیوں کی نذر ہو گیا۔ امید ہے کہ اس دوران محترم بھائی سراج احمد صاحب کی اہلیہ کو صحت حاصل

ہو گئی ہو گی۔ گزشتہ عریضہ میں کتابیں "انعمت علیہم" دو عدد موصول ہو گئی تھیں ماشاء اللہ بہت عمدہ ہیں

مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وصول پانے لکھنا بھول گیا۔ اور عزیزان سلمہم کی حج کی مبارک باد بھی پیش خدمت ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے

آجکل ڈاکٹر غلام محمد صاحب مدظلہ کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ عاجز بھی اپنی کمزوری کی بنا پر ان کی

خدمت میں حاضر نہ ہو سکا بہرحال دعا گو ہوں کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ حضرت کو اور ان کو صحت و قوت عطا فرمائے آمین

حضرت کے گرامی نامہ کا خصوصی طور سے انتظار رہے گا اب کیا پروگرام رکھتے ہیں پتہ

عاجز کی جانب سے جملہ متعلقین و احباب کی خدمات میں سلام مسنون اور دعائیں۔ فقط والسلام

طالب دعا

احقر محمد اعلیٰ عفی عنہ

۱۰ مارچ ۹۷ء

Marfat.com

کراچی۔ حامداً و مصلیاً

مخدومی و مکرمی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دام ظلکم و بوفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج گرامی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ عاجز خیریت سے ہے اور آپ کی خیر و عافیت بارگاہ رب العزت سے نیک مطلوب۔ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے عزیزم میاں محمود سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی کی مبارکباد عرض ہے اگرچہ زبانی بھی مبارکباد عرض کر چکا ہوں لیکن ایسی مبارکباد کیلئے دل یہ چاہتا ہے کہ وہ زبانی عرض میں بھی بیان سے نہ آ سکے۔ بہرحال حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آپ سب حضرات کو مبارک فرمائے آمین اور آپ کی مزید خوشیاں دیکھنی نصیب فرمائے ثم آمین۔

امید ہے کہ باقی حالات بھی بخیر و خوبی انجام پا گئے ہوں گے اور آپ کو کسی ناخوشی کا موقع نہ آیا ہوگا۔ عاجز خود حاضر ہوتا لیکن اہلیہ کو اٹھنے بیٹھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ گھر میں کام بھی بہت مشکل سے انجام دیتی ہیں عاجز کو بھی ہاتھ بٹانا پڑتا ہے عزیزی ... سال کا بچہ آیا تھا میاں محمد نثار اللہ روزانہ دے جاتا ہے۔ خیر ... زیادہ کیا عرض کروں۔ عاجز کی جانب سے جملہ متعلقین خصوصاً برادرم سراج احمد صاحب اور مولانا میاں احمد خاں صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور مبارکباد عرض ہے

فقط والسلام

طالب دعا

احقر محمد اعلیٰ غفرلہٗ

۱۸ جون ۹۷ء

مخدومی و محترمی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دام ظلکم و مد فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ عاجز خیریت سے ہے اور حضرت کی خیروعافیت بدرگاہ ربّ العزت نیک مطلوب القلوب دیگر احوال یہ ہے کہ حضرت کا مکتوب گرامی موصول ہو گیا تھا لیکن بعض وجوہات کی بنا پر تاخیر در تاخیر ہوتی رہی۔ اول تو یہ کہ حضرت کے متوسلین میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ حضرت اپنے پوتوں کو حج پر رخصت کرتے وقت ضرور تشریف لائیں گے عاجز نے ان سے درخواست کی کہ آپ مجھے اطلاع دے دیں تو اچھا ہے لیکن وہ آج تک تشریف نہ لائے۔ دوم یہ کہ پروفیسر فاروق صاحب عاجز کے برادر نسبتی نے مکان میں سفیدی کرنے والوں کو بھیج دیا اور انھوں نے عید الاضحیٰ سے ایک دن قبل کام مکمل کیا اور درمیاں میں ناغہ بھی کیا جسکی وجہ سے عاجز بہت مصروف رہا اور سخت تکان کا باعث ہوا جسکا اثر ابھی تک باقی ہے بہرحال دنیا میں رہتے ہوئے یہ الجھنیں دور نہیں ہو سکتیں۔

امید ہے کہ عزیزان حافظ مولانا منیر احمد صاحب اور عزیزم حاجی نذیر احمد صاحب بخیر و عافیت حج سے فارغ ہو گئے ہوں گے ۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ان کا حج مقبول فرمائے آمین اور ان کو مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے ثم آمین حضرت کی خدمت میں اور برادرم سراج احمد سلمہ کی خدمت میں بہت بہت مبارک باد عرض ہے۔ کیا عرض کروں عمر کے تقاضے کی بنا پر کمزوری بڑھ رہی ہے کہیں آنے جانے کی ہمت نہیں

Marfat.com

کی خدمت میں عرض کر دیا ہو گا محترم موصوف سے دوسرے معاملات پر بھی گفتگو ہوئی بالاخر یہی طے پایا کہ اس مرتبہ جب بھی حضرت تشریف لائیں تو مفصل گفتگو کریں گے۔ باقی سب طرح خیریت ہے۔

قبلہ والدین ماجدین و برادران سلمہم اور جملہ متعلقین و اہل خانہ کی جانب سے حضرت والا کی خدمت میں اور اندرون خانہ بھی سلام مسنون عرض ہے ۔ عزیزان سلمہم کو بہت بہت دعائیں امید ہے کہ محترم بھائی صاحب اب بالکل صحت یاب ہوں گے اللہ تعالیٰ ان موصوف کو بھی صحت عطا فرمائے۔آمین فقط والسلام ۔

طالب دعا

احقر

محمد اعلیٰ عفی عنہ

Marfat.com

VICE-CHANCELLOR

SENATE HALL
LAHORE
(PAKISTAN)

O/1140/V.C

October 26, 1955.

My dear Ghulam Mustafa,

Your name has been suggested to me by Dr. S.M. Abdullah, Principal, Oriental College, Lahore, for a post of Urdu and Pakistan Studies in the University of Malaya. The terms of the post are as follows:-

(i) The incumbent will have the status of a Class I Officer of the Central Services for the period he holds this post.

(ii) The pay and allowances, including cost of living allowance, expatriation allowance, will come to an amount approximately equivalent to Pak. rupees 1,450/- p.m. The Professor will also be entitled to 1st Class rail/sea/air passage (whichever is cheaper) for himself and each adult member of his family (if the family accompanies him or joins him later) from his place of residence in Pakistan to place of duty in Malaya and back at the expiry of his appointment in Malaya.

The post will be filled for one year in the first instance.

The qualifications required are given below:-

(i) A good M.A. Degree in Urdu from a Pakistan or Indian University;

(ii) original research work in Urdu and capacity to undertake research on topics of common interest to Malaya and Pakistan;

(iii) a Research Degree will be preferred;

(iv) should be able to lecture to Graduate and Post-Graduate students on Cultural heritage of Pakistan and should have sufficient experience of teaching of Degree and Post-Graduate classes. Government servants are also eligible to apply for the post.

I shall be grateful if you will kindly let me know if you are prepared to accept this post on the terms and conditions stated above. If so, I shall be grateful if you kindly send me a complete statement of your qualifications and experience.

Yours sincerely,

M. Afzal Husain

(M. Afzal Husain)

Dr. Ghulam Mustafa, Ph.D.,
Urdu College,
Karachi.

پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال

آپ پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ فارسی کے صدر تھے۔ پروفیسر براؤن بھی فلاں کتاب میں ان کی قابلیت کے معترف نظر آتے ہیں۔ بڑے وسیع النظر فاضل اور بے نفس بزرگ تھے اور دین سے بہت شغف رکھتے تھے۔ آپ حافظ بھی تھے۔

اورینٹل کالج لاہور میں پرنسپل تھے۔ ۲۱ / مئی ۱۹۴۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرمایا۔

راحت الصدور ، ایران مع ساسانیاں ، خلاصۃ الاخبار وغیرہ ان کی مرتبہ کتابیں بہت مشہور ہیں

Marfat.com

اورینٹل کالج لاہور

۱۲/ ستمبر ۱۹۳۸ء

مجیّ۔ السلام علیکم

آپ کا ۱۴/ اگست کا خط ملا۔ جواب میں تاخیر اس لیے ہوئی کہ میں نے یہ خط کہیں احتیاط سے رکھا اور پھر بات ذہن سے اتر گئی۔ معافی چاہتا ہوں۔

سید حسن غزنوی پر کام کرنے کو میں بہت مستحسن سمجھتا ہوں لیکن مجھے خوف ہے کہ آپ کو ہندوستان میں رہ کر ان کے دیوان کے اچھے نسخے دستیاب نہیں ہوسکیں گے اور جہاں تک مجھے علم ہے یورپ کی لائبریریوں میں اس کے مستند اور قدیم نسخے موجود نہیں ہیں۔ ان کی زندگی کے حالات کا فراہم کرنا تو اور بھی دشوار ہوگا۔

میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ اگر آپ کسی فارسی شاعر پر تھیسس لکھنا چاہتے ہیں تو کسی ایسے شاعر کو لیجیے جو ہندوستانی ہو۔ اس پر آپ کو مواد باآسانی مل سکے گا۔ اپنے شاعروں میں طالب، آملی، اقدسی، کلیم، علی حزیں، میر لاہوری، بے دل، معنی وغیرہ ہیں۔ ان میں سے اب تک کسی پر کام نہیں ہوا بلکہ ان کے دیوان بھی طبع نہیں ہوئے۔ صائب پر پنجاب یونیورسٹی میں ایک شخص تھیسس دے چکا ہے لیکن اس کا دیوان شائع کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔

اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ سید حسن غزنوی کو میں اہمیت نہیں

Marfat.com

دیتا میں خود ان کا بڑا مداح ہوں لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر کام کرنے میں ایسی دشواریاں پیش آئیں گی جن کو زیر کرنا آسان نہ ہوگا۔ تھیسس کا مضمون معین کرنے کے بعد آپ جو امداد میرے امکان میں ہوگی بصد خوشی لے سکتے ہیں۔

والسلام

مخلص محمد اقبال

Marfat.com

شیخ محمد اکرام

۱- جی گلبرگ لاہور

۱۵ فروری

محترمی۔ مخدومی

سلام علیکم گرامی نامہ، امریکہ سے واپسی کے بعد ملا بے حد شکریہ

میں کل چند روز کے لیے دہلی جا رہا ہوں مفصل خط واپسی پر لکھوں گا۔

اس وقت یہ دو سطریں اس لیے لکھ رہا ہوں۔ کہ میں نے احمد ربانی صاحب کو ٹیلی فون کیا تھا انھوں نے کہا کہ کشف المحجوب کی ایک جلد آپ کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے یا بھیجی جا رہی ہے۔ اور وہ اس کی تصدیق کریں گے۔ پچھلے ناظم اعلیٰ صاحب سے مزید ایک ہزار روپیہ کا میرے اصرار پر تصفیہ ہوا تھا اور یہ روپیہ آپ کو پیش کرنے کی خاطر تھا۔ احمد ربانی صاحب نے کہا کہ وہ ابھی وصول نہیں ہوا۔ پہلی کو ملے گا۔ اور آپ کو بھجوانے کا انتظام ہو گا۔ اگر اس میں تاخیر ہو تو مجھے مطلع کرتے رہیں۔ میں یہاں کوشش کرتا رہوں گا۔

دیوان ہاشم کشمی والی تجویز کے متعلق پھر لکھوں گا۔

زیادہ ادب اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

نیازمند

محمد اکرام

مشہور مصنف تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو معاف فرمائے۔ آمین

Marfat.com

پروفیسر محمد اکرام الرحمن

وسکانسن (امریکہ)
تاریخ ۱۴ر دسمبر ۶۳ء

مکرم برادر محترم

سلام علیکم۔ بخیریت ہوں۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ آپکو اس سے پہلے خط نہ لکھ سکا۔ میری بے توجہی، لاپروائی یا مشغولیت کیوجہ سے نہیں بلکہ اس کے دو اسباب تھے۔ ستمبر تک تو کورس یونیورسٹی میں (Orientation Course) کرتا رہا کوئی خاص پروگرام نہ تھا نہ ایک جگہ کی مستقل رہائش، اکتوبر میں وسکانسن آگیا۔ ام ایس سی معاملہ لے لیا ہے کچھ اطمینان نصیب ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ مع بھابی صاحبہ کے ہندوستان تشریف لے گئے ہیں۔ بجائے اسکے آپکی خیریت معلوم کرنے سے رہ گیا۔ بہرحال حاجی حفظ الرحمٰن صاحب کو خط میں آپ کے متعلق تحریر فرما دیتے تھے کیونکہ آپ کے متعلق میں نے خاص طور سے تاکید کی تھی۔ پچھلے خط مجھے ملے یعنی وہ خط جو حفظ الرحمٰن صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ آپ ہندوستان میں کسی وجہ کی گڑبڑی کی بنا پر پریشان کر دئے گئے لیکن بعد میں نجات ملی اور آپ آگئے۔ پڑھکر اس سلسلہ میں مجھکو از حد تشویش پیدا ہوئی۔ اب کالج کھل گیا ہے غالباً آپ کالج [illegible] ہوگئے یہ سمجھ کر آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ ان شاء اللہ آئندہ اپنے متعلق تاخیر یا کوتاہی نہیں کرونگا۔ مجھے پہلے کی غلطی کا قطعی احساس ہے مجھے معاف فرمائیں گے۔ میرے تمام کورس اچھے چل رہے ہیں میں تقریباً تمام مضامین جنکی پاکستان میں ضرورت ہے۔ یہاں کا نظام تعلیم ہمارے یہاں سے بالکل [illegible] ابھی تک پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم و آپ کی دعا سے میں بہت اچھے کر رہا ہوں۔ امید کامل ہے کہ جون تک اپنا کورس پورا کرکے فارغ ہو جاؤنگا۔ آپ ایسی بزرگ ہستی کی دعاء نیک کی مجھے بے حد ضرورت ہے۔ [illegible] ہوں۔ غیر ملک، شکل، تہذیب، تمدن، طرز معاشرت بالکل الگ تھلگ ایسی حالت میں جب وطن یاد آتا ہے۔ آپ لوگ ایک ایک کرکے یاد آتے ہیں۔ آپکی محبت، شفقت، ہمدردی، لطف و کرم یاد کرتا ہوں۔ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ جب میں آپکو خط لکھ رہا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے آپ سے دلی و روحانی رشتہ قائم ہے اور آپ سے حد درجہ باتیں کر رہا ہوں۔ مجھے یہاں کھانے پینے کا آرام ہے۔ سردی شروع ہوگئی ہے۔ برف باری کے بادل چھا رہے ہیں۔ جواب کا انتہائی منتظر رہونگا۔

محمد اکرام الرحمن

پروفیسر محمد اکرام الرحمن اسلامیہ کالج کراچی میں جغرافیہ کے پروفیسر تھے۔ بہت خوش اخلاق اور نیک اطوار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات خوب بلند فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

از سرونج مدھیہ پردیش کپتان محمد الیاس خاں

۷ ستمبر ۱۹۵۷ء

عزیزم غلام مصطفےٰ خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ کہ یہاں سب بخیر و عافیت ہیں اور امید ہے کہ آپ مع عزیزان بخیر ہوں گے۔ آپ کا کارڈ محررہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء بروقت موصول ہوا لیکن کاشتکاری کے سلسلہ میں میرا زیادہ تر قیام دیہات میں رہا اس لیے جواب میں تاخیر ہوئی

حاجی نذیر احمد خاں صاحب کے انتقال کا حال معلوم ہو کر سخت افسوس ہوا مشیت سے چارہ کار نہیں ہے۔ خدا مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو بھی خدا صبر عطا کرے۔ آپ خود ہوشیار ہیں اس لیے آپ صبر کر سکیں۔ مرحوم کے اہل و عیال کہاں پر ہیں اور کتنے ہیں چچا عبدالمجید خاں صاحب کے بیٹے کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں حال و پتا بھی لکھیے چچی صاحبہ بھی کہاں ہیں۔ آپ اپنے بچیوں کا لکھیے کہ وہ کہاں ہیں کراچی ہیں یا حیدر آباد آ گئے میں کوشش کر رہا ہوں کہ آپ سے ملوں خدا وہ وقت لائے کہ آپ سے ملنا ہو سب کو اشتیاق ہے دیکھو خدا تعالیٰ یہاں آپ سے ملاقات کراتا ہے یا وہاں۔

جاورہ سے نعیم بھائی آئے تھے اور کچھ دن یہاں قیام کر کے واپس گئے باقی خیریت ہے سب کو درجہ بدرجہ دعا سلام کہدیجیے

آپ جو ہم کو کہہ گئے تھے اس کی کوئی نشانی تسبیح یا کوئی اور خاص چیز بھیجے تاکہ برکت اور نشانی رہے

فقط کپتان

محمد الیاس خان

Marfat.com

زیردیم — مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۲۶ء — مرسلہ محمد الیاس خان

بخدمت جناب شیخ صاحب سلمہ

بعد سلام علیک [illegible] اور فرد

آنجناب [illegible] خط [illegible]

آپ حالات سے آگاہ ہو [illegible] آپ نے [illegible] حالات معلوم

[illegible] اور [illegible] زبانی [illegible]

[illegible] کابل میں [illegible] گزشتہ [illegible]

ہے اور نام [illegible] قوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیسے [illegible] آنکھوں [illegible] اور

اوس [illegible] مسجد میں [illegible]

[illegible]

[illegible] یہ اللہ کا حکم [illegible]

[illegible] اوسکو اس میں [illegible] زندہ [illegible]

[illegible] زندہ [illegible] جواب دیا [illegible]

[illegible]

[illegible] اوسکو اس [illegible]

دیا [illegible] زمین میں دفن [illegible] آئندہ مفصل

[illegible] الاقدام [illegible]

محمد [illegible]

Marfat.com

از سرونج

۲۵ جولائی ۱۹۶۶ء

جناب بھائی صاحب السلام علیکم

امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے میں بھی یہاں پر خیریت سے ہوں۔ آپ کی یاد بہت ستاتی ہے۔ آپ کے کارڈ میں ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہوں جب تک دن میں دو بار ان کو نہیں دیکھ لیتا ہوں تسکین نہیں ہوتی۔ جب سے آپ کے خط آنا بند ہوئے ہیں دل بہت ہی پریشان ہے آپ اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میری زندگی بہت ہی مصروف ہے سب کاموں کے بعد پھر آپ کے بھتیجے بادشاہ میاں کی دیکھ بھال اور اس کے علاج کی پریشانیاں ہیں آپ بھی ان کے لیے دعا فرمائیے اور اپنے چھوٹے صاحب زادے سے بھی دعا فرمائیں آپ کی بھاوج صاحبہ کو ایک آنکھ سے بالکل نظر نہیں آتا ہے اور ایک آنکھ سے کم دکھتا ہے آپ ان کے لیے بھی دعا کریں اور جو بھی دوا مناسب جانیں وہ لکھیں میری بھاوج کو بہت بہت دعا میری جانب سے سب کو سلام اور دعا

فقط آپ کا بھائی

الیاس خاں

کپتان محمد الیاس خان میرے بڑے ماموں کپتان محمد ایاز خان مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ سُنا ہے کہ آخر وقت تک میرے خطوط اپنی جیب میں رکھے ہوئے تھے بہت عابد، زاہد اور خدا ترس تھے

٤٨٦

Sironj
26-10-67

عزیزی برادرم مصطفےٰ خان صاحب

آداب و خلوص ۔

بعد آداب کے یہاں پر سب خیر و عافیت سے ہیں اور آپکی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے ۔ کیا عرض کروں میں اپنے کاموں میں اس قدر مصروف ہوں کہ کھانا بھی وقت پر نہیں کھا سکتا ہوں ۔ لہٰذا اسی وجہ سے آپکو ابھی تک خیر و عافیت سے روشناس نہ کر سکا ۔ پچھلے وقت آپکا روانہ کردہ ایک خط مجھے ملا تھا جو ابھی تک میرے پاس موجود ہے ۔ جب آپکی یاد مجھے آتی ہے ۔ تو میں آپکے خط کو بار بار پڑھ لیا کرتا ہوں اسی طرح دل کو راحت نصیب ہوتی ہے ۔ آپکی بہن صاحبہ کی آنکھوں کی روشنی ختم ہو چکی ہے ۔ انکا علاج جگہ جگہ کیا ۔ اجین میں ایک ڈاکٹر سے جو بہت مشہور ہے بتایا کہ انکی آنکھ میں کانچ بنی ہے ۔ یہاں پر اب ایسی کوئی دوا نہیں جو استعمال نہ کی ہو خداوند کریم سے یہی دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے انکی آنکھیں کھول دے ۔ آپ بھی خدا سے دعا کیجیے کہ خداوند کریم انکی آنکھوں کو روشنی عطا فرمائیں ۔ آمین

ابھی کچھ دن پہلے میں جاؤرہ گیا تھا ۔ وہاں آپسی میں بہت تضاد ہے ۔

Marfat.com

ایک دوسرے کا جانی دشمن ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ میرے بڑے بھائی اپنے لڑکے نے چھوٹے بھائی کی لڑکی سے شادی کی تھی۔ لیکن لڑکی پر ظلم زیادہ ہوئے جس کی وجہ سے وہ گھر بیٹھ گئی ہے۔ اچھا انکو بذریعہ خط ہدایت کر دیں۔ میں بھی انکو کافی سمجھا آیا تھا۔ شاید وہ آپکی بات مان لیں۔ آپ میری جانب سے میری بھاوج کو دعا اور بچوں کو پیار کرنا۔ یہاں پر میرے سب بچے خیریت سے ہیں۔ بادشاہ میاں اب صحت یاب ہو چلے۔ آج سات سال کے بعد انکی کمر ٹھیک ٹھاک ہو پائی ہے۔ زبیر میاں جو میرا چھوٹا لڑکا ہے جو دعاقبت سے انکا ایک لڑکا ہے جو بھوپال میں B.A. میں پڑھتا ہے۔ انکی شادی کا بھی کر دی۔ میرے بڑے لڑکے کا لڑکا محمد میاں نامی بھی بھوپال ہی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ وہ بھی B.A. میں پڑھ رہا ہے۔ وہ خدا چاہتا ہے کہ وکیل بنا۔ ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کرے۔ دونوں بہت اتحاد سے رہتے ہیں۔ خداوند کریم دونوں کو کامیابی عطا فرمائے۔

اور کیا عرض کروں۔ میری یہی خواہش ہے ایک بار تم سے ملاقات ہو سکے خداوند کریم میری اس خواہش کو پورا کرے۔ آپ سب دعا کریں اور آپکے بچوں سے بھی کہیں بھاوج سے بھی آنکھوں کی روشنی کے لئے دعا کرنے کی ہدایت کر دیں۔ جواب جلد دینا۔ میرے خط کا انتظار نہ کیا کرو بلکہ خط برابر ارسال کیا کرو۔

نیاز مند الیاس کپتان

از سرونج

۷.۸.۴۶

۷ اگست ۱۹۴۶ء بروز بدھ

برادرم مصطفیٰ اعلیٰ -

السلام علیکم تمہارا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں ماہ جولائی میں
آؤں گا جسکو پڑھ کر بہت جی کو مزے عزیزوں کو بڑی خوشی
ہوئی تھی - لیکن جولائی ختم ہوگئی تم نہیں آئے تو پتہ - افسوس ہوا
میرے گھر میں جو امی سن ہی تھیں اور بہاوج بھی تھیں ان کا
انتقال ہوگیا اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی رحمت کرے - انکے انتقال پر
مجھے پریشانی ہے = اسی وجہ سے آپکو خط بھیجنے میں توقف ہوا
آپکا یہاں پر سب عزیزوں کو بہت انتظار ہے یہاں پر کام
بڑی دشواری ہے اسلئے میں مجبور ہوں تمہارا آنا یاد جیسے زیادہ
آتی ہے اگر میری صحت نہ ہوگی تو میں ضرور ضرور آپ کے
پاس لیکر آگیا ہوتا = بہاوج کی دعا اور بچوں کو پیار

طرف سے بہت بہت پیار کرنا۔ میرے داماد مرتضیٰ خاں

کپتان احمد علی۔ وسیم علی۔ انکو دعا۔ سب کو

بہت بہت سلام کہتا ہوں۔ اپنی خیریت سے

الحمد للہ۔ میرے خط میں دیر ہو جاتی ہے

آپ اپنی خیریت ہفتہ وار ضرور بھیجتے رہا کرو

فقط

کپتان الیاس خاں

محلہ شیخی سرونج

موصوف کا مدرسہ [illegible] قیمتی

جیب میں دیتا ہے اور پڑھتا

دیکھو دینے بیٹے سے منگا کر دیکھتا

ہے بیوی اور جب [illegible] آتی

یاد آتی ہے تو خوش ہوتا

دیکھو شکل [illegible] ہوتا گیا ہے

دستخط [illegible]

۴۸۶

از سرونج

۲۷ مارچ سنہ ۱۹۷۰ء بروز سنیچر

برادرم میاں مصطفیٰ اعلیٰ زاد عمرکم

بعد دعا۔ تمہاری یاد روزانہ آتا ہے تمکو اللہ تعالیٰ نے
دین و دنیا میں بہ عزت رکھے آمین ثم آمین میرا دل تمہارے
پاس آنیکو بہت چاہتا ہے۔ مجھکو بڑھاپے میں یہ مجبوری ہے
کہ یہاں ہر چیز بڑی دقت سے ملتا ہے۔ سرونج میں تو
ملتا ہی نہیں ہے۔ بھیلسہ۔ بھوپال۔ گوالیار ہوتے ہوئے بعد میں
دہلی جا کر تیار ہو جاتا ہے۔ یہ پریشانیاں مجھے کیسے ہو سکتی ہیں
میرا بہت ہی دل تمسے ملنے کو چاہتا ہے کہ میں تمکو کب
ان آنکھوں سے دیکھوں۔ تمہارا کارڈ میرے پاس ہے
روزانہ اسکو دیکھ لیتا ہوں۔ پتہ میرے پاس نہیں ہے
اسلئے خط لکھنے میں مجبور رہتا ہوں۔ تم اپنے خط میں
پتہ ضرور لکھنا ~~بھیجنا~~ اور تمہاری بچی و بیٹا بال بچوں
وغیرہ کی سبکی تمنا یہ ہے کہ تم ضرور ضرور سرونج آؤ

اور جو خط بھیجو۔ خدا کرے کہ وہ کہیں تمہاری زندگی میں

اطلاع ملے۔ سب چھوٹے بڑے عزیز تمہیں بہت بہت

سلام و دعا کہتے ہیں اور بیا جی کو دیکھو کہ بھی بہت

سلام و دعا کہتے ہیں میری دونوں بھتیجیاں بڑی یا رحیمی کیا

چھوٹی جسمین کیا وہ کیسا لکی ہیں کہ بھتیجیاں کو ضرور ضرور

لکھو کہ وہ بچہ بھی کیا ہے کہ وہ ہم اچھا ہیں تاکہ ہم لوگ بھی

اطلاع کو رجسٹر طلسم دیا ہے۔ تم نے جو کتابیں جسمین کو لا کے

کے لیے بھجوند و بنانے کو بھیجا ہیں وہ رحیمل بھوپال میں تعلیم

پا رہا ہے اور بینہ زہری سال زد بیکے لی ہے کہ امتحان کا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ مجھے بڑی

خوشی ہو کہ تم کیا جواب دے رہے انکی اطلاع جلد دینا۔

دیگر مرزا وارد مرزا فضل الرحمٰن بیگ بھی بہت بہت سلام کہتے ہیں۔

کپتان الیاس خاں محلہ سنگھی پورہ سرونج ضلع بدیشہ
مدھیہ پردیش

Marfat.com

۲۸۶

زاد عمرکم

برادرم مولوی حاجی مصطفیٰ [illegible] صاحب

بعد دعا - یہاں پر سب چھوٹے بڑے بخیریت ہیں - تمہیں وقت
روزگار کی جگہ اطلاع ملنی تھی کہ میں حج سے واپس آکر ماہ جون ۸۶ء
میں سرونج آؤں گا - جس کی مجھے و تمہاری بیاوج کو بڑی خوشی و بڑی
امید ہے - اس لئے تم اپنی روزگار کی جگہ تاریخ سے مجھے اطلاع ضرور
تا کہ تمہاری آمد کی جانکاری = اطلاع دیکر دونوں بھائیوں کو
سرونج بلواؤں - میں بادشاہ میاں کی بیماری کی وجہ سے
زیادہ پریشان ہوں - سارا کام کاشتکاری کا مجھے کرنا پڑتا ہے
جس کی مصروفیت کی وجہ سے وقت پر لکھنا بہت کم ملتا - آپ
اللہ تعالیٰ سے بیمار کی صحت یابی کی دعا کریں اور میرے بچے سے
بھی اور سب کے لئے دعا کرائیں = میری طرف و تمہاری بیاوج کی طرف
سے میری بیاوج کو و بچوں کو بہت بہت دعا - فقط ۲۷ ستمبر ۸۶ء

کپتان الیاس خان سرونج

محمد امیر خان سنبل
میانوالی

فون نمبر: 679/479

تاریخ 13/2/1977

بمعرفت
کپتان حاجی محمد حیات اللہ خان سنبل
سی-ایس-پی
کمشنر سبی ڈویژن
SIBBI
بلوچستان

مخدوم المعظم گرامی قدر حضرت الحاج ڈاکٹر [illegible]

السلام علیکم مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ

الحمد للہ آپ بصحت ہو گئے ۔ عزیز حیات اللہ خان صاحب آج کل عزیز کمشنر کوئٹہ ۔ عید الفطر سے پہلے کمشنر سبی بالخصوص آ گیا ۔ دعا فرمایا کریں ۔ بفضل جل شانہ اچھی گذر رہی ہے عید الفطر سے آ رہا ہوں ۔ پہلے روزہ ہی کوئٹہ آ کر رکھا تھا اور عید بھی کوئٹہ گذری تھی ۔ اب ارادہ چند دنوں تک میانوالی آیا ہے اب ڈویژنل کا سلسلہ میانوالی بھی فون کا جاری ہو گیا ہے 79 سے 679 ہو گیا ہے

ایک آدھ دفعہ آپ کا مضمون اخبار میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے

ایک تکلیف دے رہا ہوں

آپ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نعتیہ کلام کا انتخاب فرما کر (یو-پی) بھجوا دیں ۔ اگر حضرت الحاج فقیر اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات یا ملفوظات کا اردو ترجمہ ملے تو بھی شامل فرمائیں ۔ سفینۃ الاولیاء اور سکینۃ الاولیاء بھی اگر کہیں مل جائے تو ایک ایک جلد ساتھ ہو جزاک اللہ مہربانی سے بھی آگاہ فرمائیں احباب بالخصوص ثانی صاحب [illegible] السلام علیکم

جہاں جمعہ زائد لگا دیا ہے

[illegible]

میانوالی کے مشہور بزرگ ۔ ورع و تقویٰ ان کی خصوصیت تھی ۔ سنبل خاندان اپنے دینی مدارج کے لحاظ سے بھی بہت مشہور و مقبول ہے۔

Marfat.com

محمد حسن انصاری

۴۸۶

از حیدرآباد دکن
مورخہ ۶ر اگست ۵۰ء

قبلہ پروفیسر صاحب

السلام علیکم،

بعد مدت کے خط لکھ رہا ہوں معاف کریں۔ امید ہے خدا کے فضل کرم سے مع بچوں کے خیریت سے ہونگے۔ ہم لوگ بھی خدا کے فضل کرم اور آپ بزرگوں کی دعا سے بخیریت ہیں۔ ابھی تک ملازمت ملٹری ہیڈ کوارٹرز ہی میں ہے مگر اب یہ ملازمت ۳۱ مارچ ۵۱ء تک ہی رہیگی اسکے بعد ملٹری میں کوئی سیویلین ملازم نہ رہیگا ہم لوگوں کو اسکی اطلاع دے دی گئی ہے۔ ابھی اس مدت کے ختم ہونے کے لئے کافی عرصہ ہے اسکے بعد دیکھئے خدا تعالیٰ نے کہاں کا رزق لکھا ہے۔ اس دیس میں ملازمت ملنا تو ممکن نہیں معلوم ہوتا اور اب یہاں ملازمت کرنے کا خیال بھی نہیں ہوتا۔ نیز حالات بالکل دگرگوں ہیں۔ خواہش تو مدت سے یہ ہی تھی کہ کسی طرح پاکستان آجانے کی کوئی سبیل نکل آئے تو اچھا ہو۔ پچھلے دنوں میں نے آپ کو اسکے متعلق لکھا بھی تھا مگر وہ تجویز میل پکڑ نہ سکی۔ اسکے علاوہ علیحدہ اپنے رشتہ دار صرف ہیں وہ تینے دور رہنے سے بھی کچھ انکا ساتھ بھی نہیں۔ مگر لحاظ انکا خاص رغبت نہیں رکھتا۔ فی زمانہ کے حالات بعد مشکلات کے مدنظر چیتے ہیں کہ روح بھرا ہو چکا ہے خبر لیجئے کوئی سہولت ہو۔ خدا کی جو مرضی ہوگی آئندہ دیکھا جائیگا۔ آپکی جانب سے مدت سے کوئی خیریت معلوم نہیں ہر سلسلہ امید ہے کہ اس خط کو دیکھتے جواب سے ممنون فرمائیے۔

نیازمند محمد حسن انصاری ... حیدرآباد دکن

امراؤتی (برار) میں میرے پڑوسی تھے۔ بہت تعلقات تھے

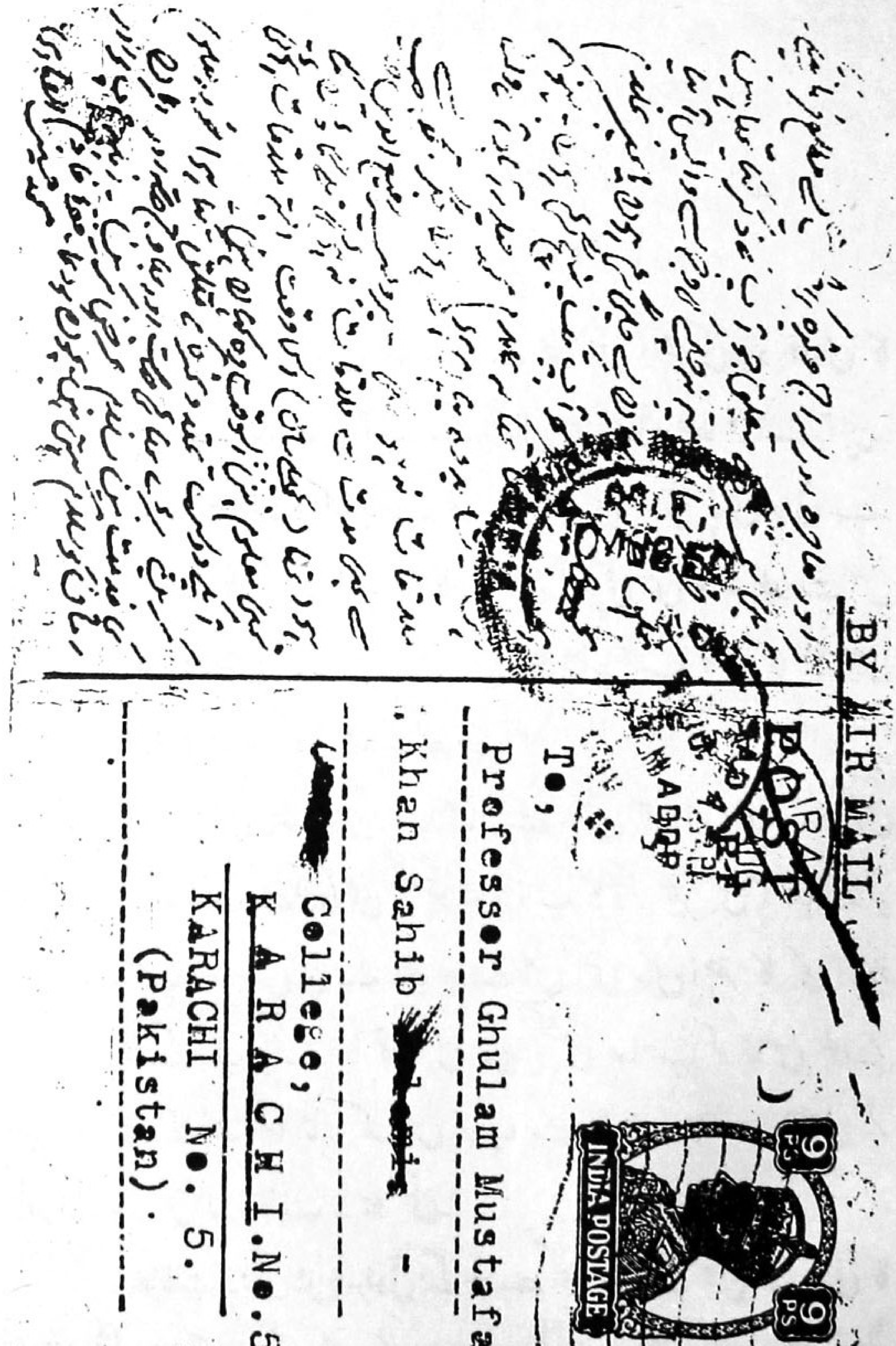
BY AIR MAIL

To,

Professor Ghulam Mustafa

Khan Sahib [redacted] -

[redacted] College,

KARACHI.No.5

KARACHI No. 5.

(Pakistan).

Marfat.com

از تلے گاؤں دسالہ

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء

مکرمی و محترمی

السلام علیکم

مولوی منتخب الدین صاحب کے خط میں احقر کی یاد آوری کا بہت بہت شکریہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اقبال میں ترقی عطا فرمائے۔آمین۔ عرصہ ہوا آپ سے خط و کتابت نہ کر سکا جس کی معافی چاہی جاتی ہے۔ عرصہ دراز ہوا پتہ چلا تھا کہ آپ اسلامیہ کالج کراچی میں برسر خدمت ہیں۔ اس وقت خدمت میں ایک خط روانہ کیا تھا شاید آپ کو نہ ملا ہو لیکن جواب نہ آنے پر دوسرا کوئی خط نہ لکھ سکا۔

۱۹۷۰ء میں جب میں حیدرآباد سے وطن آیا اس وقت مولوی کشف الدجیٰ صاحب سے دوران گفتگو میں آپ کا ذکر خیر بھی آگیا اور یہ بھی سنا کہ آپ ہر سال حج کے لیے جاتے ہیں اسی سال احقر کا بھی ارادہ تیسرے حج کے لیے جانے کا تھا اس لیے کشفی صاحب کو خاص طور پر آپ کو لکھنے کا کہا تھا تاکہ مکہ میں آپ سے شرف ملاقات حاصل کر سکوں مگر بدقسمتی کہ ملاقات نہ ہو سکی۔

حالات زندگی میں امراوتی کے بعد سے کئی موڑ آئے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ زندگی ابھی تک نہایت اطمینان بخش گزری۔ اللہ تعالیٰ نے دین پر قائم رکھا اور دین ہی کی خدمت میں مصروف رکھا ۔ دعا فرمائیں

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ ہم جیسے نااہلوں سے اپنے دین کی خدمت کراتے ہوئے ہی خاتمہ بالخیر فرمائے آمین۔

جب آپ ناگپور میں تھے اس وقت ہجرت کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تھا اور آپ کے مشورہ کے مطابق ہی حیدرآباد ہجرت کر گیا ۔ وہاں ملٹری دفتر میں ملازم ہو گیا ۔ حیدرآباد پولیس ایکشن کے بعد ملٹری ڈیری فارم میں بحیثیت اہل کار ملازم رہا۔ پونامیرٹھ اور سکندر آباد میں تبادلہ ہوتے رہے ۔ ملازمت کا زیادہ حصہ سکندر آباد میں گزرا۔ یکم مئی ۱۹۷۲ء سے ملازمت سے بخیر و خوبی علیحدہ ہوا۔ اس وقت ۹۸ روپیہ پنشن مل رہی ہے ۔ اہلیہ کے نام ۶ ایکڑ زمین جو ان کے مہر کے عوض خریدی تھی وہ جوتی جاتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم گزارا نہایت اطمینان بخش ہو رہا ہے ۔ کسی بات کی فکر نہیں ہے اہلیہ بھی بفضل تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ ہم لوگوں کے لیے دعائے خیر فرماتے رہیں۔ اہلیہ آپ کو اور مکان میں سلام عرض کر رہی ہیں۔ بچوں کو بہت بہت دعا۔

فقط جواب کا منتظر

محمد حسین انصاری

سوداگر محلہ وسالہ ضلع امراوتی

Marfat.com

محمد حنیف اللہ صدیقی

۴۸۶

از گمبٹ تعلقہ
ضلع خیرپور میر
9.5.66

مخدوم و مطاع حضرت خان صاحب قبلہ زید مجدکم

بعد تحیہ تسلیمات و تکریمات ماوجب عرض ہے، کہ میں حضور سے بادلِ ناخواستہ رخصت ہو کر رات کو حیدرآباد میں قیام کر کے صبح عازمِ غریب خانہ ہو کر تقریباً ایک بجے دن اہل و عیال میں پہنچا، بچے نیز خادم زادے اکثر بیمار ہیں، طالب دعا ہیں، امید کہ دعوات و اوقاتِ مخصوصہ میں اس فقیر کو مع اہل و عیال شریک فرما کر ممنون فرمائینگے۔

مخدوما! مجھے جب کسی کتاب یا خط وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے تو گھنٹوں محنت کرنی پڑتی ہے، کیونکہ میرا سامان بہت منتشر حالت میں پڑا ہوا ہے، لیکن یہ آپ کے خلوص، محبت اور صدق نیت کا اثر ہے یا خود مکتوبات عالیہ کی کرامت ہے، کہ اپنے انبار کتب میں سے ڈھونڈتے ہی مکاتیب مقدسہ ہاتھ آگئے۔

شاید مکاتیب مقدسہ صدیوں کس مپرسی میں رہتے ہوئے منظر عام پر آنیکیلئے خود بے چین تھے اسلئے بلا محنت ہاتھ آگئے، اور ہو سکتا ہے کہ اسی طرح بجلت ممکنہ سامان اشاعت بھی فراہم ہو جائے، کیونکہ قدرت نے ہم دونوں کو جس انداز سے ملنے کا موقعہ فراہم کیا، یہ بھی کرامت سے کم نہیں ہے، خواہ وہ کرامت خود حضور کے طلب صادق کا ہو، یا ان مکاتیب عالیہ محترمہ کا ہو۔

مخدوما! ترتیب کے بارے میں آپ مجھ ناچیز ہیچمدان سے بہتر جانتے ہیں جو لوگ ہمیشہ رہے ہوں، بہر کیف ما اتفق جو گرامی نامہ ہاتھ آیا، اسی کو نقل کیا ہے، لیکن اسمیں نقل شدہ [illegible] دیا ہے اسی لحاظ سے بعض خط دوبارہ اپنے کاپی میں نقل کئے ہیں۔ میں نے ابتداء میں قدوۃ السالکین حضرت شہید مولوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ (ریاست دیر) کے نقشبندی بزرگ اور بہت بڑے عالم تھے، سندھ کے محکمۂ تعلیم سے وابستہ تھے۔

کے مکاتیب عالیہ نقل ہے۔ انکے اخیر میں حضرت کے مخدوم محترم کا بعدہ جد امجد کے والدہ ماجدہ کا، بعدہ زبدۃ العارفین حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات عالیہ نقل کئے ہیں۔ انکے بعد دوسرے مکاتیب عالیہ رکھے ہیں۔ تراجم کا انتظام خود حضور بہتر فرما سکینگے، ہماری اُردو سے محلی کا جو حال ہے وہ ظاہر ہے، آپکے تراجم عالیہ میں جو جامعیت ہو سکتی ہے وہاں تک اس ہیچمدان کی رسائی تقریباً ناممکن ہے۔

مخدوما! بھیجنے کیلئے میں نے ایسا طریقہ اختیار کیا جسمیں میرے خیال سے حفاظت زیادہ ہے، کیونکہ محکمۂ ڈاک اپنے چند پیسوں کی خاطر رجسٹری سے بیرنگ کی حفاظت زیادہ کرتا ہے۔ اسلئے چند مضمون کا بیرنگ کر کے بھیج رہا ہوں۔

مخدوما! مخاطبت کیلئے میں نے احترام اور اختصار کے خیال سے اسم گرامی کا اخیری جزء اختیار کیا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

اللہ تعالیٰ جانبین کو مع اہل و عیال و متعلقین اعزازات و حسنات فائقۂ دارین اور حیوۃ طیبہ سے سرفراز فرمائے بمنہ و کرمہ و حرمۃ نبیہ و حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم و برکۃ عبادہ الامجاد رحمہم اللہ الی الابد

صاحبزادہ محمد حنیف اللہ (عفی عنہ) صدیقی قاسمی

خیرپور ڈیرز

۹/۵/۷۶

Marfat.com

۷۸۶

زبدۃ الاتقیاء حضرت قبلہ حاجی صاحب زید مجدکم

سلاماً وتحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ

گرامی نامہ رسیدہ از کوائف مندرجہ آگاہی بخشید،
دربارۂ سنینِ مکتوبات مایان خود جستجو و تلاش بسیار
کردہ ایم، اما در ہیچ مکتوبے بغیر از ماہ و تاریخ سن مرقوم
نیست، بغیر از مکتوبات عالیۂ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی
رحمۃ اللہ علیہ کہ در آن در مہر سنۃ ۱۲۱۶ھ مرقوم است،
اینقدر ہست کہ سن وفات حضرت جد امجد محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ
معلوم ہست و آن سنۃ ۱۲۳۱ھ است کہ از "ھی ھی" نسخا
جہانگیرا، استخراج کردہ می شود، پس معلوم شد کہ ہمہ مکتوبات
قبل ازین سن ہست، باقی ذکر وفات جدہ ماجدہ کہ در
کیونکہ جدہ محترمہ
مکتوب حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ آمدہ است سن آن ہم معلوم
حوالہ دہ کر
نیست، بہرحال وقتیکہ خود رفتیم بچشم خود دیدہ ایم
مشکل است کہ بجز این دیگر ہم برای این کار خیر تیار شد زیرا
وقتیکہ حضرت شما ہمراہ آن این آثار و تبرکات عالیہ را
معاینہ فرمودند، آیندہ در تعداد زائرین اضافہ خواہد شد انشاء اللہ

حضرت جد امجد در سنۃ ۱۲۳۴ھ بہست و ولادت این عاصی پر معاصی
فدوی از افراد خاندان، ہیچ مردی شریک نسبت از انجا امید قوی
دارم وقتی برحمت خود نوشتہ موقعہ زیارت این آثار عالیہ عطا فرماید ۱۲
دارم کہ ازین جہ در سنۃ ۱۳۳۱ھ ... لطف

چونکہ در سال تعطیلات پایان پانزده روز قبل شروع میشوند
بجای یکم جولائی از ۱۵ جون شروع می شود و به ۱۵ اگست ختم
میشود از اینجا درباره روانگی اگر از عجلت ممکنه کار گرفته شود
بهتر باشد، تا فدوی را ایام قیام وطن خودی زاید میسر گردد

ضروری — درباره فیسے که نزد آنحضرت گذاشته ام در آن پرچه باشد
که در آن بهار تعویذات مرحوم است اگر آن پرچه را فی الحال
ارسال فرمایند بهتر باشد که فی الحال ضرورت آن است.

امید که با شنات فدوی نظرے فرموده باشند
باصل مضمونے که اراده آن دارم بران تا حال نرسیده ام
و آن بیان فضائل ذکر از قرآن و حدیث است بطرز
و نهج جدید - درین باره مشوره قبله هم ضروری باشد
فقط والسلام مع الاکرام بخدمت مجلس و حال پرسان و احباب
حلقه تسلیمات و تحیات عرض باد -

خود معه اکثر اہل و عیال بیمارم امید که در دعوات مستجابه یاد فرموده باشند

ارجح الناس الی الله
محمد حنیف الله عفی عنه صدیقی
مکان نمبر 431 شہر گمبٹ
خیرپور میر ڈویژن
21.5.66

محمد سراج الہدیٰ خاں

۲۸۶

کراچی
۱۵ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ

مکرمی و محترمی پیر و مرشد صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد سلام کے معلوم ہو کہ آپکا خط موصول ہوا۔ ماموں جان صاحب قبلہ کی خیریت کے حوالے سے دریافت فرمانے کے لئے عرض ہے کہ طویل انتظار کے بعد محترم ماموں صاحب قبلہ کی نہایت ہی مشفقانہ تحریر اور میرے بڑے بھائی اور ماموں زاد بھائیوں کے خطوط جو اب موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق ان کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

ماموں صاحب قبلہ کی اپنی تحریر کے مطابق:۔ "میری طبیعت درمیان میں خراب ہو گئی تھی الحمد للہ اب اچھا ہوں مع عیال۔ دونوں لڑکے گرمیوں کی چھٹیوں میں ساتھ تھے بہت بہت خدمت کی۔ اللہ دونوں کو جزائے خیر دے۔ ہمارے بزرگوں کو بخش دے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ والسلام"

میرے بھائیوں کے خطوط کے مطابق:۔ نماز اور لکھنا پڑھنا تقریباً دو ماہ سے بند ہے۔ زیادہ تر لیٹے رہتے ہیں۔ بیشتر اسطرح کا عالم جیسے آدمی نیند میں سوتا ہے۔ کوئی ملنے آتا ہے تو انکو ہوشیار کرکے آنے والے سے ملاتے ہیں تو سلام کا جواب دینے کے بعد ایک دو باتیں اسطرح کرتے ہیں۔ کب آئے۔ خیریت سے ہو۔ اسکے بعد پھر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ بات چیت تو بتاتے ہیں کرتے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بات کرنے میں تکلیف محسوس کرتے ہوں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہوش و حواس صحیح ہیں سب کو ماشاء اللہ پہچانتے ہیں اگر کسی کو نہ پہچان سکے تو پوچھتے ہیں یہ کون ہے۔ بلڈ پریشر پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہو گیا ہے ۱۲۰/۷۰ ـ

نقاہت بہت زیادہ ہے۔ کھانے کی خواہش بالکل ختم ہو گئی ہے۔ زبردستی انکو
ایک وقت [illegible] ملا ہوا۔ کچھ دودھ اور کچھ دلیہ اور کبھی گلوکوس دیا جاتا ہے۔
حالت میں کوئی تبدیلی معلوم نہیں ہوتی جو حالت ایک ماہ پہلے تھی وہی اب بھی
ہی ہے۔ موسم گرما اب رخصت ہونے کو ہے۔ بارش کے ایک دو چھینٹے بھی
ہوئے ہیں۔ پچھلے دو تین سال سے یہ موسم گرما میں زیادہ بیمار ہوتے
رہے ہیں باوجودیکہ بیماری موسم گرما میں شروع ہوئی ہے اسلئے
گمان غالب یہ ہے کہ موسم کی تبدیلی صحت کی تبدیلی کا باعث بنے۔
اللہ اپنا فضل وکرم فرمائے اور انہیں شفاء کامل صحت و تندرستی
عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔ حاجی صاحب قبلہ کیلئے خصوصی دعا کی
درخواست ہے۔

فقط والسلام
طالب دعا
محمد سراج الہدیٰ خاں
۲ جمادی الاولیٰ ۸۵ھ

میرے مخدوم حاجی کشف الہدیٰ خاں صاحب (سیوانی) کے بھانجے ہیں۔
آج کل کراچی میں ہیں

Marfat.com

پروفیسر سید محمد سلیم

ادارہ تعلیمی تحقیق
تنظیم اساتذہ پاکستان

تاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱

مخدوم مکرم جناب ڈاکٹر صاحب - اطال اللہ بقاءکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مزاج گرامی قدر

گرامی نامہ و تحفہ ۔۔۔ ۲ دسمبر موصول ہوا۔

قاضی حلیم الدین مرحوم کی وہ قرآن مجید کہ آپ رکھتے ہیں جو غالباً حیدرآباد کا تحفہ تھا۔ کئی موقعوں پر اس کو دیکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر راستہ میں نقص اس کی ایسی صورت کھڑی ہو گئی کہ سفر کے راستہ حیدرآباد تو نہ ہو سکا۔ اب انشاء اللہ ضرور آؤں گا۔

"سندھ میں قرآنی مخطوطات" پر جو صاحب کام کر رہے ہیں۔ وہ اگر مجھ سے ملنا چاہیں تو شوق سے تشریف لائیں۔ میں حاضر ہوں۔ مگر بہتر یہ ہوتا کہ وہ مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ اطلس الخط۔ حبیب اللہ فضائلی۔ نشریہ آثار ملی اصفہان۔
بموقع جشن سمین شاہنشاہ ۱۳۹۱ / ۱۹۷۱

بہترین کتاب ہے۔ اصل نمونے درج ہیں۔ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ قیمتی کتاب ہے

۲۔ پاک و ہند میں اسلامی خطاطی۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی۔ کتاب خانہ نورس۔ لاہور ۱۹۷۰

۳۔ نقوش القلم۔ سید انور نفیس رقم۔ مکتبہ نفیس۔ لاہور ۱۹۶۲

۴۔ The Calligraphy of Thatta - By M. A. Ghafoor.
Institute of Central and West Asian Studies
Karachi University - 1978.

۵۔ پروفیسر آربری نے لندن میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ ہر صدی کے قرآن مجید کے نمونے جو برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں انڈیا آفس۔ میں نے خود نہیں دیکھی ہے۔

خداوند رحیم و کریم آپ کو صحت مند اور توانا رکھے۔ اور آپ کے قلم کو سیال رکھے۔ دعاؤں کا آپ سے زیادہ میں محتاج ہوں۔ ایک سال میں دو دو بڑے بھائیوں کا انتقال ہو گیا۔ لڑکیاں بیٹھی ہیں۔ ان کی جانب سے پریشانی ہے۔ دعا فرمائیں۔
والسلام۔ محمد سلیم

پروفیسر سید محمد سلیم صاحب علم و فضل کی وجہ سے مشہور ہیں۔ بڑی عالمانہ کتابیں لکھی ہیں۔ میرے شیخ علیہ الرحمہ اور اب مجھ سے بھی رشتہ داری ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم اساتذہ پاکستان

تاریخ ۷ دسمبر ۱۹۹۶

حوالہ نمبر ______

مخدوم و مکرم جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب ادام اللہ لقاءہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کے ایک شاگرد کا خط موصول ہوا تھا کہ وہ آپ کے خطوط جمع کر رہے ہیں بغرض اشاعت کا ارادہ ہے۔ انہوں نے میرا نام درست نہیں لکھا۔ اس لیے لفافہ گردش کرتا ہوا میرے پاس پہنچا تاخیر سے۔

میں ایک بدنظم آدمی ہوں کہ خطوط کو جمع نہیں کرتا۔ جب ہوتا ہوں تب خط رہ جاتا ہے۔ بہر تعمیل ارشاد میں کچھ تلاش اور جستجو کی اور چند خطوط گرامی قدر ہاتھ آگئے۔ وہ خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔

طالب دعا محمد سلیم

محمد سلیم

ناظم آباد، کراچی

حضرت مخدوم و محترم،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

پیہم تقاضوں کے بعد آج یہ خوش خبری ملی ہے کہ کتاب چھپ رہی ہے، اور ۱۲ ربیع الاول تک ان شاء اللہ تیار ہو جائیگی۔ سیرت اقدس سے متعلق کتابوں کی نمائش جو ہونے والی ہے، اس میں بھی رکھی جائیگی۔ اب پریس والے فرمائش کر رہے ہیں کہ جلد کے اوپر ڈسٹ کور ہوگا، اس پر مصنف کا مختصر تعارف ہوگا، اور چند جملے کتاب سے متعلق۔

میں مولوی صاحب کے حالات سے واقف نہیں اس لیے گزارش ہے کہ آپ ان کی یہ فرمائش

مولانا محمد سلیم عبداللہ صاحب امراؤتی (براڑ) سے میرے خاص کرم فرما بزرگ تھے۔ خاموشی سے دینی کتابیں اور نصابی کتابیں تیار کرتے رہتے تھے۔ کم آمیز لیکن بہت وسیع النظر تھے۔ وہ یاد آتے ہیں اور بہت یاد آتے ہیں۔

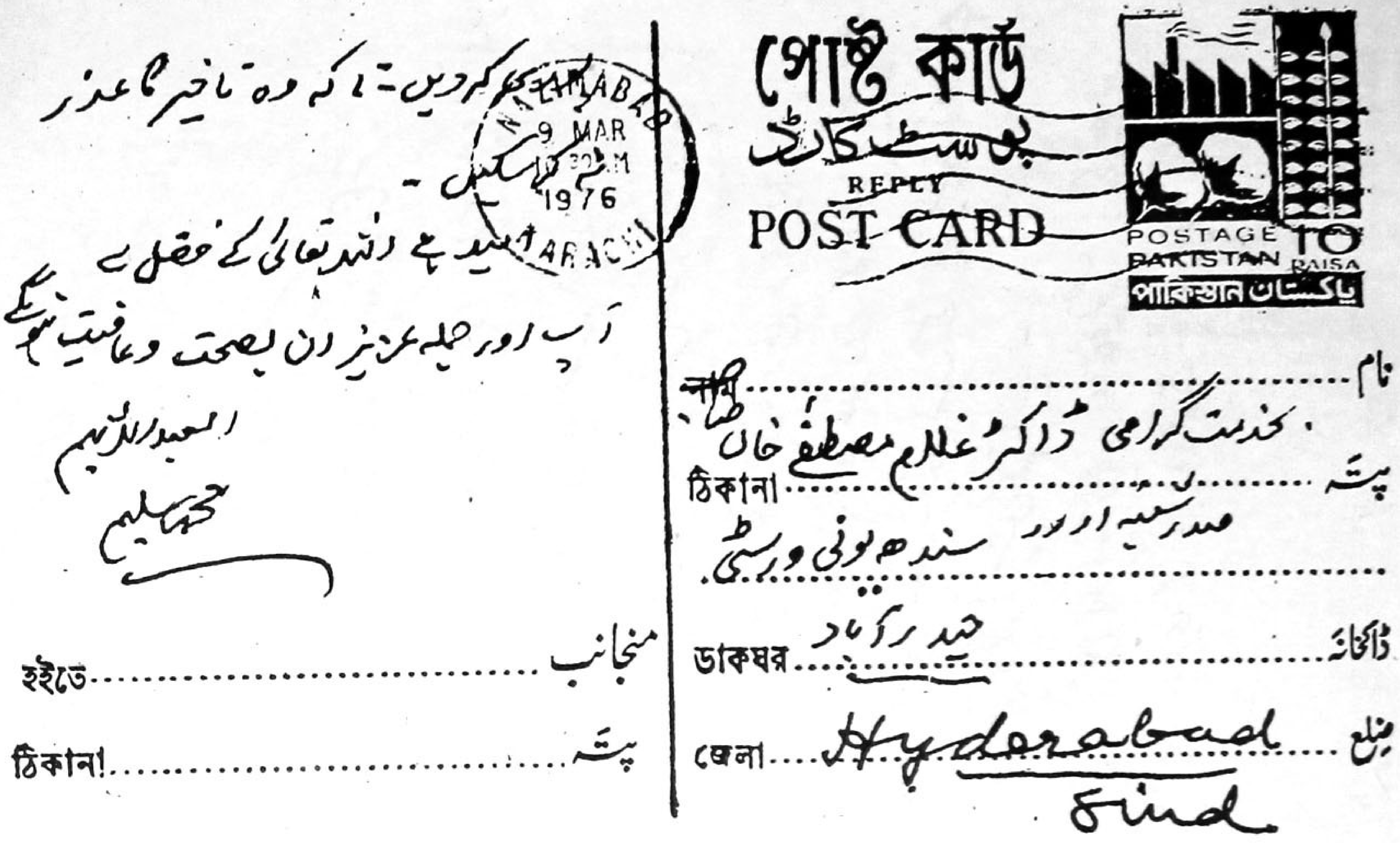

পোষ্ট কার্ড
پوسٹ کارڈ
REPLY
POST CARD
POSTAGE PAKISTAN 10 PAISA
পাকিস্তান پاکستان

NAZIMABAD 9 MAR 1976 KARACHI

...کر دیں تاکہ وہ تاخیر کا عذر
نہ کرسکیں۔
امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے
آپ اور جملہ عزیزان بصحت و عافیت ہوں گے
العبد الاثیم
محمد سلیم

منجانب হইতে
پتہ ঠিকানা

نام নাম خدمت گرامی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
پتہ ঠিকানা صدر شعبہ اردو
سندھ یونیورسٹی
ڈاکخانہ ডাকঘর حیدرآباد
ضلع জেলা Hyderabad
Sind

ناظم آباد، کراچی

۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء

حضرت مخدوم و محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گرامی نامہ وصول ہوا۔ اس میں مضمون
مرسلہ سے متعلق یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ
آپ نے پسند فرمایا یا نہیں۔ ہاں جہاں جہاں
عبارت میں سقم ہو، رفع فرمادیں۔
یہ مضمون اپنے عنوان کے اعتبار سے کسی
خاص کے لیئے نہیں۔ بلکہ سب کے لیے سبق آموز ہے
اور عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے۔
کل اردو اکیڈمی کے خالد صاحب آئے تھے۔
نعتیہ شاعری کے اجزا دکھائے۔ اور فرمایا کہ آج

Marfat.com

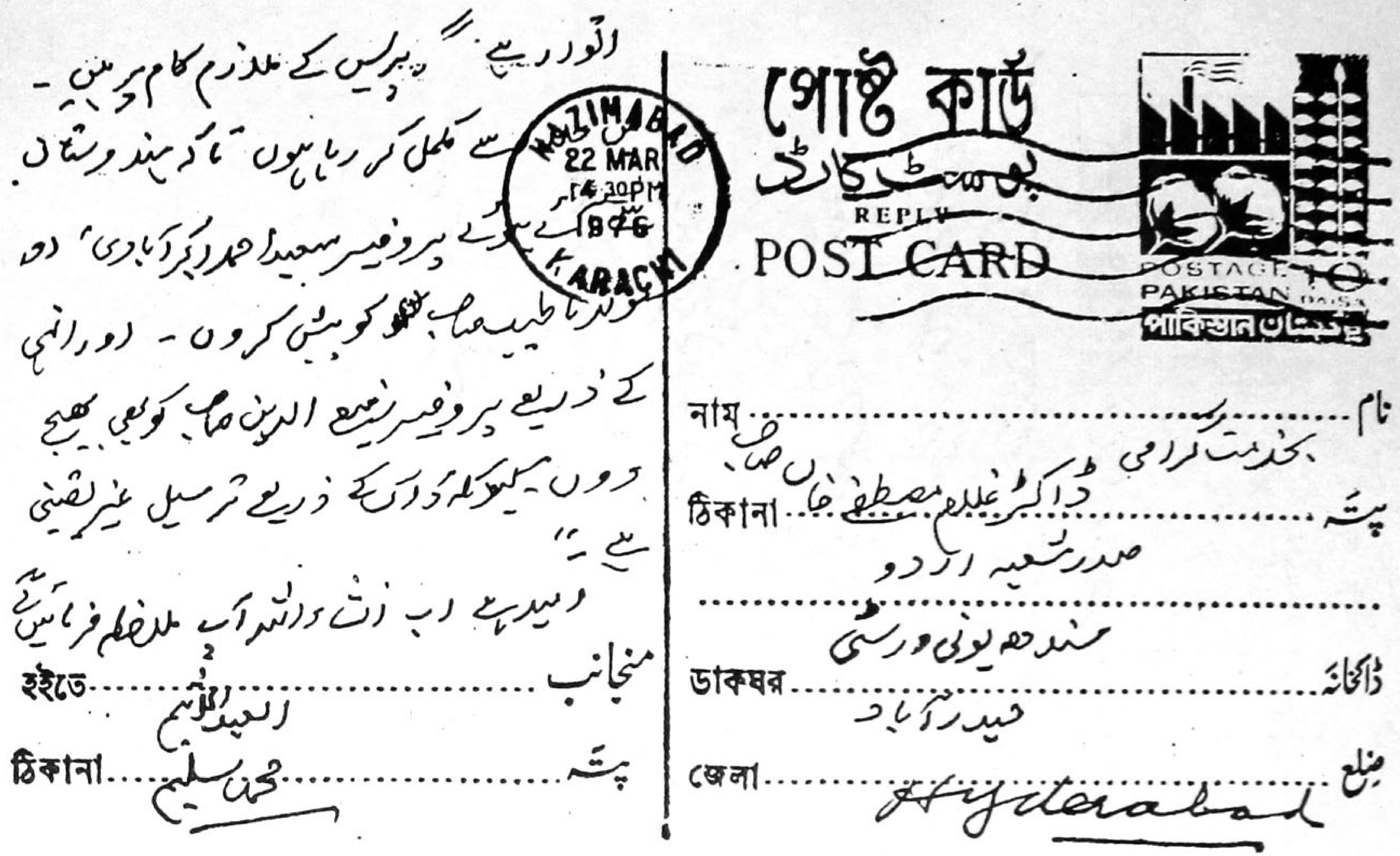
الور رہے " پریس کے ملازم کام کر رہے ہیں -
سے مکمل کر رہا ہوں تاکہ ہندوستان
سے بڑے پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی' دہ
مولانا طیب صاحب کو پیش کروں - اور انہی
کے ذریعے پروفیسر رشید الدین صاحب کو بھی بھیج
دوں - کیونکہ ڈاک کے ذریعے ترسیل غیر یقینی
ہے "
امید ہے اب ان شاء اللہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے

منجانب / হইতে: العبد الاثیم
پتہ / ঠিকানা: محمد سلیم

نام / নাম: بخدمت گرامی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
پتہ / ঠিকানা: صدر شعبہ اردو
سندھ یونیورسٹی
ڈاکخانہ / ডাকঘর: حیدرآباد
ضلع / জেলা: Hyderabad

ناظم آباد، کراچی

۷ اپریل ۷۶ء

حضرت مخدوم محترم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کتاب نعتیہ شاعری مطبع میں زیر طباعت ہے
پرسوں معلوم ہوا کہ پریس کا ایک پرزہ
ٹوٹ گیا، جس کی وجہ سے کام رک گیا۔ اس
کی مرمت ہو رہی ہے۔

"نقوش" کے لیے مضمون آپ کے ارشاد کی
تعمیل میں ڈاکٹر مرتضیٰ خاں صاحب سے نقل
کرا رہا ہوں۔ خود بوجہ ضعف بصارت معذور
ہوں۔ آپریشن کرانے کا ارادہ ہے۔

Marfat.com

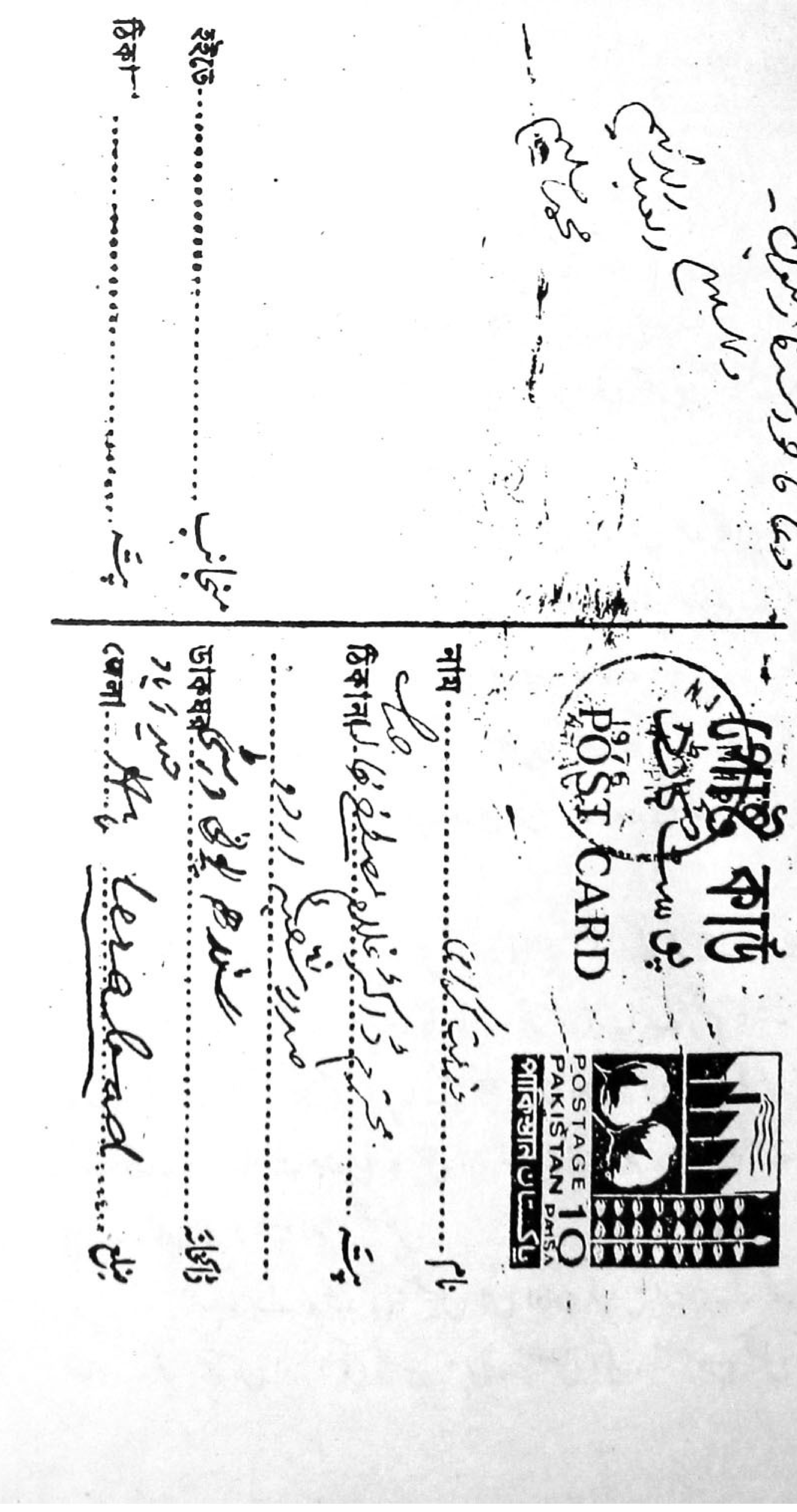
POST CARD
POSTAGE
PAKISTAN
10
PAISA

ناظم آباد کراچی

۱۲ جون ۱۹۷۶ء

حضرت مخدومی و محترمی دامت برکاتکم

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاۃ

آپ کے خادم زادے نے چار گراں قدر کتابوں کے تحائف پیش کیے۔ جزاکم اللہ احسن الخیراء۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے طویل دور میں بزرگان کرام کے چھپے ہوئے مخطوطات کو منظر شہود پر لانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشی ذالک فضل اللہ، اس نعمت پر بھی شکر واجب ہے۔

یہ الباقیات الصالحات کے بہترین نمونے ہیں۔ جن کا فیض رہتی دنیا تک رہے گا۔ اور اصحابِ ذوق ان سے روحانی غذا حاصل کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مظہر جانِ جاناں کی "لوائح" کو دیکھ کر آپ کے حسن تدبیر کی پہلی مثال دیکھی۔ کتابت کا انداز دیکھ کر آپ کے قلم کا شبہ ہوا مگر تعارفی صفحہ سے معلوم ہوا کہ آپ کے عقیدت مند شاگردوں نے یہ کارنامہ انجام دے کر سعادت مندی کا حق ادا کر دیا اور اجر و ثواب کے مستحق ہوئے۔ ان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔

آپ کے ارشاد کی تعمیل میں ادارہ فروغ اردو کے محمد طفیل صاحب کو "قرآن اور اسکی تفسیر" سے متعلق ایک مضمون نقل کرا کے

Marfat.com

رجسٹری کے ذریعے بھیجا۔ رسید نہیں آئی تو خط لکھا۔ مگر اسکا جواب بھی نہیں آیا۔

زیر طبع نعتیہ کتاب کے بارے میں ماہ ربیع الاول میں خوش خبری دی تھی اس وقت اس کے بہت سے اجزا چھپ چکے تھے کہ مشین کی گراری ٹوٹ گئی اور کام بند ہو گیا۔ نئی گراری بنوانے میں کافی دن لگے جب وہ تیار ہوئی تو ادھر اسکول کی کتابوں کا کام آ پڑا۔ اب ۱۵ جون کو اسکول بند ہو رہے ہیں۔ توقع ہے کہ اب شروع ہو گا۔ میں خود تو جا نہیں سکتا۔ ایک صاحب ہیں جن کا تعلق پریس سے ہے، انھیں آمادہ کر لیا ہے۔ وہ جاتے رہتے ہیں۔ کل امر مستقر

امید ہے بچے بفضلہ تعالیٰ بہ عافیت ہوں گے۔ سب کو سلامتی کی دعائیں۔

العبد الاثیم

محمد سلیم

مولانا محمد حلیم الدین

۲۳-۷-۷۶ء   ۸۶ خانقاہ شریفیہ سعیدیہ
بھیرو دروازہ — بھوپال مدھیہ پردیش
بھارت

بسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً۔

عنایت و کرم فرمائے بے حال زار بندۂ عاصی زیارت
محترما جنکم — السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔
گرامی نامہ مع تحفۂ قرآن المجید و الحکم نے یاد فرمایا
رہینِ یکسر کا شکر ہے — ان خاص الطاف عنایتہا میں ہر لمحہ
فیوضکم — آپ تو بیمار ہیں یہ دیکھ کر دیکھتا نہیں رہ گیا اور
خیال آتا کہ مبیونی نہ اتنا کرم کہ آپکو نہیں دیکھ رہا ہوں۔
عاجز کے حال پر رحم فرما کر دعا فرمائیں خاص میرے سلوک
ایمان اور حسن خاتمہ کی دعا فرما دیں — یہ امر آپ سے
نسبتوں کے کرم پر دشوار نہیں۔
~~والد صاحب قبلہ نے~~ جو نگینہ آپ نے عطا کیا تھا سعید احمد صاحب
مبارکباد بھی وصیت فرما گئے ہیں — خود ان کی قبر و مسکن
کو انکی وراثت میں عاجز سے عطا فرما گئے ہیں
مجھے یہ فکر بہت ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ اس وقت تک
رسائی ناکارہ سے خواہش پوری نہ ہو سکی —

مولانا حلیم الدین صاحب حضرت ننھے میاں نقشبندی بھوپالی علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔ مولانا جب حیدرآباد تشریف لاتے تھے تو غریب خانے ہی کو زینت بخشتے تھے۔ اب عزیز داری بھی ہے۔

Marfat.com

۹۱

لیکن اس سلسلہ میں مجھے بڑی مسرت ہے کہ آپ نے کتاب پوری کا
مطالعہ بیشتر ہوا جو پوری نظر میں نہ دیکھ سکا تھا۔ مجھ کو
رضا لائبریری کا رام پور نہیں۔ خدا بخش پٹنہ دیکھا ہے۔ کتب خانہ کی
قلمی کتابیں اور مطبوعہ کتابیں لاکھوں ذخیرہ ہے۔ [illegible]
ایک بزرگ حضرت مولوی سراج احمد صاحب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
ابن شاہ محمد مرشد رحمۃ اللہ علیہ ہے سنہ ۱۱۷۶ [illegible] سنہ ۱۲۳۵ھ
کی تصنیفات کی فہرست حسب ذیل ہے

۱۔ سیر المرشد [illegible] فوائد [illegible]
۲۔ ترجمہ صحیح مسلم [illegible] کتاب الذکر [illegible] صفحات
نوشتہ [illegible] سنہ ۱۲۱۷ھ [illegible]
۳۔ ترجمہ صحیح [illegible] نوشتہ [illegible] صفحات [illegible]
[illegible] سنہ ۱۲۲۰ کو صحیح مسلم [illegible] شروع کیا اور [illegible] سنہ ۱۲۳۲ھ کو
ختم کیا۔
۴۔ [illegible] ترجمہ شرح [illegible]
۵۔ رسالہ در ذکر شریف [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ رسالہ [illegible] نوشتہ [illegible]
۷۔ تکمیل الیقین فی رویۃ [illegible] نوشتہ [illegible] سنہ ۱۲۰۷ھ
۸۔ رسالہ فضیلت ذکر [illegible] نوشتہ [illegible]
یہ سب قلمی نسخے کتب خانہ رام پور [illegible] ہیں۔

[illegible]

سے تم دیکھیں بزرگوں کی علمی تصنیفات جس قدر ہیں وہ کسی کی علمی تصنیفات سے کم نہیں

حضرت شاہ ابو سعید شاہ رحمۃ اللہ علیہ ... خلفاء و حضرت شاہ

غلام معصوم ... حضرت شاہ ... مرشد ...

شاہ ابو الحسن ... مولانا ارشاد حسین مجددی شاہ محمد عمر ... شاہ محمد معصوم مجددی

شاہ رؤف احمد مجددی رح کی کئی علمی تصنیفات ہیں جو ۲۰ تصنیفات مطبوعہ

غیر مطبوعہ ذخائر معلوم ہوئے۔ حضرت مولانا محمد ارشد مجددی رح رامپوری

کئی تصنیفات ہیں آپ کے چند اشعار علم ہندسہ میں ہیں جن کے حساب میں

اہل ہند حیران ہیں۔ ملاحظہ ہوں!

گوشوارے داشتم از لعل و مروارید تر
بود یک مثقال وزن آں مرصع گوشوار
قیمتش کردند صرافان براز معرفت
لعل مثقالے بیست و لولو بہر دو از بجار
بستہ از ہر جوہرے و ہشت دینارم بکار
من ازاں دارد و ستہ حیران شدم بے اختیار
یک مہندس را در ہمہ روئے زمیں پیدا شود
تا بیابد قیمت ہر دو را ہر یکے در شمار

سکھوں کے حملہ کے بعد اکثر مجددیہ حضرات رام پور میں
آ آباد ہوئے یہاں سے ہندوستان بھر دور دور میں منتشر ہوئے

تشریف لے گئے ۔ اس لئے دورہ پورا نہ ہو سکا ۔ [illegible] علاوہ

مسعود مولوی حضرت [illegible] محمد عبد [illegible] نے بھی [illegible] لکھا

تذکرہ کیا ہے ۔ تذکرہ علمائے ہند مولوی رحمان علی مرحوم

روضۃ [illegible] مولوی محمد عبدالصمد [illegible] مرحوم ، [illegible]

تمنا ہے یاد فرمائیں ۔ مجھے انکار ہے ۔ فضول [illegible]

قلمی ۔ رسالہ کا مطالعہ [illegible] ۔ میرا تو بہت [illegible]

ماہرین [illegible] مبارک [illegible] کی تفسیر [illegible] خیال نہ کیجئے

ہمراہ سلام [illegible] فرمائیں [illegible]

مولوی رفیع الدین [illegible] صاحب تشریف لے گئے [illegible]

[illegible] میری [illegible] ہے [illegible]

خوشخبری ہے تشریف [illegible] تقریب [illegible]

[illegible] درست [illegible]

[illegible] دعا [illegible] فرمائیں [illegible] والسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد حلیم الدین [illegible]

محمد عابد خانزادہ

حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آج میں نے بہت ہمت کرکے آپ کو خط لکھنے کے لئے قلم اٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں۔ کیونکہ نہ مجھے القاب کی تمیز ہے اور نہ ہی الفاظوں کا چناؤ آتا ہے اس وجہ سے ڈرتا ہوں خط میں کوئی غلطی یا کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔ میں اس کا پیشگی معذرت خواہ ہوں۔

میں اپنے آپکو اُن خوش نصیب لوگوں میں شمار کرتا ہوں جن پر آپکی خصوصی توجہ ہے مگر نہ جانے کیوں پھر بھی ایک تشنگی سی محسوس کرتا ہوں شاید یہ میری اپنی نالائقی ہی کی وجہ ہوں ورنہ آپکی طرف سے توجہ کی کمی نہیں۔ حضور والد شاید میاں جو سے آپکے طفیل بہت محبت کرتے ہیں اور میری بھی کوشش ہوتی ہے انکی بہتر سے بہتر تربیت کر سکوں۔ اللہ پاک مجھے اس میں کامیاب کرے اور آپ کے سامنے سرخرو ہو کر آپکے دامن میں جگہ پا سکوں جو شاید میری مغفرت کا ذریعہ بن جائے حضور والد طلحہ، الحیاء، انس، اور اسامہ کے

لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دین کی سر
بلندی کے لیے کام لے جو سب کی نجات کا ذریعہ
بن جائے۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج

محمد عابد خانزادہ
F/100-39/1 وسیم منزل
فوجداری روڈ حیدرآباد
سندھ

Marfat.com

پروفیسر علامہ ڈاکٹر محمد شفیع

یہ سرگزشت ایسے طالب علم کی سرگزشت ہے۔ جس کی تمام عمر کتابوں میں گزری یا یوں کہیے کہ بسم اللہ کے گنبد میں گزری۔ قصور میرا وطن ہے۔ انٹرس کی تعلیم قصور ہائی اسکول میں پائی۔ ۱۹۰۰ء میں انٹرس پاس کر کے لاہور آیا۔ اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے اور فورمین کالج لاہور سے ۱۹۰۵ء میں انگریزی میں ایم۔ اے کیا۔ اگلے سال ٹریننگ کالج لاہور سے مدرس کی سند حاصل کی اور سر رشتہ تعلیم کی ملازمت اختیار کی۔

غرض ۱۹۰۶ء میں میری طالب علمی کا پہلا دور ختم ہوا۔ ۱۹۰۶ء سے میری ملازمت کا زمانہ شروع ہوا اور میں ۹ سال تک انسپکشن اور تدریس خصوصاً تعلیم المعلمین کا کام کرتا رہا۔ چند سو طالب علموں کی تربیت بڑی توجہ اور محنت، خلوص اور دل سوزی سے کی۔ ۴۸۔ ۵۰ برس کی بات ہے ان میں سے اکثر یا شاید سب کے سب تعلیمی خدمات سر انجام دے کر اب ریٹائر بھی ہو چکے ہوں گے۔

باں گروہ کہ از ساغر وفا ہستند
زما سلام رسانید ہر کجا ہستند

ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب کی علمی زندگی تمام عالم کے مسلمانوں کے لیے باعث فخر ہے۔ علم و فضل کے علاوہ سخت کوشش، ہمدرد، رہنما، بلکہ پدرانہ شفقت والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں ہر وقت نازل فرمائے۔ آمین

Marfat.com

میری طالب علمی کا دوسرا دور شروع ہوا۔ ۱۹۱۳ء میں میں نے پرائیوٹ طالب علم کی حیثیت سے عربی میں ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا اور اگلے سال گورنمنٹ نے مجھے وظیفہ دیا کہ کیمبرج کی تکمیل کروں۔ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۸ء تک کا زمانہ کیمبرج یونیورسٹی میں گزرا اور وہاں کے فاضل استادوں سے بے حد فیض پایا۔ ۱۹۱۸ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے سال بھر کے لیے ہندوستانی پڑھانے کے لیے متعین کیا۔ میں جنوری ۱۹۱۹ء میں وطن واپس ہوا۔

فروری ۱۹۱۹ء کے آخر دنوں میں اورینٹل کالج میں عربی کی پروفیسری کا کام سنبھال لیا۔ جلد ہی کالج کا وائس پرنسپل بنا دیا گیا اور ۱۹۳۶ء میں پرنسپل، پرنسپل بننے کے بعد ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء کو ریٹائر ہوا۔

عربی بورڈ اور اورینٹل کالج فیکلٹی اور یونیورسٹی کے دیگر شعبوں میں اپنی بساط بھر کام کیا ہے۔ قلمی کتابوں کا نایاب ذخیرہ یونیورسٹی لائبریری کے لیے ڈھونڈ ڈھونڈ کر فراہم کیا اور لائبریری کمیٹی کے صدر کے فرائض مقرر ادا کیے۔ اس تمام مدت میں بلکہ اس کے بعد اسلامیہ کالج کی مردانہ و زنانہ کی مجلس منتظمہ کا ممبر بھی رہا۔ ریٹائر ہونے کے بعد چار سال تک زنانہ اسلامیہ کالج کی مجلس منتظمہ کا سیکریٹری بھی رہا۔ اور ایم اے عربی کی جماعت کھولی۔ اور خود اور بعض ہم کاروں کی اعانت سے اس جماعت کو اعزازی طور پر ایم اے کی تعلیم دی۔ ۱۹۲۵ء میں اورینٹل کالج میگزین جاری کیا جو علمی و

Marfat.com

ادبی رسالہ ہے اور اس کی افادیت کو مشرق و مغرب میں تسلیم کیا گیا ہے۔

یہ ناشکری ہوگی اگر بزرگوں اور احباب کی قدر شناسی کا ذکر نہ کیا جائے۔ پاکستان نے ستارہ پاکستان سے عزت افزائی کی۔ حکومت برطانیہ کے زمانے میں خان بہادری ملی۔ یونیورسٹی نے ڈی۔ او۔ ایل کی اعزازی ڈگری عنایت کی اور پروفیسر ایمرٹیس بنایا۔ حکومت ایران نے بھی پہلے نشان علمی درجہ اوّل عطا کیا پھر نشان سپاس درجہ اوّل۔

Marfat.com

کمار ہٹی ضلع شملہ

۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء

جناب مکرمی، تسلیم

مجھ کو امید ہے کہ آپ نے سید حسن غزنوی کے دیوان کے اچھے اچھے نسخے جمع کر لیے ہوں گے، میں نے ان کا دیوان نہیں دیکھا۔ کیا آپ اس دیوان کو مرتب کرنا چاہتے ہیں ؟ یا اصل موضوع آپ کا سلطان بہرام شاہ کے عہد کی تاریخ ہے ؟ معلوم نہیں سوائے دیوان حسن کے اس عہد کے لیے کوئی اور مواد بھی آپ کے پاس سوائے مشہور تاریخوں کے ہے یا نہیں۔ ان تاریخوں میں تو اتنا مواد نہیں کہ اس سے کتاب مرتب ہو سکے۔

باحلیم کے متعلق آپ Islamic Culture for April,

1938 ملاحظہ فرما دیں۔

مضمون کا عنوان ہے۔

Fresh Light on the Ghazna vids

قصیدہ میرے سامنے نہیں ہے تو میں کیا کہوں ؟ لیکن آپ اس مضمون اور قصیدے کو ملا کر پڑھیں شاید مفید ہو، ورنہ قصیدہ سارا سامنے ہو تو کچھ عرض کروں۔

لاہور میں کوئی قلعہ عہد غزنوی کا موجود نہیں۔ موجودہ قلعہ عہد اکبری کی یادگار ہے ممکن ہے اس کا محل قدیم ہو، مگر یقینی نہیں۔

پشتوارہ لغت میں = (۱) آن مقدار بار کہ بہ پشت توان کشید

= (۲) پشتیبان و آن چوبیست کہ بجہت

Marfat.com

استحکام دیوار یک سر آن را بدیوار و
سر دیگر را بر زمین نصب کنند ، و
چوب پشت در
= (۳) پشت و پناہ
= (۴) گاؤ تکیہ (فرہنگ آنند راج)

غرض یا پشتوارہ سے مراد یہ ہے کہ اسکی دیواروں کو پشتی بانون سے محکم اور مضبوط کیا گیا تھا۔ ان چیزوں کو آج لاہور میں کیسے ڈھونڈا جاسکتا ہے ؟

پنجاب کا مفصل نقشہ تو Survey of India کا نقشہ ہے۔ مگر سوالک اور اُچ ہر نقشے میں ملے گا۔ کوئی اچھی سی اٹلس دیکھ لیں ، منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کے ہاں سے تین چار روپے میں پنجاب کا دیواری نقشہ ملتا ہے ۔ مگر اس کو کیا کیجیے گا۔ اٹلس آپ کا کام دے گی، سوالک کے متعلق بہت جھگڑا ہے۔ اس کے قدیم اور موجودہ استعمال میں فرق ہے ، حافظ محمود شیرانی نے اس کے متعلق اورینٹل کالج میگزین میں کچھ لکھا تھا۔ اس کا حوالہ زبانی نہیں دے سکتا ۔ میں یہاں پہاڑ پر بیٹھا ہوں اور شیرانی کالج کے بند ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں کہاں ہیں۔

افغانستان اور پنجاب دونوں کیلیے Bartholomew's,Hand Atlas شاید آپ کا کام دے جائے۔ مفصل ترین نقشہ افغانستان کا بھی Survey of India والا نقشہ ہے۔ رسالہ کابل کے سالانہ نمبروں میں بھی متعدد دفعہ افغانستان کا نقشہ چھپا ہے۔

بہرام شاہ کی قبر اگر لاہور میں ہے تو کسی کو معلوم نہیں، میں نے

کبھی نہیں سنا کہ فلاں قبر بہرام شاہ کی ہے۔

والسلام

محمد شفیع

(اس خط میں سید حسن غزنوی کے ایک قصیدے کے اشعار کی تصحیح فرمائی ہے)۔

Marfat.com

قصیدہ

اجل زال خدنگ .... سوے حال خصم تو رہبر گرفتہ ؟

ز پیلان چون کوہ تازاں میجا ؟

تو برخنگ دولت چو خورشید تاباں ؟

(رہ آن جہان گرفتہ میں کوئی لفظ رہ گیا ہے)

بانصاف دجال باخر گرفتہ (انصاف الخ)

بحمد اللہ اکنوں نہ بینم الخ (نہ بہ بیشم الخ)

بمنزل گہ شیر آہو نشستہ (یا کوئی اور ایسا ہی لفظ)

گیاے نواں (نہ کیاے نوان) بمعنی گیا ہے

چو زد پیرہن (بظاہر چو زر یا شاید چو زد)

بحمد اللہ اکنون نہ بینم (بجای بہ بینم)

بداں پاے و سر (بجای براں پاے و سر)

چو خورشید جامی کہ گوئی حبابش (بجاے حیاتش)۔ دوسرا مصرعہ غیر واضح ہے

تیر تو آورد و خنجر گرفتہ (بجاے خنجر)

نہالی چناں (بجاے نہال جہاں)

ہم از نہرواں تاقستان (بجای تاقہاں)

کمار ہٹی۔ ضلع شملہ

۲۷ اگست ۱۹۴۰ء

مکرمی، تسلیم۔ عنایت نامہ ملا۔

ہمارے ہاں کالج میں سروے آف انڈیا کا نقشہ افغانستان ہے، آپ جن مقامات کو دیکھنا چاہتے ہیں ان کی فہرست مجھ کو بھیجدیں میں واپسی پر انشاء اللہ دیکھوں گا۔

آداب الحرب اب تک نہیں چھپی، اس کا کچھ حصہ (بعض اقتباسات) میں نے اورینٹل کالج میگزین لاہور میں چھاپے تھے اور مس اقبال شفیع نے غزنویوں کے متعلق تمام اقتباسات (جن کا ترجمہ آپ نے Islamic Culture میں ملاحظہ کیا ہے) اسی میگزین میں چھپوائے تھے، گویا ساٹھ ستر صفحے اس طرح سے چھپ گئے، شاید کہ اس سے زیادہ ہوں، برٹش میوزیم والے نسخہ کے عکس پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی ملکیت ہیں، انھی کے پاس موجود ہیں۔ شجرۂ انساب ناپید ہے، مجھ کو معلوم نہیں وہ کیا ہوا، البتہ Sir Denison Ross نے تاریخ مبارک شاہی (؟) کے نام سے اسی مصنف کی ایک تالیف کے بعض اجزاء چھاپے تھے۔ اس میں اقوام اتراک کا ذکر کیا تھا، پہلے انھوں نے عجب نامہ میں اس پر مضمون لکھا تھا پھر اس رسالہ کے بعض اجزاء اور ترجمہ چھاپا تھا اس میں سید حسن غزنوی کا ذکر نہ تھا۔

والسلام

محمد شفیع

Marfat.com

۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء

مکرمی، تسلیم

رشید الدین وطواط کے رسائل (خطوط) مصر میں دو حصوں میں طبع ہو چکے ہیں۔ کمیاب ہیں۔ میرے کتب خانے میں ایک نسخہ ہے۔ مجھ کو یاد نہیں کہ ہمارے ہاں پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں یہ نسخہ ہے یا نہیں۔ وطواط کا حال صاحب دمیۃ القصر نے مفصل دیا ہے۔ ہالینڈ میں اس کا نسخہ ہے، فوٹو منگوا کر میں نے اورینٹل کالج میگزین میں اکثر حصہ چھپوایا۔ اس میں بھی بعض خطوط کے اقتباسات دبے ہیں۔ مگر یہ سب کے سب خطوط مطبوعہ رسائل میں موجود ہیں۔ اگر گیلان اور کرمان افغانستان میں ہیں تو مجھ کو معلوم نہیں۔ آپ کس طرح سے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ وہ افغانستان میں ہیں۔ آب گرم قندھار کی طرف کوئی جگہ سرحد ہندوستان پر تھی جس کا ذکر کتاب الحرب والشجاعہ میں ہے۔ رج نہیں رخج ہے جو سیستان کا ایک شہر تھا۔

محمد شفیع

Marfat.com

مکرمی، تسلیم عنایت نامہ ملا۔

کرمان کے متعلق یاقوت نے معجم البلدان طبع یورپ ج ۴ ص ۲۶۶ پر لکھا ہے۔ "کرمان ایضاً مدینہ بین غزنہ و بلاد الہند من اعمال غزنہ بینہما اربعہ ایام او نحوہا۔"

کیلان کا پتہ نہیں۔

فہرست اعلام میں غزنوی بادشاہوں کے متعلق وہی ماخذ دیکھیے جو مشہور ہیں، طبقات ناصری آپ کے سامنے ہے۔ راورٹی کے حواشی بھی دیکھیے یعنی ترجمہ طبقات ج ۱ ص ۶۰ تا ۱۱۵، ابن اثیر بھی دیکھیے اور ماخذوں میں Barthold: Turkistan, Gibb Trust Publication بھی مفید ہے،

J.A.S. Bengal 1886 LV .lst part میں ایک مضمون The Decline of the jawanis پر بھی شاید کچھ مفید ہو، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ج ۲ ص ۱۶۳ بھی دیکھیے۔

وزراء کے لیے وہ کتابیں دیکھیے جو وزراء کے حالات پر ہیں۔ سلطان سنجر کے لیے Ency clop aedia of Islam اور راحۃ الصدور راوندی اور ایسے ہی اور ماخذ دیکھیے۔ محمود بن محمد بن بغرا خان غالباً ایلک خانی (آل افراسیاب) سے ہے۔ ان کا شجرہ اور سنین Zambour کی کتاب Manuel de genalogie کے ص ۲۰۶ پر دیکھیے

علماء کے حالات طبقات کی کتابوں میں شاید ملیں مثلاً طبقات الشافعیۃ الکبری وغیرہ میں۔ اگر ان میں سے بعض شافعی تھے۔ اگر کوئی حنفی

Marfat.com

تھے تو طبقات حنفیہ میں دیکھنے چاہییں۔ تاریخ بیہقی علی بن زید بیہقی کی بھی شاید مفید ہو، رسالوں کے لیے کالج والوں کو لکھ رہا ہوں۔ میں انشاء اللہ ۲۷ کو لاہور واپس جا رہا ہوں، وطواط والا مضمون شاید آپ کو مفید نہ ہو اس لیے کہ آپ کو تو صرف وہ نام چاہیے جن کی تلاش میں آپ ہیں۔ ہر مضمون میں خطوں کے اقتباسات ادب عربی کے نقطہ نظر سے دیے گئے ہیں۔

والسلام

محمد شفیع

نزہتہ القلوب ص ۱۰ سقسین و بلغار ۳۲ درجہ مکہ مکرمہ سے ۵۰، فرسنگ کے فاصلہ پر۔

ص ۲۱ ایران کے حدود شمال میں: سند، کابل، صغانیان ماوراء النہر "خوارزم تا حدود سقسین و بلغار"

ص ۲۳۹ بحر خزر (Caspian Sea) کے متعلق کہا ہے: بر طرف شرق این دریا خوارزم و سقسین و بلغار است و بر شمال دشت خزر و بر غرب الان کوہ و کوہ لگزی و اران و بر جنوب جیلان و مازندران۔

ص ۲۵۹ سقسین و بلغار دو شہر کوچک است از اقلیم ۶، صحاری و ولایات بسیار بدان منسوب است اکثر موینہ از آنجا آورند۔

معجم البلدان یاقوت ۴: ۶۷

منقشلاغ حدود خوارزم میں ایک مضبوط قلعہ ہے جو حدود خوارزم کے آخر میں ہے وہ خوارزم سقسین اور نواحی روس کے درمیان واقع ہے اور اس بحر سے قریب ہے جس میں جیحون گرتا ہے یعنی بحر طبرستان۔

Marfat.com

جناب من، تسلیم

حاصل اوپر کی عبارتوں کا یہ ہے کہ ایک شہر جس کو سقسین کہتے تھے وہ 67°/E .Long. and 53 N. Lat. پر دریای یبق (ارال) کے کنارے تھا، Sprumer - Menke, Historical Atlas میں علاقہ سقسین اسی نواح میں دکھایا ہوا ہے (بارہویں صدی عیسوی) دیکھیں اس کی نسکہ نقل، پندرہویں صدی عیسوی میں یہ وجوہ ہیں۔ حملہ ہای مغول میں وہ موجود تھا چنگیز خان نے اس کو فتح کیا (گزیدہ ۱: ۲،۵۷)۔

اس کے محل وقوع کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض مصنفین نے اس کو Dnieper، بعض نے Volga کے کنارے بھی اس کا محل وقوع متعین کیا ہے۔

بظاہر نقشے والا محل زیادہ قرین قیاس ہے، یہ علاقہ تقریبا وہاں ہو گا جہاں اب Overberg کا علاقہ ہے۔

حدود العالم کے اڈیٹر نے ص ۴۵۳ پر ایک نوٹ لکھا ہے جس میں سقسین کو اتل شہر کے مرادف قرار دیا ہے۔اس شہر کا محل وقوع استر خان سے اوپر اور دریای والگا (اتل) کے دھانے پر تھا۔

بہرحال سقسین کا ہندوستان سے کوئی علاقہ نہیں۔

(Encyclopaedia of Islam, Article: Saksin)

یزدجردی اور عیسوی سنوں کی مطابقت کے لیے Snokvis کی کتاب Manuel دیکھیے۔

والسلام

محمد شفیع

Marfat.com

۷ اپریل ۱۹۴۳ء

مکرمی، تسلیم

آپ کا خط ملا۔ "شیر علم" کے متعلق جو اشعار آپ نے نقل کیے ہیں وہ استعارے نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں "علم" پر شیر بنا ہوتا تھا۔ دیکھیں دیوان مسعود سعد سلمان (مرتبہ رشید یاسمی، تہران ۱۳۱۸، صفحہ ۵۶۳):

خشت او بس کہ کرد شیران کم
شیر گردون بماند و شیر علم

مسلمانوں کے "علم" کے متعلق دیکھیں:

Hasting's Encyclopaedia of Religion and Ethics XII, 145 S.V. Symbolism (Muslim).

محمد شفیع

Marfat.com

7/4/43

Dear Prof. G. Mustafa Khan,

Your letter of 28/2. The examples you have quoted do indicate that the شیر علم was an actual fact, as in the poets and not a metaphor. Another example is from دیوان مسعود سعد سلمان (ed. رشید یاسمی Tehran, 1318) p. 563

خشت اول بس که گرد شیر علم

شیر گردون بماند و شیر علم

For the use of the Muslims see Hastings' Encycl. of Religion and Ethics XII, 145 s.v. Symbolism (Muslim).

Yours sincerely
Mohammad Shafi

To
Prof. Ghulam Mustafa Khan MA
King Edward College
Amraoti
C. Berar

۶ مئی ۱۹۴۳ء

مکرمی، تسلیم

میں آپکو شیر علم کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ آپ کسروی کا مضمون "تاریخچہ شیر و خورشید" ارمغان (تہران کا ماہنامہ =. XI 542 Sqq) میں دیکھیں۔ یہ ماہ نامہ، پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔

محمد شفیع

Marfat.com

PH...
LAHORE.

6/5/43

Dear Professor,

I wrote to you the other day in reply to your query about شیر. Please refer also to a useful article by کسروی on the ارمغان (a Teheran monthly) Vol. XI p. 542 sqq. entitled تاریخچۂ شیر و خورشید. We have the volume in the University Libr.

Yours sincerely
Mohammad Shafi

To

Professor Ghulam Mustafa Khan M.A.
King Edward College
Amraoti
(Berar).

10/7/47 ضلع سیالکوٹ - کمارصی

مکرمی و علیکم السلام، آپ کا عنایت نامہ آج موصول ہوا۔ آپ کو ڈاکٹریٹ ملنے سے دل بہت خوش ہوا۔ میری دلی مبارکباد قبول کیجئے۔

آپ دو ہفتے تک بڑے شوق سے اپنا تھیسس مجھکو بھیجیں۔ بہ تنقید بغور پڑھوں گا۔ تنقید بھی کرنے میں مجھکو کوئی تامل نہیں ہے۔ اگر آپ اسکو ضروری سمجھیں۔ لیکن بہتر یہ ہو کہ آپ مقالہ صرف مطالعہ کیلئے مجھکو بھیجیں۔ یعنی دونوں حصے۔ امید ہے کہ اس سے مجھے فائدہ پہنچے گا۔ اس سلسلہ تحقیقات کا جاری رکھنا، اسلئے کہ ڈگری تو محض ریسرچ کی قابلیت کی تصدیق ہے۔ تو آپ اب ریسرچ شروع کریں۔

والسلام

محمد شفیع

۲۴ میسن روڈ لاہور
۱۳ فروری ۵۲ء

مکرمی السلام علیکم۔ انشاء اللہ جو کتابیں علیحدہ کیں ۱) ایک کتاب اکلی
قیمت ۱۵ روپیہ یا اسکے لگ بھگ قبول فرماویں تو الحمد للہ بخشیں
۲) کتب ذیل اگر انکے پاس ابھی ہوں تو کیا آپ لاہور آتے وقت دیکھنے کیلئے لا سکیں گے
ا) نمبر ۱۶۲ انشاء نامہ نامی از غیاث الدین بن ہمام الدین اخوند میر
ب) نمبر ۱۱ بلوہر بوذاسف
ج) نمبر ۲۳ شرح مشاہد عشقیہ مع رسالہ رحمۃ دائم، مصنفہ شیخ عبدالکریم جیلی

والسلام
مخلص محمد شفیع

UNIVERSITY OF THE PANJAB

(DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM)

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI.
M.A. (PB.), M.A. (CANTAB), D.O.L.
CHAIRMAN EDITORIAL BOARD.
URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM
UNIVERSITY OF THE PANJAB, LAHORE.

UNIVERSITY LIBRARY
BUILDINGS.

REF. No. 795 /Contr. LAHORE 28th Sept' 1953.

Dear Dr. Ghulam Mustafa Khan,

Have you the time to write the following articles in Urdu for the Urdu Encyclopaedia of Islam:-

1) Ashraf Hasan Ghaznawī
2) Bahrām Shāh Ghaznawi (only the previous article in the Leiden Encyclopaedia of Islam to be revised).

The length of the articles would be about a thousand words each. The articles should be followed by a bibliography indicating the edition, pages, dates etc. The work would be on remunerative basis. I hope to be in Karachi on the Ist and 2nd November. If you want any further information on the subject, you can see me at " 1 Bizerta Line, Karachi, 4.

Yours sincerely,

Mohammad Shafi

(MOHAMMAD SHAFI)

Dr. Ghulam Mustafa Khan,
No.328, Pir Elahi Bakhsh Colony,
Karachi-5.

Marfat.com

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab),
CHAIRMAN, EDITORIAL BOARD,
URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM,
UNIVERSITY OF THE PANJAB, LAHORE

UNIVERSITY LIBRARY
BUILDINGS,

REF. No. 103 /conti.

LAHORE 26-1- 195.

مکرمی وعلیکم السلام ـ

۲۰ جنوری کا عنایت نامہ موصول ہوا ـ مہربانی سے ذیل کے مضامین پر اس طرز کے مقالے لکھئے جیسے لائیڈن انسائیکلوپیڈیا مین فارسی شعرا پر موجود ہین :ـ

۱ ـ ادیب صابر

۲ ـ سوزنی

۳ ـ عمادی غزنوی

۴ ـ عمادی شہریاری

۵ ـ نجیب الدین جرباذقانی

ذیل کے مقالے لائیڈن انسائیکلوپیڈیا مین موجود ہین ـ ان کی نظرثانی مطلوب ہے :ـ

۱ ـ ملک ارسلان غزنوی

۲ ـ سنائی

۳ ـ عبدالواسع جبلی

۴ ـ معزی

امید ہے کہ آپ کے پاس لائیڈن انسائیکلوپیڈیا موجود ہے جو آرٹیکل آپ لکھتے جائین وہ بھیجتے جائین ـ لیکن مجھکو اپنی پہلی فرصت مین اطلاع ضرور دیجئے کہ آپ مندرجہ بالا مقالے جلد لکھین گے ـ والسلام

مخلص
محمد شفیع

جناب غلام مصطفےٰ خان صاحب
۳۲۸ پیر الٰہی بخش کالونی
کراچی

Marfat.com

۲۴ ـ میسن روڈ لاهور
مورخه ۱۱ ـ اپریل ۵۸ ع

مخدومی

حالی کا ذهنی ارتقاء اور علمی نقوش دونو کتابین مل گئین شکریه !

کتابون کو دیکھ کر خوشی هوئی که آپ کی علمی مساعی کا سلسله بدستور

جاری هے اور قدم ترقی کی جانب اٹھ رهے هین ـ خصوصاً حالی الخ

پر آپ نے بهت محنت کی هے ـ آپ کی موفقیت کے لئیے دست بدعا هون

والسلام ـ

مخلص
محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب
پروفیسر اردو
سندھ یونیورسٹی
حیدرآباد سندھ ـ

فون نمبر ۴۴۵۳

UNIVERSITY OF THE PANJAB
(DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM)

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (PB.) M.A. (CANTAB). D.O.L.
CHAIRMAN, EDITORIAL BOARD,
URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM,
UNIVERSITY OF THE PANJAB, LAHORE.

UNIVERSITY LIBRARY
BUILDINGS

REF. No. 256/Steno

LAHORE ۲۸/مارچ ۱۹۵۹ء 195

مکرمی پروفیسر صاحب

آپ کے دونون عنایت نامے موصول ہوئے ـ ایک ۱۳/کا اور دوسرا ۲۵/کا ـ مبارکباد کیلئے میرا دلی شکریہ قبول فرمائین !

العروۃ الوثقی اور دونون سندین جن کا آپنے ذکر کیا ہے وہ مطلوب چیزین ہین ۔ اگر جناب فاروقی صاحب انہین یہان بھیج سکین تو ان کے متعلق دیکھنے کے بعد یونیورسٹی لائبریری کو تحریر کرون کہ انہین حاصل کیا جائے ـ اگر قیمت کا اندازہ بھی ساتھ بھیجا جائے تو مناسب ہوگا ـ یہ چیزین بیمہ کے ذریعے بھیجی جا سکتی ہین اور اگر کوئی ان کا معتبر واقف لاہور آ رہا ہو تو ان کے ہاتھ بھی بھیجی جا سکتی ہین ۔

امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ بخریت ہون اور علمی کامون مین مشغول آپ کی موافقیت کے لئے دعا ہے !

والسلام

مخلص

(محمد شفیع)

جناب غلام مصطفے خان صاحب
ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف اردو
سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

"حنیف"

Marfat.com

Telephone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

Ref. No 637/11.2

LAHORE....1...8....1959

عزیز القدر خان صاحب

۲۷ / جولائی کا عنایت نامہ موصول ہوا ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کا کوئی فارسی دیوان کتب مآخذ مین مذکور نہین ۔ نول کشور نے رطب و یابس ہر قسم کی کتابین شائع کین ۔ ان مین یہ دیوان بھی ہوگا ۔ اس کا نسخہ میرے سامنے نہین ہے ۔ اس لئے یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ دیوان کس کا ہے ۔ اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا پہلا اور دوسرا فیسیکول چھپ گیا ہے ۔ اور تیسرا زیر طبع ہے ۔ ان کے ملنے کا پتہ یہ ہے :

"یونیورسٹی سیلز ڈپو پنجاب یونیورسٹی لاہور"

قیمت فی فیسیکول یونیورسٹی نے پانچ روپے رکھی ہے ۔

والسلام ۔

مخلص

محمد شفیع

(محمد شفیع)

بخدمت جناب غلام مصطفیٰ خان صاحب

سندھ یونیورسٹی ، حیدر آباد ۔

Telephone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

Ref. No. 707/1104

LAHORE ۱۸/اگست ۵۹ء 19

عزیز القدر پروفیسر غلام مصطفےٰ خان سلمہ اللہ

٦/اگست والے مہربانی نامے کا شکریہ! کیا آپ کے علم

مین ہے کہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی طباعت شروع ہوگئی ہے

اورپہلے دو جزء چھپ کر The Manager, Panjab University Sales Depot, Lahore کی تحویل مین پہنچ چکے ہین — قیمت

پانچ روپے فی جزء ہے۔ آپکے کالج نے یہ اجزاء ابھی تک نہ خریدے

ہون تو کارکنانِ کالج کی توجہ اِدھر منعطف فرماوین۔ اور اپنے احباب

کو بھی متوجہ کرین:

ع قطرہ را دولت دردانہ شدن از صدف است

والسلام

مخلص

محمد شفیع

(محمد شفیع)

جناب پروفیسر غلام مصطفےٰ خان صاحب

ہیڈ آو دی اردو ڈیپارٹمنٹ

یونیورسٹی آو سندھ — حیدرآباد

Marfat.com

UNIVERSITY OF THE PANJAB

(DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM)

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (PB.) M.A. (CANTAB), D.O.L.
CHAIRMAN, EDITORIAL BOARD,
URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM,
UNIVERSITY OF THE PANJAB, LAHORE.

UNIVERSITY LIBRARY
BUILDINGS

REF. No. 782/112

LAHORE ۷/۹ ستمبر ۵۹ء 195

مکرمی

آپ کا عنایت نامہ ابھی پہنچا۔ سندھ مین روزانہ اخبار مہران کے نام سے سندھی مین شائع ہوتا ہے۔ انہون نے اپنے سالانہ نمبر کے لئے مجھ سے مضمون مانگا ہے کوئی مضمون تیار نہین اور نہ تیار کرنے کی فرصت ہے۔ دفع الوقتی کے خیال سے مین چاہتا ہون کہ یہ خط جو دیوان کے متعلق ہے انہین بھیج دون بشرطیکہ انہین یہ مطلوب ہو۔

آپ نے جو حوالے دئے ہین وہ اکثر قابل توجہ ہین لیکن میری ایڈیشن مین ان مین سے متعدد نظر سے نہین گزرے۔ دوبارہ دیکھون گا۔ شاید پہلی قراءت مین نظر نہ پڑے ہون۔

تخلص کا مسئلہ ذرا ٹیڑھا ہے سنائی، انوری وغیرہ غزلون مین اکثر تخلص لا رہے ہین جہان یہ بات غور طلب ضرور ہے کہ یہ غزلین کہان تک ان شعراء کی طرف درست طور پر منسوب ہین۔

جناب شیخ عباسی دور مین تھے اور سیاہ پوشی عباسیون کے ہان رائج تھی۔

جن الفاظ کا آپ نے ذکر کیا ہے ان کا تتبع اگر ہو سکے تو مفید مطلب ہے۔ لیکن یہ کام عجلت کے نہین ہین۔ ان الفاظ کو لٹریچر مین تلاش کرنا پڑے گا۔ مثلاً "تابوت" کو ہی لیجئے یہ کلیاتِ سعدیؒ مین موجود ہے اور فرہنگ انندراج مین اس سے معنی معلوم مین استناد کیا گیا ہے اگرچہ کلیات طبع ایران مین اس قصیدے کو منسوب بہ شیخ سعدیؒ بتایا گیا ہے۔ یعنی اس کا سعدی کے کلام سے ہونا محقق نہین۔ بہرحال ان الفاظ کا تتبع کیجئے شاید کوئی مفید مطلب نتائج حاصل ہو سکین۔

والسلام

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب
یونیورسٹی آف سندھ ـ حیدرآباد

Marfat.com

Telephone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

Ref. No. 845/112

LAHORE. ۵۹ ستمبر / ۲۲ 19

مکرمی

میں نے ایک خط میں وہ وجوہات بیان کیے تھے جن کی
بناء پر میں مطبوعہ دیوانِ حضرت غوث اعظم کو ان کی طرف
صحیح طور پر منسوب نہیں مانتا ۔ میں نے اس کی نقل رکھی تھی مگر
وہ اب نہیں ملتی، اگر ممکن ہو سکے تو اس خط کی یا چند دن کے لئے میرے
پاس واپس بھیج دیں ۔ بعد مراجعت اسے واپس کر دیا جائے گا ۔
اس زحمت دہی کے لئے معافی چاہتا ہوں ۔

والسلام ۔

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

بخدمت جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
یونیورسٹی آف سندھ حیدرآباد ۔

UNIVERSITY OF THE PANJAB

(DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM)

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI.
M.A. (PB.) M.A. (CANTAB). D.O.L.
CHAIRMAN, EDITORIAL BOARD,
URDU ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM.
UNIVERSITY OF THE PANJAB, LAHORE.

UNIVERSITY LIBRARY
BUILDINGS

REF. No. 902/112

LAHORE ۵ / اکتوبر ۵۹ء 195

عزیز القدر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب سلمہٗ

دیوان محمی کے متعلق کاغذ موصول ہوگیا۔ شکریہ بعد مراجعت وہ واپس کر رہا ہوں۔ مقریزی نے خراسان اور فارس کے رواج کا اعتراف کیا ہے۔ مگر شاید عراق کا نہیں۔

صاحبزادہ فضل اللہ فاروقی کے لئے حسب حال لائبریری میں دو سو کی ایک آسامی خالی ہے جو چھ چھ ماہ کے بعد قابل تجدید ہوتی ہے۔ میں ان کی عرضی وائس چانسلر صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ اگر صاحب موصوف نے توجہ فرمائی تو اطلاع دوں گا۔ آپ کو ان پر اور ان کی اہلیتوں پر پورا اعتماد ہے۔ اگر وہ لاہور آنے کے صرف کے متحمل ہو سکیں اور مجھے مل لیں تو میں وثوق کے ساتھ ان کے متعلق کچھ کہہ سکوں۔

میخانہ اب کلیتہً نایاب ہے۔ اس کا دوسرا اڈیشن ایران میں بھی مطلوب ہے۔ اگر سو نسخے نکل سکیں تو طباعت ثانیہ کا بندوبست کروں۔

مطلع سعدین کی جلد اول بھی اب نایاب ہے صرف جلد دوم ملتی ہے۔

والسلام۔

بخدمت جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
یونیورسٹی آف سندھ حیدر آباد
سندھ

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

Telephone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

Ref. No /.10/.5/.../...

۳۱/اکتوبر ۵۶ء
LAHORE................19

عزیز القدر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان سلمہ

مبارکباد کا بہت بہت شکریہ! آپ ہی لوگوں کی دعاؤں سے
یہ اعزاز مجھے ملا ہے۔ آپ کی ترقیِ درجات کے لئے دعا ہے۔
آپ کا عنایت نامہ اس سے پہلے بھی موصول ہوا تھا۔ مقریزی نے
واضح طور پر لکھا ہے کہ خراسان میں حشیش کا استعمال تھا عراق میں نہیں
تھا۔ اسلئے باطنیوں کی بھنگ خوری سے انکار نہیں۔ صرف یہی کہا گیا
ہے کہ عراق میں جہاں حضرت شیخ تھے اس کا رواج نہ تھا

دعوات صالح!

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
سندھ یونیورسٹی
حیدرآباد (سندھ)

Marfat.com

Telephone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB

DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

Ref. No. 1190/112

LAHORE ۱۰/دسمبر ۱۹۵۰ء

عزیز القدر ڈاکٹر صاحب سلمہ

۷/دسمبر کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ!

میخانہ کی طباعت موجودہ حالات میں ذرا مشکل ہے بجز اس صورت کے کہ اسے بجنسہٖ سابق اڈیشن کے مطابق چھاپ دیا جائے لیکن میرا دل نہیں مانتا کیونکہ زائد مواد فراہم ہوچکا ہے۔ اگر آپ یہاں کہیں قریب ہوتے تو آپ یہ کام سرانجام دیتے۔ مطلع السعدین کی جلد اول حد سے زیادہ نایاب ہے۔ دائرہ معارف کے کام نے یہ تمام مشاغل روک دئے ہیں اب آئندہ دیکھیں کوئی صورت پیدا ہوتی ہے یا نہیں

فاروقی صاحب کو تاکید لکھیں کہ کار مفوضہ محنت اور ہوشمندی سے سرانجام دیں' ان کی کامیابی کا دارومدار کام پر ہے۔

والسلام

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب
یونیورسٹی آف سندھ
حیدرآباد

Marfat.com

Phone No. 3353

UNIVERSITY OF THE PANJAB
(DEPARTMENT OF URDU ENCYCLOPÆDIA OF ISLAM)

K. B. M. MOHAMMAD SHAFI,
M.A. (Pb.), M.A. (Cantab.), D.O.L.,
Chairman, Editorial Board,
Urdu Encyclopaedia of Islam,
University of the Panjab, Lahore.

University Library
Buildings

LAHORE ۲/جولائی ۶۰ع 19

Ref. No. 2204/.112

مکرمی

مئی کے وسط مین آپ کا ایک عنایت نامہ ملا تھا اب وہ کاغذ پھر میرے سامنے آیا ھے یاد نہین پڑتا کہ اس کا جواب دے چکا ھون یا نہین؟ اس لیے مکرّر لکھتا ھون — مولوی محمد مسعود احمد صاحب تشریف لائے تھے، ان سے ان کے مقالے کے متعلق مفصّل گفتگو ھوئی بلکہ دلّی جانے کے بعد بھی انہون نے دو ایک خط لکھے مین اور بعض مسائل دریافت کئے ھین۔

دیوان محسن پر مقالہ ابھی تک شائع نہین ھوا۔ "مہران" والون کی فرمائش پر مین انہین بھیجنا چاھتا تھا مگر ان کی طرف سے تقاضا نہ آیا۔ اور یون اس کے سندھی مین چھپنے سے مجھے خاص دلچسپی بھی نہین تھی اس لئے وہ ابھی تک پڑا ھے۔ خصوصاً اس لیے کہ اس کی صورت سوال جواب کی تھی۔

دیوان احمد جام کی نسبت جناب احمد سے ممکن ھے مشتبہ ھو۔ لیکن ظہیر کے متعلق مین ابھی کچھ نہین کہہ سکتا۔ ایک تو اس کا دیوان ھی مختصر ھے دوسرا یہ کہ پرانی کتابون مین ظہیر کے جو اشعار اتفاقاً آگئے ھین وہ دیوان مین ملتے ھین — آپ دیوان کے اشعار کا تذکرون سے مقابلہ کر دیکھیے — مثلاً "مجمع الفصحاء، لباب الالباب، دولتشاہ" سے اور جو تذکرے آپ کو میسر آجائین ان سے —

مین نے ایک دفعہ پوچھا تھا کہ حیدرآباد سے قریب ھی کوئی جگہ سیدپور بھی ھے کہ نہین؟ آپ نے اس کا کوئی جواب نہین دیا — اگر ھو سکے تو توجہ فرمائین —

والسلام

مخلص
محمد شفیع
(محمد شفیع)

جناب پروفیسر غلام مصطفےٰ خان صاحب
ھیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف اردو
یونیورسٹی آف سندھ
حیدرآباد (پاکستان)

"حنیف"

Marfat.com

پروفیسر محمد طاہر فاروقی

۸۹/۱۲ صاحب سنگھ بلڈنگ - پشاور
۲۲ نومبر

مخدومی مکرمی - السلام علیکم

اتفاق سے ڈھاکہ کے قیام میں خط و کتابت کی تجدید کا ایک بہانہ نکل آیا تھا - پھر وہاں کی آب وہوا نے مجھے اسقدر پریشان کیا کہ میں بھاگ آیا - گزشتہ جولائی میں کراچی گیا تھا - وہاں کی آب وہوا ڈھاکہ سے مماثل تھی - اسلئے طبیعت خراب ہو گئی - زیادہ نہ ٹھہر سکا اور لوٹنا پڑا - ایک بار اردو کالج حاضری کا اتفاق ہوا - اسکا افسوس رہیگا کہ جناب سے نیاز حاصل نہ کر سکا - بلکہ اکثر حضرات سے ملاقات کی آرزو دل میں لیے لوٹ آیا - تاسف کے ساتھ ندامت بھی ہے -

اس وقت پھر خط و کتابت کی تجدید کا ایک موقعہ مل گیا - شاہ ولی صاحب کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ اس سال ڈھاکہ کا ایم اے فائنل اردو کا کلاس آنا ہے کہ شاید ٹریننگ انہیں ایسی میسر نہ آ سکے - پار سال پریویس میں ان میں سے تین لڑکے دو - چار اور چھ نمبر سے فرسٹ ڈویژن سے رہ گئے - ابھی میں اب کے آنرز کی راہ سے آنے والوں میں کئی اچھے لڑکے شامل ہیں - وہ لوگ چار پانچ کی بابت فرسٹ ڈویژن کی آس لگائے بیٹھے ہیں -

میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ بے سبب رعایت برتی جائے - لیکن حق کے حقدار کی ضرور سفارش کرتا ہوں - آپ کی نظر ہمیشہ ہمدردانہ ہوتی ہے - اور بس اسی قدر میں بھی لکھنا چاہتا ہوں - ان امیدواروں میں

پروفیسر فاروقی صاحب پہلے آگرہ میں تھے - کچھ عرصہ کے لیے ڈھاکہ یونیورسٹی میں رہے ہیں، پھر مستقل طور پر پشاور یونیورسٹی میں پروفیسر تھے - خوش باش، زندہ دل اور مخلص تھے

Marfat.com

دو یعنی رول نمبر ۷۰ ـ اور ۷۸ آپ سے خصوصی کرم کے طلبگار رہیں گے ـ اسلئے میں نمبر خاص طور پر لکھتا ہوں ـ عام طور پر "ہم خارجی ممتحنین" داخلی حضرات کے نمبر بڑھا دیتے ہیں ـ اسلئے اس دفعہ مجھے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ـ ہماری ذرا سی نرمی ان دونوں کی اور دوسرے مستحق طلبہ کی مشکلات کے حل کا سبب بن جائے گی ـ

تکلیف دہی کے لئے معذرت خواہ ہوں ـ

اپنے رفقائے کار میں سے اگر "بآسانی ممکن ہو" تو ڈاکٹر سرور صاحب، ہاشمی صاحب، رشید فاضل صاحب اور ابو الخیر کشفی صاحب سے سلام کہئے گا ـ

مخلص

محمد طاہر فاروقی

پشاور

۲۰ دسمبر ۱۹۴۳ء

مکرمی و محترمی تسلیم

"ہماری زبان" مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۳ء میں آپ کا خطبہ صدارت شائع ہوا ہے جس کے آخر میں ایڈیٹر نے "بقیہ آئندہ" لکھ دیا ہے۔ مضمون اس قدر دل چسپ ہے کہ اس کی دوسری قسط کا انتظار کرنا اگر دشوار نہیں تو کٹھن ضرور ہے۔ انتظار کی مدت گزارنے کے بعد بھی یہ یقین نہیں کہ باقی ماندہ حصہ "ہماری زبان" کے دوسرے نمبر میں ضرور شائع ہو گا۔ خطبہ کے اچھوتے انداز کو دیکھ کر دل کا یہ تقاضہ ہے کہ جلد سے جلد پورا مضمون پڑھنے کو مل جائے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ تقاضائے دل کا کہنا کریں؟ عین کرم ہو گا، اگر آپ خطبہ صدارت کی ایک کاپی مجھ کو بھیج دیں۔

علامہ اقبال کے نظریہ خودی کو جس خوبی کے ساتھ آپ نے پیش کیا ہے اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ خودی کو سمجھانے میں جو طرز ادا آپ نے اختیار کیا ہے وہ آپ کی انتہائی جدّتِ خیال ہے۔ میری نظر سے اس وقت تک ایسا اچھوتا مضمون نہیں گزرا یہ ضرور ہے کہ آپ ایسے بلند پایہ ادیب و نقاد کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرنا میرے لیے چھوٹا منہ بڑی بات ہے لیکن میں انتہائی خلوص کی بنا پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے خودی کی بہت سی ایسی گتھیوں کو سلجھا دیا جو اس

Marfat.com

وقت تک الجھی ہوئی تھی۔ خودی کو خودنما کر کے آپ نے "شاعر حیات" کے مشن کو بہت کچھ کامیاب بنا دیا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ اگر آپ نے علامہ اقبال کے متعلق کوئی کتاب تصنیف فرمائی ہو یا کوئی مضمون لکھا ہو تو اس سے مجھ کو مطلع فرمائیے گا۔ میں بے حد مشتاق ہوں کہ علامہ کی شاعری کے متعلق آپ کے خیالات سے استفادہ حاصل کروں۔

نیاز کیش

طاہر

Marfat.com

محمد عظیم الدین سالک

STAFF ROOM

ISLAMIA COLLEGE
LAHORE

4-7-52

مکرم و محترم جناب - سلام مسنون - مزاج گرامی -

آپ کے ارسال کردہ پرچے (اردو - ایم - اے - پرچہ سوئم) بر وقت مل گئے تھے - مجھے ان پر نظر ثانی کرنے میں کسی قدر زیادہ وقت لگ گیا ہے - اس تاخیر کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے -

۱ - آپ نے جس عمدگی سے یہ پرچے جانچے ہیں - اس کے لئے خاکسار اور میرے دوسرے رفقاء کار آپ کے بے حد ممنون ہیں - اردو کے ہر بہی خواہ کو یہی کرنا چاہئے جو آپ نے کیا ہے - خاص کر پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے سلسلے میں - یہاں اس وقت انگریزی کی زبان کا طوطی بول رہا ہے - اس کا مظاہرہ اس سال امتحانات ایف اے اور بی - اے میں ہوا ہے - اور یہاں اب تک یہ کوشش جاری ہے کہ انگریزی زبان کے اقتدار کو ابھی نصف صدی تک اور بحال رکھا جائے اور اردو کو جیسے ہو دبایا جائے - اور اسے اس کے صحیح مقام سے محروم رکھا جائے -

۲ - آپ کے مارک کئے ہوئے پرچوں میں بیس کے قریب ایسے ہیں کہ جن پر نظر ثانی کرتے ہوئے میں نے سترہ یا اٹھارہ کے نمبر کچھ کم کر دئے اور تین چار کے نمبر بڑھا دئے ہیں - مجھے امید ہے کہ آپ میرے ساتھ اتفاق فرما کر اس قسم کا مختار نامہ عطا فرمائینگے کہ میں مجاز ہوں کہ ایسا کر لوں - ایسا کرنے سے نتیجہ جلد شائع ہو جائیگا - پیپروں اور ایوارڈ لسٹوں کی آمد و رفت میں وقت ضائع نہ ہوگا - ویسے بھی جو مسلم ہو ممتحن بن جائے اسے یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ اس قسم کی ترمیم کیا کرے - اس مختار نامہ کو آپ انگریزی کی زبان میں لکھ کر میرے پاس بھیج دیں - میں اسے ایوارڈ لسٹ کے ساتھ ٹانک کر یونیورسٹی بھیج دوں - اس کی عبارت میں [illegible] الگ لکھ کر اس خط کے ساتھ منسلک کر دیتا ہوں -

۳ - کیا میں آپ سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کروں کہ آپ مجھے اپنی [illegible] لکھ کر ارسال فرمادیں - میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کو فارسی سے بے حد دلچسپی ہے - اسیر معارف اقلیم کا حصہ کہا گیا ہے - اس کی ضرورت یوں پیش آتی ہے کہ جب اوقات ممتحن حضرات کا انتخاب کرتے وقت بڑی دقت پیش آتی ہے - اور کوئی موزوں آدمی مطلوب ہوتا ہے - مگر نہیں ملتا - میں آپ کا اسم گرامی ذہن میں رکھوں گا - شاید فارسی و اسلامیات - عربی کے اعلیٰ امتحانات میں آپ کا اسم گرامی تجویز کر سکوں -

۴ - یہ خط آپ کو نجی حیثیت سے لکھ رہا ہوں - اس لئے بے تکلفی سے ساری باتیں کہدی ہیں - کوئی خدمت - والسلام

محمد عظیم الدین سالک

Mohammad Ali Lutfi

1043/2 AZIZABAD
FEDERAL 'B' AREA
KARACHI

۱۵ / شعبان ۱۳۹۸ھ

بسم اللہ خیر الاسماء

محترم و مکرم قبلہ ام دامت فیوضہم و برکاتہم — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ شرف صدور لایا، باعث عزت ہوا، لفافہ پر تحریر فرمودہ شعر تو پڑھ کر بے ساختہ
آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے — یہ شعر بار بار پڑھا مگر نہ معلوم اس کی ترتیب میں ایسا اثر ہوا کہ
زبان اظہار سے قاصر ہے ۔ احب الصالحین ولست منہم × لعل اللہ یرزقنی صلاحاً ۔
گرچہ از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام × در ریاض آفرینش رشتۂ گلدستہ ام ۔ آہ
ایک طرف شعراء کی بابت آیت قرآنی ہے کہ "والشعراء یتبعہم الغاوون" تو دوسری جانب
واستثناء نے شعراء حق گو کو جدا کر دیا ۔ غالباً ایسے ہی پاکیزہ کلام لکھنے والوں
سے کسی نے کہا کہ الشعراء تلامیذ الرحمٰن
سبحان اللہ آپ جیسے پاک طینت اور پاک مشرب اس دور قحط الرجال میں
کہاں ہیں — جن کے دم سے آسمان قائم ہے — اور عباد الرحمٰن کو کھو بیٹھے
رزق حلال مل رہا ہے ۔ اس دور افتادہ ناکارہ کی ترجمہ
آپ نے اپنے قیمتی اوقات ذکر و فکر سے نکال کر جو
کردہ کتاب پر ازراہ لطف و عنایت یہ چند کلمات خیر تحریر فرمائے ہیں جزاک اللہ عنی احسن الجزاء
آپ کی تحریرات تو باعث صد افتخار و سعادت ہیں
آپ سے بس ایک درخواست ہے کہ اس عاجز ھیچ مدان کو دعائے نیم شبی میں فراموش
نہ کریں، یاد رکھیں ۔ فقط ۔ والسلام مع الاحترام

بندہ
محمد علی لطفی غفرلہ

۲۲ / جولائی ۱۹۷۸ء

محمد علی لطفی صاحب مجھ حقیر سے بہت خلوص رکھتے تھے ۔ بہت پڑھے لکھے عالم تھے ۔

محمد کشف الدجیٰ خاں

۷۸۶

صاحب الیمین زاد اللہ شرفکم ومجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عزیزی سراج میاں سلمہ اللہ تعالیٰ نے بتلایا کہ آپ کو گیسس کی شکایت ہو گئی ہے۔ آپ کے معتقد جناب وکیل سردار احمد خان صاحب نے جو ہومیوپیتھک میں بہت درک رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دوائیں تجویز کی ہیں۔ بعد سلام (۵) چند ہفتے استعمال کرنے کی استدعا کر رہے ہیں۔

Nux vomica 6x ایک خوراک سوتے وقت اور علی الصباح ایک خوراک

پھر Nat. amphos 6x ایک خوراک کھانا کھانے کے ~~ایک گھنٹہ بعد~~ نصف گھنٹہ پہلے،

پھر Carbo veg. 6x ایک خوراک کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد۔

پھر پندرہ بیس روز کے بعد تمام دوائیں 30x کی استعمال کیجائیں۔

والسلام۔ محمد کشف الدجیٰ خان ۲۴ جون ۶۳ء

حاجی محمد کشف الدجیٰ خان صاحب سیونی (سی۔پی) میں میرے بہت عظیم مہربان تھے۔ کانگریس راج کے زمانے میں بھی ہندوؤں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حق گوئی اور بے باکی میں اُن جیسے بزرگ بہت کم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

[illegible]

جناب الحاج ڈاکٹر صاحب، دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی ذات ستودہ صفات خود اپنے لئے تو کیا لیکن ہم ایسوں کے لئے کتنی بابرکت ہے، مجھے آپ کا عقیدتمند کیا جانیں لیکن بس آپ کو میرا تعارف ایسا کراتے ہیں کہ تمام نیک صفات کا میں کوئی بڑا بزرگ ہوں رفقاء حج، جناب ثروت و اختیار آپ کے بے حد معتقد ہیں، آپ نے فرمایا "یہ ہمارے بزرگ ہیں"، ان کے لئے بستر کی تکلیف ہو گئی، یہ آپ ہی کا فیض کرم ہے کہ وہ حضرت میرے لئے بڑی سے بڑی قربانی اور ایثار کے لئے تیار ہیں، آپ کو یقیناً علم ہے کہ میں کتنا گندہ اور بدکردار ہوں۔ اکثر روتا ہوں کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوں اگر اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہوگی تو دوزخ کا کندہ بنوں گا۔ یا ارحم الراحمین، یا ستار العیوب یا غفار الذنوب، میری مغفرت فرما دے اور میری پردہ پوشی فرما، جس سلسلہ سے وابستہ ہوں، اس کے اکابرین اور رسول مقبول کے صدقہ اور طفیل مغفرت چاہتا رہتا ہوں۔ من آنم کہ من دانم لیکن اللہ آپ کو جزاء خیر دے کہ ہر ایک کو نیک سمجھ کر اس کی توقیر فرماتے ہیں۔ آپ کے درجات بلند کا علم تو اللہ ہی کو ہے، اور آپ کی حسنات و خیرات سے جو بلند مقام کے آپ مستحق ہوں گے اسکی خبر بھی اللہ ہی کو ہے، باقی ہم ناچیز تو بس آپ کے لئے حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے لئے اور جملہ وابستگان سلسلہ مقدسہ کے لئے اور مومنین و مومنات جمیع مسلمانوں کے لئے دست دعا

[illegible]

Marfat.com

حضور الٰہی میں ۔ جناب الٰہی میں دراز کرتے ہیں ، اللہ
قبول فرمائے ، کسی لائق تو نہیں ہیں ۔

اس مرتبہ میں بہت بیمار پڑا ۔ تقریباً ایک ماہ سے صاحب
فراش ہوں ، پہلے تکلیف دہ کھانسی اور حرارت میں
مبتلا ہوا اور اسی میں سفر دور دراز کی نوبت آئی ۔ بے
آرامی سے حالت خراب ہوئی ، بھوک نہ لگنے کی وجہ سے
ایک ہفتہ میں چند مرتبہ ہی کھانا کھایا ہوگا ، دو دو روز
بغیر غذا کے گزار دیا ، جس سے کمزوری آگئی ۔ بواسیر
کا مرض اور آنوں کی شکایت پرانے امراض ہیں ۔ اب
فسٹولا F کا اضافہ ہو گیا ہے ۔ الغرض کئی مرضوں
کی تکلیفیں ایک ساتھ شروع ہو گئیں ، بخار اور کھانسی
تو شاید جاتی رہی ، اب بھی دن رات میں دو چار مرتبہ چل
جاتی ہے بلغم کا اخراج نہیں ہوتا ، شاید کہیں بیٹھ ہوا ہو ، باقی
تکلیف کم نہیں ، بواسیر ، فسٹولا F سے کبھی کبھی دو دن بعد
سوزش رہتی ہے ، اب ارادہ ہے آج غسل صحت کر کے باہر
چلوں پھروں کہاں تک گھر میں قیدی بنا پڑا رہوں گا ، اللہ

Marfat.com

۷۸۶

مخدومی المحترم جناب الحاج ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ سن کر آپ کو مسرت ہوگی
کہ آپ کے منشا اور ہدایت کے عین مطابق والد صاحب مرحوم
نور مرقدہ کی قبر کی مرمت کر دی گئی اور کتبہ نصب کر دیا
گیا، اس کام کی سعادت جناب محفوظ الرحمٰن صدیقی اور
جناب عبدالحفیظ قریشی صاحب کے نصیب میں آئی، دونوں
شاداں و فرحاں ہیں کہ کارے کردیم۔ دونوں صاحبان دو مرتبہ
جبلپور تشریف لے گئے اور اپنے فریضہ کو جب تک پورا نہیں کر لیا
اسی کی لو لگائے رہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے
آمین یا رب العالمین۔
سیونی کی حنفیہ مسجد کے متولی جناب حمید الدین صاحب کو ایک عرصہ
سے کارخ نکل آنے کا عارضہ ہے، مقعد سے وہ نکل آتی ہے،
رفع حاجت کے موقع پر اور یوں بھی بیٹھنے میں تکلیف دیتی ہے،
ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا علاج عمل جراحی ہے، اور یہ
ڈرتے ہیں۔ آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ کیا کریں
کہ بیماری سے نجات ملے؟ سلسلہ مقدسہ میں جو حضرات داخل
ہیں اکثر قصبہ سیونی میں جمع ہوئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ تحفۃ
السلوک کے چھ سیٹ اور حضرت مکرم شاہ صاحب دامت برکاتہم نے جو تصنیفات
شائع فرمائی ہیں اس کے تین سیٹ منگوا دئے جائیں۔ ان کی
قیمتیں ادا کر دی جائیں گی۔ آجکل کثرت سے یعنی کافی تعداد میں

پاکستان سے لوگ ہند میں آ رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ کتب پارسل
بھجوائی جا سکتی ہیں۔ بھجوانے کی صورت ممکن ہو تو براہ کرم بھجوائیے
رقم کے بارے میں ارقام فرمائیں کہ کس کو دیدی جائے۔ الحمدللہ
اس معاملہ میں آپ کا خیر جاریہ ذکر و تذکرہ سے مستغنی ہے
جناب عزیزی برخوردار افخم نعیم میاں کی شادی خانہ آبادی کی
تاریخ ماہ مئی میں مقرر ہو گئی ہے۔ ان کے والد اور والدہ صاحبہ
تیاری میں مصروف ہیں۔ مالی حالت بہت اچھی ہے۔ چونکہ کرایہ
پر چلتے ہیں، کرانہ کی دکان، نوشہ میاں اور نعیم میاں ملازم ہیں۔ اللہ
تعالیٰ خوب خوشحال رکھے، آمین یا رب العالمین — والسلام محمد کشف الدجیٰ خاں ۱۰ اپریل

۴۸۶

اخی المحترم الحاج ڈاکٹر صاحب! دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے مکتوبات موصول ہوئے۔ ریاض میں محمد امین الہدیٰ کا داخلہ ہو جائے جو آپ کی کوششوں سے۔ انشاء اللہ ضرور ہو جائے گا۔ میں نے اپنی جماعت کے امیر اعلیٰ سے کہا تھا، سعودی حکومت میں ان کی اچھی خاصی رسائی ہے، چند طلباء کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی میں ان کی سفارش سے ہوا ہے لیکن میری درخواست مسموع نہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے عبدالحلیم صاحب اور عبدالنعیم سلمہ اللہ کے خطوط کا جواب دیا۔ شکریہ۔ تمام افراد کے لئے بے حد باعث طمانیت کا سبب ہوا۔ ہم لوگوں نے بھی آپریشن کی مخالفت کی تھی، ایک مسلمان ڈاکٹر صاحب کا بے حد زور اصرار تھا اور انہوں نے اس آپریشن کا معاوضہ دو ہزار روپے مقرر کیا تھا۔ اور یقین دلایا تھا کہ بالکل تندرست ہو جاؤ گے۔ کینسر کا مرض بتلا دیا ہے تو سب ہی پریشان ہوئے اور پریشانی ہونے کی بات بھی ہے۔ ایک وید آئے، انہوں نے اطمینان دلا دیا کہ کینسر کا مرض نہیں ہے، چھالیہ کے کھانے سے حلق میں چھالا آگیا ہے۔ میری دوا سے دور ہو جائے گا تو اس سے ایک ماہ کی دوا تیس روپے دے کر لے لی۔ یہ آپ کے گرامی نامہ کی وصولی کے ایک روز قبل کا واقعہ ہے۔ اس کی دوا کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا کلی عطا فرمائے۔ آپ کی تجویز کردہ دوا بھی شروع کر دیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام محمد کشف الدجیٰ عفی عنہ ۸ نومبر ۸۲ء

اعجاز کو دعا

(قبلہ صغیر احمد صاحب نے میرے متعلق کا آپ کا گرامی نامہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے)

۲۸۶

محبی المحترم جناب ڈاکٹر صاحب! زاد اللہ شرفکم واقبالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج اپنا ہی حال لکھکر روانہ کر رہا ہوں۔ ماشاء اللہ آپ صاحب ضمیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب نوازا ہے۔ اللھم زد فزد۔ دیکھکر مجھے مطلع فرمائیں کہ مندرجہ معاملات میں، میں کیا کروں؟

(۱) میں نے کبھی کوشش نہیں کی کہ مجھے کسی ادارہ کی صدارت ملے یا میں لوگوں میں ممتاز ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری طلب اور خواہش کے باوجود مجھے کام کرنے کے مواقع حاصل ہوئے ہیں۔

عیدگاہ مسجد کے سربراہ کار جناب سیٹھ رمضان خان صاحب تھے، اس وقت مسجد کے کرایہ کی آمدنی صرف بیس ۲۰ روپیے تھی اور موذن صاحب کو تنخواہ بائیس روپیے دینی پڑتی تھی۔ سنہ ۱۹۲۶ء کی بات ہے۔ سیٹھ صاحب نے حساب آمد و خرچ کے رجسٹر کو مسجد کے صحن میں پھینک کر کہا، ہر ماہ مجھے پاس سے دو روپیے دینے پڑتے ہیں، میں کام نہیں کرتا جسکو کام کرنا ہو وہ کرے۔ دو تین روز رجسٹر صحن میں پڑا رہا کسی نے کام کرنے کی خاطر رجسٹر نہیں اٹھایا۔ تو میں نے مجبوراً اٹھا لیا اس وقت میرے کپڑوں کی دو دکانیں تھیں۔ ایک سیونی میں اور ایک برگھاٹ میں، ہفتہ کے روز بازار لگتا ہے، میں ہفتہ کے روز برگھاٹ جایا کرتا تھا۔ اور ان دونوں دکانوں کے لیے ناگپور، جبلپور، چھندواڑہ کے تھوک فروش کچھیوں سے کپڑا خرید کرتا تھا۔ ان سے کہا کہ آپ لوگ مسجد میں بہت روپیے لگاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ مسجد عیدگاہ کے ایک منزلہ کمروں کو دو منزلہ کر دوں تاکہ کرایہ زیادہ آنے لگے۔ ان کچھیوں نے اٹھار روپیہ چندہ میں وصول کروا دیا کہ سیونی شہر میں چندہ حاصل

کیلئے لغیر کمرے دو منزلہ تعمیر ہوگئے ۔ سیونی میں دوسرا ادارہ انجمن خادم الاسلام ہے ۔ اس کے صدر میرے بڑے والد محمد مرتضیٰ خاں الحاج تھے، ان کا انتقال ہوا تو انجمن کی منتظمہ کمیٹی نے ان کی جگہ مجھے صدر بنا دیا ۔ اس انجمن کی آمدنی بھی برائے نام تھی ۔ انجمن کی افتادہ زمین پر میں نے مکانات بنوائے ۔ اس طرح مسجد عیدگاہ اور انجمن خادم الاسلام ، دونوں اداروں کی آمدنیاں المضاعف بلکہ اس سے زیادہ ہوگئیں ، آج عیدگاہ کے چار ہزار سے زیادہ روپیے بینک میں جمع ہیں ، اور انجمن خادم الاسلام کے گیارہ ہزار روپیے ۔ عیدگاہ مسجد کے سابق صدر رمضان سیٹھ صاحب کا انتقال ہوگیا ان کے ایک صاحبزادے اور ان ایک دو دوست یہ چاہتے ہیں کہ عیدگاہ مسجد کا انتظام ان کے ہاتھ آجائے ۔ اور وہ من مانی مسجد میں کرنے لگیں تو میرے خلاف کلکٹر کو ورغلایا اور شکایتیں کیں کہ مسجد کا نظم محمد کشف الدجیٰ خان کی صدارت سے بگڑ رہا ہے ۔ یہ دونوں ادارے رجسٹرڈ ہیں ، حکومت کے قانون کے تحت ہر صوبہ میں وقف بورڈ قایم ہیں ۔ ہمارے صوبہ کا وقف بورڈ بھوپال میں ہے جہاں ہر سال ہر رجسٹرڈ ادارہ کو سال بھر کی آمد وخرچ کا حساب پیش کرنا پڑتا ہے ، اور وقف بورڈ سالانہ آمدنی پر سات روپیے فی سیکڑہ ہر ادارہ سے وصول کرلیتی ہے ۔

کلکٹر صاحب نے وقف بورڈ کو لکھا کہ اگر عیدگاہ مسجد کا نظم ٹھیک کرے ، وقف بورڈ کا مجھے خط ملا کہ ہم تحقیق کے لیے ایک شخص کو بھیج رہے ہیں ۔ اس کے آنے تک اور تحقیق کرنے تک مسجد عیدگاہ کا نظم محمد کشف الدجیٰ کے ہاتھ ہی میں رہے گا ۔ آج تین مہینے ہو چکے ہیں ۔ وقف بورڈ بھوپال کا آدمی تحقیق کرنے نہیں آیا ہے ۔ انتظام میں ہی کر رہا ہوں ، شکایت کرنے والے منہ ہی تک

Marfat.com

رہے ہیں۔ دو تین تو ہیں، سب جاہل، ان پڑھ، مسلے مسائل سے
نا واقف۔ ایک مرتبہ، زکوٰۃ کی رقم اور چرم قربانی کی رقم
مسجد میں لگانے گئے تو ان کو مسئلہ بتلایا کہ ایسی رقوم مسجد میں نہیں
لگائی جاتی تو لڑ گئے۔ ایسے تو جاہل ہیں۔

(۲) مجھے دو تین ماہ سے اچھے برے خواب دکھ رہے ہیں۔ ان کی کیا تعبیر ہے
مطلع فرمائیں۔ ایک خواب دیکھا مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے
میں بھی موجود ہوں، میرا جوتا گم ہو گیا تو تلاش کرنے لگا۔ وہ نہیں۔ میں نے
چند لوگوں کے سامنے کلام کیا، کیا کہا مجھے یاد نہیں لیکن میری گفتگو کا سننے والوں
نے یہ اثر لیا کہ وہ میرا احترام کرنے لگے۔ پھر مجھے ان لوگوں نے اس جگہ
لے گئے۔ جہاں بہت سے جوتے لوگوں کے رکھے ہوئے تھے، دیکھ بھال کے
بعد بھی میرا جوتا نہیں ملا۔

(۳) جوتا گم ہونے کے تین خواب میں دیکھ چکا ہوں، ہر مرتبہ جوتے
کی تلاش میں حیران ہونا پڑا ہے، جوتا نہیں ملا۔

(۴) ایک صاحب نے مجھے کشتی میں بٹھایا اور ساحل پر لاکر چھوڑ دیا کہ میں
اپنے گھر جلد جاؤں۔ کشتی والے بغیر کرایہ لئے چلے گئے، میں نے لوگوں سے
کہا کہ میں کرایہ دینا چاہتا ہوں، مالک کشتی کا نام اور پتہ مجھے معلوم نہیں ہے
ایک صاحب نے پتہ بتایا، فون سے بات چیت کی تو وہ کرایہ لینے تک لئے
تیار نہیں ہوئے، اور (حیرت ہے) وہ زار و قطار رونے لگے اور کہا
کیا ذرا سے کام کا کرایہ لونگا، پھر غائب ہو گئے۔ میں ان کے اس ایثار
کے بارے میں نیک اور اچھے خیالات کا اظہار کرنے والا تھا لیکن نہ
کر سکا۔

(۵) ایک خواب میں، والد مرحوم، والدہ مرحومہ، بھائی مرحوم اور دیگر
مرحومین
خویش اقربا کو بھی دیکھا۔ سب ماشاءاللہ، بے حد خوشی کی حالت میں
ہیں۔

Marfat.com

(۶) ایک رات ، بہت بھیانک خواب دیکھا ، لکھتے شرم آ رہی ہے ۔ میں نے ایک عورت سے زنا کیا ۔ تو مجھے اور اس عورت کو مارنے کے لیے چاروں طرف سے حملے ہوئے ۔ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی ۔ شپا شپ تلواریں چلنے لگیں ، لوگ زخمی ہونے لگے ، مگر نہ میں زانی مرا اور نہ وہ عورت اور نہ میں زخمی ہوا اور نہ وہ عورت ۔ چاروں طرف آگ بھی لگائی گئی ۔ معلوم یہ ہوا کہ سترہ اٹھارہ آدمی زخمی ہوئے صرف ایک آدمی مرا ۔ زخم خوردہ بعد میں سب اچھے ہو گئے ۔

(۷) رات خواب دیکھا میرے دوست سید محمود علی مرحوم جاگیردار تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ بے حد فرحاں و شاداں ۔ مجھ سے ملکر بہت خوش ہوئے ہیں۔

یہ میرے کلاس فیلو تھے ۔ ہر سال آموں کی فصل پر مجھے بلایا کرتے تھے ہفتوں قیام رہتا تھا ، مجھے تھوڑی جلد سازی آتی ہے ۔ ایک مرتبہ ان کی دو تین سو کتابوں کی جلدیں باندھیں ۔ کوئی دو تین ماہ قیام رہا ایک روز مجھ سے کہ مستقل طور پر میرے ساتھ رہو تو سو ایکڑ زمین تمہارے نام رجسٹرڈ کر دوں گا ، ہزار کی زمین ۔ لاکھوں کی ملکیت ، میں نے کہا مستقل قیام تو ممکن نہیں ہے ، ان کے رشتہ داروں نے بھی سنا تو مجھکو علیحدہ لیجاکر کہا کہ یہ کیا حماقت کر رہے ہو ، ، تو لکھوالو ۔ میں راضی نہ ہوا ۔ لکھوا لیتا تو واقعی لاکھوں کی ملکیت ہو جاتی ، میرے کرم فرما جلد انتقال کر گئے ،

انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ میں ان کی مغفرت کے لیے روزانہ دعائیں کرتا رہتا ہوں ، جب بھی ضرورت پڑی ، ان کو لکھا تو انہوں نے رقمیں بھجوائیں ۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔ ہر ساں حال کو سلام مسنون و ما وجب قبول

Marfat.com

ہو۔ اس خط کے جواب کا منتظر رہونگا - باقی حالات حسب سابق
ہیں - قبض کی اور گیس دار تھوک کے بننے کی اور سینہ میں جلن
پیدا کرنے کی شکایتوں سے تکلیف ہوتی رہتی ہے - اللہ تعالیٰ
دور فرما دیں، آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام محمد کشف الدجیٰ خاں - ۱۲ نومبر ۸۳ء -

Marfat.com

٥٦٦

اخی المحترم جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے ایک نہایت بھیانک خواب دیکھا ہے۔ میرے نامہ اعمال میں کیا خرابی پیدا ہو گئی ہے، اس سے بے رو رعایت مطلع فرمائیں تاکہ میں اس آخری عمر میں جبکہ لب گور ہوں درست کر سکوں اور اللہ کے فضل و کرم سے جنت کا مستحق ہو سکوں:۔

دو مہینے گھر میرے ایک دوست بحالت روزہ تشریف لائے۔ افطاری کا وقت ہو چکا تھا۔ ان کے لئے افطاری اور تناول طعام کے لئے کھانا اور نماز مغرب پڑھنے کے لئے جانماز لینے گھر گیا اور ایک گھر کی جوان لڑکی سے کہا تو اس نے جواب دیا۔ کہ ایک عرصہ سے یہاں نہ جانماز ہے، ہم بے برقعہ سفر میں دن دناتے پھرتے ہیں، آج کھانا بھی نہیں ہے اور جانماز بھی نہیں۔ چاول پکے تھے، چند لقمے باقی رہ گئے ہیں لے جاؤ۔ کراچی کے ایک میرے دوست حج کو تشریف لے گئے تھے، انہوں نے مخمل کی جانماز میرے لئے لاکر دی ہے اور ایک کپڑے کی جانماز [میری کتابوں میں] مخمل کی جانماز پر میں روزانہ نمازیں پڑھتا ہوں۔ اس کی یاد بھی نہیں آئی اور نہ کپڑے کی جانماز کی یاد رہی، میلے کچیلے، دو کپڑے میں نے اپنے دوست کو دیئے اور دو چار لقمے چاول کے لاکر دیا میری اس کس مپرسی کی حالت نے میری آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرائے اور اسی خراب و خستہ حالت پر میں تھوڑی دیر روتا رہا اور ماں باپ سے زیادہ شفیق و رحیم پاک پروردگار سے دعا کرتا رہا کہ یہ میری کتنی خراب و خستہ حالت ہے دور فرما دے اور عوض عوارض کو رفع دفع فرما دے۔

آجکل میرا معمول، روزانہ دو مرتبہ، ورنہ ایک مرتبہ تو بلاناغہ، یہ وظائف ہیں۔ (۱) سبحان اللہ وسبحان بحمدہٖ - تین سو مرتبہ، (۲) ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار - ایک سو مرتبہ، (۳) ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا - ایک سو مرتبہ (۴) واستغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ایک سو مرتبہ، (۵) ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا - ایک سو مرتبہ۔ (۶) کلمہ طیبہ ایک سو مرتبہ (۷) سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ سو مرتبہ، (۸) ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا - سو مرتبہ، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سو مرتبہ - ان وظائف کا روزانہ دور ہے۔ اس کے باوجود دل میں کوئی فرحت محسوس نہیں کر رہا ہوں۔ براہ کرم دعا فرمائیں۔ اللہ آپ کی دعا قبول فرمائے اور مجھے راحت نصیب ہو۔ والسلام۔ محمد کشف الدجیٰ خان [illegible] دسمبر

جناب حضرت علامہ مصطفیٰ خان صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا گرامی نامہ جناب عبدالمنان صاحب کے توسط سے موصول ہوا۔ آپ اپنے گرامی ناموں میں مجھے مخدومی ومکرمی کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ یہ القاب تو آپ کے لیئے موزوں ہیں۔ کہاں آپ اور کہاں میں ایک اثیم وگناہگار۔ پھر آگے چل کر میرے متعلق لکھا ہے "آپ نے دین کا کام اتنا کیا ہے کہ موجودہ دور میں بڑے بڑے اولیاء کو بھی نصیب نہیں۔ مولینا! من آنم کہ من دانم، وہ تو اللہ کی شان کریمی ہے، وہ ارحم الراحمین، ستارالعیوب اور غفارالذنوب ہے، اللہ تعالیٰ کے ان اوصاف پر تکیہ ہے۔ وہی دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جنت نصیب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا کیا انتظام ہے کہ ایک کے گناہ دوسرے سے پوشیدہ کر رکھا ہے۔ میرے گناہوں کا علم مخلوق کو ہو جائے تو سب مجھ سے انفرت کرنے لگیں۔ میں تو آپ سے دعاؤں کا طالب ہوں۔ آپ سے نیک اور صالح برگزیدہ حضرات کی دعاؤں سے میرا بیڑا پار ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

پرسان حال کو سلام مسنون وما وجب مقبول ہو۔

والسلام، محمد کشف الدجیٰ خان - ۲۳ فروری ۸۵ء

۵۸۹

مخدومی و معظمی جناب پیر و مرشد صاحب دامت برکاتہ

جناب مکرمی عبدالحفیظ صاحب چھپارہ سے لکچرر لگ کر آئے ہیں۔ ان کی جوان صاحبزادی اپنڈی سائٹس کے مرض میں مبتلا ہے، دعا فرمائیے کہ مرض دور ہو جائے دعا ہی سے ایسے مرض دور ہوتے ہیں، وہ سلام پیش کر رہے ہیں۔ میرے امراض، سر کا درد، حلق کا بہنا اور سینہ میں جلن ہونا جوں کا توں بحال ہے، اشتہا کھانے کی جاتی رہی ہے، صبح ایک انڈا ایک کپ دودھ لے لیا کرتا ہوں تاکہ قوت بحال رہے اور دونوں وقت دلیا ہی لیا کرتا ہوں۔ یہ خوراک کی کل مقدار ہے جو غذا کا کام دیتی ہے، میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔

چھوٹے صاحبزادے نے ایک لفافہ روانہ کی ہے جو کراچی سے دوا آئی ہے، اس کا استعمال شروع ہے، نافع ہے۔

جناب عبدالعزیز صاحب سلسلہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو داخل فرمالیں، داخل ہونے والے صاحبان جناب حضرت پیر و مرشد کی وظائف کی کتابیں چاہتے ہیں تاکہ اپنے اسباق کو جاری رکھ سکیں۔

پرسان حال کو سلام مسنون و ما وجب قبول ہو

والسلام محمد کشف الدجی خاں۔ ۱۶ مارچ ۸۵ء

Marfat.com

۸۶

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک خواب یہ کا ذکر پہلے کر چکا ہوں
کہ ایک مہمان روزہ دار کے روزہ کھلانے اور کھانا کھلانے اور
نماز پڑھنے کے لیئے جائے جانماز کے میلا کٹرا پیش کرنے کی نوبت آئی
تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ ایسی خراب وخستہ حالت میری ہو گئی
ہے۔ تھوڑی دیر روتا رہا۔ اب پھر وہ پریشان خوابوں کا سلسلہ شروع
ہے۔ کوئی نہ کوئی چیز گم ہو جاتی ہے۔ اس کی تلاش میں پریشان
ہو جاتا ہوں۔ نیند ہوشیار ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خواہ
مخواہ کی پریشانی تھی، کوئی چیز گم نہیں ہوئی۔ ایسے خوابوں کی
تعبیر آپ لکھ چکے ہیں کہ اچھے خواب ہیں۔

میری ایک سالی بیمار ہو کر آئیں۔ ان کے ساتھ ان کی ایک نوکرانی
دوسری سالی کو معلوم ہوا تو یہ بھی بہن کی تیمارداری کرنے مع
اپنے نوکرانی، تشریف لے آئیں۔ چار ماہ دونوں بہنیں
رہیں۔ پھر ان دونوں بہنوں کے قریب دور کے رشتہ
دار، ان کو دیکھنے آتے رہے۔ گھر کا خرچ بڑھ گیا تو اپنے
بھانجہ کو ریاض۔ خط لکھا تو اس نے دو ہزار ایک ماہ قبل اور
ایک ہزار چند روز قبل بھیج دیئے تو قرض کا بار سر سے اترا۔
اور گھر کے اخراجات پورے ہوئے۔ بھانجہ ریاض میں ملازم ہے
پانچ ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سبیل آپسی
پیدا فرما دی ہے کہ وہ ہر ماہ کچھ نہ کچھ رقم میرے لیئے ریاض سے
بھیجا کرتا ہے۔ اس کی ملازمت قائم و دائم رہے۔ آپ بھی
دعا فرماتے رہیں۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

بھائی جان خان کو سلام مسنون و دعا و حب قبول ہو۔ خط الث ملٹ ہو گیا ہے

خود ریاض سے میرے پاس روانہ فرما دیں۔ پتہ یہ ہے

SOREX (MODA) P.O. Box

۷۸۶

Muhammad Matin Siddiqui
M. A.
Deputy Superintendent Land Customs

14-Arjun Road
Krishna Nagar,
LAHORE.

Dated 8/5/55

قبلہ بزرگوار۔ السلام علیکم

آپ کا کرم نامہ ملا تھا۔ جواب میں تاخیر ہوئی
معاف فرمائیں۔ دیر اس لئے ہوئی کہ ایک فہرست کی تلاش تھی جو
میں اپنے ساتھ بریلی سے لایا تھا لہذا آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا تھا۔
یہ فہرست کتابوں کی ہے۔ میں دسمبر ۵۲ء میں اپنی چھوٹی بہن کو رام پور
پہنچانے گیا تھا۔ وہاں سے بڑی سنجھلی بہن کے پاس گیا لہذا پھر ایلچ پور
بڑی بہن کے پاس بھی گیا۔ چند دن کے لئے امراوتی بھی گیا تھا۔ نعیم الدین
حبیب الرحمن صاحب، کریم داد خاں صاحب اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی۔
سب آپ کو یاد کرتے تھے۔ نعیم الدین نے خاص طور پر آپ کو یاد کیا
اور سلام کہا۔ مگر ان سے خط و کتابت نہیں ہے۔ یہاں سے انہیں خط
لکھنا مناسب نہیں ہے کیونکہ C.I.D ان کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ اس وجہ
نہ وہ مجھے خط لکھتے ہیں نہ میں۔ ہمشیرہ صاحبہ کی خدمت کبھی کبھار ملا دیتا ہوں۔
حبیب الرحمن صاحب بھی آپ کو بہت یاد کرتے تھے۔ حزیں سے بھی
بریلی میں آپ صاحب حکیم صدیق احمد اور دہلی سے ملاقات ہوئی۔ ان کے
پاس نایاب کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ ان سے میں نے فہرست لے لی تاکہ
آپ کی خدمت میں روانہ کروں۔ ممکن ہے آپ کے دلچسپی کی

قلیل صاحب کی ترقی پر خوشی ہوئی۔ خدا مبارک کرے آمین۔ عفو بیاں یہاں آٹھ دس دن رہا۔
ان کی محبت میں اچھا وقت گذرا۔ بھئی محمد علی وغیرہ سب آپ کی خدمت میں سلام کہتے ہیں
مجھے بہت ندامت ہے کہ مہینوں آپ کو خط نہیں لکھا۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ موقعہ ہو تو آپ
مزید یہاں تشریف لائیے۔ بغیر اطلاع بھی تشریف لاسکتے ہیں۔

میرے نہایت عزیز شاگرد ہیں۔ حضرت نبیل بجنوری مرحوم کے صاحبزادے اور ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کے
قریبی عزیز ہیں۔ اپنے ہم جماعت طلبہ کی اصلاح میں بے مثل تھے۔ اب بھی ان کے خلوص کی تعریف نہیں
صحیح

Marfat.com

کوئی کتاب ان میں ہو۔ اگر کسی کتاب کی ضرورت ہو تو مطلع فرمائیں۔ کوشش کروں گا کہ حکیم صاحب بھیج دیں۔ حکیم صاحب کو مطالعہ کا بہت شوق ہے اور کہتے تھے کہ بہت سی نایاب کتابیں ان کے پاس محفوظ ہیں۔ یہ فہرست صرف آپ کی خاطر ان سے حاصل کی تھی۔ صندوق میں کاغذات میں دبی رہی۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں آپ کی یاد اور عزت ساتھ جاتی ہے۔ بریلی چند دن رہا۔ حکیم صاحب سے ذرا سی ملاقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ ان کے پاس نایاب کتابیں ہیں تو اصرار کیا کہ فہرست دے دیں اور آپ کا غائبانہ تعارف بھی کرا دیا۔

میں اور محمد علی سب خیریت سے ہیں۔ ملازمت اور زندگی کی جد و جہد میں مبتلا ہیں۔ گھر پر بھی سب خیریت سے ہیں۔

کئی بار سوچا کہ آپ سے عرض کروں کہ ادھر تشریف لائیں مگر سوچ کر ہی رہ گیا۔ طبیعت مضمحل رہتی ہے اور سکون نہیں ملتا۔ اب معلوم ہر وقت محسوس ہوتا ہے کہ اس ریگستان میں تنہا ہی سفر کر رہا ہوں کوئی ہم دم اور ہمسفر نہیں ہے۔ طبیعت اکتائی ہوئی ہے۔ سرکاری کام میں اپنے آپ کو غرق رکھتا ہوں ناگ پور سے ورما صاحب خاص طور پر مجھ سے ملنے الہ آباد آئے۔ بہت تپاک اور محبت سے ملے۔ آج کل وہ ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیمات ہیں۔ یہ شخص بہت محبت سے ملا۔ میں خود ناگ پور نہ جا سکا۔ وقت نہ تھا۔ بہت سے حضرات نے آپ کو یاد کیا۔ جب موقع ملے تو ضرور یہاں تشریف لائیں۔ میرے پاس ہی قیام فرمائیں۔ مجھے مطلق تکلیف نہ ہوگی۔ معقول انتظام ہے۔ خلیل صاحب، رضا صاحب اور دیگر حضرات کی خدمت میں آداب عرض ہے۔ والدہ محترمہ کی خدمت میں قدم بوسی۔

آپ کا خادم یٰسین

Marfat.com

۴۸۶

16/3/96

قبلہ بزرگوار۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ نقاہت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ کئی ہفتوں سے نماز پڑھنے مسجد تک نہیں جا سکا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہر لمحہ آخری ہے

شمیم اختر صاحب اور ان کے عزیز سلام صاحب 20 مارچ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ شمیم صاحب مجھ سے کہہ گئے ہیں کہ آپ کو مطلع کر دوں۔

سلام صاحب جدّہ سے آئے ہیں۔ وہ حیدر آباد میں بحیثیت بینک آفیسر رہ چکے ہیں اور آپ کے پرانے عقیدت مند ہیں

پچھلے دنوں اخبار جنگ میں اس تقریب کا احوال پڑھا تھا جو آپ کے اعزاز میں منعقد ہوئی تھی۔ کاش چھوٹا نکڑ کر یکجا چسپاں کر کے عکسی کاپی بنوا لی تھی۔ روانہ کر رہا ہوں۔

چند دن ہوئے سعدیہ سے فون پر بات
ہوئی تھی۔ وہ اور بچے بخیریت ہیں۔ شاہد
میاں کی خیریت بھی ان سے معلوم ہو گئی تھی۔
پچھلے دنوں معین الدین خان صاحب ملنے آئے
وہ سندھ یونیورسٹی میں لائبریرین رہ
چکے ہیں۔ رائے پور سے تعلق ہے۔ آپ کو
یاد کرتے تھے۔ سلام کہنے کو کہہ گئے تھے
وہ اب آغا خان یونیورسٹی ہسپتال میں
لائبریرین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

آپ کا خادم

متین

Marfat.com

۵۸۹

4 مئی 96ء

قبلہ محترم۔ السلام علیکم

منیر میاں ہمشیرہ میاں کے ساتھ بہت
نا آسانی ہوئی۔ وہ تو حج کی سعادت حاصل کرنے کی پکی نیت سے
چل پڑے تھے۔ منزلِ مقصود تک نہ پہنچ پائے تو ان کا کیا قصور۔
اللہ ان کی نیت کے پیشِ نظر سعادتِ حج قبول فرمائے۔ آمین

لاہور میں ڈاکٹر حامد علی صاحب کی حالت تسلی بخش نہیں
معلوم ہوتی۔ حال ہی میں ان کا جو خط آیا ہے اس سے لگتا ہے کہ
بہکی بہکی سی باتیں کرنے لگے ہیں۔ میرے خط کے جواب میں اپنے
بیٹے سے دو حرفی خط لکھوایا کہ میرے بیٹے کی شادی کی بعد ولیمہ
کے متعلق لکھا ہے حالانکہ دور دور ایسی کوئی شادی کی بعد ولیمہ کا
ذکر تک نہ تھا۔

90 برس کی عمر ہوگئی۔ آپ کے بعد وہ میرے
بہت پرانے (50 سالہ) کرم فرما ہیں۔ دو مہینے پہلے تک مجھے
برابر خط خود لکھتے رہے۔ میری طرف سے غیر معمولی تاخیر پر
فوراً خیریت دریافت کرتے رہتے تھے۔ اللہ پاک
ہوش و حواس سمیت ان کا سایہ تا دیر قائم رکھے۔ آمین
ان کے لئے دعا فرمائیں۔

Marfat.com

کئی ہفتے ہوئے میں نے مشفق خواجہ صا
(خامہ بگوش) کو نقیب صا کی کتاب "تحریر ہندی" تبصرہ کے لئے
بھیجی تھی۔ درمیان میں یاد دہانی بھی کرتا رہا۔ آج
ان سے فون پر بات ہوئی۔ آپ کا ذکر بھی ہوا۔
آپ کے بہت مداح ہیں۔ بہت عقیدت مندی کا اظہار
کرتے رہے۔ سلام لکھنے کو بھی کہا ہے۔

سہیل رفعت میاں سے فون پر بات ہوئی۔ سعدیہ
زینب سب بخیریت ہیں۔

سراج میاں کو کئی مرتبہ میں نے کہ شمیم اختر صا
نے فون کیا۔ رابطہ نہ ہو سکا۔ یا تو فون خراب تھا یا وہ
حیدرآباد گئے ہوں گے۔

خادم
متین

نقاہت کی وجہ سے طبیعت
بہت نڈھال ہے

۲۸۶

28.9.97

قبلہ محترم۔ قدم بوسی عرض ہے

غیر معمولی تاخیر سے خط لکھنے کی معافی چاہتا ہوں۔ پہلے تو یہ سوچ کر نہیں لکھا کہ آپ پر ذہنی بوجھ نہ ہو۔ پھر میں خود ہی بستر، نقاہت اور قوت عمل ~~کا~~ کے فقدان کا شکار ہو گیا۔ طبیعت بہت زیادہ نڈھال رہی۔ مگر کسی وقت بھی آپ کا خیال ذہن سے دور نہیں رہا۔ سہیل رفعت میاں، سعد میاں اور ڈاکٹر اقبال علی صاحب کو فون کر کے آپ کی اور ان سب کی خیریت دریافت کرتا رہا۔ شمیم اختر صاحب کی کمی بھی بہت شدت سے محسوس ہوتی رہی۔ وہ ہوتے تو ان کے ساتھ جا کر سراج میاں اور سعد وغیرہ سے مل آتا۔ اب نہ تو راستہ بتانے والا ہے نہ لے جانے والا۔ گو میں پابند ہو کر رہ گیا ہوں۔ پیر کی تکلیف کی وجہ سے واکر کے سہارے کے بغیر چلنا بھی دشوار ہو گیا ہے ویسے پہلے سے بہتر حالت میں ہوں۔ واکنگ اسٹک اور کسی ساتھی کے کندھے کا سہارا لے کر اب ایک ہفتہ سے گھر سے مسجد جا کر عصر کی نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے جانے لگا ہوں۔ 270 قدم کا فاصلہ طے کرنے میں سانس پھول جاتا ہے۔ راستہ میں کئی مرتبہ ~~رک کر~~ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ بہر حال حالت بہتر ہے۔

اس عرصہ میں کئی کرم فرما بھی داغ مفارقت دے گئے۔ ہمارے لاہور کے ڈاکٹر حامد علی صاحب سدھار گئے۔ ان کی اخلاقی تقویت سے محروم ہو گیا۔ بہت با محبت اور بھلے انسان تھے۔ آپ کے عقیدت مند بھی تھے۔ بڑی باقاعدگی سے ہر ہفتہ مجھے خط لکھ کر تقویت پہنچاتے تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کو بہت ہی جی چاہتا ہے۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ فرش پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کرسی پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور کرسی ہر گھر میں ہر جگہ نہیں لے جا سکتا۔ ہر ایک آدھ گھنٹے کے بعد

یا تو رحم کھانا پڑتا ہے۔ اپنے گھر میں بیٹے نے اس کا انتظام کر رکھا ہے اور نہ مجھے زیادہ زحمت ہوتی ہے نہ کسی اور کو۔

میرے ایک بھتیجے آفتاب احمد صدیقی کچھ عرصہ حیدرآباد رہے تھے آپ کی خدمت میں بھی حاضر ہو چکے تھے۔ بال بچوں کو لاہور چھوڑ کر حیدرآباد ایک بڑی فیکٹری میں اچھی بڑی تنخواہ پر ملازمت ملی تھی۔ مگر بال بچوں سے دور رہنا راس نہ آیا۔ ملازمت چھوڑ کر لاہور چلے گئے تھے۔ ان کا ایک بیٹا یہاں میڈیکل کالج سے MBBS کر کے سرکاری ڈاکٹر ہو گیا ہے۔ دوسرا بیٹا یہاں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہو گیا۔ بھائی بہن اور بیٹیاں بھی کراچی ہی میں ہیں۔ آفتاب لاہور والا اپنا مکان فروخت کر کے کراچی چلے آئے ہیں۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ میں نے منع کر دیا۔ آپ کی طبیعت اور عقیدت مندوں کی یلغار وغیرہ کے حوالے دے کر میں نے کہا کہ میاں خط کے ذریعہ تمہاری حاضری لگوا دوں گا اور دعائیں بھی گھر بیٹھے وصول کر لینا۔ اس لئے گزارش ہے کہ آفتاب (جنہیں میں "آفتاب خاندان" کہتا ہوں) احمد صدیقی کو اپنی دعاؤں سے نواز دیں۔ کئی بیٹوں اور بیٹیوں کے ابا ہیں اور selfmade فرد ہیں۔ اپنی قابلیت اور محنت سے ترقی کرتے ہوئے بڑے اوپر تک پہنچے تھے۔ deputation پر سعودی عرب بڑی پوسٹ پر بھیجے گئے۔ سات آٹھ سال رہ کر آئے۔ اب بہ عمر ریٹائر ہو کر گھر بیٹھ گئے ہیں۔

ایک دوسرے بہت ہی دل عزیز بھائی رفعت صدیقی عرصہ سے کہہ رہے تھے کہ انہیں ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ رفعت صدیقی پروفیسر ہاشمی مرحوم کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا اور میں معذور ہو گیا۔ ان کی حاضری بھی لگا لیجئے۔ مگر اولیت آفتاب احمد صدیقی کو دیں۔ وہ چونکہ آپ سے مل چکے ہیں اس لئے بہت مداح ہیں اور "آفتاب خاندان" بھی ہیں۔ معافی [illegible] (ڈاکٹر ریاض الاسلام نے یہ خطاب بہت پسند کیا ہے)

وہ بھی آپ جناب کی قابلیت، شرافت، سعادت مندی کے معترف ہیں۔
کل ہی سعدیہ سے فون پر بات ہوئی۔ زینب بیگم
اور سب بچے بخیریت ہیں۔ سہیل، رفعت اور سعدیہ بھی
خیریت سے ہیں۔ شمیم اختر صاحب ہر خط میں آپ کو یاد کرتے ہیں۔
ہماری مسجد کے سکریٹری و خزانچی حاجی شفیع صاحب آپ کو اکثر
یاد کرتے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے کا نکاح بھی آپ نے پڑھایا تھا۔
عزیز قریشی صاحب مرحوم کے صاحبزادے شاہ رخ سے مسجد میں ملاقات
ہوئی تھی۔ وہ بھی خیریت سے ہیں۔
حاجی حافظ منیر میاں، ظہور صاحب، حضور صاحب کو سلام عرض ہے۔
آپ کا خادم حنیف

Mohammad Masood Ahmed
Professor of Urdu
M.A.; W.P.E.S.—I

C-15/B-56 ریکیو جانسٹ روڈ
کراچی

۲۶ نومبر ۱۹۷۶ء

مخدومی و مطاعی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ رسالہ نقل بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ ارسال کر دی تھی، امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ احقر نے عرض کیا تھا کہ رسالہ نقل کے بارے میں چند باتیں معلوم کرنی ہیں، یہ عریضہ اسی غرض سے ارسال کر رہا ہوں۔

رسالہ نقل میں سلسلۂ نقشبندیہ کی کڑیاں بعض مقامات پر حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کے مطبوعہ شجرے سے مختلف نظر آتی ہیں۔ احقر کے پاس مفتاح اللطائف (مؤلفہ محمد اسلم نقشبندی) اور سبع سیارہ فی مدارج الاخیار (مؤلفہ محمد معصوم نقشبندی) ہیں، ان دونوں کتابوں میں سلسلۂ نقشبندیہ کا شجرہ مطبوعہ شجرے کے مطابق ہی ہے اور نقل سے مختلف ہے۔ مطبوعہ شجرے اور نقل میں جہاں جہاں اختلاف نظر آیا عرض کرتا ہوں۔ آنجناب کی جو تحقیق ہو مطلع فرمائیں۔

مطبوعہ شجرہ ① خواجہ محمد باقی عن شاہ امکنگی عن خواجہ درویش محمد عن خواجہ محمد زاہد عن خواجہ عبید اللہ احرار
نقل مخطوطہ — خواجہ محمد باقی عن خواجہ اسحٰق عن مولینا خواجگی عن مولینا قاضی عن خواجہ عبید اللہ احرار

مطبوعہ شجرہ ② یعقوب چرخی عن علاء الدین عن خواجہ بہاء الدین
نقل مخطوطہ — یعقوب چرخی عن خواجہ بہاء الدین

مطبوعہ شجرہ ③ بوعلی فارمدی عن ابوالحسن خرقانی عن بایزید بسطامی
نقل مخطوطہ — بوعلی فارمدی عن ابوالقاسم گرگانی عن ابوالحسن خرقانی عن بایزید بسطامی

میرے عزیز فاضل شاگرد اور مشہور مصنف ہیں۔ بہت کتابیں لکھی ہیں۔ مجھ سے بہت تعلق رکھتے ہیں۔ کئی کالجوں میں پرنسپل رہ چکے ہیں اور غالباً ڈپٹی سیکریٹری محکمۂ تعلیم کی حیثیت سے فارغ ہوئے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ نقشبندیہ کے شجرے کے متعلق چند باتیں دریافت کرنی ہیں جو غالباً پہلے بھی عرض کر چکا ہوں

(۱) حضرت امام جعفر صادق کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی جب کہ حضرت بایزید بسطامی کی ولادت ۱۳۶ھ میں ہوئی۔ گویا حضرت امام جعفر کی حیات میں حضرت بایزید ۱۲ سال کے تھے۔ کیا اس عمر میں بیعت و خلافت سے نوازا گیا؟

(۲) حضرت بایزید کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی اور حضرت ابوالحسن خرقانی کی وفات ۴۲۵ھ میں۔ گویا حضرت بایزید کی وفات کے بعد حضرت خرقانی ۱۶۴ سال حیات رہے۔ اس طرح ان کی عمر شریف دو سو سال تک پہنچ جاتی ہے۔ بیچ میں تو کوئی کڑی مفقود نہیں؟

کراچی سے ۱۹۶۸ء میں اخبار الاخیار کا ایک ترجمہ شائع ہوا ہے اس کے آخر میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات درج ہیں جو شاہ عبدالحق محدث دہلوی سے منسوب کر دیے گئے ہیں۔ انہیں کی زبانی ایک مجھ یہ دل چسپ انکشاف ہے:

"الحاصل جو کوئی حضرت شیخ کے تفصیلی کرامات، کشف، الہامات اور بشارات وغیرہ دیکھنا چاہے وہ آپ کی حضرات القدس، برکات احمدیہ، معارف جدیدہ اور حقائق نادرہ وغیرہ کا مطالعہ کرے جو آپ کے نورانی قلم سے نکلی گئی ہیں۔" (ص - ۵۳۰)

معارف جدیدہ اور حقائق نادرہ کس کی تالیفات ہیں۔ ان کتب کے مطالعہ کے لیے ذرائع ہوں تو مطلع فرمائیں۔

۱۹۶۷ء میں لندن سے پروفیسر محمد مجیب (جامعہ ملیہ دہلی) کی ایک تالیف "The Indian Muslims" شائع ہوئی ہے کیا آنجناب نے مطالعہ فرمائی ہے؟ اس میں

Marfat.com

۵۶ ۔ بی / ۵ ۔ ۱۰ ریلوے جائنٹ روڈ کوئٹہ

۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء

مخدومی و مطاعی دامت برکاتہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صحیفہ گرامی موصول ہوا۔ نوازش و کرم کا ممنون ہوں ۔ افسوس ہوا کہ احقر کا پہلا عریضہ آں جناب کو نہیں ملا ۔ احقر موسم سرما کی تعطیلات میں کوئٹہ سے باہر تھا۔ ۲۴ فروری کو جب یہاں پہنچا تو گرامی نامہ ڈاک میں رکھا ہوا تھا ۔ اس وقت عزیزم سراج احمد سلمہ جا بھی چکے ہوں گے ۔ چنانچہ احقر نے فورا جواب پیش کیا کہ اگر ضرورت ہو تو کراچی میں ایک صاحب کے ذریعہ انتظام کرایا جا سکتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد برادران سے کسی قسم کی اعانت مناسب نہیں سمجھتا اس لیے یہ تحریر کیا تھا ۔ میاں سعید کو بہت پہلے خط لکھ چکا تھا ۔ اس وقت تک گرامی نامہ مطالعہ میں بھی نہ آیا تھا۔ آئندہ اگر ضرورت ہو تو پہلے فرمادیں کراچی میں کچھ عزیز ہیں ان کے ذریعہ انتظام ہو سکتا ہے۔

وائس چانسلر کے نام ایک درخواست بھیج دوں گا۔ ان کا جواب ملنے پر پھر عبادت صاحب کو لکھوں گا۔ آپ دعا فرمائیں ۔ بس اسی تعالیٰ کے کرم کی ضرورت ہے۔

اسماعیل پاشا نے اشباۃ النبوہ کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور اشباۃ الواجب کا علیحدہ ان کے ناموں سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ موضوع الگ الگ ہیں۔

Marfat.com

تاریخ صبح صادق کس کی تالیف ہے ۔ تفصیلات سے مطلع فرمائیں تاکہ تلاش کی جائے۔ شیخ آدم نبوری کے خلاف کارروائی سے بھی شاہ جہاں کی حضرت مجددؒ سے عدم عقیدت پر روشنی پڑتی ہے ۔ تعجب یہ ہے کہ ضمناً بھی ذکر مناسب نہ سمجھا گیا۔ مثلاً مولانا عبدالحکیم سیال کوٹی کے تذکرے میں حضرت مجددؒ سے عقیدت و بیعت کا کوئی ذکر نہیں ۔ علماء و صوفیہ کی فہرست میں نہ خواجہ محمد معصوم کا ذکر ہے نہ خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ کا۔ پھر شاہ جہاں کا دارا شکوہ پر نظر عنایت رکھنا اور اورنگ زیب علیہ الرحمہ کو نظرانداز کرنا بھی اس شک میں تقویت پیدا کرتا ہے کیوں کہ حضرت اورنگ زیب کو اس خاندان سے بے پناہ محبت تھی۔

زبدہ المقامات میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے سلسلہ نسب میں خواجہ محمد ہاشم کشمی نے جن واسطوں کا ذکر فرمایا ہے اس کے متعلق مولانا زید صاحب فرماتے تھے کہ خواجہ موصوف نے آخر میں تسامح ہو گیا ہے انھوں نے سلسلہ نسب حضرت حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر ختم کر دیا ہے ۔ حضرات القدس ، جواہر مجددیہ ، انساب الانجاب ، مراۃ الانساب ، ادرھدیہ احمدیہ وغیرہ میں شجرہ نسب اسی طرح لکھا ہے ۔ لیکن مولانا زید کے نزدیک یہاں دو واسطے رہ گئے ہیں اصل یہ ہیں

عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ

انھوں نے فرمایا تھا کہ احسان اللہ عباسی صاحب نے بھی غلطی کی ہے اور ایک واسطہ کا اضافہ کر دیا ہو ۔ انھوں نے اس طرح لکھا ہے۔

عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ کے پاس کتاب موجود ہے دیکھ کر مطلع فرمائیں۔

بظاہر زبدۃ المقامات کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ان کی تحریر صاحبزاد گان خواجہ محمد معصوم " اور خواجہ محمد سعیدؒ کی نظر سے بھی گزری ہو گی۔ اگر غلطی ہوتی تو وہ ضرور اصلاح فرماتے ۔ مولانا زید صاحب نے اپنے قول کی تائید میں کوئی مستند حوالہ نہیں بتایا اور نہ احقر نے دریافت کیا۔ آں جناب اپنی تحقیق سے مستفید فرمائیں۔

اہلیہ اور بچیاں سلام عرض کرتی ہیں۔ گھر میں سلام عرض کریں۔

فقط والسلام احقر

محمد مسعود احمد

نوٹ

مولوی محمد میاں (مؤلف علماء ہند کا شاندار ماضی) نے حضرت مجدد کے حالات کے ضمن پر ایک کتاب الخطبہ الشوقیہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ کس کی تالیف ہے۔ رسالہ تہلیلہ اور شرح رباعیات احقر کے پاس نہیں۔ کراچی لکھا تھا جواب نہیں آیا، اگر آں جناب کے پاس ہوں تو ارسال فرمادیں۔

Marfat.com

گورنمنٹ کالج

ٹنڈو محمد خان (سندھ)

۷۸۶ ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء

مخدومی و معظمی مدظلکم العالی

سلام مسنون۔ صحیفۂ گرامی باعث طمانیت ہوا۔ بعض مصروفیات کی وجہ سے میں سراج احمد سعیدی کے مقالے کی طرف توجہ نہ کر سکا جس کا بے حد افسوس ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی اس کو صاف کر کے اشاعت کے لیے کسی رسالے میں بھیج دیا جائے گا۔

لاہور سے عبد اللہ خویشگی قصوری (صاحب [illegible] اہلحدیث) کے ادارہ [illegible] سے انوار مجددی کی کتاب شائع ہوئی ہے موصوف نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی مخالفت کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور مخالفین کی خبر لی ہے آخر میں بطور ضمیمہ ایک فتوائے تکفیر بھی شامل کیا ہے

کیا سراج احمد سعیدی کے مضمون میں صلہ والی حدیث لکھی ہے نہیں گزارش ہے کہ خواجہ احمد حسین خاں کی جواہر مجددیہ میں یہ حدیث ہے

یکون [illegible] رجل فی امتی یقال لہ صلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ

کذا و کذا — ایک اور حدیث ہے :—

یبعث رجل علی احد عشر مائۃ سنۃ ھو نور عظیم اسمہ اسمی بین السلطانین الجابرین و یدخل الجنۃ الوفا

مگر صاحب جواہر مجددیہ نے ان احادیث کی کوئی سند نہیں لکھی — جس سے ان کے [illegible] کی طرف [illegible] صاحب جواہر مجددیہ نے اس [illegible]

ثلۃ من الاولین و قلیل من الاخرین

منصبِ مجددیت کے سلسلے میں علمائے کرام عموماً وہی حدیث پیش کرتے ہیں جس کا معترض نے اپنے پہلے عریضے میں ذکر کیا تھا۔ ایسی کوئی حدیث جس سے صراحتہً الفِ ثانی کے لیے استدلال کیا جا سکے اور تا دمِ تحریر نظر سے نہیں ملی۔

الفِ ثانی کے سلسلے میں مولانا مناظر احسن گیلانی نے ان خیالات کا اظہار فرمایا ہے:—

تاہم حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تجدید کی جو اضافت الفِ ثانی یعنی اسلام کی مدتِ عمر کے دوسرے ہزار سال کی طرف ہے جہاں تک میرا خیال ہے ـــــ اس کا زیادہ تر تعلق اکبر کے اسی نظریہ (الفِ ثانی) سے معلوم ہوتا ہے

(تذکرۂ مجدد الفِ ثانی، ص ۳۰۴)

خود حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے دفترِ دوم حصۂ ششم مکتوب نمبر ۴ میں مجددِ مائۃ اور مجددِ الف کا فرق ظاہر فرمایا ہے۔ اس مکتوب کے تفصیلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نظریہ کا تعلق اکبر کے نظریہ سے نہیں بلکہ کسی حدیث سے ہے۔ ایسی کوئی حدیث مل جائے تو معترضین کو مسکت جواب دیا جا سکتا ہے۔ محولہ بالا دوسری حدیث کی سند معلوم ہو جائے تو جواب کے لیے وہی کافی ہے۔

۱۹۵۷ء کے آخر میں یا ۱۹۵۸ء کے شروع میں علامہ راغب احسن مرحوم نے راہنمائی تعاقب کے لیے یہ عنوان دیا تھا:—

Marfat.com

Who was the father of Rekhta Poetry and why? Find out the analogy of the same poetry in English Literature.

اس امتحان کے لیے یہ مضمون لکھا تھا اور غالباً عنوان ولی اور حاتم تھا۔ اس مضمون پر محمد حسین صاحب نے یونیورسٹی ہال میں ورلس یا انگلر کا مستحق گردانا پہلے انعام کا اعلان کیا لیکن بعد میں دوسرا انعام مرحمت فرمایا۔ آپ نے بھی ایک سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا تھا۔ غالباً یہ مضمون نسخہ اختلافات میں پڑا ہوگا۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ رسالہ ذہن وعقل ڈاکٹر خان رشید الدین صاحب کے متعلق پڑھ کر بیحد افسوس ہوا۔ احباب میں اور حضرت بھی اس سیلاب تکفیر کی زد میں آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اہلیہ اور بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام

محمد مسعود احمد

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر بقاء

مکہ مکرمہ ۳۰/۱/۸۵ء

۷۸۶

مخدوم و محترم زید مکارمکم و دام فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

دعائے ظہر الغیب کے سلسلہ میں مزید عرض کرنا ہے کہ اس سے کوئی خاص دعا مراد نہیں بلکہ غائبانہ دعا ہی مراد ہے۔ مسلم اور ابوداؤد کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں "اذا دعا الرجل لاخیہ بظہر الغیب قالت الملٰئکۃ ولک بمثل"

طبرانی کی ایک روایت میں ہے "دعوتان لیس بینہما وبین اللہ حجاب، دعوۃ المظلوم، ودعوۃ المرء لاخیہ بظہر الغیب" ۔

مفتی محمد مظہر بقا صاحب سرونج (مالوہ) کے ہیں جہاں میری ننھیال ہے۔ بہت بڑے عالم، بہت فاضل محقق اور نہایت خوش اخلاق ہیں۔ سندھ یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی اور اب ام القریٰ یونیورسٹی (مکہ معظمہ) میں پروفیسر ہیں۔ مصطفیٰ

Marfat.com

ڈاکٹر افتخار صاحب کو بھی میں نے خط لکھا ہے

امید ہے خادم بھی ظہر الغیب دعاؤں سے نوازا جائیگا۔

والسلام

احقر خادم

ظہیر

باسمہ حامداً و مصلیاً

مکہ مکرمہ
۱۴ اپریل سنہ ۹۳ء

مخدوم و مکرم زاد المجید و الکرم مدظلکم و دیم فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پورا رمضان کا مہینہ گذر گیا اور میں نے کوئی عریضہ ارسال نہیں کیا - اس عاجز کا برسوں کا تجربہ ہے کہ اس ماہ مبارک کی خود اپنی مخصوص معمولات کیوجہ سے دوسرے معمولات میں فرق آجاتا ہے -
ماہ مبارک میں والحمد للہ دو بار مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ایک مرتبہ ایک روز کیلئے اور دوسری بار چار روز کیلئے آخری عشرہ میں - یہی ادرس کی حفیظ اللہ خان کیوجہ سے جو عمرہ پر آئے ہوئے ہیں اس مرتبہ اعتکاف سے محروم رہا -
آفتاب میاں ریاض سے آئے ایک رات اکرم صاحب کے پاس قیام کیا اور صبح مدینہ منورہ روانہ ہوگئے - غالباً عید مدینہ منورہ میں کی ہوگی -
مکہ سے ۲۶ رمضان المبارک کراچی جا چکے ہیں -
تاریخ رسالت کا کوئی زائد کاپی آپ کے پاس ہو تو براہ کرم ارسال فرمادیجئے کسی صاحب کے ہمراہ جو حج یا عمرہ پر تشریف لا رہے ہوں - میرے پاس تھی لیکن سعودیہ آنے کے بعد میں نے بیشتر کتابیں اپنے برادر نسبتی سعید الدین صاحب کو دیدی تھیں کہ کسی لائبریری میں دیدیں - یاد تو ہوتا کہ اپنے بزرگوں سے متعلق کتابیں اور احمد شاہ ولی اللہ کی تصانیف نہیں دی تھیں لیکن اب نہیں جو کتابیں باقی ہیں ان میں تاریخ رسالت نہیں پائی -
اس عریضہ کا ابتدائی حصہ تقریباً ڈیڑھ ہفتہ قبل کا لکھا ہوا ہے - کئی باتیں ذہن میں تھیں اس لئے اسے ادھورا چھوڑ دیا تھا کہ پورا کر دوں گا لیکن وقت ہی نہ مل سکا - اور اب وقت وہ باتیں بھی ذہن میں نہیں -
حفیظ اللہ خان ۱۰ اپریل کو اور اکرم صاحب ۱۲ کو کراچی جا چکے ہیں -
اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ آپ کا سایہ متوسلین و عیال کے سر پر باقی رکھے - آمین

دعاؤں کا طالب
خادم
مظہر

Marfat.com

مکہ مکرمہ
۱/۱۲/۹۳

باسمہ حامداً و مصلیاً

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم مدظلکم وعمم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے ایک عریضہ خدمت گرامی میں روانہ کیا تھا جس میں لکھا تھا عزیزی الاکرم میاں اور ڈاکٹر نادر رضا صدیقی صاحب نے مجھ سے بیعت کے لئے کہا لیکن اپنے اعمال کو دیکھتے ہوئے میں نے انہیں بیعت نہیں کیا۔ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو انہیں بیعت کرلوں۔

معلوم ہوتا ہے کہ میرا یہ عریضہ موصول ہونے سے قبل ہی آپ نے گرامی نامہ تحریر فرمادیا جس میں اپنی کشف کی علمی تحقیق کا ذکر فرمایا ہے۔

میں نے اس سے قبل غالباً ابن قتیبہ کی المعارف اور ابن کثیر کی قصص الانبیاء کے حوالہ سے تحریر کیا تھا کہ اسمیں اختلاف ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کہاں ہے اور غالباً ابن تیمیہ کا حوالہ بھی دیا تھا۔

آپ کا یہ گرامی نامہ صادر ہونے پر میں نے مزید تحقیق کی تو فاکہی کی اخبار مکہ الحرم کی بعض روایات سے اسکی تصدیق ہوتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مسجد خیف میں ہے۔ چنانچہ متعلقہ روایات اور انکا ترجمہ ارسال خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مع متعلقین بعافیت رکھے۔ آمین۔

ملک جی کو خط کا وہ حصہ دیدیا جو ان سے متعلق تھا، اور آپ کے ارشاد کے مطابق انہیں گلدستہ بھی دیدیا۔

عزیزی الاکرم میاں اور ملک جی کا سلام قبول فرمائیے۔ والسلام

خادم

مظہر

Marfat.com

مکہ مکرمہ
۹ رشعبان ۱۴۱۴ھ
باسمہ حامداً ومصلیاً
۲ رجنوری ۱۹۹۴ء

مخدوم ومکرم ذوالمجد والاکرام مدظلکم ودام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کافی عرصہ سے عریضہ ارسال کرنے سے قاصر رہا۔ آپ کا وہ سفر زیادہ ہوا اور میرا گھر میں بیٹے یا نرس کی دوا ~~چھڑک~~ چھڑک کر باہر چلا گیا۔ دوا چھڑکنے کی تقریباً پندرہ منٹ بعد ہی سانس پر دباؤ محسوس ہوا۔ آٹھ گھنٹے کے بعد گھر میں داخل ہوا تب بھی دوا کی بو موجود تھی، آدھ گھنٹے کیفیت سانس رہی۔ اور نیچے چلا گئے، پھر بھی صبح تک برا ~~[illegible]~~ صبح ہوتے ہوتے نزلہ ہو گیا اور شام تک دائیں آنکھ کا پپوٹا متاثر ہونا شروع ہو گیا۔ اب ہسپتال سے چیک کرا رہے ہیں، مختلف ٹیسٹ ہوئے، دوا استعمال کر رہا ہوں اور اب جا کر تقریباً پانچ فیصد فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ ~~[illegible]~~ آپ کا نسخہ زیتون اور کافور ملا کر رکھ، آج سے رات بھی استعمال کرنا شروع کر دیا۔ پپوٹا بند ہوتا رہتا ہے، اور پڑھنا آنکھ میں بھی انتہا۔ اس کی وجہ سے لکھنا پڑھنا تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ آج ہمت کر کے یہ عریضہ لکھنے بیٹھ ہی گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے مزار کے بارے میں آپ کا کشف پڑھ کر دل کا بہت سا رجحان اسی طرف ہو گیا ہے کہ ان کا مزار مسجد خیف میں ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے بارے میں میرے ذہن میں بڑی الجھن ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ کا قد ساٹھ گز تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کپڑا ناپنے کا جو گز تھا (اور حدیث شریف میں گز بولتے ہیں تو وہی مراد ہوتا ہے) وہ ہمارے ناپ کے حساب سے ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے۔ گویا حضرت آدم کا قد نوے فٹ تھا۔ یہ قد یقیناً ڈائناسور کے عہد کا قد ہو سکتا ہے۔ اور اس عہد کو کئی ملین بلکہ بلین سال گزر چکے۔ جبکہ توراۃ اور دوسرے مورخین کے بیان کے مطابق جو حساب بنتا ہے وہ یہ کہ حضرت آدم کے زمین پر آنے کے زمانے سے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک تقریباً (۶۲۰۶) سال ہوتے ہیں۔ اشکال یہ ہے کہ صرف اتنے سالوں میں انسانی قد گھٹ کر ہمارے قد تک کیسے آ گیا۔ اور ہمارا زمانہ نوح کا دور تھا [illegible]۔ حضرت آدم کے زمین پر اترنے کے ۲۲۴۲ سال بعد کا سال

[illegible] نبی الاکرم ﷺ کو بیعت کر لیا، ملک جی کو بھی آگے سبق دیدیا ہے۔ بیوی کو بھی جو حضرت شاہ [illegible] سے بیعت ہیں، لطیفہ روح کا سبق دیدیا ہے۔ ایک بات یہ دریافت کرنا ہے کہ مراقبہ میں تو مختلف لوگوں کے مختلف احساسات ہوتے ہیں۔ جو مراقبہ کرانے والے کو اپنے کس لطیفہ کی طرف توجہ کرنا چاہئے۔ ~~[illegible]~~ یہ نیت تو کر لیگا ہی کہ بڑے توسط سے بزرگان سلسلہ کا فیض جاری ہو [illegible] لطائف میں جاری ہو۔ لیکن خود کس لطیفہ کی طرف توجہ کرے ۔۔ یا کیا صورت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت کیساتھ قائم رکھے اور ہم تمام متوسلین کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے مواقع نصیب فرمائے۔ متعلقین کو الحمد للہ [illegible] سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام

محتاج دعا
خادم
مظہر
[illegible]

Marfat.com

طوفان نوح کا سال ہے۔ اور ۳۳۲۳ کا سال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کا سال ہے (نزول آدم کے بعد) اور قوم ثمود حضرت نوح کے بعد اور حضرت ابراہیم سے قبل گذری ہے گویا نزول آدم سے تقریباً ۳۰۰۰ سال میں بعد۔ قوم ثمود کے مکانات جو انہوں نے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر بنائے تھے، جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے مدائن صالح کے نام سے اب تک سعودیہ میں تبوک کے قریب موجود ہیں اور میں نے دیکھے ہیں۔ ان کے دروازوں کی بلندی ایسی ہی ہے جیسے آجکل کے عام دروازوں کی بلندی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم ثمود کے قد بھی ہمارے قدوں جیسے تھے۔ جو صرف تین ہزار سال میں انسانی قد ۶۰ سے کیسے گھٹ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بخاری کی شرح فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس اشکال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو اس کی بلندی دس ہاتھ (سیرت النبی میں مولانا شبلی کی تحقیق کے مطابق) یعنی پندرہ فٹ تھی اور اسکی تعمیر بھی انہیں اس پتھر پر کھڑا ہونا پڑتا تھا جو مقام ابراہیم کہلاتا ہے اور جس کے بارے میں روایات میں یہ بھی آیا کہ وہ حسب ضرورت اونچا اور نیچا ہوتا رہتا تھا۔ اور جب کامل اونچائی پندرہ فٹ ہو تو ظاہر ہے کہ دروازہ اس سے چھوٹا ہوگا، تو حضرت ابراہیم کا قد بھی ہمارے جیسا ہوتا ہوگا۔ پھر حضرت ابراہیم کے قدم مبارک کے جو نقوش موجود ہیں ان کی لمبائی سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قد غیر معمولی (یعنی حضرت آدم کے مناسب) ہو۔

نزول آدم کے بعد ۳۸۶۸ واں سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا سال ہے حضرت موسیٰ کے فرعون کے زمانہ سے پہلے کے فراعنہ کی نعشیں محفوظ شدہ موجود ہیں جنکے قد ہم جیسے ہی ہیں۔ (مذکورہ سنین اگر بالکل صحیح نہ ہوں تو انکو تقریبی ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہو سکتا) ان حالات میں نہ تو مذکورہ حقائق سے انکار کیا جا سکتا اور نہ بخاری کی صحیح روایت کو جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ذہن اس طرف جاتا ہے کہ اس دنیا میں ایک نہیں کئی آدم گذرے ہیں، اور جو سب سے پہلے آدم تھے، جن کا زمانہ کئی ملین بلکہ بلین سال کا بھی ہو سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے قد کو ساٹھ گز فرمایا ہوگا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریفہ میں کسی مکتوب میں ہے (تذکرہ آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے اس وقت میں حوالہ نہیں دے رہا) کہ کسی صاحب نے حضرت کو لکھا کہ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں تو حضرت نے اسکی تردید نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا کہ آدم تو یہی ہمارے آدم ہیں، لیکن ان سے پہلے جو آدم گذرے وہ انہی کے لطائف تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا حشر و نشر بھی ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت ابن عربی نے اس کی تفصیلی ذکر کیا ہے (اور دوسری کتابوں میں اس کا ذکر آتا ہے) کہ مجھے موقع پر خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے انہیں حضرت آدم نظر آئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ ہی آدم ہیں؟ فرمایا تم کون سے آدم کو دریافت کرتے ہو؟ عرض کیا: ہمارے اپنے آدم۔ فرمایا: ہاں وہ میں ہی ہوں۔

ایک مدینہ میں شاعر ابو العلاء المعری کا شعر بھی ہے وما آدم فی مذہب العقل واحد ولکنہ عند القیاس آوادم

(حاشیہ:) مولانا روم کا یہ شعر بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے: ہفتصد ہفتاد قالب دیدہ ام / ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام (توجیہات و تاویلات مختلف ہو سکتی ہیں) بہرحال جو آج کل کے دور میں انسانی [illegible] حضرت آدم کا قد [illegible] دیکھا۔ [illegible] وہاں کے [illegible] دور میں [illegible]۔

Marfat.com

باسمہٖ حامداً و مصلیاً   مکہ مکرمہ

۹۶/۳/۲۲ء

مخدوم و مکرم زید المجد والکرم مد ظلکم و عمّ فیضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ موصول ہوا۔ امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہونگے۔

ہاشمی صاحب مرحوم ان شاء اللہ سال بسال قیامت تک ترقی کرتے رہینگے۔ مقام وفات و ماہ و یوم کے اعتبار سے مرحوم کسقدر خوش نصیب ثابت ہوئے، اور یہی علامات ہیں اسکی کہ ان شاء اللہ جنت میں بھی ان کا اعلیٰ مقام ہوگا۔ ہاشمی صاحب کے صاحبزادے نے مکہ مکرمہ ہی فون کیا تھا۔ میں نے جواب یا مجدد کو اُنکی آپ کی بیماری کی اطلاع سے مسرت ہوتی ہے اور دعائے صحت کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

سب کہتے ہیں کہ کامل استفادہ صحبت شیخ پر منحصر ہے اور تصور شیخ صحبت کے قائم مقام ہوتا ہے اگرچہ صحبت جیسی تاثیر اسمیں نہیں۔ میں دور افتادہ، تصور ہی پر اکتفا کرتے پر مجبور ہوں۔ جب بھی آپکے تصور کرتا ہوں آپ کو لطیفہ کے اندر بیٹھا ہوا تصور کرتا ہوں۔ اسکا اتنا فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ جمعیت حاصل ہوجاتی ہے اور خیالات پریشاں نہیں ہوتے۔

شیخ اگر مرید کا تصور کرکے فیض رسانی کرے تو اسکے بھی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ اپنی غائبانہ توجہات سے فراموش نہ فرمائینگے۔

نفی و اثبات کے ذکر میں لا موجود، لا محبود، لا مقصود الا اللہ کا تصور کرایا جاتا ہے۔ ذہن میں یہ بات کھٹکتی ہے کہ جب حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحدت وجود کی بجائے وحدت شہود کے قائل ہیں تو لا موجود الا اللہ کا تصور کیوں کرایا جاتا ہے۔

عورت خلافت ظاہری کی مستحق نہیں، کیا اسے خلافت باطنی دی جاسکتی ہے؟

اگر نہیں تو کیا اسے طریقہ سلسلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

امسال شاید میرا پاکستان آنا نہ ہو کیونکہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو فیملی میں (جولائی اگست) امریکہ جانا ہے۔

حافظ منیر احمد سلمہٗ امسال پھر حج کو تشریف لا رہے ہیں۔ بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور آمد و رفت کو قیام کو آسان فرمائے۔ آمین۔

مولانا ابوالفتح صاحب جیسے حاضر خدمت ہوں تو ان کو سلام عرض کر دیں۔ والسلام

خادم
محمد مظہر
بقا

[illegible]

مکہ مکرمہ
۹۵/۶/۱۳ء

باسمہ حامدا ومصلیا

مخدوم ومکرم قدر دالمجید والکرم مدظلکم وعمم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کافی عرصہ کے بعد عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع متعلقین اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔ منیر میاں حج پر آئے لیکن جلد واپس چلے گئے اسلئے ملاقات نہ ہو سکی۔ روانگی سے قبل انہوں نے فون کیا تھا جبکہ میں گھر پر تھا۔ ان دنوں میں کسی سے ملنے کیلئے جانے کے قابل بھی نہیں تھا، اور اب تک بھی اس قابل نہیں کہ زیادہ چل پھر سکوں، قعدہ میں بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ ۱۰ ذی الحجہ کو جبکہ شیطان کو کنکریاں مارنے جا رہا تھا اچانک ایک سیڑھی سے نیچے پیر رکھنے میں بائیں گھٹنے میں موچ آگئی۔ شیطان نے سوچا ہوگا کہ مجھے کنکریاں مارنے آرہا ہے میں پہلے ہی اس کی ٹانگ توڑ دیتا ہوں۔ چنانچہ گاڑی میں جمرات تک گیا لیکن پیر میں اتنا شدید درد تھا کہ جمرات قریب ہونے کے باوجود بھی خود کنکریاں مارنے نہ جا سکا، اہلیہ نے میری نیابت کی۔ اس تکلیف کی وجہ سے طواف زیارت بھی ۱۲ ذی الحجہ تک نہ کر سکا۔ اب پہلے سے شاید بہتر تو ہوں لیکن اب بھی خاصی تکلیف ہے۔

ان شاء اللہ، اہلیہ کے ساتھ ۱۵ جولائی کو امیگریشن ویزا پر امریکہ پہنچوں گا۔ ابھی یقینی نہیں کہ براہ راست امریکہ جاتا ہوں یا ہفتہ عشرہ یورپ میں قیام ہوگا۔ بہرحال ۱۵ جولائی کو امریکہ، ان شاء اللہ پہنچ جانا ہے۔

ابھی یہ بھی طے نہیں کہ پوری تعطیلات (اگست تا اکتوبر) امریکہ میں گذارتے ہیں یا وہاں ایک ماہ گذار کر سیدھے دو روز کیلئے پاکستان آجائیں۔

غنی الاکرم صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ۳۰ جون کو یہاں پہنچیں گے۔ ان کے بڑے لڑکے عزیزم کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔

گزشتہ ایک ماہ سے اپنی ایک کتاب کے آخری مراحل میں ہونے کی وجہ سے دن رات اتنی شدید مشغولیت رہی کہ ذکر و شغل میں کافی فتور آگیا۔۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

منیر میاں اور ابوالفتح صاحب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ والسلام

خادم
مظہر بقا

مکہ مکرمہ
۷/۶/۱۹۹۶

باسمہ حامداً ومصلیاً

مخدوم ومکرم زاد المجید والکرم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب زید مجدکم وعم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت کیساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا تھا جس میں عرض کیا تھا کہ میری ملازمت ختم ہوگئی ہے دراصل ۶۵ سال سے زیادہ جن کی عمر تھی ان سب کو سبکدوش کردیا گیا ہے، جیسا کہ سنا ہے اسی (۸۰) حضرات اس زد میں آئے ہیں۔

میں نے ڈین کو لکھا کہ "معجم الاصولیین" کے نام سے جو کتاب میں مرتب کر رہا تھا اسکی پانچویں جلد کی تکمیل میں۔ جو آخری جلد ہے۔ تقریباً چھ ماہ کا عرصہ درکار ہوگا۔ آپ بتائیں کہ میں کیا کروں ہے

ڈین نے ڈائریکٹر کو لکھا کہ ایک سال کی توسیع کردی جائے۔ ڈائریکٹر نے جواب دیا کہ جو پوسٹ انہوں نے خالی کی ہے اسکی ہمیں شدید ضرورت ہے (ظاہر ہے کہ کسی سعودی کیلئے ضرورت ہوگی) اسلئے ~~اگر وہ منظور کریں تو~~ یہ ملازمت تو ختم ہوگئی، اب اگر وہ منظور کریں تو لکچرر کی حیثیت سے از سر نو ایک سال کیلئے ان کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔

لوگوں کے مشورہ سے میں نے اسے منظور کرلیا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ کتاب مکمل ہوجائے دوسرے اس وجہ سے کہ اس ذریعہ سے ایک سال مزید مکہ مکرمہ میں قیام کا موقع مل جائے۔

کل صبح ایسا ہی آفتاب میاں کا فون آیا کہ مولانا ابوالفتح صاحب کا ہفتہ کے روز انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔

آج ہی ان کے بیٹے سہیل کو خط لکھ رہا ہوں۔

مکی اور اکرم صاحب کا سلام قبول فرمائیے۔ مکی کل بروز جمعہ بتاریخ ۷ جون کراچی کیلئے روانہ ہو رہی ہیں۔

آنکھ کے موتیے کا حال پہلے سے زیادہ خراب ہے۔ میری نحوست کہ دس پارہ روز تورات کو سوتے وقت سنتا تھا، پھر چھوڑ دیا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم
مظہر
بقا

Marfat.com

مکہ مکرمہ
۲۰ اپریل ۹۶ء

باسمہ حامداً و مصلیاً

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم جناب ڈاکٹر صاحب مدظلکم دام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موصول ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین
حسب ہدایت پھوڑے پر شہد خالص کا لیپ شروع کر دیا ہے، ان شاء اللہ شہد کی
اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے شفا ہوگی۔

میرے شعبہ کی طرف سے ملازمت کی آئندہ سال کی توسیع کی سفارش کر دی گئی تھی، لیکن حکومت
کی طرف سے یہ حکم آگیا کہ جن کی عمر ۶۵ سال یا اس سے زیادہ ہو چکی ہے انہیں ریٹائر کر دیا جائے۔
چنانچہ دوسرے شعبوں کے علاوہ میرے شعبہ کے تین آدمی بھی زد میں آگئے، جن میں ایک میں بھی ہوں۔
میرے پاس نوٹس آگیا کہ ۱۵؍محرم سے آپ کی ملازمت ختم ہو جائے گی۔

الحمد للہ شکر ہے کہ اس نوٹس کا میرے دل پر کوئی اثر نہیں ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے
ایک نعمت سمجھا کیونکہ آنکھوں کی وجہ سے میں کام سے معذور سا ہوتا جا رہا تھا۔ ایک آنکھ بند کر کے
کام کرتا تھا، اور تھوڑی دیر میں تھک کر تھوڑی دیر کیلئے دونوں آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا
~~اور اس طرح~~ بینائی میں بھی تھوڑا سا فتور آتا جا رہا ہے۔ اس طرح ظاہر ہے کہ ملازمت کا حق
ادا نہ کر سکتا تھا۔

آئندہ کہاں رہنا ہے، ابھی تک متذبذب ہوں۔ اگر یہاں رہنے کی کوئی معقول صورت نہ ہوئی تو رجحان
امریکہ کی طرف ہے، فی الحال، لیکن اصل فیصلہ تو اللہ کا ہے۔ پھر بھی انسان فطری طور پر مستقبل
کے بارے میں سوچتا تو ہے۔ اولاد سے مشورہ اور یہاں کے قیام کے امکان کا جائزہ لینے کے بعد، جو
صورت حال سامنے آئیگی، آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔

منیر میاں سلمہ یا تو ابھی آئے نہیں یا آگئے ہیں تو ان کا فون نہیں آیا۔
اہلیہ، اکرم صاحب اور بچے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام

خادم
مظہر

مکہ مکرمہ

باسمہ حامداً ومصلیاً

۲۹/۶/۹۶ء

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ مدظلکم ونعم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آفتاب میاں سلمہ کی توسط سے گرامی نامہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ متوسلین ومتعلقین کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مولانا ابو الفتح صاحب مرحوم میرے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ ان کے انتقال پر، بقدر تعلق، مجھے بھی بہت غم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین۔

میں ان شاء اللہ ۲ جولائی کو کراچی پہنچ رہا ہوں، ۲۰ جولائی کو ان شاء اللہ واپسی ہوگی۔ اس وقت ذہن میں یہ ہے کہ میں اور اہلیہ ۵ جولائی بروز جمعہ صبح ٹیکسی سے حیدرآباد آئیں گے پہلے ابو الفتح صاحب مرحوم کے گھر جائیں گے، جمعہ کی نماز وہیں پڑھیں گے، پھر ان شاء اللہ عصر کی نماز آپ کی مسجد میں پڑھیں گے اور حلقہ کے بعد کراچی کیلئے روانہ ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ ارادہ پورا فرمائے۔

اللہ کرے یہ خط آپ کو ۵ سے پہلے مل جائے۔ یہاں سے ~~خط~~ عریضہ اسی لئے نہیں لکھا کہ پاسپورٹ پر خروج وعودہ لگ جانے سے پہلے سفر یقینی نہیں ہوتا، اور خروج وعودہ لگ کر پاسپورٹ آج ملا ہے۔

والسلام خادم

مظہر

بقا

Marfat.com

مکہ مکرمہ
۶/۸/۹۶

باسمہ حامدا ومصلیا

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلکم وعم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہونگے۔

الحمد للہ میں ۳۱ جولائی کو بعافیت سعودیہ پہنچ گیا۔ بیوی بچے ابھی وہیں ہیں، ان شاء اللہ اگست کے آخر میں آئینگے۔

میں جب دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا تو سوچا تھا کہ آپ سے یہ دریافت کرونگا کہ دوسرے کی دل کی بات معلوم کر لینا یا کشف قبور کیلئے صرف باطن کی صفائی ضروری ہے یا اسکے لئے کوئی عمل بھی کیا جاتا ہے، اور وہ کیا ہے؟

لیکن ساتھیوں کی موجودگی میں دریافت نہ کر سکا۔

میں نے کافی عرصہ سے روزانہ گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھنا شروع کیا ہوا ہے اسکا اثر میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ قلب میں استغنا ہے اور بڑی سے بڑی بات پر بھی پریشان نہیں ہوتا حالانکہ پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جایا کرتا تھا۔ شاید اسی طرح کا کوئی عمل کشف اسرار کیلئے بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا میں عافیت تامہ اور آخرت میں مغفرت تامہ سے نوازے آمین

والسلام
خادم
مظہر
بقاء

باسمہ حامدا و مصلیا

مکہ مکرمہ
۲/۱۰/۹۶ء

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلکم وعمم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ عافیت تامہ کے ساتھ آپ کا سایہ قائم رکھے۔ آمین۔

میں نے اپنے سابق عریضہ میں - جس کا آپ نے جواب بھی مرحمت فرمادیا ہے - لکھا تھا کہ عربی ادب کے اساتذہ تعطیلات کے بعد واپس آجائیں تو ان سے دریافت کرکے تلمیح کے بارے میں کچھ مزید تحریر کرسکوں گا۔

افسوس کہ وہ بھی مدد نہ کرسکے، لغت کی کسی معروف کتاب میں یہ لفظ موجود نہیں اور انہوں نے اور خود میں نے علم معانی و بیان و بدیع کی بعض کتابیں دیکھیں (مثلاً سکاکی کی "مفتاح العلوم") کہیں بھی "تلمیح" کا لفظ نہیں ملا۔ ممکن ہے فارسی یا اردو لغات میں مل سکے۔

دیگر احوال لائق حمد ہیں۔ والسلام

خادم
مظہر

مکہ مکرمہ
۶/۱۱/۹۶ء

باسمہ حامدا ومصلیا

مخدوم ومکرم ذوالمجد والکرم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلکم وعمم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے آپ کو افاقہ عطا فرمایا اور ہسپتال سے گھر پہنچا دیا۔ کمزوری یقیناً بے انتہا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرما دے۔ آمین۔

آپ کی طبیعت اس درجہ خراب ہونے کی اطلاع کہ ہسپتال جانا پڑا، مجھے سب سے پہلے ابوالفتح صاحب مرحوم کے گھر سے بذریعہ فون ملی تھی۔ پھر میں نے خالد محمود صاحب کو فون کیا، اس کے بعد جب آپ گھر تشریف لے آئے تو بھی خالد محمود صاحب ہی نے اطلاع دی۔

اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ متعلقین و متوسلین کے سر پر آپ کا سایہ قائم رکھے اور دنیا میں عافیت تامہ اور آخرت میں مغفرت تامہ سے نوازے۔ آمین۔

اپنے خطوط کی فوٹو تو میں نے شاہد میاں کو دیدی تھی۔ اکرم صاحب ریاض گئے ہوئے ہیں۔ پرسوں جمعہ کو واپس آجائیں گے۔ ان شاء اللہ ملاقات پر تمام جو خطوط میرے پاس ہیں ان کی فوٹو ارسال کردی جائیگی۔

والسلام

خادم
محمد مظہر
بقا

مکہ مکرمہ باسمہ حامدا ومصلیا
۱۶/۱۱/۱۹۶۷ء

مخدوم ومکرم ذوالمجید والکرم مدظلکم وعمم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ آپ کا سایہ قائم رکھے۔ آمین

گرامی نامہ موصول ہوا۔

"انعمت علیہم" سے ذہن تو اس طرف منتقل ہوجاتا ہے کہ

کسی کتاب میں کس قسم کے حضرات کا ذکر ہوگا۔ لیکن ~~غالباً~~ آپ کے علم میں ہے کہ قرآن

کریم میں "الذین انعمت علیہم" ہے اور صحیح مفہوم اسی سے ادا ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کو

"منعَم علیہم" سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے لیکن یہ قرآنی الفاظ نہیں۔

ذہن میں ~~تھا~~ "عبادٌ مُکرَمون" آیا تھا، لیکن قرآن کریم میں دیکھا تو یہ

فرشتوں کے لیے ہے۔

اگر قرآن کریم ہی میں سے کوئی نام رکھنا ہو تو کیا "عباد الرحمٰن" مناسب نہ ہوگا؟

یہ انسانوں ہی سے متعلق بھی ہے اور مسلسل کئی آیات تک ایسے لوگوں کی خوبیاں بیان

کی گئی ہیں۔

آپ کے خطوط شائع ہوجائیں تو بہت اچھا ہے، ہم جیسے لوگوں کو تو نہیں

لیکن آپ کو معلوم ہے کتنے اہل حضرات کو خطوط لکھے ہونگے اور ان میں یقیناً علمی اور

اصلاحی باتیں ہونگی۔ ان کی اشاعت یقیناً مفید بلکہ بہت مفید ہوگی۔

میں نے تین چار سال کے دوران دو یا تین بار درسگاہی صاحب سے اور دو بار

حکیم صاحب (سلطنت آباد والے جو خلیفہ بھی ہیں نام یاد نہیں آرہا) سے گذارش کی تھی کہ

کہ لوگوں سے دریافت کرکے ~~تھا~~ آپ کے حالات جمع کرلیں، لیکن کسی نے توجہ

ہی نہ کی۔

ستمبر سال سے انشاء اللہ جمعہ پر ملاقات ہوگی۔ والسلام

خادم
محمد مظہر
۵۷

حاشیہ: جناب ڈاکٹر صاحب کو ... عرض ہے ... سلام ... کو ... شریف لانے ... پر ... دعا ... کہہ دیں۔

حاشیہ: ... جنوری ... طرف سے ... ۳ اپریل

Marfat.com

مکہ مکرمہ
۱۹۹۶/۱۲/۲۸ء

باسمہٖ حامداً و مصلیاً

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم دام ظلکم وعم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا میں عافیت تامہ اور آخرت میں مغفرت تامہ سے نوازے۔ آمین

۲۳ دسمبر کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چادر اوڑھے کہ چہرہ مبارک ڈھکا ہوا ہے ایک پلنگ پر آرام فرما ہیں اور اسی پلنگ پر پاس سے ملے ہوئے دوسرے پلنگ پر اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سو رہے ہیں۔ شاید حضور نے صدقہ کی اپیل کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ صدقہ لاکر حضور کے پاس رکھا ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے صدقے کے مقابلہ میں اسے کم تر سمجھا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور روتے ہوئے حضرت ابوبکر کے پلنگ کے پاس گئے اور انکی پٹیاں پکڑ کر روتے رہے، پھر روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو حضور نے فرمایا: عمر! کیا بات ہے؟ اسی پر آنکھ کھل گئی۔

جمعہ کی روز ناشتہ کی کچھ دیر بعد سویا تو خواب دیکھا میں نے ایک بزرگ کے پیچھے عید کی نماز پڑھی اور تقسیم کے لئے چلغوزوں کی مختلف جگہ جو ڈھیریاں لگی ہوئی تھیں، ان میں سے ایک بڑے ڈھیر سے چلغوزے کے رائج کرنے کی نیت کی دونوں جیبیں بھر لیں۔ پھر سوچا کہ وہ دو کتابیں جو میرے پاس تھیں شباہت علی صاحب کو (میرے ایک کرم فرما جو امریکہ میں ہیں) دیدوں۔ ان کے مکان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک صاحب مکان کے باہر لیٹے ہوئے ہیں، داڑھی بھی بڑی ہے اور سر کے بال بھی لمبے ہیں لیکن سلجھے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ شباہت صاحب دوسری جگہ نماز پڑھنے گئے ہیں اور ابھی تک نہیں لوٹے۔ یہ کتابیں مجھے دیدو میں پہنچا دونگا۔ انہوں نے ایک کتاب نکالی اور کہا کہ کیا یہ کتاب تم نے دیکھی ہے؟ میں نے دیکھا وہ آپ کی کتاب کی سیرت کی تھی۔ اچھا یہ کتاب چھپ بھی گئی۔ سرورق پر جلی حروف میں "گلستاں" لکھا ہوا تھا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ اسکے آخر میں ڈاکٹر صاحب کی دوسری کتاب بھی ہے جسکا عنوان ہے "دل قلم نیست"۔

ان دونوں ذکر و شغل میں بڑا فتور ہے توجہ اور دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم
مظہر
۱۹۶۱

[illegible]

مکہ مکرمہ
۱۵/۶/۹۷ء

باسمہٖ حامداً و مصلیاً

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب مدظلکم ودام فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت تادیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

الحمد للہ اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مدینہ منورہ میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہوئی۔ ~~اعتکاف کے بعد~~

کل آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ دونوں بھائیوں کا جمع ہونا پر آمد کی اطلاع ملی، ان شاء اللہ ملاقات ہوگی۔

۱۵ محرم کو میری ملازمت ختم ہو جائیگی اور ۱۵ ربیع الاول کو دو ماہ کی رخصت جو ملازمت کے اختتام پر ملیگی، بھی ختم ہو جائیگی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کہاں رہنا ہوتا ہے فی الحال کچھ نہیں معلوم۔

عزیزی الاکرم حمد اور ملکہ بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام

خادم
محمد مظہر
بقا

مکہ مکرمہ

۱۷ اگست ۱۹۹۷ء

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم مد ظلکم و عم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت نامہ اور مغفرت نامہ سے نوازے ۔ اور آپ کے توسط سے ہم سب کو بھی۔

اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی دعاؤں سے مجھے "مدرس خاص" کا نیا اقامہ مل گیا ہے اور باقی ماندہ زندگی اس مقدس سرزمین میں گزارنے کا سامان ہو گیا۔

میں انشاء اللہ ۲۹ اگست کو کراچی پہنچوں گا پھر ۳۰ ستمبر کو انشاء اللہ سفر پر روانہ ہو جاؤں گا۔ اور امریکہ اور کینیڈا میں قیام کرتا ہوا ایک ہفتہ کے لیے دوبارہ کراچی آؤں گا اور خدا نے چاہا تو ۳۰ دسمبر (۳۰ شعبان) کو مکہ مکرمہ واپس پہنچ جاؤں گا۔ ۳۰ ستمبر سے قبل انشاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا۔

آپ کی خصوصی توجہات کا اثر ہے کہ محرم سے ذکر و اذکار میں اضافہ ہو گیا ہے اور نمازیں اس طرح ہونے لگی ہیں کہ محسوس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کی پوری زندگی کی نماز میں گویا ہوئیں ہی نہیں مزید توجہات کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم

مظہر

Marfat.com

۲۸۶

کراچی

۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء

مخدوم و مکرم ذوالمجد و الکرم مد ظلکم و عم فیضکم

گرامی نامہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ دعا میں کبھی کوتاہی نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر اسرار الحق اور ڈاکٹر نادر رضا صدیقی برسوں سے آپ کی زیارت کے متمنی ہیں۔ انہی کے ہمراہ گزشتہ اتوار کو حاضر ہونا چاہتا تھا۔ لیکن ان کا پروگرام نہ بنا۔

منیر میاں سلمہ کے لیے جن کتابوں کا تحریر فرمایا ہے وہ مجھے نہیں معلوم کہ پاکستان میں مل سکیں گی یا نہیں۔ یہ ساری کتابیں تو شاید مکہ مکرمہ میں بھی نہ مل سکیں۔ اعظم بقا سلمہ کو یہ پرچہ دیا ہے کہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب یا کسی دوسرے کتب خانہ میں معلوم کرے۔ واپسی پر میں انشاء اللہ مکہ مکرمہ میں معلوم کروں گا۔

جانے سے قبل انشاء اللہ حاضری ہو گی۔

غفران صاحب اور اظہر صاحب کا سلام قبول فرمائیے

والسلام

خادم مظہر

Marfat.com

کراچی
۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم مد ظلکم و عم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے طفیل میں ہم سب کو عافیت نامہ اور مغفرت نامہ سے نوازے۔

پروگرام یہ بنا ہے کہ یہ خادم اور عفران صاحب، اظہر صاحب ڈاکٹر نادر رضا صدیقی اور ڈاکٹر اسرارالحق بسنیچر کے روز صبح دس بجے کے قریب حاضر خدمت ہوں گے۔

یکم اکتوبر کو میرے گھر پر ڈاکہ پڑگیا، پھر بھی اللہ کا بڑا کرم رہا۔ تفصیل بوقت ملاقات عرض کروں گا۔ والسلام

خادم

مظہر

Marfat.com

کراچی
۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء

مخدوم و مکرم ذوالمجد والکرم مد ظلکم و عم فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

کل میں نے ایک عریضہ ارسال کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہم لوگ انشاء اللہ سنیچر کو حاضر خدمت ہوں گے دس بجے کے قریب یہ لکھنا بھول گیا کہ ہم صرف آدھ گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے لیے حاضر ہوں گے اور اگر خدانخواستہ آپ کی طبعیت خراب ہو۔ اور مردانے میں تشریف نہ لا سکتے ہوں تو ملاقات کیے بغیر واپس آ جائیں گے آپ کو تکلیف دینا مقصود نہیں۔ دروازے ہی پر انشاء اللہ فیوض حاصل ہو جائیں گے جن کے ہم متمنی ہیں والسلام۔

خادم
مظہر

Marfat.com

۱۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسجد خیف میں ستر انبیاء کی قبریں ہیں"۔ (اسکی اسناد صحیح ہے)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: "آدم علیہ السلام کی قبر مکہ میں ہے یا مسجد خیف میں اور حواء کی قبر جدہ میں ہے"۔ (اسکی اسناد حسن ہے)

۳۔ حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام روحاء کے صفاح (دو پہاڑوں کے درمیانی راستہ) سے گزرے، ان پر دو قطوانی عبائیں تھیں (قطوان کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ معجم البلدان ۴/۳۷۵) اور وہ کہہ رہے تھے لبیك عبدك وابن عبديك۔ اور عیسیٰ علیہما السلام گزرے تلبیہ پڑھتے ہوئے گزرے اور وہ کہہ رہے تھے: لبیك عبدك وابن أمتك بنت عبديك۔ اور ان سے پہلے یا انکے بعد ستر انبیاء گزرے جو اپنے اونٹوں کو (یا اونٹنیوں کو) کھجور کی چھال کی رسی کی نکیلیں ڈالے ہوئے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے مسجد خیف میں نماز پڑھی۔

(اسکی اسناد ضعیف ہے)

۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: مسجد خیف میں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھیں، سب اپنے اونٹوں (یا اونٹنیوں) کو کھجور کی چھال کی نکیلیں ڈالے ہوئے تھے۔

۵۔ ابن ابی سلمہ روایت کرتے ہیں کہ: "آدم علیہ کی قبر مسجد خیف میں بنائی گئی اور انہیں طاق کپڑوں میں دفن کیا گیا"۔

۶۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: ۷۵ انبیاء نے حج کیا، سب نے بیت اللہ کا طواف کیا اور منیٰ کی مسجد میں نماز پڑھی۔

(روحاء مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے - یاقوت حموی نے معجم البلدان (۳/۷۶) میں لکھا ہے کہ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ تبع (شاہ یمن) جب مدینہ کے قتال سے فارغ ہو کر مکہ کا قصد کیا تو روحاء میں پڑاؤ ڈالا - اور صفاح ایک جگہ کا نام ہے جو حنین اور حدود حرم کے درمیان ہے (نہایۃ، ابن اثیر ۳/۳۵))

مسجد خیف میں جن ستر انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں ان کی تفصیل نہیں ملی۔

آپ نے حسب ذیل انبیاء کے مشاہد کا ذکر فرمایا ہے:

۱۔ ابراہیم علیہ السلام۔ (ان کی قبر الخلیل میں ہے (فلسطین))
۲۔ اسماعیل علیہ السلام (ان کی قبر حطیم میں ہے)
۳۔ موسیٰ علیہ السلام (ان کی قبر بیت المقدس سے ایک دن کی راہ پر ہے)
۴۔ زکریا علیہ السلام (ان کی قبر حلب میں جامع اموی میں ہے) (میں نے قبر کی زیارت کی ہے)
۵۔ یحییٰ علیہ السلام (ان کی قبر دمشق کی جامع اموی میں ہے) (" " ")
۶۔ عیسیٰ علیہ السلام (ہمارے عقیدہ کے مطابق ان کی قبر کہیں نہیں)
۷۔ سلیمان علیہ السلام (ان کی قبر بیت المقدس میں ہے)
۸۔ اصحاب کہف (ان کی قبور عمان (اردن) میں ہیں (میں نے قبور کی زیارت کی ہے)

Marfat.com

مولانا محمد یوسف بنوری

۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳-۲-۱۳۹۷ھ

۱۳-۲-۱۹۷۷ء

گرامی قدر محترم حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب زیدت معالیہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس دفعہ آپ کی بابرکت مجلس میں حاضر نہ ہوسکنے کا افسوس ہے۔ کچھ ہفتوں سے اتوار کے روز کو دماغی توازن کو صحیح رکھنے کے لیے گوشہ تنہائی میں گزارنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ آج اتفاق سے ۱۱-۱۲ تک کا وقت ایک جگہ مدرسہ و مسجد کی بنیاد رکھنے کے لیے گلشن اقبال میں دیا تھا۔ جو مکان گوشہ تنہائی کے لیے تجویز کیا ہے وہ وہاں سے ایک میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں انتظار رہتا ہے۔ ٹیلی فون بھی نہیں۔ دراصل بزرگوں کی "تجدید ذکری" کے لیے تاریخ کا تعین میرے مسلکی ذوق کے خلاف بھی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری ان معذوریوں کی وجہ سے معاف فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ و لکم الشکر الجزیل

والسلام

محمد یوسف بنوری عفا اللہ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری علیہ الرحمہ سے کون واقف نہیں ۱۹۵۳ء سے آخر وقت تک اُن سے تعلق رہا
اب اُن کے ہم نام اور شاگرد مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب میرے کرم فرما ہیں۔

Marfat.com

محمد یوسف

۲ / ۱٦۷، آدم جی لین

راول پنڈی

۴ اپریل ۱۹۹٦ء

ا

محترم المقام جناب بھائی مصطفیٰ خاں صاحب

السلام علیکم

نوازش نامے کا نہایت شکریہ۔ تعمیل ارشاد میں چند سطور مختصر طور پر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لکھ کر ارسال خدمت ہیں۔ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو وقت دے۔ کسی کو فرصت نہیں اپنے کاموں سے۔ اس لیے خود ہی کوشش کی اور رعشہ زدہ ہاتھوں سے تحریر گھسیٹ ڈالی۔ اگر غلطی کہیں ہو تو سیاق و سباق کو دیکھ کر خود ہی درستی کر لی جائے۔ واقعات تو بہت ہیں مگر میں لکھنے سے معذور ہوں۔ اس لیے نہایت مختصر اس قدر لکھ دیا جو یاد آیا۔ شاید آپ پسند فرمائیں ورنہ ردی کر دیں۔ میں علاج معالجے سے بھی قاصر ہوں۔ اب تو ڈاکٹر اور ڈاکو میں کوئی فرق نہیں رہا۔ ڈاکو بھی لوٹتے ہیں اور ڈاکٹر بھی۔ صرف طریقِ واردات میں فرق ہے۔ پھر دوائیں اس قدر گراں جس کی حد نہیں۔ غریب جائے تو جائے کہاں۔ اللہ پاک ہی رحم و کرم فرمائے حافظ و ناصر ہو۔ اس کے لیے آپ دعا فرمائیں۔

میں براہ راست علی گڑھ یہ مضمون نہیں بھیج سکا۔ آپ کو

غالباً علی گڑھ یونیورسٹی کے سب سے پرانے شاگرد ہیں اور علیگ بھائیوں کے بڑے بھائی ہیں
اللہ تعالیٰ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

ارسال کر دیا کہ دیکھ لیں ۔ کسی قابل ہے بھی یا نہیں ۔ ہر بات اور کام
کے لیے دعا کا خواست گار آپ سے ہوں چونکہ مضمون وزنی ہو جائے گا
اور آدمی نہیں جو ایک ہی پیکٹ بنا کر پوسٹ کر دے اس لیے الگ الگ
لفافوں میں ارسال ہے۔ والسلام ۔ خدا حافظ ۔
رسید سے مطلع فرمائیے

خیر اندیش

محمد یوسف (علیگ)

2/167 - آدم جی لین۔ راولپنڈی کینٹ
19-4-95

مکرم و محترم بھائی جناب ڈاکٹر مصطفیٰ صاحب

السلام علیکم۔ گرامی نامہ اور یاد فرمائی کا نہایت شکریہ۔
میں خود آپ کو لکھنے کے خیال میں تھا کہ نوازش نامہ مل گیا۔
امید ہے کہ آپ باصحت بخیر و عافیت ہونگے۔ دعا کرتا ہوں کہ
خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین۔ میں نارمل صحت میں ہوں
جیسی ایک 95 سالہ کی ہونی چاہئے۔ میرے اور بچوں کیلئے
دعا فرماتے رہا کریں۔ ایبٹ آباد میں اب اکیلا نہیں رہ سکتا
اسلئے پنڈی میں ایک بیٹے کے پاس رہ رہا ہوں۔
گرمیاں بھی یہیں رہنے سے عذاب ہوگی میں حیران ہوں کہ کیسے گزارونگا۔
اگر تھوڑی سی تنخواہ یا معقول تنخواہ پر کوئی ملازم مل گیا تو جا سکونگا
حیران ہوں کہ کیا کر سکونگا۔ زیادہ تنخواہ دینے کے قابل بھی نہیں۔
اسلئے ملازم ملنا بھی مشکل۔ خدا ہی مدد فرمائے۔

آپ نے شیخ عبدالحق صاحب کے متعلق پوچھا ہے
جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس سلسلہ میں میں نے کبھی
آپ کو خط نہیں لکھا۔ البتہ ڈاکٹر احسان حنفی صاحب جو
دمشق شام کے رہنے والے اور علی گڑھ میں

عربی کے پروفیسر تھے ان کے متعلق لکھا تھا جس میں
اچھی طرح جانتا ہوں۔ میرے زمانہ میں عربی کے چیرمین
جرمن تھے۔ جب وہاں ایک جرمن فرنٹ ہو گیا تو اس کی
جگہ دوسرا جناب رسل مسعود صاحب نے جرمنی سے
بلا لیا۔ تو ڈاکٹر محمد احسان حقی صاحب نے بجواب
[illegible] ملازمت چھوڑ دی۔
میرے خیال میں جناب عبدالحق صاحب 34 کے بعد آئے ہوں گے
جب میں علی گڑھ چھوڑ چکا تھا۔ اس لئے جناب عبدالحق صاحب
سے واقف نہیں ہوں۔
پتا نہ کسی اور عینک سے پوچھ لوں گا
اگر کوئی جانتا ہو اور بتا سکے۔ پتہ لگا تو آپ کو لکھ دوں گا۔

والسلام طالب دعا خیر اندیش

محمد یوسف (عینک)

بشیر زیدی کا ~~[illegible]~~ نعمانی 3-7-49

شملہ روڈ - بینک نمبر ۵ - لالہ زار - راولپنڈی

16-7-95

مکرم و محترم بھائی پروفیسر صاحب

السلام علیکم - اللہ کرے آپ کی صحت اچھی ہو - میں اسکی دعا کرتا ہوں - خدا صحت کے ساتھ سلامت رکھے آمین -

میں پہلے سے ٹھیک ہوں - لیکن نقاہت اور کمزوری بہت ہے جو اب عمر کا تقاضہ بھی ہے - میرے لئے دعا فرماتے رہا کریں -

ابھی ابھی جناب محترم خلیل احمد صاحب سے ملکر آیا ہوں - غرض مدعا کہا اور آپ کا خط بھی پڑھکر اپنے پاس رکھ لیا انہوں نے وعدہ فرمایا کہ دعا کرونگا اور ساتھ ہی فرمایا کہ چار دن بعد وہ خود میرے ہاں تشریف لاکر مفصل بات کرینگے وہ جلدی میں تھے اور کہیں تشریف لے جا رہے تھے اسلئے زیادہ بات نہ ہو سکی - اب چار روز بعد وہ خود تشریف لاکر تفصیل معلوم کرینگے - جو میں آپ کو لکھدونگا -

ملک خصوصاً کراچی سندھ کے حالات ابتر ہیں خدا درست فرمائے - خراب حالات کے باعث

ڈاک کا انتظام بھی بہتر نہیں ٹھیک ہے یا نہیں

خدا کرے یہ خط آپ کو مل جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

والسلام ۔ خیر اندیش۔

محمد یوسف (علیگ)

Marfat.com

3-ج-9-ٹ-49 شیر زمان کالونی رتیلہ روڈ
لین نمبر 6 - لالہ زار - راولپنڈی

20-7-95

مکرم و محترم بھائی پروفیسر غلام مصطفیٰ خان صاحب

السلام علیکم۔ خدا کرے آپ بخیریت باصحت ہوں۔
بفضلِ خدا میں ٹھیک ہوں۔ حسب وعدہ جناب خلیل احمد صاحب
آج صبح خود تشریف لائے۔ نواسی اور میری بیٹی سے بھی بات کی
انہوں نے میری دونوں نواسیوں کی تفصیل سنی اور وعدہ
فرمایا کہ وہ ضرور انکے لئے دعا فرمائینگے اور ان شاء اللہ کام ہو جائیگا
دوسری نواسی صدر میں رہتی ہے وہ دور رہنے کی وجہ سے وہ اور
انکی والدہ نہ آسکیں۔ جب بھی انہیں ممکن ہے شام کو آجائیں
نواسی کو اسکی والدہ کے ساتھ لے جا کر دوبارہ ان سے ملواؤنگا۔
اللہ کرے جناب خلیل احمد صاحب کی دعا شرف قبولیت حاصل کرے
ویسے ہم سب تو اللہ کے حضور دعا کیا ہی کرتے ہیں۔
آپ اور انکی دعا ہماری مددگار ہو تو اللہ قبول فرمائے۔
بطور اطلاع یہ خط گزارش خدمت ہے۔ خدا آپ کو
سلامت رکھے آمین۔ والسلام
نیاز نگار۔ محمد یوسف (علیگ)

2/67 اے - آر جی - پی - راولپنڈی صدر

26-3-96

محترم جناب پروفیسر صاحب

السلام علیکم - نوازش نامہ مل گیا تھا - مجھے بڑا فخر ہے کہ
میں ناچیز آپ کی یاد میں ہوں اور ہمارے لئے دعا
فرماتے ہیں شکر گزار ہوں اور آپ کی صحت سلامتی کی
دعا کرتا ہوں - آپ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں -
آپ جو وظائف بتاتے ہیں ان پر عمل پیرا ہوں - اللہ پاک
شرفِ قبولیت سے نوازے - والسلام

خیر اندیش - محمد یوسف (علیگ)

عرض خدمت ہے کہ جناب کو بھی علم ہے یا کہ نہیں
کہ میرا دورِ قیام علی گڑھ کے لحاظ سے میں سینئر ترین علیگ رہ گیا ہوں
انڈیا میں شاید کوئی ہو -

محمد یوسف (علیگ)

2/167 - آدم جی بیس، راولپنڈی صدر

20-8-96

قابلِ تعظیم جناب پروفیسر
غلام مصطفیٰ خان صاحب

السلام علیکم۔ عرصہ سے آپ کی خیریت
معلوم نہیں ہو رہی۔ دعا ہے کہ آپ صحت
کے ساتھ تندرست ہوں۔
جشنِ آزادی کے موقع پر ایک ڈاکٹر
پروفیسر غلام مرتضیٰ صاحب کو اعزاز ملا
پر افواہ ہے کہ آپ ہی ہوں اور اخبار میں غلطی سے
غلام مرتضیٰ لکھا گیا۔ اگر آپ ہی ہوں تو
خلوصِ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔
اگر اس موقع پر آپ اسلام آباد تشریف
لائے تو تکلفاً مجھے نہ بتایا۔ ورنہ
شرفِ نیاز حاصل کرتا۔

میں تو اب کافی تکلیف دہ گزار رہا ہوں

بڑھاپے کے سب عوارض میں مبتلا ہو گیا ہوں

تندرستی اور صحت یابی کی دعا

فرمایا کریں۔

والسلام

خیر اندیش۔ محمد یوسف (علیگ)

حافظ محمود شیرانی

محمود شیرانی ۵ اکتوبر ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اوائل عمر ہی میں قرآن شریف حفظ کرلیا تھا۔ غالباً ۱۸۹۸ء میں جودھ پور سے مڈل کیا۔ اورینٹل کالج لاہور سے منشی عالم۔ منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔ آپ عالم کے امتحان میں اوّل اور فاضل کے امتحان میں دوئم آئے۔ ۱۰۔ ۱۹۰۹ء میں لندن یونیورسٹی سے فارسی کے ایک امتحان میں اول آئے۔ پروفیسر شیرانی اپنے دور کے بہت بڑے نقاد، مورخ تھے۔ آپ کی تین حیثیتیں نمایاں ہیں، استاد، مورخ اور محقق۔ آپ کو سب سے زیادہ شہرت دو موضوعات کی بنا پر حاصل ہوئی۔ اول تنقید "شعر العجم پنجاب میں اردو۔" اسلامیہ کالج لاہور میں اردو اور فارسی کے استاد تھے۔ پروفیسر شیرانی نے شاعری بھی کی مگر یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

آپ کے پسندیدہ موضوعات اردو زبان و ادب، تاریخ ادب فارسی، اسلامی تاریخ و تہذیب، عروض، رسم الخط، مسکوکات اور دیگر آثار قدیمہ کا مطالعہ تھے۔

جمعہ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ کی بارہ تاریخ کو رات سوا دس بجے انتقال ہوا۔

حافظ محمود شیرانی اپنے زمانے کے بے مثل محقق تھے۔ انھوں نے بھی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کی طرح دنیا کو بہت علم دیا۔

Marfat.com

مہندی باغ۔ ٹونک راجپوتانہ
۸ ستمبر ۱۹۴۵ء

جناب من

آپکا کارڈ موصول ہوا۔ جواب دیر میں دے رہا ہوں۔ میں یہاں جنگل میں
پڑا ہوا ہوں۔ کتابوں سے دور ہوں اسلیے حسب دلخواہ جواب نہ دے سکا نہ دیکھتا۔
خالد بن ربیع کو جو مینے مالکی لکھا ہے۔ اس کا ماخذ کلیات انوری ہے
انوری کے ہاں اسکے حق میں کوئی نظم یا قطعہ ہے۔ جب حسن غزنوی بھی اسے مالکی لکھتے
ہیں تو اسکا مالکی ہونا بالکل درست ثابت ہے۔
ترکیب بند و ترجیع بند کے واسطے آپ دواوین منوچہری دامغانی۔ قطران
تبریزی و مسعود سعد سلمان دیکھیے۔ لباب الالباب پر بھی نظر ڈال لیجیے۔ حدائق السحر
رشید الدین وطواط میں شاید کہیں ذکر آجائے۔ اگر ان کتابوں میں ملے تو سمجھ لیجیے کہ یہ صنعت
نظم قدیم نہیں ہے۔ دوسری صورت ان کے سراغ رسانی کی کتب لغات و کتب معانی و بیان ہیں
تحقق سے کوئی مصنف انکی تاریخ دیتا ہے۔ سید حسن کا زمانہ نسبتاً قدیم ہے۔ جب ان کے ہاں
موجود ہے تو پھر آپ زیادہ تلاش کیجیے قطران اور منوچہری کو دیکھیے نیز انوری
ابوالقاسم قوام الدین کے واسطے آپ سلجوقیوں کی تاریخ دیکھیے مجھے اتنا
معلوم ہے کہ سنجر کے ایک وزیر ہیں۔ وزیر کا نام آپ ناصر بن حسین بیان کیجیے۔ نجم الدین
احمد قوام الدین کے واسطے میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ اب یہی ہوا ہے کہ ایک ہی شخص کے
دو دو لقب بھی ہوتے ہیں اگر میں آپکی جگہ ہوتا سید حسن کی معاصر شہادت کی بنا پر
نجم الدین ناصر حسین اختیار کر لیتا
صدر میں تعمیم بھی ہے اور تخصیص بھی۔ خصوصیت کے ساتھ صدر الوزرا۔ صدر کبار وغیرہ عام طور پر ترکیبیں
ملتی ہیں کلمات صدر۔ قاضی اور قاضی القضاۃ کے واسطے بھی آتا ہے — انوری سے قاضیوں کے آخر
قطعہ۔ صدر اجل قاضی قضاۃ شرق و غرب آنکہ بر عالم نفاذ او قضای دیگر است
ایک مشہور قطعہ ہے:۔

Marfat.com

ز تقریبات ہمہ ان شخصے برآمد کہ قاضی شود صدر رضی نمی شد
برشوت خرے داد تا گشت قاضی اگر خر نمی بود قاضی نمی شد

اس قطعہ کا پہلا مصرع مجھے یاد نہ تھا اسلیے جو کچھ لکھا ہے ضرورتاً لکھا ہے۔ باقی مصرعے درست ہیں
صدر اعظم اور صدر جہاں جیسی ترکیبیں بھی زیادہ تر قاضیوں اور اپنے زمرہ کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔
اور وزرا کے واسطے بھی۔ رودکی نے ابوالفضل بلعمی کے حق میں کہا ہے

صدر جہاں جہاں ہمہ تاریک شب شدہ است از بہر ما سپیدۂ صادق ہمی دمی
(جہانا)

مصرع صدر با عزت و با مرتبہ عبدالجبار

میں صدر زیادہ تر قاضی یا اعز قاضیان کے مفہوم میں معلوم ہوتا ہے
مجھے افسوس ہے کہ میں آپکی اس بارہ میں کوئی امداد نہیں کر سکتا والسلام

محمود شیرانی

Marfat.com

ڈاکٹر مختارالدین احمد

علی گڑھ

۸۷-۸-۳

مخدومی السلام علیکم

گرامی نامہ باعثِ ازدیادِ شرف و عزت ہوا - ڈاکٹر ہادی حسن کی کتاب رضی الد نیشاپوری پر بہت تلاش کی نہ ملی - شعبۂ اسلامیات کی لائبریری میں دیکھا، شعبۂ فارسی کے سیمینا گیا آزاد لائبریری چھان ماری اس کتاب کا کوئی نسخہ موجود نہیں۔

بالآخر کل جاکر ان کی تمام مطبوعہ تصانیف دیکھیں، وہ مجموعے بھی دیکھے جن میں ان مضامین شائع ہوئے ہیں - آخر ایک کتاب کے آخر میں ان کی تصانیف کی فہرست میں اس کتا کا نام دیکھا۔

Radiu-Din -i- Nishapuri

His life and times

اس سے معلوم ہوا کہ یہ Aryan Path بمبئی سے ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی -

علی گڑھ میں ان کے بھانجے رہتے ہیں، انھیں خط لکھا معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ کے حرمین شریفین گئے ہوئے ہیں واپسی پر ان سے پوچھوں گا اور اسی اثناء میں کتاب کسی اور کتابخانہ میں مل گئی تو زیروکس کاپی بنوا کر خدمت میں روانہ کردوں گا انشاء اللہ -

اس عرصے میں آپ پاکستان کی جامعات کے کتبخانوں میں بھی تلاش کریں تو اچھا ہو۔

رفقائے شعبہ کو سلام کہیے -

آپ کا کرم بے پایاں اور آپ کی مہربانیاں بہت یاد آتی ہیں خدا آپ کو تندرست ر کہ آپ ملتِ اسلامیہ کی بدستور خدمات انجام دیتے رہیں - والسلام

مختار الدین احمد

علی گڑھ کے بہترین اُستادوں اور نامور محققین میں ان کا شمار ہوتا ہے - مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ علی گڑھ میں شعبۂ عربی کے صدر اور جامعۂ اردو کے وائس چانسلر رہ چکے ہیں۔ بکثرت کتابوں کے مصنف ہیں۔

۳-۸-۸۸

مخدوم و مکرم

السلام علیکم

بہت دنوں سے آپ کی خدمت میں خیریت جوئی کا کوئی عریضہ حاضر نہیں کر سکا جس کا افسوس ہے، یقین ہے بفضلہٖ آپ بخیر و عافیت ہوں گے اور حسبِ دستور علمی کاموں میں مصروف

خیرپور کتب خانۂ عمومی میں دیوان لطف اللہ مہندس کا ایک قلمی نسخہ قرنِ سیزدہم کا لکھا ہوا بخط نستعلیق شکستہ آمیز محفوظ ہے جیسا کہ احمد منزوی کی مرتب کردہ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان ج ۷ ص ۸۸۷ سے معلوم ہوتا ہے یہ مختصر دیوان ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے - ایک دوست کو اس کی اشد ضرورت ہے وہ اسے مرتب کر رہے ہیں یافعی کے نسخۂ کراچی کی نقل انھیں مل گئی ہے - اگر آپ توجہ فرمائیں تو شاید نسخۂ خیرپور کی زیروکس کاپی بھی فراہم ہو جائے۔

زحمت دہی کے لیے عفو خواہ ہوں-

میں بہت دنوں سے اعلیٰ حضرتؒ کے مکاتیب اشاعت کے لیے جمع کر رہا ہوں - معلوم ہوا ہے کہ مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور نے کتاب مکتوبات امام احمد رضا بریلوی شائع کی ہے - مرتب نے مکاتیب کے لیے مقدمے میں میرا شکریہ ادا کیا ہے لیکن انھیں یہ توفیق نہ ہوئی کہ اس کا ایک نسخہ مجھے بھیجیں - اگر آسانی سے ممکن ہو تو ایک نسخہ اس مجموعے کا بھجوادیں، حیدرآباد میں نہ ملے تو کسی کو لاہور تحریر فرما دیں۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیازمند قدیم

مختار الدین احمد

بشرف نظر جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
شعبۂ اردو نیو کیمپس، جامعۂ سندھ
جام شورو سندھ

قاری ضیاء الدین صاحبؒ کی تاریخ ولادت و وفات معلوم ہو تو مطلع کیجیے گا-

Marfat.com

علی گڑھ

۱۰-۹-۸۸

مخدوم و محترم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مکرمت نامہ تشریف لایا، سر پر رکھا اور آنکھوں سے لگایا۔

دیوانِ مہندس کے عکس کے لیے شاید ایک سے زائد اصحاب کو لکھنا پڑے - میرا تو تجربہ کچھ ایسا ہی ہے۔ خدا کرے آپ کے مکتوبات الیہ، اور اصحاب سے مختلف ہوں۔

ممنون ہوا کہ آپ نے قاری ضیاء الدین صاحبؒ کے سن ولادت و وفات سے مطلع فرمایا لیکن آپ نے اپنے قطعۂ تاریخ سے کیوں محروم رکھا؟

جائسی صاحب کی اطلاع کا ماخذ اسرائیلی صاحب کا مضمون ہے۔ دیوانِ رضی کی تلاش کے سلسلے میں مؤخر الذکر سے ملا تو معلوم ہوا انھوں نے بھی آج تک کتاب نہیں دیکھی، گویا من بہ اعتبارِ آغا آغا باعتبارِ عینک، عینک گم شد، ہر دو گم شدند" - آپ نے اطمینان دلا دیا تھا کہ کتاب حاصل ہو جائے گی اس لیے میں نے پھر توجہ نہیں کی - یہاں شعبۂ فارسی کی سیمینار لائبریری یا مولانا آزاد لائبریری میں تو اس کا کوئی نسخہ نہیں ہے، اب دوسری جامعات کے کتبخانوں میں تلاش کرکے انشاء اللہ اس کا عکس بھجوا دوں گا۔

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد یہ پیغام کہ انشاء اللہ فرصت پاتے ہی تحقیق کے لیے کوئی مضمونچہ بھجوا دوں گا۔

خدا آپ کو تندرست اور سلامت رکھے کہ بدستور علمی و ادبی فیوض ہم دور افتادہ بھی حاصل کرتے رہیں۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیازمند

مختار الدین احمد

بہ شرف نگاہ

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب

Marfat.com

علی گڑھ

۸۸-۹-۲۶

مخدوم و محترم زادت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ مؤرخہ ۶ ستمبر ۸۸ء باعثِ ازدیادِ شرف و عزت ہوا - مکتوباتِ امام احمد رضا کا نسخہ ملا اور دیوانِ مہندس کے نسخۂ خیرپور کا عکس بھی - اس لطف و کرم کے لیے بہت ممنون ہوں - ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے ازراہِ کرم اپنے مضامین کے عکس بھی مرحمت فرمائے ہیں جن سے میں بہت مستفید ہوا - آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ کے شعبے میں ڈاکٹر صاحب جیسے بلند پایہ محقق موجود ہیں - خدا انھیں خوش رکھے اور ترقی درجات دے - رسید فوراً روانہ کرتا لیکن انتظار رہا کہ رضی الدین نیشاپوری کا مقالہ حاصل ہو جائے تو آپ کو اطلاع دوں ، اس میں تاخیر ہوئی تو خیال ہوا یہ سطور آپ کو لکھ دوں رضی الدین پر ڈاکٹر ہادی حسن مرحوم کی کتاب کے لیے جس کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ بمبئی میں چھپی تھی میں نے بعض کتبخانوں کو خطوط لکھے ہیں کتب خانۂ خدا بخش کے ناظم کو لکھا ہے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ اسلامک کلچر میں بھی ایک مضمون ان کا شائع ہوا ہے میرا خیال ہے کہ اسی کو ترمیم و اضافے کے بعد شائع کیا ہو گا - یہاں وہ شمارہ نہیں مل رہا ہے دہلی میں بھی نہ ملا تو حیدرآباد لکھوں گا - کل انشاء اللہ جامعۂ ملیۂ اسلامیہ جا رہا ہوں وہاں بھی تلاش کروں گا - ممکن ہے ان کے مجموعۂ مضامین میں بھی یہ مضمون شامل ہو - بہرحال حصول کی پوری کوشش کر رہا ہوں اور ملتے ہی اس کا عکس بھجوا دوں گا انشاء اللہ -

آپ کی خیر و عافیت کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتا ہوں مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت مند اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد ، سندھ

علی گڑھ

۱۰-۱۲-۸۸

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ

مکرمت نامہ مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء تشریف لایا، یاد فرمائی کے لیے بہت ممنون ہوا۔ مولوی سمیع الدین مصطفائی بھی آج آئے تھے میں جامعہ اردو گیا ہوا تھا جہاں نائب شیخ الجامعہ کی حیثیت سے میں کام کر رہا ہوں، وہ ظہر کے بعد آنے والے ہیں یہ عریضہ اس امید پر لکھ رہا ہوں کہ وہ آکر لے جائیں گے۔

دیوان مہندس کا عکس یہ صاحب مجھے دے گئے تھے اور اس کی رسید میں نے بھیج دی تھی آپ کو بھی اور شاید دکتر نجم الاسلام صاحب کو بھی' یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ حضرات یہ زحمت فرمائیں اور میں شکریہ بھی ادا نہ کروں۔

رضی الدین نیشاپوری پر دکتر ہادی حسن صاحب کا متعلقہ کتابچہ اب تک حاصل نہ ہو سکا شاید ہی کسی کتاب کے حصول کے لیے میں نے اتنی تگ و دو کی ہو جتنی اس کے لیے کی، صرف اس لیے کہ ایک علمی فریضہ تھا اور آپ کی فرمائش تھی جسے پورا کرنا میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق جامعۂ ملیہ سے تھا اس لیے خیال تھا کہ وہاں کے کتب خانے میں ضرور ہو گا۔ وہ حیدرآباد کے تھے اس لیے عثمانیہ یونیورسٹی میں تلاش کرایا۔ کتب خانۂ خدابخش مشہور کتب خانہ ہے خیال تھا کہ وہاں اس کا نسخہ ضرور ہو گا۔ کہیں اس کتاب کا پتا نہ ملا، بہت افسوس ہوا اب آپ نے بشارت سنائی ہے کہ آپ کا مقالہ مکمل ہو گیا ہے انشاء اللہ جلد اس سے مستفید ہوں گا۔

ڈاکٹر مرحوم کا مجموعۂ مضامین جس میں دیوان کا ہی بھی شامل ہے خدمت والا میں بھیج رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے گھر پر جا کر یہ نسخہ جو اب کمیاب ہے آپ کے لیے ان کے عزیزوں سے ملا ہے دیوان رضی الدین نہ ملنے کا افسوس کچھ کم ہو جائے گا۔ آپ کے استاد کی کتاب ہے اس لیے آپ کے پاس رہنی چاہیے۔ ظفر الدین صاحب، فصیح الدین صاحب کو آپ کبھی والا نامہ تحریر فرمائیں تو ایک رقعہ شکریے کا اس پتے پر ممکن ہو تو بھیج دیں۔ دکتر مسعود مرزا ریڈر شعبہ کامرس مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ مسعود مرزا ڈاکٹر صاحب کے عزیزوں میں ہیں بلکہ عزیزوں سے

Marfat.com

برتر' اس لیے کہ ان کی زندگی کے آخری زمانے میں ان کی والدہ مکرمہ ڈاکٹر صاحب کی دیکھ بھال اس طرح کرتی رہیں کہ اپنی بہن بھی نہیں کر سکتی - مسعود صاحب اور ان کی والدہ ڈاکٹر صاحب کے مکان واقع قلعہ روڈ میں متمکن ہیں -

کچھ مضامین کے آف پرنٹس جو اس وقت مل گئے خدمت والا میں بنظر اصلاح پیش کر رہا ہوں - کچھ دکتر نجم الاسلام صاحب اور دکتر سید یحیٰ احمد ہاشمی صاحب کو بھجوا دیجیے لیکن آپ کی نظر سے بھی گزر جائے تو اچھا ہے -

مجلۂ المجمع العلمی الہندی کے میمن نمبر کا دوسرا حصہ چھپ گیا ہے لیکن ابھی شائع نہیں ہوا میں اپنا نسخہ بھیج رہا ہوں اس پر ایک نگاہ ڈال کر محترمی پروفیسر محمود میمن صاحب کے پاس بحفاظت تمام بھجوا دیں تو بڑا کرم ہو -

آپ کو بڑی مسرت کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ ۱۰ اپریل ۸۸ء کو یونیورسٹی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا ، خدا کا فضل و احسان ہے کہ یہ زمانہ بہت نیک نامی کے ساتھ گزارا - اب بحمدہ فارغ ہوں اور لکھنے پڑھنے کی فرصت بہت اچھی طرح ملتی ہے -

دکتر نجم الاسلام صاحب اور دکتر سید یحیٰ احمد ہاشمی صاحب تک میرا سلام شوق پہنچا دیں - رسالۂ تحقیق کا دوسرا شمارہ مل گیا ہے ، بہت اچھا ہے اور اچھے مفید اور وقیع مضامین انھوں نے شائع کیے ہیں - تیسرے شمارے کے لیے انشاء اللہ ایک مختصر سی تحریر بھیج دوں گا - میں نجم الاسلام صاحب کی تحریرات سے بہت متاثر ہوا ہوں - پاکستان میں اس طرح کے مضامین لکھنے والے بہت کم ہیں - خدا انھیں صحت مند رکھے اور ترقی درجات دے دونوں جہاں میں -

عزیز مکرم دکتر سراج احمد کو میری دعا پہنچے ، ان کی بعض کتابوں کے اشتہار میں نے کہیں دیکھے تھے جو تصوف پر ہیں؛ انھیں تحریر فرما دیجیے کہ اپنی کتابیں / تحریرات بھیج دیں کہ میں ان سے استفادہ کر سکوں - معلوم نہیں ان کا مقالۂ علمیہ جس پر انھیں ڈاکٹریٹ تفویض ہوئی تھی شائع ہوا یا نہیں - سمیع الدین صاحب آگئے ہیں اور سامنے آکر بیٹھ گئے ہیں خدا انھیں خوش رکھے - اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں - والسلام

آپ کی صحتِ کاملہ کے لیے دعائیں کرنے والا

مختار الدین احمد

آپ کے پاس رشید احمد صدیقی کے خطوط ہوں تو ان کے عکس ضرور مرحمت فرمائیں -

قاضی عبدالودود صاحب سے تو آپ کی یا دکتر نجم الاسلام صاحب کی خط و کتابت ہو گی؟

علی گڑھ

۲۸-۱۲-۸۸

حضرت محترم

السلام علیکم

مخدوم جہاں (رسالہ) سے اس کے موضوع کی وجہ سے میری دلچسپی ہے یہ میرے ایک عزیز کمال جعفری نے شائع کرنا شروع کیا ہے - اخراجات خود وہی ادا کر رہے ہیں اپنی جیب سے ، محض اپنے علمی و دینی شوق کی بنا پر - ابھی ابتدائی مراحل سے یہ پرچہ گزر رہا ہے اس لائق تو نہیں کہ آپ کے قیمتی مقالات اس میں شائع ہو سکیں لیکن ممکن ہے آپ کے تبرکات شائع کرنے کے بعد اس کی اشاعت میں اضافہ ہو-

مصطفائی صاحب نے میرا عریضہ اور کچھ کتب و رسائل پیش کیے ہوں گے اور آپ لے پروفیسر نجم الاسلام پروفیسر ہاشمی میں تقسیم کرا دیے ہوں گے -

مجلۃ المجمع العلمی الہندی کا میمن نمبر آپ نے برادر گرامی پروفیسر محمود میمن کو بھجوایا ہو گا آپ نے بھی ، فرصت ملی ہو گی تو ایک نظر اس پر ڈال لی ہو گی یہ حصۂ دوم ہے میمن نمبر کا حصۂ اول بھی ۵۰۰ صفحات کا شائع کر چکا ہوں جو بہت مفید مضامین و تحریرات پر مشتمل ہے اس کا ایک نسخہ محمود بھائی کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں -

دعائے خیر میں یاد رکھیے خدائے بزرگ و برتر آپ کو ہمیشہ صحت مند رکھے کہ آپ بدستور دینی و علمی خدمات انجام دیتے رہیں - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

بشرف نگاہ

جناب پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

حیدرآباد ۔ سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۸۹-۱-۲۱

مخدوم و مکرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مکرمت نامہ مورخہ ۲۴-۱۲ باعثِ ازدیادِ شرف و عزت ہوا - خوشی ہوئی کہ ڈکٹر ہادی حسن صاحب کی کتاب اور میری تحریرات بحفاظت تمام آپ تک پہنچ گئیں - خدا سمیع الدین صاحب کو جزاءِ خیر دے - مجلۃ المجمع العلمی الہندی کا میمن نمبر محمود بھائی تک پہنچ گیا ہو گا لیکن ابھی تک ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے -

مجموعۂ مقالات خدا کرے جلد چھپ جائے کہ اس سے استفادہ عام ہو سکے - قاری ضیاء الدین احمدؒ کے انتقال پر آپ کا قطعۂ تاریخ مل گیا تھا اور یاد آتا ہے کہ اس کی رسید کسی خط میں بھیج دی تھی -

قاضی صاحب اور رشید صاحب کے خطوط کا انتظار ہے ، خدا کرے زیروکس کاپی صاف تحری بن جائے - اگر رجسٹری سے بھیج دیں تو یہ تحریریں بحفاظت تمام یہاں پہنچ جائیں -

آپ کی مصروفیات کا کچھ اندازہ ہے اس لیے خط مختصر لکھ رہا ہوں کہ اس کے مطالعے میں آپ کا زیادہ وقت ضائع نہ ہو -

رسالۂ مخدومِ جہاں کے لیے آپ کے مضمون کا انتظار ہے کمال جعفری صاحب (۸۱/۲ ذاکر نگر ، جامعہ نگر نئی دہلی - ۲۵) اس کا تازہ شمارہ بھیج رہے ہیں

خدا آپ کا سایہ آپ کے متوسلین و احباب پر بہت دنوں تک رکھے اور آپ کو تندرست

والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

۶، اونا یونیورسٹی کیمپس

حیدرآباد ، سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۰۶-۲-۸۵

محترمی جناب پروفیسر صاحب

السلام علیکم

مضمون موصول ہوا بہت اچھا مضمون ہے اور اس قدر وقیع کہ مجھے رسالۂ مخدوم جہاں کو بھیجنے میں تامل تھا۔ بہرحال یہ اس رسالے کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں آپ کا یہ قیمتی مضمون شائع ہو رہا ہے۔

استاذ مرحوم نے ممتاز حسن کی فرمایش پر عربی ادب پر زبانی کچھ لکچر دیے تھے جو اردو نامے (کراچی) میں شائع ہوئے تھے۔ میں نے ان کا عکس منگوا کر ترجمہ و تعلیقات کے ساتھ اپنے مجلۃ المجمع العلمی الہندی (میمن نمبر جلد دوم) میں مجالس المیمنی کے عنوان سے شائع کیے تھے اس کا ایک نسخہ جناب کی خدمت میں بھیجا تھا آپ کو ملا ہو گا۔

ممنون ہوں گا اگر اس کے بارے میں اپنی رائے اور مشوروں سے مستفید فرمائیں۔ علیحدہ کتابی شکل میں چھاپنے کا خیال ہے اس لیے آپ کے مشوروں کی خاص طور پر ضرورت ہے۔

یاد آتا ہے کہ ڈاکٹر ہادی حسن صاحب کی کتاب کے ساتھ یہ رسالہ بھی سمیع الدین مصطفائی صاحب کے ہاتھ بھجوایا گیا تھا۔ دعاؤں میں یاد رکھیے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیرو عافیت ہو گا۔ والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

۲۔ اولڈ یونیورسٹی کیمپس

حیدرآباد سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۳-۶-۸۹

مخدوم و مکرم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ

تین کرم نامے مختلف وقتوں میں مختلف احباب کے بھیجے ہوئے ملے - ۱۵ جنوری کا سمیع الدین مصطفائی صاحب کا مراسلہ ۲۶-۴ کو، ۹ اپریل کا کارڈ ۲۳-۵ کو اور ۱۴ مئی کا والا نامہ جو جناب نے ڈاک سے خود بھیجا ہے جس میں صحت یابی کی خوش خبری اور مجالس المیمنی کے مطبعی اغلاط کی تصحیحات ہیں ۲۹ کو موصول ہوا - ان دونوں خطوں کی تاخیر کی وجہ یہ ہو گی کہ آنے والے احباب نے ظاہرا بہت دنوں کے بعد خطوط بھجوائے - بہرحال خطوط مل گئے یہی شکر کا مقام ہے -

۲ رمضان / ۹ اپریل کے خط میں رشید صاحب، قاضی عبدالودود صاحب، نصیر الدین ہاشمی اور ڈاکٹر اقبال حسین کے مکتوبات کے عکس اور کچھ کتابوں کے بھیجنے کا ذکر ہے - یہ تحریرات و کتب اب تک موصول نہیں ہوئیں - اطلاعاً عرض ہے - آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی صاحب کے ذریعے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے بھجوائی ہیں - غالباً انھیں کوئی مناسب آدمی نہیں ملا یا وہ صاحب یہاں آکر مجھے بھیجنا بھول گئے - بہرحال ڈاکٹر صاحب سے دریافت فرمائیں - اگر اب تک انھوں نے نہیں بھیجی ہوں تو خطوط کے عکس ڈاکٹر صاحب بھیج دیں تو بڑا کرم ہو گا -

آپ کے ان مکتوب نگاروں میں ڈاکٹر اقبال حسین خیر و عافیت سے ہیں اور آج کل اپنی سوانح حیات لکھنے میں مصروف ہیں کتب خانۂ خدا بخش کے جرنل میں چھپنے والی ہے -

آپ کی علالت کا حال سن کر تردد ہوا تھا برابر دعا گو رہا - مولیٰ تعالیٰ صحتِ عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے - کچھ علالتیں تو اس عمر میں ہوتی رہتی ہیں اور بقول رشید صاحب انھی کے ساتھ جینا ہے ، خدا سے دعا یہ ہے کہ ان امراض میں شدت نہ ہو - یہ امراض گناہوں اور تقصیرات کا کفارہ ہیں، اس سے یک گونہ تسلی ہوتی ہے ، کم از کم مجھ کو -

Marfat.com

آپ نے زحمت فرما کر مجالس کا بغور مطالعہ کیا اور اغلاط کی نشان دہی فرمائی جزاک اللہ - مطابع کا حال یہ ہے کہ اردو عبارت صحیح نہیں چھپتی ، عربی کی صحت تو ان کے بس کی نہیں - بار بار پروف پڑھتا رہا لیکن نتیجہ ظاہر ہے میں نے اپنے نسخے پر کچھ اغلاط کی، جو کمپوزنگ کے اغلاط تھے تصحیح کر دی ہے، کچھ آپ کے خط کی روشنی میں کروں گا -

زحمت دینے سے میرا مقصد یہ تھا کہ تمہید و تعلیقات لکھنے میں مجھ سے غلطیاں تو نہیں ہوئی ہیں ۔حضرت الاستاذ کا علم جس قدر وسیع تھا آپ سے مخفی نہیں - ان کے مآخذ کا پتا چلانا ایک مشکل امر تھا جن امور کا انھوں نے اپنے لیکچر میں ذکر کیا ہے ان میں سے بعض کی توثیق اسی وقت ہو سکتی تھی جب وہ سارے مصادر میری نظر سے بھی گزرتے -بہرحال خوشی ہوئی کہ یہ لیکچر اس طرح عربی میں شائع کر دیے گئے کہ وہ دیکھتے تو شاید ناپسند نہ فرماتے -

ڈکٹر نجم الاسلام صاحب کی خدمت میں بوقت ملاقات سلام مسنون فرما دیجیے گا - ان کے رسالے کے تیسرے شمارے کا ابھی سے انتظار شروع ہو گیا ہے -

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہو گا والسلام

داعی

مختار الدین احمد

ہاں ، پتے میں فاطمہ (Fatima) منزل لکھا ہوا تھا، جو اس محلے میں ایک شیعی دوست کے مکان کا نام ہے ۔بعض خطوط وہاں پہنچ جاتے ہیں ۔میرے مکان کا نام ناظمہ Nazima منزل ہے - ناظمہ میری بی بی کا نام ہے -

پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب محترم

۲- پرانی یونیورسٹی

حیدرآباد ، سندھ

Marfat.com

نیپا کراچی

۲۶-۶-۸۹

برادر گرامی و محترم

السلام علیکم

انجمن کے جلسے اور ان کے ٹھہرانے میں شرکت کے بعد ابھی کچھ دیر پہلے قیامگاہ پر پہنچا تھا کہ سمیع الدین صاحب تشریف لائے۔آپ کی مرسلہ کتابیں ، مکتوب گرامی اور حیدرآباد کی مٹھائی پہنچی۔اس محبت و قدر افزائی کے لیے بہت ممنون ہوا۔

آپ کے لیے دعا گو ہوں مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں آپ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے کہ دین و ملت کی آپ بدستور خدمت فرماتے رہیں - آمین

آپ نے بڑی قیمتی کتابیں بھیجی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤں گا انشاء اللہ ۔ خطوط بھی ملے مزید شکریہ قبول فرمائیے -

میں نے پہلے ہی دن'جب یہاں وارد ہوا تو آپ سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا - مشفق خواجہ صاحب نے بتایا کہ حالات اچھے نہیں ہیں'آپ کا حیدرآباد جانا مناسب نہیں ہے - بہت مایوسی ہوئی کہ اس قدر قریب آکر آپ کی ملاقات کی مسرت سے محروم رہا - اب آپ نے ازراہ کرم جو مکتوب گرامی بھیجا تو نصف ملاقات ہو گئی' فالحمدللہ -

میں عمان سے ۲۴ کو کراچی آیا'اب لاہور جا رہا ہوں۔موقع ملا تو اسلام آباد ہوتا ہوا دہلی انشاء اللہ واپس ہوں گا۔دعا۔خیر میں یاد رکھیے گا-

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

بشرف نگاہ جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

حیدرآباد ، سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۸۹-۹-۱۴

مخدوم و محترم دامت برکاتکم السلام علیکم

نادم ہوں کہ خیریت جوئی کا کوئی عریضہ اس سے پہلے حاضر خدمت نہ کرسکا - آپ کی سابقہ علالت کی وجہ سے بہت تردد ہے یقین ہے آپ پہلے سے بہت بہتر ہوں گے - خدا آپ کو شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا آپ کے مخلصین و مسترشدین پر دیر تک قائم رکھے -

فارسی شاعری پر آپ کی کتاب میں نے دورانِ سفر میں دیکھ لی تھی، یہاں آکر پھر پڑھا اور اس سے فائدہ اٹھایا، دوسرے نسخے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، شعبۂ فارسی اور مولانا آزاد لائبریری کو دے دیے گئے -

اخبارات اور ریڈیو سے حالات پڑھ کر اور جان کر کبھی کبھی تشویش بڑھ جاتی ہے، مولیٰ تعالیٰ آپ لوگوں کا حامی و ناصر ہو -

معلوم نہیں میرے استاد زادے پروفیسر محمد محمود میمن کیسے ہیں، عرصے سے ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے -

اپنے دونوں رفقاء اسلام صاحب اور ہاشمی صاحب کو میرا سلام کہیے - تحقیق کا تیسرا شمارہ ظاہرا ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے - آپ کے پاس کیا غلام رسول مہر مرحوم کے خطوط ہوں گے؟

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس

حیدرآباد، سندھ

علی گڑھ

۲۰-۲-۸۹ء

مخدوم و محترم

السلام علیکم

والانامہ ظفر الدین سلمہٗ کی معرفت ملا ممنون ہوا کہ علالت و مصروفیات میں بھی آپ یاد فرماتے رہتے ہیں - کیا کہوں آپ کا خط ملتا ہے تو کس قدر مسرت ہوتی ہے - مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے کہ آپ بدستور دین کی خدمت فرماتے رہیں اور تشنگانِ علم کو سیراب کرتے رہیں -

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے رسالۂ تحقیق کا تیسرا شمارہ از راہ کرم بھیج دیا ہے پڑھ کر بہت مسرور ہوا - بہت اچھے معیاری مضامین انھوں نے لکھے ہیں اور لکھوائے ہیں اور بہت اہتمام سے شائع کیا ہے -

مطبع کا ٹائپ ذرا جلی ہے یہ خیال ہوتا ہے کہ ذرا خفی ہوتا تو ہم لوگ زیادہ سے زیادہ مضامین سے مستفید ہوتے - آپ کے نام جو خطوط محفوظ رہ گئے ہوں اگر وہ شائع ہو جائیں مختلف رسالوں میں تو ان سے استفادہ تام ہو جائے - معلوم نہیں آپ کی غلام رسول مہر مرحوم سے کبھی خط کتابت رہی یا نہیں ! میں ان کے خطوط مرتب کر رہا ہوں -

آج کل ہم لوگ اعجازِ خسروی کے انگریزی ترجے اور تعلیقات نویسی میں لگے ہوئے ہیں دو سال میں توقع ہے کہ پانچوں جلدوں پر کام ختم ہو جائے گا - اس کے بعد فارسی متن کی ترتیب و اشاعت کا ارادہ ہے - یہ سب کام ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی کوششوں سے انجام پا رہا ہے -

سمیع الدین مصطفائی بہت یاد آتے ہیں - میرے دل میں ان کی محبت ، آپ سے ان کی بے پناہ محبت و عقیدت کی وجہ سے بڑھ گئی ہے - وہ کبھی حاضر ہوں تو میرا سلام شوق ان تک پہنچانے کی زحمت گوارا فرمائیں - امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد ، سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۶-۳-۹۰ء

مخدوم و محترم دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ

آپ کی خیر و عافیت پروفیسر نجم الاسلام صاحب کے خط سے معلوم ہوئی تھی۔ آپ کی صحت و عافیت کے لیے برابر دعاگو ہوں اور صبح کے معمولات کے بعد خاص طور پر آپ کو یاد رکھتا ہوں۔ خدا آپ کو صحت و مسرت کی دولت سے مالا مال کرے کہ آپ کے عقیدت مند دیر تک آپ سے مستفیض ہو سکیں۔

میں مولانا غلام رسول مہر کے خطوط مرتب کر رہا ہوں، معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر سید محمد سلیم، اچھرہ لاہور کے پاس ان کے پچاس ساٹھ خطوط محفوظ ہیں۔ اگر وہ خطوط یا ان کی زیروکس کاپی مل جاتی تو میرا مجموعہ زیادہ مفید بن جاتا۔ سید صاحب کی خدمت میں کبھی نیاز حاصل ... موقع نہیں ملا۔ وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہوتے تو یقین تھا کرم ضرور فرماتے۔ ... حاضر کر رہا ہوں لیکن اگر چند کلمات آپ انھیں اس سلسلے میں تحریر فرما دیں تو کامیابی انشاء اللہ یقینی ہے۔ آپ کو بہت پہلے لکھتا لیکن آپ کی مصروفیات اور صحت کی ناہمواری کے سبب آپ کو زحمت دیتے ہوئے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوا۔ اب تو یقین ہے جناب والا کا مزاج اعتدال پر ہو گا۔

سمیع الدین مصطفائی صاحب بہت یاد آتے ہیں خدا انھیں خوش و خرم رکھے۔ کبھی حاضر ہوں تو میرا سلام ان سے کہہ دیجیے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا۔ والسلام مع الاکرام

نیاز مند

مختار الدین احمد

۱۷ جنوری کے گرامی نامے سے یہ اطلاع پا کر خوشی ہوئی کہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ پر ایک کتاب زیر تحریر ہے۔ تذکرۂ اولیاء دہلی (فارسی) مرتبہ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی بھی زیر مطالعہ رہے تو اچھی ہے۔ اسے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ادارے غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی نے شائع کیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب محترم

۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس، حیدرآباد، سندھ

Marfat.com

گڑھ

یک شنبہ
۱۴-۸-۹۰ء

مخدوم و مکرم

السلام علیکم

۷ جون ۹۰ء کا مکرمت نامہ اور رسید بابت نذرِ مختار؛ سفرِ حج و زیارتِ حرمین شریفین سے واپسی کے بعد دیکھنے کا اتفاق ہوا - میں بیگم صاحب کے ساتھ وہاں حاضر ہوا اور ڈیڑھ ماہ کے بعد واپس آیا - عمرے تو ہم لوگ کئی بار اپنی اور اپنے والدین کی طرف سے کر چکے تھے لیکن حج کا فرض ہم پر باقی تھا، خوشی کا مقام ہے کہ اس سال اس فرض سے ہم دونوں سبکدوش ہو گئے - دعا فرمائیے کہ مولیٰ تعالیٰ حج قبول فرمائے اور جو کمیاں رہ گئی ہوں ان سے وہ غفور و رحیم در گزر فرمائے -

آپ، نجم الاسلام صاحب اور آپ کے خادم و معتقد خاص سمیع الدین صاحب کو میں نے دعاؤں میں دونوں جگہ یاد رکھا، آپ کی صحت و عافیت، نجم الاسلام صاحب کے ذہنی سکون و ترقی درجات اور سمیع الدین صاحب کی گناہوں کی مغفرت اور کاروبار میں ان کی ترقی کے لیے دعائیں کیں - روضۂ مطہرہ کی جالیوں کے پاس بھی آپ بہت یاد آئے - خدا آپ کو صحت مند رکھے کہ بدستور دینی و علمی خدمات انجام دیتے رہیں اور ملک میں امن و امان رہے، جس کے بظاہر امکانات روشن معلوم ہوتے ہیں -

بہت دن ہوئے ظفر الدین صاحب آپ کا تحفہ باقیاتِ باقی کا ایک نسخہ دے گئے - رات کے دس گیارہ بجے جب ملنے والے رخصت ہوئے تو بستر پر لیٹ کر ٹیبل لیمپ روشن کرکے آپ کی کتاب شروع کی اور اس وقت ختم کی جب تہجد کا وقت ہوگیا - آپ نے خطوط میں اپنی علالت و ضعف کا اکثر ذکر کیا ہے لیکن جو شخص اس عمر میں ایسے موضوع پر سارے ممکنہ مصادر چھان کر ایسی کتاب مرتب کر سکتا ہے اور اپنی خوبصورت تحریر میں لکھ سکتا ہے اسے علیل و کمزور کون کہے گا - جزاک اللہ یہ آپ نے بہت اہم کام کر ڈالا اور آپ نے اہل علم کے سامنے ایک نمونہ پیش کر دیا ہے کہ اپنے تجویز کردہ موضوع پر مواد کس طرح جمع کرنا چاہیے کس طرح ان سے کام لینا چاہیے، کس طرح پیش کرنا چاہیے اور کتاب کس طرح مکمل کرنی چاہیے - کاش آپ کے یہاں لوگ اسی نہج پر دوسرے بزرگوں پر بھی ضخیم کتاب نہ سہی؛ اوسط صفحات کے مونوگراف ہی لکھ کر شائع کرنا شروع کر دیں -

۔ نسخہ جو آپ نے مجھے مرحمت فرمایا ہے وہ آپ کے بیٹے کی زیروکس کاپی ہے یا آپ نے عکسی اڈیشن شائع کیا ہے۔

عبدالقادر بدایونی کی روح بھی خوش ہو گئی ہو گی آپ نے ان کا بہت اچھا دفاع کیا ہے اور ان کے بیانات کی خوبیوں پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے شیخ اکرام مرحوم کی طرح مولوی عبدالحق مرحوم بھی ان سے خوش نہیں تھے جس کا اظہار انھوں نے بعض تحریرات میں کیا ہے۔

آپ کی توجہ اور پروفیسر سید محمد سلیم صاحب کی عنایت سے خطوطِ مہر کے عکس مل گئے پروفیسر نجم الاسلام صاحب کو خدا جزائے خیر دے کہ انھوں نے اچھرہ سے خطوط حاصل کیے اور پھر سبھوں کے عکس بنوا کر مجھے بھیج دیے۔

میں انھیں لکھ چکا ہوں کہ اپنے تحقیقی / تنقیدی مضامین جمع کر کے نظرِ ثانی کے بعد کتابی شکل میں شائع کر دیں - ان جیسے محقق اب ہندستان پاکستان میں خالی، خال ہیں۔ آپ بھی انھیں متوجہ فرمائیے۔

کتابت یا کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے جھگڑوں اور مصارف سے بچنا چاہیں تو وہ بھی مضامین اپنے قلم سے لکھیں اور عکسی اڈیشن شائع کر دیں -

آپ کو یاد ہو گا ڈاکٹر ہادی حسن مرحوم کا مرتب کردہ دیوانِ فلکی شروانی لندن سے انھی کی خوبصورت تحریر میں شائع ہوا تھا -

طویل سفر اور وہاں کے معمولات کے بعد یہاں آکر طبیعت خراب ہو گئی - اس دوران میں بہت سے کام اور پچاسوں جواب طلب خطوط جمع ہو گئے تھے - اب آہستہ آہستہ ان کے جواب لکھ رہا ہوں صحت مستقیم ہوتی تو آپ کی خدمت میں یہ عریضہ پہلے ہی حاضر کرتا -

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

لندن سے خالد حسن قادری صاحب نے حامد حسن قادری مرحوم کی تاریخ گوئی پر انگریزی میں بہت اچھی کتاب شائع کی ہے ، سارے قطعات قادری صاحب کے خط میں شائع ہوئے ہیں آپ کی نگاہ سے یہ کتاب گزری؟ کراچی میں تو اس کے نسخے آگئے ہوں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب محترم
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس حیدرآباد ، سندھ

Marfat.com

یک شنبہ

۲۲-۹-۹۰ء

مخدوم و محترم

السلام علیکم

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب آج کل علی گڑھ آئے ہوئے ہیں تین بچیوں اور ایک بچے کا یہاں انھوں نے آرٹس میں داخلہ کرایا ہے ، بیگم صاحب کی بھی خواہش ہے کہ وہ کئی ماہ یہاں آکر رہیں ، مکان کی تلاش جاری ہے ابھی تک کوئی مناسب مکان نہیں ملا ہے -

ان سے تین ملاقاتیں بہت تفصیلی ہوئیں اور یہ ناممکن ہے کہ میں اور وہ ایک جگہ جمع ہوں اور آپ کا ذکر خیر نہ آئے - دیر تک آپ کی خوبیوں کا ذکر رہا - میں نے کہا آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ ڈاکٹر صاحب کی زندگی اور علی گڑھ کے قیام کے حالات پر مشتمل مضمون لکھا آپ ان سے اچھی طرح واقف ہیں' اس لیے اس موضوع پر آپ سے اچھا اس عہد پر کوئی مضمون نہیں لکھ سکتا تھا -

میں نے آپ کا ایک قدیم خط ۹ نومبر ۶۴ء کا دکھایا جو میرے نام ہے - میں نے آپ سے اس زمانے میں آپ کی تعلیمی زندگی کے کچھ حالات اور سنین پوچھے تھے جن کا آپ نے تفصیل سے جواب دیا تھا - انھیں کچھ تعجب ہوا کہ پچیس سال پہلے کا خط آپ نے محفوظ رکھا ہے' غرض دیکھ کر بہت خوش ہوئے -

آپ کی صحت و ضعف کی طرف سے تردد رہتا ہے لیکن میں برابر دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدا آپ کو صحت مند و توانا رکھے کہ ملت آپ سے بدستور استفادہ کرتی رہے اور آپ کے مقالات ، تحریرات سے ہم لوگوں کو مستفیض ہونے کا موقع ملتا رہے -

آپ کی نئی کتاب تو ظاہری و باطنی محاسن کا مرقع ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ بڑا کام آپ نے کر ڈالا -

امید ہے مزاج عالی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

۱۱-۹-۹۱ء

۱۱ بجے شب

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمت نامہ مؤرخہ ۲ ستمبر ۹ کو موصول ہوا - یاد فرمائی کے لیے ممنون ہوں- دکتر نذیر احمد کے نام کا خط بھیج رہا ہوں لیکن وہ معلوم ہوا دہلی گئے ہوئے ہیں۔آپ کو معلوم ہوا ہو گا وہ چند ماہ پہلے غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کے سیکریٹری مقرر ہوئے ہیں (سابق سیکریٹری محمد شفیع قریشی بہار کے گورنر ہو کر پٹنہ چلے گئے ہیں)۔اب ڈاکٹر صاحب ہفتے میں ایک دو بار دہلی جاتے ہیں اور خاص طور پر دو دن وہاں رہکر اپنے فرائض انجام دیتے ہیں - ان کے سکریٹری ہونے کے بعد توقع ہے کہ انسٹی ٹیوٹ ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا - میں نے انھیں لکھ دیا ہے کہ دیوان بختیار کاکی کے بارے میں اپنے معلومات آپ کی خدمت میں جلد روانہ کر دیں-

سمیع الدین صاحب آج مغرب کے بعد ملنے آئے جن کا میں کل سے انتظار کر رہا تھا۔ان سے آپ کی خیر و عافیت معلوم ہوئی لیکن آپ کے ضعف کا حال سن کر تردد ہوا - مولیٰ تعالیٰ آپ ابی شیبہ (۱۵۹ھ سے ۲۳۵ھ) صاحب المصنف سمجھ کر نوٹ لکھ دیا تھا لیکن وہ محدث تھے حکما. میں ان کا شمار نہیں، پھر اقبال نے جو کچھ ان کے بارے میں لکھا ہے اور جو اوپر درج ہوا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں - یہ بھی ملحوظ رہے کہ اقبال ابن ابی شیبہ نہیں ابن شیبہ لکھتے ہیں - ان کے بارے میں بھی معلومات درکار ہیں -

۲- اسپین کے پروفیسر آسن اور ان کی تصنیف ڈوائن کامیڈی اور اسلام (انوار اقبال ص ۱۰۳ بنام مہر)

۳- محمد لطفی جمعہ مصر کے بیرسٹر- انھیں تو میں جانتا ہوں (۱۸۸۶ - ۱۹۰۳) ان کی متعدد کتابیں بھی دیکھی ہیں طہ حسین کی اشعر ابی معلی کے رد میں بھی ان کی کتاب شائع ہو کر مشہور ہوئی تھی لیکن "اقبال نامہ" حصۂ اول مکتوب بنام مسعود عالم ندوی میں ان کی کتاب حیات الشرق کا ذکر ہے اور یہ عبارت ۔صفحہ ۶۰ پر ترکوں کے متعلق لکھتے ہیں: فالافضل المسلمین فی الشرق ان تیر کوا نعمۃ الانتقاد و التقریع ضد مصطفیٰ کمال وغیرہ و ان تیر کوہ کما ترکھم - اقبال آگے لکھتے ہیں: تیر کوہ کما ترکھم پر مصنف نے حاشیۂ کتاب پر یہ نوٹ دیا ہے فی الحدیث الصحیح اترکو الترک کما ترکو کم

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ حدیث کونسی کتاب میں ہے - اس کے راوی کون ہیں اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے " (اقبال نامہ ۱/ ۳۰۵)

مسعود عالم مرحوم نے جو جواب دیا اقبال کو، وہ تو غالباً محفوظ نہیں ۔ یہاں علی گڑھ میں حیات الشرق موجود نہیں اقبال کی نظر سے یہ کتاب گزری ہے ممکن ہے لاہور میں محفوظ ہو- کسی کتبخانے میں یا اقبال کے ذخیرے میں' جب علی گڑھ میں نہیں ہے تو حیدرآباد سندھ میں تو یہ کتاب کیا ہو گی - لاہور کے کوئی ذی علم تلاش کریں تو ممکن ہے کچھ کامیابی ہو-

اس پر دو چار سطروں کا نوٹ کافی ہو گا پھر اس حدیث کے متعلق تو بہرحال معلومات درکار ہوں گے -مسعود عالم مرحوم کو ایک خط میں لکھا ہے کہ ترکوں کے متعلق مایوس نہ ہونا چاہیے (اقبال نامہ ۱/ ۴۰۹)

۴- خواجہ نظام الدین کی کوششوں سے اقبال کو اطلاع ملی تھی کہ یہ مولوی احمد سعید بھاول پور کے پاس ہے ، غالباً قلمی ، سراسما. کون سی کتاب ہے مصنف کا نام مجھے عبدالعزیز بتایا گیا ہے- اقبال نامہ ۱ / ۲۱۷ ، ۲/ ۳۸۲ ، ۳۸۰ ، ۳۷۹ ، ۳۷۵

۵- مولوی احمد رضا بجنوری ؟ (اقبال نامہ ۲ / ۲۴۱ ، روح مکاتیب اقبال عبداللہ قریشی ص ۶۲۲)

۶- تکملۃ البحار اور اس کے مصنف ؟ بحار الانوار الجامعہ لدرر اخبار ائمۃ الاطہار ملا باقر مجلسی (۱۰۳۷ ھ - ۱۱۱۱ ھ) کی مشہور کتاب ہے جو ۲۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے - ظاہراً اسی کتاب کا تکملہ کسی کو صحت عطا فرمائے اور ایسی طاقت عطا فرمائے کہ آپ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں اور مخلوق خدا کو بدستور فائدہ پہنچاتے رہیں - آمین

انھوں نے آپ کا تحفہ رومال عطا کیا ، بہت خوبصورت اور پائیدار ہے ، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھا میرے لیے تو آپ کی دعا کافی تھی ، بہرحال بہت ممنون ہوا-

انھوں نے آپ کی کتاب باقیاتِ باقی بھی دکھائی جس کے کچھ نسخے وہ اپنے ساتھ لائے ہیں یہ اڈیشن دیکھنا یاد نہیں آیا اس لیے انھوں نے ایک نسخہ مجھے عنایت کیا - کھانے اور نماز عشا کے بعد اسے پڑھنے بیٹھ گیا اور ایک نشست میں پوری کتاب پڑھ لی - یہ کتاب تو یاد نہیں آتی کہ میرے پاس ہو لیکن جوں جوں کتاب پڑھتا گیا یاد آتا رہا کہ یہ سارے مطالب نظر سے گزر چکے ہیں بہت حیرت ہوئی - یہ وہ کتاب تو نہیں جو اپنے قلم سے لکھ کر عکس بنوا کر چھپوائی تھی؟

Marfat.com

مکان میں قلعی اور مرمت کی وجہ سے پانچوں کمروں کی کتابیں منتشر ہو گئی ہیں کہ اس وقت تلاش سے وہ کتاب نہیں مل سکی -

اس کتاب پر سال طبع و مقام طبع ہی نہیں مطبع کا نام بھی درج نہیں ، جو پریس ایکٹ کے خلاف ہے - مطبع کے نام کا اندراج ضروری ہے اگر نہ چھپا ہو تو ایک صفحہ چھپوا کر سرورق کے بعد چسپاں کر دینا مناسب ہو گا -

مولوی عبدالحق اور شیخ محمد اکرام دونوں بدایونی مرحوم سے خوش نہیں - بدایونی کی کتاب بیس پچیس سال پہلے جب نفائس المآثر (قزوینی) پر یورپ جانے سے پہلے کام شروع کیا تھا ، دیکھی تھی لیکن اب آپ کی کتاب دیکھ کر اسے بالاستیعاب پڑھنے کا خیال ہے - گلستان اور قابوس نامہ سے بھی صحیح لطف اٹھانے کا وقت اب ہے ، انھیں بھی پڑھوں گا اور دونوں کتابوں کی نثر کے حسن سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کروں گا -

اقبال کے خطوط میں بعض اشخاص و کتب کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں معلومات درکار ہیں ، تلاش و جستجو کی میں زحمت نہیں دینا چاہتا ، جو کچھ مستحضر ہو یا آسانی سے معلوم ہو سکے مختصر طور پر تحریر فرما کر ممنون کریں -

۱- خواجہ عبدالواحد محمود الصواف فاسی - اقبال نے ان کا ذکر اسرار خودی کے دیباچے میں اس طرح کیا ہے : "علما، قوم میں سب سے پہلے ابن شیبہ علیہ الرحمۃ اور حکماء میں واحد محمود نے اسلامی تخیل کے اس ہمہ گیر میلان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی مگر افسوس کہ واحد محمود کی تصانیف آج نایید ہیں - ملا حسن فانی کشمیری نے دبستان مذاہب میں اس حکیم کا تھوڑا سا تذکرہ لکھا ہے جس سے اس کے خیالات کا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا" اقبال کی مراد خواجہ عبدالواحد محمود صواف سے ہو گی ، ان کے حالات و افکار کہاں ملیں گے ؟ ابن شیبہ سے پہلے میں نے مشہور محدث ابن نے لکھا ہے جو یہاں موجود نہیں لیکن آج کل اس کا ریفرنس تلاش کر رہا ہوں یہ بھی محقق نہیں کہ اقبال کی مراد البحار سے یہی مجلسی کی بحار الانوار ہے یا کچھ اور ؟ (برنی صاحب نے خط میں تکملۃ البحار لکھا ہے ابھی اقبالنامہ ۱/ ۱۹۱ دیکھا اس میں نام تکملۂ مجمع البحار ہے -

۲- مسئلۂ زمان و مکان پر تازہ ترین کتاب عربی میں ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی تھی جس کا اقبال نے ایک خط میں ذکر کیا ہے یہ کون سی کتاب ہے اور کس کی تصنیف ؟ یہ بھی نہیں کھلتا کہ ہندستان میں چھپی ہے یا عرب دنیا میں -

Marfat.com

۸- ایک خط میں کسی ندوی عالم کا ذکر کیا ہے جو علم حدیث کا ماہر ہے یا تھا، میں کسی حدیث کے ماہر ندوی بزرگ سے واقف نہیں، اقبال کی مراد علامہ سید سلیمان یا عبدالحمید (حمید الدین) فراہی سے نہیں، ویسے دونوں عالم تھے لیکن خاص طور پر حدیث کے ماہر نہ تھے۔

۹- مولوی نور الاسلام مصنف فی تحقیق المکان مخطوطہ رام پور - (اقبال نامہ ۱ / ۱۷۸)

۱۰- " رسالہ اتقان فی ماھیۃ الزمان [مصنفہ حکیم برکات احمد بہاری ٹونکی] آج مل گیا- ہندی فلسفی ساکن پھلواری مصنف " تسویلاتِ فلسفہ " کا نام کیا ہے؟ اور طبع نہیں ہوئی تو قلمی نسخہ کہاں سے دستیاب ہو گا؟" بنام سید سلیمان ندوی اقبال نامہ ۱ / ۱۶۵ - پٹنہ سے قریب پھلواری ایک علمی مرکز رہا ہے دو خانقاہیں ہیں وہاں شاہ بدر الدین قادری مجیبی اور شاہ سلیمان پھلواروی وہاں کے مشہور لوگوں میں ہیں، یہ ہندی فلسفی کون ہے؟ تسویلات ملی یا نہیں اقبال کو، کچھ نہیں معلوم - سید صاحب کا جواب اگر محفوظ ہوتا تو کچھ پتا چلتا -

جناب سید مظفر حسین برنی سابق گورنر ہریانہ جو اب حکومت ہند کے اقلیتی کمیشن کے چیئرمین ہیں، اقبال سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں - وہ کلیات مکاتیب اقبال کئی جلدوں میں مرتب کر رہے ہیں اس میں اقبال کے سارے مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں پہلی جلد شائع ہو چکی ہے دلی سے، دوسری جلد چھپ گئی ہے آج کل فہرستیں مرتب ہو رہی ہیں - وہ اعلام پر نوٹس شائع کرنے کا بھی التزام کر رہے ہیں لیکن سرکاری کاموں میں ایسے مصروف آدمی کے لیے اقبال جیسی شخصیت کے خطوط کی ترتیب و تحشیہ ایک مشکل کام ہے، لیکن آفریں ہے ان کی ہمت پر کہ وہ مشکلات کے باوجود اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں - پہلی جلد کے حواشی میں طوالت بیجا بھی ہے اور کہیں کہیں صحت واقعات سے انحراف بھی - میں نے انھیں ایک تفصیلی خط لکھ کر بعض امور کی طرف متوجہ کیا - انھوں نے ناراض ہونے کے بجائے جس کا مجھے خاصا خدشہ تھا بہت اچھا خط لکھا اور بہت شکریہ ادا کیا۔ اب وہ کبھی کبھی بعض مشکل امور کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرتے ہیں اور بعض مصنفین و شعراء پر نوٹ لکھنے کی فرمائش کرتے ہیں جو علمی کام ہونے کی وجہ سے اپنی مصروفیات کے باوجود پوری کر دیتا ہوں - وہ اس سلسلے میں خطوط تو متعدد اصحاب کو لکھتے ہیں لیکن عدم تعاون کے شاکی رہتے ہیں - اس مجموعے کی طباعت پر کوئی لاکھ سوا لاکھ خرچ ہو گا جو حکومت ہند دے رہی ہے۔ ایسی ضخیم کتابیں بار بار شائع نہیں ہوتیں، اس لیے میں نے برنی صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ اس کی ترتیب، تحشیہ میں جہاں تک ان

سے ممکن ہو سکے توجہ کریں - لیکن اس راہ میں مشکل مقامات آتے ہیں جنھیں آسان کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے - لاہور میں جن لوگوں کو اقبال سے دلچسپی ہے ان سے وہ خط کتابت کرتے ہیں لیکن کامیابی بہت کم ہوتی ہے کہ "ہر شخص اپنے اپنے کام میں الجھا ہوا ہے"-

دریافت طلب امور پر بہت زیادہ وقت صرف کیے بغیر آپ کچھ توجہ فرما کر لکھ سکیں تو ہم دونوں آپ کے ممنون ہوں گے -

ان کی مشکلات کا اندازہ آپ کو ضرور ہو گا یہاں صرف ایک امر کی طرف اشارہ کرتا ہوں :

اقبال نے مولانا گرامی کے نام ایک خط میں اس فارسی رباعی کی تعریف کی ہے جو انھوں نے مولانا فاخر (الہ آبادی) کی مدح میں لکھی تھی - مرتب کا خیال ہے کہ یہ ان مولانا فاخر کی مدح میں ہے جو الہ آباد کے تھے اور زائر تخلص کرتے تھے اور جن کا ذکر نزہۃ الخواطر میں ہے - میں نے انھیں لکھا کہ ان کا سال وفات ۱۱۱۹ ھ ہے گویا یہ عہد اورنگ زیب کے آدمی ہوئے- گرامی دو سو سال پہلے کے ایک بزرگ پر مدحیہ رباعی لکھیں جن سے ان کے کسی قسم کے تعلق کا بھی حال معلوم نہیں مستبعد ہے- میں نے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب سے استفسار کیا، ان کے پیش نظر بھی نزہۃ الخواطر تھی انہوں نے بھی زائر کا نام لکھ بھیجا - میرا خیال ہے اقبال کے معہود ذہنی مولانا فاخر زائر الہ آبادی نہیں بلکہ مولانا محمد فاخر (عرف راشد میاں) سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل الہ آباد تھے جن کی وفات ۱۹۳۰ء میں ہوئی یہ مشہور عالم اور مقرر تھے جمعیۃ العلماء اور کانگریس سے تعلق رکھتے تھے ، والد صاحب مولانا ظفر الدین قادریؒ (متوفی ۱۹۶۳ء) کے ملنے والوں میں تھے - خانقاہی تھے سنی صحیح العقیدہ اور بریلوی مسلک کے بزرگوں سے قریب تھے -- یہ اقبال اور گرامی دونوں کے معاصر تھے - گرامی نے ان کی مدح میں رباعی لکھی ہو یہ زیادہ قرین قیاس ہے- ان کے وصال کے بعد ان کے بیٹے مولانا شاہد فاخری سجادہ نشین ہوئے- ان کی تاریخ وفات ۲ رمضان ہے ان کے بیٹے حسب ذیل ہیں :

سید محمد زاہد فاخری ، سید محمد ناصر فاخری ، سید محمد طاہر فاخری یہ تینوں دائرہ شاہ اجمل میں رہتے ہیں - سجادہ نشین حال سے استفسار کیا گیا اپنے دادا کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے - الہ آباد تین چار اصحاب کو اور دوسرے مقامات پر کچھ لوگوں کو میں نے خطوط لکھے کہ وہ مولانا فاخر

Marfat.com

کے حالات لکھ بھیجیں اور گرامی اور اقبال سے تعلقات پر بھی ممکن روشنی ڈالیں کسی نے توجہ نہیں کی پھر معلوم ہوا مولانا شاہد فاخری کے بڑے صاحبزادے (یعنی مولانا محمد فاخر کے پوتے کراچی میں مقیم ہیں۔ان کا پتا معلوم کرکے برنی صاحب سے خط لکھوایا آج تک جواب نہ آیا۔پتا یہ ہے: مولانا خالد فاخری ایف ۳۴ / ۱ فیڈرل کیپٹل ایریا۔کراچی ۱۹۔ مختصر حالات زندگی مع تاریخہائے ولادت و وفات مطلوب ہیں اور یہ کہ اگر گرامی و اقبال سے تعلقات کا علم ہو تو اس کے بارے میں اطلاع۔گرامی کے (اور ممکن ہے اقبال کے بھی) کچھ خطوط ان کے پاس (شاید) ہوں۔میں نہیں چاہتا کہ کلیاتِ مکاتیبِ اقبال کے حواشی میں ایک غلط اطلاع شائع ہو جائے جس سے لوگ، بعد کو گمراہ ہوں۔ موقع ہو تو کراچی میں کسی کو زحمت دیجیے۔آج صبح دکتر نذیر احمد صاحب کے یہاں گیا تھا وہ دہلی سے رات واپس آئے آپ کا گرامی نامہ انھوں نے پڑھا۔حضرت بختیار کاکیؒ کے مفروضہ دیوان پر ان کا مضمون پچھلے سال معارف میں شائع ہوا ہے اس وقت تلاش سے نہیں ملا، میں نے کہا ہے کہ جواب آپ فوراً دے دیجیے اور مضمون کی زیروکس کاپی ساتھ ہی بھیج دیجیے۔کل سمیع الدین صاحب سے ملیں گے۔

خط کی طوالت کی معذرت چاہتا ہوں لیکن جتنی دیر خط لکھتا رہا ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے سامنے بیٹھا ہوا آپ سے مخاطب ہوں اس سے بہت تسکین ہوئی آپ کی صحت و عافیت کے لیے میں اور بیگم مخصوص اوقات میں دعا کرتے ہیں خدا آپ کو صحت مند و توانا رکھے۔

دکتر نجم الاسلام صاحب کو میرا سلام شوق۔امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔والسلام مع الاکرام

نیازمند

مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۴-۱۰-۱۹۹۱ء

مخدومِ گرامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

شاہ سمیع الدین صاحب مصطفائی آئے، ان سے آپ کی خیر و عافیت معلوم ہوئی پھر وہ احباب و اعزاء سے ملنے چلے گئے، واپس آئے تو دہلی و سرہند کے سفر پر چلے گئے، رات آئے تو معلوم ہوا دہلی کے اتنے بزرگوں کے مزارات پر انھوں نے حاضری دی کہ اب یہ شاہ صاحب کہلانے کے مستحق ہو گئے۔ خدا انھیں خوش رکھے اور دینی و دنیوی سعادتوں سے مالا مال کرے۔

آپ کے ضعفِ طبیعت کا حال جان کر ملول ہوا لیکن متردد نہیں ہوا اس لیے کہ آپ کو بحمدہ کوئی مرض نہیں جس سے آپ پریشان ہوں سارا معاملہ بے آرامی کا ہے آپ کو آرام نہیں ملتا جس قدر ملنا چاہیے، زائرین و معتقدین کے ہجوم سے آپ بے آرام رہتے ہیں اور جسم کو جس قدر آرام ملنا چاہیے تھا وہ نہیں ملتا، خدا کرے اس کا کوئی مناسب انتظام ہو جائے۔ آپ کے خدام احتیاط رکھیں اور آپ ملنے کا وقت عصر سے مغرب کے درمیان اپنی تعمیر کردہ مسجد میں رکھیں جنھیں عرض معروض کرنا ہو اسی وقت آ جائیں اور آپ سے استفادہ کریں، مغرب کی نماز کے بعد آپ گھر تشریف لے آئیں اور اپنے مشاغل پر منہمک ہو جائیں، پھر کسی سے ملنا نہ ہو۔

سنا ہے آپ کی توجہ سے بڑی شاندار مسجد تیار ہو گئی ہے خدا آپ کو جزاء خیر دے۔ کبھی آیا تو انشاء اللہ خود آکر مسجد دیکھوں گا گرچہ مصطفائی صاحب تصویر بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

صدرِ شہید کی شہادت پر آپ نے جو قطعۂ تاریخ لکھا ہے اس کی نقل بھیج کر ممنون فرمائیں۔

ایک پیکٹ میں والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کمیاب تصنیف ملاحظہ کے لیے بھیج رہا ہوں۔ ہندستان میں احادیث کے جتنے بھی مجموعے ملتے ہیں، یہ سب شافعی علماء کے مرتب کردہ ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں کے لوگ یہ کہنے لگے امام ابوحنیفہؒ کو صرف چند حدیثیں یاد تھیں، سب سے پہلے احناف کے مسلک کی حدیثیں مولانا شوق نیموی نے جمع کر کے شائع کیں آثار السنن لیکن یہ مختصر سا مجموعہ تھا۔ والد مرحوم نے عمر کا بڑا حصہ اس منصوبے پر صرف کیا اور کہاں کہاں

سے کتب حدیث انھوں نے جمع کیں ، ۶۰ مجلدات یعنی ۲۴ حصوں میں اسے مرتب کرنے کا خیال تھا پہلی جلد کتاب العقائد کی اشاعت کسی وجہ سے انھوں نے مناسب نہیں سمجھی - دوسری جلد (کتاب الطہارۃ و کتاب الصلوۃ) چار حصوں میں آج سے ساٹھ پینسٹھ سال پہلے شائع ہوئی ، اب اس کا ایک بھی مکمل نسخہ کہیں نہیں ملتا ، ہندوستان اور ہندوستان سے باہر ترکی وغیرہ کے علماء اکثر اسے طلب کرتے ہیں لیکن اس کے نسخے مفقود ہیں -آپ کے ملاحظے کے لیے ایک نسخہ مشکلات کے بعد پٹنہ کے ایک عزیز سے پرسوں منگوایا ہے جو بھیج رہا ہوں -

ابتداء میں علماء کرام کی تقریظات پر ایک نگاہ ڈالنے سے کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا - کتنی محنت سے احادیث کے مجموعے سے اپنے مسلک کی احادیث کا انتخاب کر کے مختلف ابواب کے تحت انھیں جمع کیا ہے ، یہ جب آپ ملاحظ فرمائیں گے تو کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا - آخر کتاب میں باب ایصال الثواب اور باب زیارۃ روضۃ النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر دیکھیں -

افسوس ہے کہ اس کی دوبارہ اشاعت کا کوئی انتظام یہاں نہیں ہو سکتا ہمارے استاذ علامہ عبدالعزیز المیمنی نے حدیث کی ایک کتاب کی اس طرح خدمت کی کہ سنا ہے پچاس پچپن ہزار میں مطبوعہ نسخے خرید کر خالصۃً لوجہ اللہ علماء و طلباء اور مدارس میں مفت تقسیم کرائے - خیال ہوا کہ آپ کے معتقدین میں شاید کوئی ایسے دین دار نکل آئیں جنھیں خدمت حدیث کا شوق ہو اور وہ اسے طبع کرا کے شائع کر دیں - اور کچھ نسخے پاکستان کے تمام مدارس اور کتب خانوں کی نذر کریں اور داخل حسنات ہوں - اگر آپ توجہ فرمائیں تو اس کام کی تکمیل میں یقین ہے تاخیر نہ ہوگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سارے مسلمانان پاکستان و عرب تک پہنچا کر وہ صاحب یا صاحبان اور آپ اور ہم سب اس کار خیر میں شریک ہوں گے-

دوبارہ کتابت کرا کے چھپوانے میں تصحیح وغیرہ کے جھگڑے ہیں ، ٹائپ میں کمپوز کرانے میں بھی زحمت ہے اور اخراجات بھی خاصے ہوں گے - بہترین شکل یہ ہے کہ اس کا عکسی اڈیشن شائع کر دیا جائے جو آج کل بہت آسان ہو گیا ہے اور نسبتاً ارزاں بھی -

اگر آپ کی توجہ سے یہ کام ہو گیا ہیں اور بہت سے لوگ آپ کے ممنون ہوں گے اور آپ عنداللہ ماجور - حضورؐ نے تو فرمایا ہے بلغوا عنی ولو آیۃ ، اور یہاں تو ۹۷۸۶ حدیثیں آپ کی

Marfat.com

وجہ سے شائع ہو کر عام ہو جائیں گی۔

حکومت نے آپ کو "ستارۂ امتیاز" دے کر اس امتیاز کا رتبہ بڑھایا ہے اور اس ستارے کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ مبارک ہو۔ اب خط ختم کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جمعہ کی نماز کے بعد میں نے مصطفائی صاحب اور ان کے میزبانؓ کو کھانے پر بلایا ہے اب وہ آتے ہی ہوں گے، جب تک کتاب کا پیکٹ بنوا دوں۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا۔ والسلام

نیاز مند
مختار الدین احمد

Marfat.com

۲-۱۲-۹۱ء

مخدوم و محترم دامت برکاتکم
السلام علیکم

میں باہر گیا ہوا تھا راہ میں سردی لگی یہاں آکر بیمار ہو گیا - ہومیوپیتھک کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو ہفتے عشرے سے ایلوپیتھک علاج شروع کیا ہے - قدرے افاقہ ہے لیکن طبیعت ابھی صاف نہیں ہوئی - اس خیال سے کہ آپ کو میرے خط کا انتظار ہو گا - یہ سطریں تحریر کر رہا ہوں آپ کا گرامی نامہ اور پھر سمیع الدین صاحب کے خط میں آپ کا رقعہ ملا' پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ آپ صحیح البہاری شریف کی طباعت کا انتظام کر رہے ہیں اس خبر سے کیا لکھوں کسقدر مسرور ہوا میں تو صرف آپ کے لیے دعا ہی کر سکتا ہوں اگرچہ ایک گنہ گار کی دعا ہی کیا ، اصل اجر تو آپ کو خدا اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیں گے جن کے اقوال و افعال کو آپ پھیلائیں گے - حضور نے تو فرمایا تھا بلغوا عنی ولو آیۃ آپ تو ان کی دس ہزار باتیں اکناف عالم میں پھیلانے کا عزم فرما رہے ہیں جزاک اللہ عنا و عن جمیع المسلمین خیرالجزاء-

طباعت تو شاید عکس کے ذریعہ مناسب ہو گی ، اس طرح کتابت / کمپوزنگ اور پروفوں کی تصحیح کی مشکلات سے بچ جائیں گے - پھر کاپیوں کی تصحیح خود حضرت نے فرمائی تھی - منشی علی حسن عظیم آباد کے مستند خوش نویس تھے اور حضرت کے معتقدین میں۔ وہ ہر جمعہ کی صبح کو کوئی سولہ صفحات لکھ کر لے آتے تھے۔ نمازِ جمعہ تک تصحیح ہو جاتی تھی۔ میں اگرچہ بہتّ کم عمر تھا لیکن ۱۱ سال کی عمر میں موطاء امام محمد ختم کر لی تھی ، لیکن والد صاحبؒ اکثر کاپیوں کی تصحیح میں مجھے شریک کر لیتے تھے کہ مسودہ میرے سامنے رہتا تھا - کیا زمانہ تھا' منشی صاحب (یاد نہیں ۸ صفحوں یا ۱۶ صفحوں کے) ایک جزء کی کتابت کے ۸ء لیتے تھے -

آپ نے کتاب پر کچھ لکھنے کے لیے فرمایا ہے - میری اور جن لوگوں سے میں نے مشورہ کیا' ان کی رائے یہ ہے کہ اس پر تمہید جنابِ والا کے قلم سے ہونا بہتر ہے - میں بہرحال مؤلفؒ کا بیٹا ہوں ، اس پر آپ کی تحریر زیادہ مناسب ہو گی - میری بھی آپ سے یہ درخواست ہے کہ تبرکاً آپ اس پر کچھ لکھ دیں۔

مؤلفؒ کی سوانح حیات "نذرِ مختار" کی ابتداءمیں اور محمود احمد قادری کی کتاب تذکرۂ علماء اہلِ سنت میں مل جائے گی - کتاب کے بارے میں علماء کرام کی رائیں دیکھ لیں جو اس میں شائع کی گئی ہیں تصانیف کی فہرست بھی آپ کے پیش نظر رہے - کچھ کتابوں کے بارے میں نوٹ لکھ کر بھیج دوں گا - آپ کی یہ تحریر اردو میں شائع ہو سکتی ہے اور عربی میں بھی - اردو کے لیے وجہ جواز یہ ہے کہ کتاب زیادہ تر پاکستان اور ہندستان میں ان لوگوں کی نظر سے گزرے گی جو اردو سے واقف ہیں ، پھر بعض رائیں اردو میں کتاب میں موجود ہیں یہ حصہ میرے ناقص خیال میں آخر میں جانا چاہیے - ابتداء میں سرورق کے بعد چاروں جلدوں کی مکمل فہرست مضامین رکھنی چاہیے جو چھپی ہوئی موجود ہے -

آپ کی عنایات و توجہات کے لیے بے حد ممنون ہوں - خدا آپ کو صحتِ عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور ہمیشہ تندرست رکھے -

سمیع الدین صاحب کا خط مل گیا تھا - جس سے خیر و عافیت سے ان کے پہنچ جانے کا حال معلوم ہوا - بڑے نیک اور صالح انسان ہیں - خدا انھیں خوش رکھے اور ان کے کاروبار میں ترقی دے - ان سے مسجد کی تعمیر کا حال معلوم ہوا تھا ، تصویریں دیکھ کر آنکھیں روشن ہو گئیں ، یہ تو بڑی خوبصورت اور وسیع مسجد تعمیر ہوئی ہے - خدا آپ کو اور تعمیر میں دلچسپی لینے والے سارے حضرات کو جزائے خیر دے - سمیع الدین صاحب کو سلام و دعا کہہ دیجیے گا -

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

Marfat.com

۳۰-۱۲-۱۹۶۰ء

مخدومی و محترمی

السلام علیکم

۲۵ دسمبر کا پہلا خط ملا ہو گا - جو احباب یہاں کتابیں اور رسائل چھپواتے رہے ہیں اور جن کا یہاں کے کاتبوں سے واسطہ رہا ہے ان کا تجربہ یہ ہے کہ اچھے کاتبوں کا حال یہ ہے کہ تین چار اصحاب سے بیک وقت وہ اجرتِ کتابت پیشگی لے لیتے ہیں اور ہر ایک کو وعدہ کرتے ہیں کہ مقررہ وقت پر کام کرکے دے دیں گے، لیکن کسی کا کام وقت پر مکمل کرکے نہیں دیتے، چار صفحے ان کے لکھ دیے اور آٹھ صفحے کسی اور کے، جس کا زیادہ زور پڑا دس بارہ صفحے اس کے کتابت کرکے دے دیے، پھر تصحیح کے کام میں لگ گئے - اندازہ یہ ہے کہ مقدمے کے اجزا وسط فروری سے پہلے وہ کتابت و تصحیح کرکے نہیں دے سکتے - آپ چونکہ طباعت کا انتظام مکمل کر چکے ہوں گے، اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ کتاب چونکہ آفسٹ میں آپ نے چھپوانے کا انتظام کیا ہو گا اور چاہتے ہوں گے (اور میں بھی یہی چاہتا ہوں) کہ کتاب جلد سے جلد شائع ہو جائے اس لیے اصل کتاب کی طباعت شروع کرا دیجیے - سرورق، اہداء، مقدمہ وغیرہ بعد کو چھپوا کر اس میں شامل کر دیا جائے - مقدمے کے صفحات کے نیچے صفحات کے نمبر لکھ دیے جائیں گے -

مجھے معلوم نہیں کسی ناشر کو آپ نے اس کی اشاعت کے لیے رضامند کر لیا ہے، یا آپ کے معتقدین اور حدیث نبوی کے شائقین یہ خدمات انجام دے رہے ہیں - دونوں صورتوں میں مناسب ہو گا کہ کتاب کا عکسی اڈیشن چار حصوں کے بجائے ایک جلد میں شائع کر دیا جائے، کاغذ کچھ ہلکا بھی لگے تو کچھ حرج نہیں، اخراجات میں کچھ کمی بھی ہو جائے گی اور ضخامت اور کتاب کا وزن زیادہ نہیں ہو گا - یا جیسا آپ اور ناشر مناسب سمجھیں کریں -

عربی میں کتابت کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور جیسا کہ میں نے لکھا ہے، مقدمے کی کتابت اس شکل میں علی گڑھ سے باہر ہی کرائی جا سکتی ہے، جس میں مزید تاخیر ہو گی۔ اس لیے مقدمہ اردو میں ہو گا، لیکن آپ تحریر فرمائیں کہ یہ مناسب ہو گا یا نہیں، اگر نامناسب ہو تو تحریر فرمائیے کہ پھر عربی میں لکھ کر اس کی کتابت کرائی جائے۔ لکھ چکا ہوں کہ مقدمہ آپ کی طرف سے

Marfat.com

ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اس میں مؤلف کے حالات زندگی، تصانیف اور صحیح البخاری کی اہمیت کا ذکر ہو گا اور علماء کی رایوں کے اقتباسات دیے جائیں گے۔

سرورق، ابداء، مقدمے کے بعد چاروں حصوں کی فہرستِ مضامین ہو گی، اور کتاب کے آخر میں کتاب پر علماء کی رائیں اور تبصرے شائع ہونے چاہیں - فہرستِ مضامین اور رائیں مرسلہ لفافے میں موجود ہیں -

سرورق کے آخری صفحے پر اشتہار اگر شائع کرنا ہو تو قیمت کتاب اور ملنے کا پتا ضرور بدل دیا جائے -

براہِ کرم امورِ بالا کے بارے میں آپ کے ارشادات جلد مجھے مل جائیں تاکہ انھی کے مطابق عمل کیا جائے - خیال ہے کہ مقدمہ دس بارہ صفحوں میں آ جائے گا، یہ زیادہ ہو تو اسے مختصر کیا جا سکتا ہے - جواب کا منتظر رہوں گا -

نئے سال کی تہنیت قبول فرمائیے- خدا کرے یہ سال آپ کے لیے آپ کے خاندان اور آپ کے احباب و متوسلین کے لیے ہر طرح باعثِ خیر و برکت ہو اور آپ خوش و خرّم اور تندرست رہیں- والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۸-۱-۹۲ء

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم

ابھی والانامہ تشریف لایا یعنی ۱۵ جنوری کا خط ۱۳، ۱۴ دنوں کے بعد پہنچا - اس سے پہلا خط بھی ۹ دسمبر کا لکھا ہوا مجھے ۲۲ کو ملا تھا - لفافے پر چار روپوں کا ٹکٹ ہے - ممکن ہے اب شرح ڈاک کی بڑھ گئی ہو اور ہوائی ڈاک سے نہیں' سرفیس میل بن کر آیا ہو - اس لیے لکھ رہا ہوں کہ یہاں ڈاک کی شرح کئی مہینے سے بڑھ گئی ہے - یہ کاغذ جو پہلے تین روپوں میں ملتا تھا اب چھ میں ملتا ہے تاخیر میں ممکن ہے وہاں کے مقامی حالات کو بھی دخل ہو - حیرت تو تار پر ہے جو ۶ جنوری کو روانہ ہوا اور ۱۵ جنوری تک آپ کے پاس نہیں پہنچا - آج میں نے اس کی رسید بڑے دفتر میں بھجوائی ہے اس کا نمبر ۴۳۳۹ ہے اور اس پر ۶۰۔۲۸ خرچ ہوئے ہیں -

۲۹/۱: کل طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے خط مکمل نہ کر سکا - سانس کی تکلیف ہے اور بلڈ پریشر اعتدال پر نہیں، دعا کی درخواست ہے -

افسوس ہے کہ علالت کا سلسلہ ایسے وقت شروع ہوا ہے جب کاموں کا ہجوم ہے - جب بھی طبیعت ٹھیک ہوتی ہے کچھ لکھ لیتا ہوں - حالاتِ زندگی لکھ لیے ہیں، غیر مطبوعہ تصانیف پر لکھ چکا ہوں اب مطبوعات پر لکھنا ہے اور آخر میں صحیح البہاری شریف پر - پھر مسودہ صاف کرکے کاتب کے حوالے کرنا ہے - ۱۵ فروری سے پہلے یہ سب ہو جائے گا اس کی توقع نہیں - دس گیارہ دن ڈاک کی نذر ہو جائیں گے - رجسٹری میں ایک دو دن زیادہ ہی لگ جاتے ہیں گویا کتابت شدہ اجزا آخر فروری تک آپ کے پاس پہنچ سکیں گے - جو افسوس ناک ہے، آپ کو انتظار ہے مطبع کو بھی عجلت ہو گی -

میرا خیال ہے کتاب کی فوٹو کاپی تو بن گئی ہو گی - اسے چھپوالیجیے، مقدمہ بعد کو چھپ کر جلد بندی کے وقت لگ جائے گا اس کا انتظار نہ کیا جائے - اگر آپ متفق ہوں تو ترتیب اس طرح ہو:

سرورق، اہداء، مقدمہ، فہرستِ مضامین چاروں جلدوں کی ایک ساتھ - (فہرست میں ایک جگہ

Marfat.com

کتاب کا چھوٹا سا اشتہار ہے اور عام قیمت درج ہیں اس کی جگہ سادہ کاغذ چسپاں کر دینا چاہیے) ۔ اصل کتاب ، آخر میں رائیں۔ سب رائیں ایک جگہ - (خان بہادر ابو نعیم کی رائے کی ضرورت نہیں) آخر صفحے کا اشتہار نکال دیا جائے - اس کی جگہ تصانیف کی فہرست شائع کی جا سکتی ہے - لیکن اس میں میرے نام اور سابق پتے کو حذف کر دیا جائے -

مسائلِ اخراجات جان کر تردد ہوا خدا مسبب الاسباب ہے اسی پر آسرا ہے کہ مناسب انتظام کر دے - آپ پر یہ بھاری بوجھ پڑ گیا - خدا ضرور راضی ہو گا آپ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم آپ سے خوش ہوں گے جن کی دس ہزار حدیثیں آپ ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچا رہے ہیں - ان کی شفاعت آپ کے لیے مقدر ہو گی انشاء اللہ -

ممنون احمد صاحب معلوم نہیں ٹائپنگ اور اسٹینو کا کام جانتے ہیں یا نہیں - انھیں کل خط لکھوں گا اور تفصیلات منگواؤں گا - عجیب اتفاق ہے کہ یہ اطلاع اب مل رہی ہے - جامعہ اردو میں کئی ماہ پہلے ڈپٹی رجسٹرار ، دو سینئر کلرک اور تین چار جونیئر کلرک مقرر کیے گئے - اب فی الحال کوئی جگہ نہیں - رجسٹرار کو معطل کر دیا گیا ہے ، اگر اس پر کسی اور کا بھی تقرر کرنا ہوا تو اس کے لیے ممنون صاحب ظاہر ہے موزوں نہ ہوں گے - یہ بیس سال کے نوجوان ہیں اور دفتر کا تجربہ نہیں - بہرحال دعا فرمائیے' پروفیسر نذیر احمد صاحب سے بھی بات کروں گا -

میں نے کسی خط میں لکھا تھا کہ مجھے اور بیگم صاحب (فاطمہ خاتون) کو حزب پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ وہ پڑھتی رہتی تھیں - لیکن کسی نے انھیں بتایا کہ بغیر اجازت کے نہیں پڑھنا چاہیے اعتقادات میں میرا خیال ہے آپ علمائے بریلی و بدایوں سے نسبتاً قریب ہوں گے دوسرے مسلک کے علماء کے مقابلے میں۔ کیا حضرت تاج الدینؒ کی زیارت کا اور حضرت تاجی (مقیم کراچی) سے ملاقات کا موقع آپ کو حاصل ہوا ؟

دکتر نجم الاسلام صاحب خدا کرے بخیر ہوں - ان کا عرصے سے خط نہیں آیا اس سے تردد ہے - ٹیلیفون انھیں کرا دیجیے کہ خطوطِ اقبال کے حواشی کے سلسلے میں اب صرف مصنفِ سیر السماء کے حالات اور کتاب کے متعلق دو چار سطروں میں کچھ لکھ کر بھیج دیں ، یا وہ مصادر جن میں ان کا ذکر ہو - کتاب کی طباعت کے بارے میں بھی ضرور لکھ دیں - دکتر سید مظفر حسین برنی سابق گورنر ہریانہ خطوطِ اقبال ، کلیات کی شکل میں شائع کر رہے ہیں انھیں کچھ معلومات کی ضرورت ہے - واحد محمود پر لکھا جا چکا ہے اس کی ضرورت نہیں - امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہو گا - سمیع الدین صاحب کو دعا کہہ دیجیے - آپ کی خیرو عافیت کے لیے برابر دعا کرتا ہوں - والسلام

مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۴ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء

مخدومِ گرامی

السلام علیکم

کارڈ مؤرخہ ۱۲ فروری ، دہلی سے ۲۷ فروری کو روانہ ہو کر ۲۸ کو دہلی پہنچا - میرے جس خط پر پانچ روپے کے ٹکٹ لگے ہیں، بیرنگ ہو کر تو نہیں پہنچا - اگر میں نے ایروگرام بھیجا ہے تو ٹھیک ہے پہلے پاکستان کے لیے ایروگرام تین روپوں میں ملتا تھا اور بین الاقوامی ایروگرام چار پانچ روپے میں - اب پاکستان کے لیے یہ کاغذ پانچ میں جاتا ہے باہر دوسرے ممالک کے لیے ساڑھے چھے میں - پاکستان کا لفافہ بھی ساڑھے چھے میں اب جائے گا -

آپ کی خدمت میں خط لکھنے والا تھا لیکن کاتب صاحب کا پتا نہ تھا کہ صحیح صورت حال آپ پر واضح کر سکتا - میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں لیکن کیا کروں اب کاتب کے بس میں ہوں - آپ وہاں منتظر ہیں اور میں صبح و شام ان حضرت کی راہ دیکھتا ہوں - مجھے ان کاتبوں سے واسطہ نہیں پڑا اس لیے ان مسائل سے جو مصنفین کو پیش آتے ہیں لاعلم رہا اب ان صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تھوڑی دیر صبح کتابت کا کام کرتے ہیں - پھر جماعت کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں (خدا انھیں جزائے خیر دے) پھر سارا وقت زمینیں سستے داموں خریدنے اور مہنگے داموں فروخت کرنے میں صرف فرماتے ہیں (خدا انھیں ہدایت دے) - مجھ سے بھی مضمون کی تیاری میں بوجوہ تاخیر ہوئی لیکن اگر یہ جم کر جلد کام کر دیتے تو اتنی مجھے پریشانی اور آپ کو زحمت انتظار نہ ہوتی - ان کی سفارش بعض اصحاب نے صرف اس لیے کی تھی کہ عربی لکھنے میں بھی شُدبُد رکھتے ہیں-

میں نے کہا تھا کہ صحیح البخاری شریف کی تقطیع و مسطر کے مطابق کتابت کر دیجیے انھوں نے کام اور دام بڑھانے کے لیے اصرار کیا کہ آفسٹ سے چھپائی ہوگی- اس لیے اصل سے سوا گنا بلکہ ڈیڑھ گنا بڑا کر کے لکھوں گا ، یہاں ۲۲ × ۱۸ کی کتابت بارہ چودہ روپوں میں ہوتی تھی اب کچھ اضافہ ہو گیا ہے - یہ حضرت ۲۷ روپے فی صفحہ لے رہے ہیں اور سست رفتاری کا یہ حال ہے

Marfat.com

میں نے فرمائش کی تھی کہ بہت گٹھا ہوا لکھیے، انھوں نے جو اوراق بھیجے میں ان سے اندازہ ہوا کہ کچھ پھیلا کر لکھا ہے کہ صفحات اور ان کی اجرت میں اضافہ ہو - ۲۷ صفحے لکھ چکے ہیں چار پانچ صفحے اور ہوں گے مضمون بھی میں نے طویل لکھا، انھوں نے طوالت اور بڑھا دی - میں چند صفحے لکھ کر انھیں بھیجتا رہا اور اندازہ نہ کر سکا کہ مضمون اس قدر طویل ہو جائے گا - کتاب کی ضخامت کی وجہ سے اخراجات کی طرف سے آپ متردد ہوں گے۔ اب ان اوراق کی وجہ سے مزید بار پڑے گا۔

اگر اس کی طباعت میں زحمت ہو تو اسے رہنے دیجیے کتابت شدہ اجزاء آپ مجلسِ رضا کراچی یا لاہور کو بھیج دیں تو وہ شائع شائع کر دیں گے کتابچے کی شکل میں - لاہور کے صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری ہیں - کراچی کے سید ریاست علی یا ایسا ہی کچھ نام ہے -

دونوں شکلوں میں ایک صفحے میں یا دو تین پیراگراف میں آپ کچھ لکھ دیں تو مناسب ہو۔ بشرطیکہ آپ کی صحت اس کی اجازت دے اور رمضان المبارک میں آپ کو اس کا موقع مل جائے۔

کاتب شاید پرسوں بقیہ اوراق لکھ کر دے دیں گے اس کے بعد تصحیح میں کچھ دن لگائیں گے۔ توقع ہے کہ ۱۵ مارچ کے بعد، میں کتابت شدہ اوراق آپ کو بھیج سکوں۔

۲) چاروں جلدوں پر جو تقریظات ہیں وہ شائع کی جائیں گی - میں پہلے ان کے اقتباسات اپنے مضمون میں دینا چاہتا تھا لیکن ضخامت بڑھ جاتی اس لیے ہی عبارتیں نقل نہیں کیں - صرف دو چیزیں حذف ہوں گی - ایک خان بہادر مبارک کریم کی تحریر جو ایک دفتری تحریر ہے اور اشتہارات، جو سرورق کی پشت پر ہیں یا فہرست مضامین کے بعد تین چار انچ میں -

۳) فہارس چھپیں گی، سب ایک جگہ، یہ تو شاید چھپ چکی ہوں گی - مختصر یہ کہ اشتہارات خارج لیکن رائیں ضرور چھپیں گی -

حزب البحر شریف کے بارے میں میرا بھی یہی خیال تھا اور میں برابر پڑھتا تھا لیکن ایک بزرگ آئے اور انھوں نے بیگم صاحبہ کو اجازت لے لینے کا مشورہ دیا - آپ کے مسلک کے بارے میں میرا بھی اندازہ یہی تھا اعلیٰ حضرت کے چار خلفا جن سے آپ کو شرفِ ملاقات حاصل رہا کون حضرات ہیں، ان سے آپ کہاں ملے؟ کتنا ساتھ رہا؟

محمود بھائی (ڈاکٹر ام - ام احمد) تاجی بابا سے مرید تھے یا مقیم کراچی سے؟ یہ آخرالذکر وہی ہیں جو جوش ملیح آبادی کے ملنے والوں میں تھے، ابھی زندہ ہیں؟

Marfat.com

ممنون احمد صاحب کے لیے کوشاں بھی ہوں اور ان کے لیے دعا گو بھی - پرسوں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے ملا تھا - فی الحال تو ایوانِ غالب دہلی میں کوئی جگہ نہیں ہے لیکن وہ نا امید نہیں ہیں شاید کوئی شکل نکال لیں - عجیب اتفاق ہے جامعۂ اردو میں پانچ سات جگہیں تھیں - کوئی ۸ - ۱۰ ماہ ہوئے یہ سب جگہیں پُر ہو گئیں - خیر، خدا مسبب الاسباب ہے -

رمضان المبارک کے خاص اوقات میں آپ کی صحت و عافیت اور دوسرے امور کے لیے دعا گو رہتا ہوں - آپ سے بھی درخواست ہے کہ اوقاتِ خاص میں دعاؤں میں مجھے نہ بھولیں -

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے سمیع الدین صاحب کو دعا - والسلام مع الاکرام

مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۰-۲-۹۲ء

مخدومی و محترمی دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

شرمندگی اور ندامت کے ساتھ یہ اوراق آج بھیج رہا ہوں - کاتب نے ہزار روپے لیے اور تاکید شدید کے باوجود کام جلد کرکے نہیں دیا، آج پورے ڈیڑھ ماہ کے بعد کتابت کرکے اور تصحیح کرکے دیا - یکم رمضان المبارک کو کام ختم کرکے دینے کا اسکا حتمی وعدہ تھا میں نے اس مضمون پر تاریخ بھی لکھ دی تھی لیکن اب رمضان المبارک کا تقریباً پورا مہینہ گزار دیا -

معلوم نہیں یہ تحریر آپ کو پسند بھی آئے گی یا نہیں اسے بہت ناموافق حالات میں لکھا ہے اس کا ایک عیب یہ بھی ہے کہ طویل ہو گئی ہے اور آپ کے لیے مزید باعثِ زحمت - اگر طبیعت مائل ہو تو ابتدا میں ایک صفحے میں دو تین پیراگراف لکھ دیجیے، کتابت کی ضرورت نہیں آپ کی تحریر ایسی خوبصورت اور پاکیزہ ہے کہ اس کا عکس چھاپ دینا ہی بہتر رہے گا-

حالاتِ زندگی کے بعد چاروں حصوں سے تقریظات علیحدہ کرکے اس جگہ رکھے جائیں، پھر فہارسِ ابواب چاروں حصوں کی، پھر اصل کتاب -

کسی ایک حصے میں فہرستِ ابواب میں خالی جگہ پر ایک چھوٹا سا اشتہار صحیح البہاری کا ہے جس میں قیمت عار لکھی ہے، اس حصے پر سادہ ورق لگا دینا چاہیے کہ سطور نہ شائع ہو سکیں -

اگر آسانی سے ممکن ہو تو سوانح حیات والے صفحات کے کچھ فرے فاضل چھپوائے جائیں تاکہ آف پرنٹ کے طور پر تقسیم کیے جا سکیں-

طباعت کے بعد گزارش ہے کہ سوانح حیات کے اصل مکتوبہ اوراق فلم بنوانے کے بعد مطبع سے ضرور واپس لے لیے جائیں - مجلسِ رضا کراچی لاہور کو کتابت شدہ اجزا مل جائیں تو وہ میرا خیال ہے آسانی سے کتابچے کی شکل میں چھاپنے پر آمادہ ہو جائیں گے -

ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کراچی کے صدر مولانا سید ریاست علی قادری تھے، ان کی وفات کے بعد شاید سید وجاہت رسول قادری صاحب ادارے کے نگراں مقرر ہوئے ہوں گے، مجلس رضا کراچی لاہور کے سربراہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ ہیں جن سے آپ اچھی طرح واقف ہیں لیکن

Marfat.com

یہ سب باتیں بعد کو، پہلے تو یہ کتاب شائع ہو جائے -

مولوی سمیع الدین مصطفائی کو دعا کہیے - کیا پروفیسر نجم الاسلام صاحب مجھ سے کچھ ناراض ہیں ؟ نہ رسالہ 'تحقیق' کا تازہ شمارہ انھوں نے بھیجا، نہ عرصے سے ان کا کوئی خط [illegible] میرے خطوں کا جواب پہنچا، اگر خدانخواستہ ایسی بات ہو تو آپ سفارش فرما دیں کہ عفو و درگزر سے کام لیں اور مجھے میری خطا بتا دیں کہ احتیاط رکھوں۔

انھوں نے تحقیق کے لیے ایک مضمون کی فرمائش ضرور کی تھی اور میں نے لکھنے کا وعدہ بھی کیا تھا، وہ ابھی تک نہیں بھیجا ہے انھیں، لیکن نیت بخیر ہے ممنون ہوں گا اگر ان سے گفتگو کر کے عفو کا مژدہ سنائیں -

اس پیکٹ کی رسید سے مطلع فرمائیے گا کہ رفع تردد ہو امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے- والسلام مع الاکرام -

۸ اپریل کو یہ خط ملا

مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۱۵-۵-۹۲ء

مخدومِ گرامی

السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ

ظفر الدین سلمہ ابھی مغرب سے پہلے آپ کا والانامہ مؤرخہ ۲ مئی اور صحیح البہاری شریف، کے مطبوعہ نسخے دے گئے - کہتے تھے ان کے پاس یہ کتابیں اور مکاتیب گرامی رات پہنچے ہیں -

کتاب دیکھ کر بہت خوشی ہوئی - بہت اچھی چھپی ہے - آپ نے یہ کام خالصاً لوجہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کیا ہے ، مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے سارے رفقاء کرام کو اس کا اجر عطا فرمائے اور جن کے اقوال و افعال کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کی کوشش کی ہے وہ آپ لوگوں سے راضی اور خوش ہوں - یہ کتاب اسی طرف اپنے علاقے میں پھیلائیے - کتب خانوں ، اداروں اور جامعات میں خاص طور پر ایک نسخہ اس حنفی ادارے میں ترکیہ ضرور بھیج دیجیے جو حنفی مسلک کی کتابیں شائع کرکے مفت تقسیم کرتا ہے - ان کا ذکر مقدمے میں موجود ہے - یہاں رجسٹرڈ پیکٹ سرفیس میل سے چند نسخے بھیجے جا سکتے ہیں بشفق خواجہ صاحب عام طور پر ایک کلو گرام وزن کا پیکٹ بھیجا کرتے ہیں، لیکن دکتر محمد اسلم (شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی) دائرۃ المعارف الاسلامیہ لاہور کی چار چار پانچ پانچ جلدیں بھیجتے رہے اور بحمدہ سب بحفاظت تمام پہنچیں - آنے جانے والے اگر مستعد قسم کے ہوں تو وہ لا سکتے ہیں ورنہ پھر شاہ سمیع الدین صاحب جب سفر ہند کا ارادہ کریں - لیکن اس معاملے میں زیادہ زحمت نہ اٹھائیں -

کتاب میں مولانا عبدالحکیم شرف قادری (لاہور) کا نام نامی دیکھ کر یاد آیا کہ انھوں نے ۸۵ء میں لاہور میں فرمایا تھا کہ وہ صحیح البہاری شریف کا افادۂ عام کی خاطر اردو میں ترجمہ کر رہے ہیں - یہ بات مقدمے میں لکھنے سے رہ گئی معلوم نہیں کام مکمل ہوا یا نہیں -

گرامی نامہ مؤرخہ ۹ اپریل مجھے یکم مئی کو ملا تھا - ایک کارڈ مورخہ ۵ میں نے ۷ کو روانہ کیا تھا خواجہ صاحب کے ذریعے ملا ہو گا - وہ جواب طلب تھا ، خطوط نہ آنے سے تشویش تھی اب بحمدہ دور ہو گئی -

خدا آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور یہاں ہم لوگوں کو بھی - والسلام مع الاکرام -

مختارالدین احمد

علی گڑھ

۹۲-۶-۱۶ء

مخدوم گرامی پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

السلام علیکم

۳ مئی کا مکرمت نامہ اور صحیح البہاری شریف کے دو نسخے ظفرالدین سلمہ نے ۱۵ کی شام کو لا کر دیے بہت مسرور ہوا۔ ۱۸ کو کتاب کی رسید بھیجی اور مکرمت نامے کا شکریہ ادا کیا۔ یقین ہے وہ خط اواخر مئی تک خدمت میں پہنچ گیا ہو گا۔

پھر ۲۸ اپریل کا نوشتہ ایک کارڈ یکم جون کو موصول ہوا۔ ظاہراً متوسط بہت بعد کو یہاں پہنچے یا آکر ایسے مکروہات میں مبتلا ہوئے کہ کارڈ جلد پوسٹ نہ کر سکے۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ کتاب چھپ گئی ہے، ۵ مئی تک دو تین نسخے بھیجے جا سکتے ہیں، دشواری یہ ہے کہ کس طرح بھیجوں۔

میں نے جواب میں عرض کیا تھا کہ آپ کا اور میرا مقصد حدیث شریف کی اشاعت میں اور جہاں تک ممکن ہو اسے ملک کے مختلف مقامات، اداروں اور صاحبِ ذوق حضرات تک پہنچا دینا ہے۔۔ اس لیے اس کتاب کی اشاعت وہیں کیجیے۔ جن اداروں یا کتب فروشوں سے جناب کا تعلق ہو کچھ نسخے ان کے حوالے کیے جائیں کچھ اصحاب دوسرے مقامات سے آپ کے پاس آئیں تو ان کے ذریعے کتب خانوں اور دیندار حضرات کو بھیج دیے جائیں۔ کتاب ضخیم ہے اس لیے ڈاک سے یہاں بھیجنا بہت گراں پڑے گا دو چار نسخے مشفق خواجہ صاحب کو بھجوا دیں تو وہ موقع ملنے پر بھجواتے رہیں گے کسی مناسب آدمی کے ذریعے۔ کبھی شاہ سمیع الدین سلمہ یا ان جیسے مستعد آدمی اس طرف آنکلے تو ان کے ذریعے کتاب بھیجی جا سکتی ہے۔ میں اپنے کچھ جاننے والوں کو بھی لکھ دوں گا لیکن ایسے اصحاب کراچی، اسلام آباد، لاہور میں مل جائیں گے، حیدرآباد میں تو ایسا کوئی آدمی مجھے نظر نہیں آرہا ہے یہاں کچھ نسخے آجائیں تو میں کتب خانوں میں بھیج دوں اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کر دوں۔ کیا مطبع نے اس کا کچھ ہدیہ مقرر کیا ہے؟

مقدمہ، کتابی شکل میں چھپوانے کی یہ شکل سوچی تھی کہ مرکزی مجلسِ رضا کراچی کے ناظم مولوی ریاست علی کو متوجہ کروں گا۔ مرکز اس قسم کی کتابیں چھاپ کر مفت تقسیم کرتا ہے لیکن آپ نے اطلاع دی کہ وہ رحلت فرما گئے۔ مجھے نہیں معلوم اب ان کی جگہ پر کوئی صاحب ناظم

Marfat.com

مقرر ہوئے ہیں اور آپ کے ان کے تعلقات ہیں یا نہیں ان لوگوں کو تیس چالیس صفحات۔
رسالے کی اشاعت میں کوئی تردد نہیں ہو گا خاص طور پر جب انھیں کتابت و تصحیح شدہ اجزا مل جائیں گے ۔ پروفیسر مسعود احمد قادری بھی اس سلسلے میں معاون ہوں گے ۔

میں لاہور کے مرکز کے ناظم حکیم محمد موسیٰ صاحب کو لکھتا ہوں اور مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کو بھی متوجہ کروں گا ۔ انتظار اس بات کا ہے کہ صحیح البہاری شریف اور یہ مقدمہ ان کی نظر سے گزر جائے پھر انھیں لکھوں ۔ میں نے مقدمے کے کچھ فرے فاضل چھپوانے کا مشورہ دیا تھا غالباً اس کا موقع نہیں مل سکا ۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب بخیر ہیں ۔ انھیں اطلاع دے دی تھی کہ آپ کی مرسلہ دونوں کتابیں آپ کو مل گئی ہیں ۔ آپ کے دوسرے گرامی نامے میں بھی اس کا ذکر تھا وہ بھی میں نے ٹیلیفون پر انھیں سنا دیا تھا ۔

عید کے دوسرے دن ڈاکٹر صاحب عید ملنے تشریف لائے تھے ۔ آپ کا اور جناب نجم الاسلام صاحب کا دیر تک ذکر خیر رہا ۔

یہاں گرمی بہت سخت پڑ رہی ہے اور جب بجلی چلی جاتی ہے تو لکھنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے اس صفحے پر جو کچھ حروف مٹ گئے ہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ترشح کا اثر ہے یہ پسینے کی بوندیں ہیں جو بے اختیار کاغذ پر ٹپک پڑی ہیں ۔ یہاں تو ابھی بادل کا پتا نہیں ترشح کیا ہو گا ۔

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب کے بچے یہاں زیر تعلیم ہیں اور گویا پڑوس ہی میں دکتر شمعون اسرائیلی کے مکان کے مقابل رہتے ہیں ۔ سید صاحب بچوں کی وجہ سے آتے رہتے ہیں کوئی دس پندرہ دن سے یہیں تھے ۔ عید کی شام تشریف لائے تھے اپنے صاحبزادے کے ساتھ ۔ رات کا کھانا ہمارے ساتھ انھوں نے کھایا اور شب کے ۱۱ بجے تشریف لے گئے ۔ وہ جب تشریف لاتے ہیں یا میں ان کے پاس حاضر ہوتا ہوں تو کسی نہ کسی طرح آپ کا ذکر خیر ضرور رہتا ہے ۔ وہ بچوں کی تعلیم اور خانگی مسائل میں آج کل زیادہ مصروف ہو گئے ہیں ورنہ وہ موقع نکال کر ایک بار اور حیدر آباد کا سفر کر کے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے اور ممکن ہے میں بھی ہمرکاب ہوتا ۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے والسلام

الحمد للہ کہ عید یہاں خیر و خوبی سے گزر گئی ۔ تہنیت قبول فرمائیے ۔

نیاز مند مختار الدین احمد

Marfat.com

علی گڑھ

۲۵-۹-۹۲ء

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم

مؤرخہ ۲ ستمبر کا کارڈ ۱۴ کو ملا ممنون ہوا - صحیح البہاری کے دو نسخے عارف حسین صاحب پہنچا گئے تھے اور میں نے ۸ اگست کو آپ کو اطلاع بھیج دی تھی - آپ زحمت فرماتے رہتے ہیں خدا آپ کو ہمیشہ صحت مند رکھے -

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ آئی ہوئی ہیں کئی ملاقاتیں رہیں - انشاء اللہ وہ جلد ہی حیدرآباد پہنچ رہے ہیں -

آپ کے خط سے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی مزید علالت کی اطلاع ملی اللہ انھیں تندرست کر دے اور تندرست رکھے - ایک خط ان کے نام کا بھیج رہا ہوں امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے - والسلام

نیاز مند

مختارالدین احمد

پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

۲- اولڈ کیمپس

حیدرآباد، سندھ

Marfat.com

علی گڑھ

۲۰-۱۱-۹۲ء

مخدومِ گرامی

السلام علیکم

شبیر احمد صاحب (کراچی) ۱۹ اکتوبر کو صحیح البہاری کے دو نسخے پہنچا گئے، انھی کے ہاتھ ۲۲ کو آپ کی خدمت میں ایک خط بھیجا اور کتاب کی رسید لکھ دی۔

تین چار دن ہوئے آپ کے ایک نیاز مند دو نسخے مزید دے گئے۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب آپ کے یہاں فروکش ہوں گے اور آپس کی صحبتوں میں وہ آپ کے ارشادات عالیہ سے متمتع اور آپ ان کی پُر لطف علمی گفتگو سے محظوظ ہو رہے ہوں گے۔

ان کے ہاتھ اپنی خیر و عافیت کا خط ضرور بھیجیے گا۔

پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا خط آیا ہے، ان کی صحت یابی سے خوشی ہوئی ہے ان کی مکمل صحت یابی کے لیے برابر دعائیں کرتا ہوں۔

خدا آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور صحت مند کہ آپ ملت اور علم و ادب کی بدستور خدمات انجام دیتے رہیں۔

جناب اقبال احمد فاروقی صاحب کو "حیاتِ ملک العلماء" کے کتابت کیے ہوئے اجزا کسی مناسب آدمی کے ذریعہ بھجوا دیں، ڈاک سے بھیجنے میں تو طول عمل ہے۔ وہ شاید مجلسِ رضا کی طرف سے کتابچے کی شکل میں شائع کریں۔ ویسے میں نے انھیں لکھا ہے کہ یہ لکھی ہوئی کلپیاں آپ کے کام کی شاید نہ ہوں اس لیے کہ چھوٹی تقطیع پر چھپنے میں اس کے حروف بہت چھوٹے ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کہ مجلسِ رضا کے کاتبوں سے اس کی دوبارہ کتابت کرا کے شائع کریں، کہ اس کتابچے میں اور مجلس کی دوسری مطبوعات میں تقطیع، کتابت و طباعت کی یکسانی رہے۔

گھر میں سبھوں کو ما وجب۔

والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

علی گڑھ

۱۵-۹-۹۳ء

مخدومی و مکرمی

السلام علیکم

میں ۲۸ کو کراچی سے روانہ ہو کر لاہور پہنچا اور تیسرے دن علی گڑھ۔ یہاں قیام مختصر رہا اسلام آباد کا ویزا تھا اور میں جمیل جالبی صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دے چکا تھا لیکن وہاں نہ جا سکا۔

۱۷۔ اگست کو سمیع الدین صاحب آئے۔ آپ کا خط انھوں نے دیا اور وہ تحفے بھی جو آپ نے ازراہ محبت و خلوص بھیجے تھے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت مند بنائے اور اتنی طاقت دے کہ آپ بدستور لوگوں کی اصلاحِ حال کی طرف متوجہ رہیں اور علمی و دینی کام کرتے ہیں۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب امریکا میں تین ماہ قیام کے بعد ۳۱ اگست کو صحت مند کو واپس آئے۔ بفضلہٖ ان کا آپریشن کامیاب رہا۔ ان کے پاؤں میں تکلیف رہتی تھی اب وہ اچھے ہیں۔

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب آج کل یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے۔ آپ سے ملاقات کا حال سن کر خوش ہوئے۔ وہ اکتوبر / نومبر میں وہاں جانے والے ہیں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لے جائیں گے۔ کراچی میں آپ سے ملاقات مختصر رہی لیکن اس بات کی خوشی ہے کہ کچھ دیر آپ کی صحبت میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ نے اپنی نئی کتاب میں ان پر بہت اچھا مضمون لکھا ہے۔ علالت، ضعف اور دینی مشغولیات کے باوجود آپ ایسا خوبصورت اور شگفتہ مضمون لکھ سکتے ہیں، میں تو اسے آپ کی کرامت سمجھتا ہوں۔ وہ بھی مضمون پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ ۲۶ اگست کے گرامی نامے میں وہ تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کا کرم ہے کہ رسالہ "طوبیٰ لہم" میں مضمون پڑھ کر آں محترم نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ میرے لیے یہ شرف کم نہیں ہے کہ آپ کی دعائیں اور نیک تمنائیں میرے شاملِ حال ہیں۔ مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں قبلہ کی جیسی عظیم شخصیت کے قلم سے مجھ ناکارہ کے بارے میں کچھ لکھا جانا وہ محض موصوف کا خلوص اور کرم ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔"

امید ہے مزاج قرین صحت و عافیت ہو گا۔ والسلام

مختار الدین احمد

Marfat.com

DR. MUKHTAR-UD-DIN AHMAD
NAZIMA MANZIL
4/236, AMIR NISHAN ROAD
ALIGARH-202002

باسمہ

علی گڑھ
۹/۳/۹۵ء

مخدومی السلام علیکم

والا نامہ مورخہ یکم فروری کسی وجہ سے ۱۸/۳ کو موصول ہوا۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی مرحوم پر رسالہ سیرت جلیہ کا تراشہ بھی ملا۔ ممنون ہوا۔

مشفق خواجہ صاحب کا خط آگیا تھا جس سے ان کی اور احباب کی خیر و عافیت معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ ظاہراً آپ کا خط انھیں مل گیا تھا اگرچہ ان کے خط میں اس کا ذکر نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ذکر ہو مگر میں فراموش کر گیا ہوں۔

میں بحمد للہ پہلے سے بہتر ہوں شانے اور گردن کی تکلیف میں افاقہ ہے لیکن کمر اور پاؤں کا درد ابھی نہیں گیا۔ مکمل صحت کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے جو نسخہ تجویز کیا ہے اسے تیار کراؤں گا۔

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کا کوئی خط نہیں آیا۔ میرا علی گڑھ کا ایک نسخہ یا اس کا عکس منگوایا تھا، غالباً انھیں حاصل نہ ہو سکا۔ اب لاہور سے سید محمد کاظم صاحب ایڈیٹر نے بھیج دیا ہے۔ یہ ادارہ علی حسن آباد کس کا ادارہ ہے کیا ادارہ کی جانب سے کوئی کتاب بھی شائع کی ہے؟ سہ ماہی نشر تحقیق کا اشتہار دیکھا کیا یہ تحقیق سے مختلف ہے؟ کیا ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا ہے؟

میرا علی گڑھ ایک ہی نشست میں پڑھ گیا بہت دلچسپ ہے اس سے آپ کے عہد کے علی گڑھ کے بارے میں بہت سے معلومات حاصل ہوئے۔ آپ کی تحریر میں اس عمر میں بھی کیسی شادابی ہوتی ہے۔

آپ کے وائس پرنسپل ولی محمد صاحب میرے استاد رہے ہیں ان سے میں نے بی اے میں انگریزی نثر اور بخاری صاحب (جن کا پورا نام یاد نہیں رہا) انگریزی نظم پڑھتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے، ان کی کوٹھی ولی منزل یونیورسٹی کو فروخت کر دی۔ اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور اس میں یونیورسٹی کے پروفیسر رہتے ہیں۔ ڈاکٹر خورشید الاسلام مرحوم تک یہیں رہا کرتے تھے۔

یونیورسٹی ہسپتال کے ڈاکٹر کا نام آپ نے عبد اللطیف لکھا ہے۔ یہ درست نہیں ڈاکٹر عطاء اللطیف تھے جو ملیریا کے [illegible] تھے۔ عبد اللطیف ان کے بیٹے تھے جو غالباً شعبۂ ریاضی میں لیکچرر تھے۔ ان کی کوٹھی میرس روڈ کے چوراہے پر ابھی کچھ عرصہ پہلے تک عطاء اللطیف کے ایک صاحبزادے محمود صاحب کے قبضے میں تھی۔ آمنہ بیگم سے پچھلی مرتبہ میں کراچی میں ملا تھا۔ یہ ڈاکٹر عطاء اللطیف کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ حبیب ملک صاحب کی وجہ سے خوب واقف ہوں گے۔ بخاری کا تعلق اسی خاندان سے ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے سہواً عطاء اللطیف کی جگہ عبد اللطیف لکھ دیا ہے۔

کیا سستا زمانہ تھا۔ میں دودھ سولہ روپے میں خریدتا ہوں جبکہ آپ کے زمانے میں دودھ چھ پیسے سیر بکتا تھا، ہم لوگ [illegible] خریدتے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے گوگی کی منت دل سے ادا کی اب ہمیں ۱۲۵ اسیر ملتا ہے۔ دوردیو میں میں نے علاء الدین مرحوم کو دیکھا دبلے پتلے گورے خوبصورت سادہ تھا آرام پور کے تھے بالکل ہی بھلے ہیں ان کی کوٹھی ہے جو ان کی یاد دلاتی ہے۔ معین صاحب کے ساتھ میں ان کی روٹی کھانے جایا کرتا تھا، میں شیروانی سلوانا اور سادہ تھیں اپنی شیروانیاں ان سے درست کراتے تھے۔ کیا خوبصورت لب و لہجہ ان کا تھا۔ ایک روز میری نئی شیروانی دیکھ کر اپنے کاریگروں سے انہوں نے کہا بار بار سے اسکی چیرسیں درست کردو۔ چیرسیں کا لفظ میں نے علاء الدین مرحوم ہی سے پہلی مرتبہ سنا تھا۔

گرم شیروانی کی سلائی آپ کی طالب علمی کے دوران تین روپے تھی، اب بعض ایک ہزار روپیہ ہیں۔ دہلی پنجاب میل تھرڈ کلاس کا ٹکٹ آپ ایک روپیہ پانچ آنہ بتاتے ہیں، اب اسی کلاس کا ٹکٹ ہو گا۔ انگریزوں نے فرسٹ کلاس ختم کردیا گیا، اسکی جگہ ٹو ٹیر ایر کنڈیشنڈ سلیپر چلائی۔ ایکسپریس سے دہلی جانا ہوا اس کا کرایہ ڈھائی سو کے قریب ہے۔ صرف ٹرینوں میں فرسٹ کلاس باقی ہے اس کا دہلی کا کرایہ ۱۴۴ تھا ہو اور بڑھ گیا۔ ۱۹۵۳ میں ۱/۸ روپے تھا۔

آپ نے تاریخ کے معلم ابرار احمد قادری کا ذکر کیا ہے ہمارے زمانے میں ابرار حسین قادری (ڈاکٹر امتیاز حسین قادری کے بھائی) تھے جو جغرافیہ پڑھاتے تھے۔ آپ نے پروفیسر نوازش علی کی تاریخ ترکیہ کا ذکر کیا ہے۔ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا، مجھے صرف نوازش علی یاد ہیں جو غالباً ریڈر تھے سائنس میں۔

احسن مارہروی پر یاد آیا، مرزا مشتاق (تاریخ شہرادہ) کی صرف پہلی جلد چھپی ہے۔ میں نے اسکی دوسری جلد کا مسودہ جو قبر مرتبعات میں ہے تلاش کر لیا اسکی زیروکس کاپی ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کو بھیجی۔ وہ بھی متعدد میں اشاعت کرتے۔ لیکن اب تو وہاں کوئی دوسرے صاحب آگے ہوں گے۔

انتخاب کے خلاف شہر علیگڑھ سے جو اخبار نکلا تھا خشماف، خان بہادر شمس اللہ، مولوی ابوالفضل قریشی نام ہیں تحریر ہے مولوی ابرار حسین فاروقی کے قلم کی تھی۔ مولوی محمد عقیل انہوں نے خود مجھ سے کہا اور کئی بار کہا۔ کیا معلوم تھا ہم سے جلد رخصت ہو جائیں گے ورنہ ان سے تفصیلات معلوم کر کے نوٹ کر لیتا۔ پس نوشت میں آپ نے میرا نام وحید الدین احراری لکھا ہے۔ حیدراللہ احراری تھے ڈاکٹر عبدالعلیم احراری کے بیٹا اصل میں نے مسعود ہادی دیکھا وہ نواب میں عزیز داری تھی۔

آپ نے غلام سرور صاحب کا ذکر کیا ہے (حاشیہ ۳) ان کی تقریر بلکہ تحریر سودا اور شاید Southey پر ہے۔ ان کا مضمون کا عنوان تھا Dryden e Sauda ۔ تحریر نائب کی ہوئی شعبہ انگریزی کے سیمینار میں انہوں نے لکھوا کر ادا کی تھی۔

ڈاکٹر افتخار امام مرحوم کا تعلق امراؤ امام اثر کے خاندان سے ہونا آپ سے معلوم ہوا۔ یہ گیا بہار کے رہنے والے تھے۔ علی گڑھ سے ایم اے (عربی) کرنے کے بعد یہ جرمنی گئے وہاں بون یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور وہیں سے انہوں نے پروفیسر اوٹو اسپیز کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ حاصل کی۔ واپسی پر کچھ دنوں یہ پٹنہ کالج اور کلکتہ یونیورسٹی میں عربی کے لکچرر رہے پھر کوئی مستقل ملازمت نہ پا کر وہ گیا بہار کے رہنے والوں کی طرح کراچی چلے گئے کچھ دنوں کے بعد حکومت کی وزارت خارجہ میں ملازم ہو گئے۔ پٹنہ کے دوران قیام میری ان سے ملاقاتیں رہیں۔ بڑے لائق و فائق تھے۔ بہت اچھی گفتگو کرتے تھے۔ خطوط بہت عمدہ لکھتے تھے جن میں سے متعدد خطوط معارف میں شائع ہوتے تھے۔ ایک اردو مضمون بھی ان کا نظر سے گزرا تھا۔ اگر ان کی کوئی کتاب شائع ہوئی ہو تو اطلاع دیجئے گا۔ ان کے ایک عزیز اور ان کے دوست مسعود عبدالغنی شمس گیا بہار والے کراچی میں مقیم ہیں ان سے بھی لکھ کر پوچھوں گا۔

بون کے قیام کے دوران یونیورسٹی لائبریری میں دیوان غالب کا ایک نسخہ ملا۔ وہ مطبوعہ ان کے پاس رہ گیا تھا۔

Marfat.com

ان کی تحریرات سے ممیز تھا۔ بہت اچھا ادبی ذوق رکھتے تھے۔ ایک بات آج تک سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھ سے
انھوں نے بتایا تھا کہ انھوں نے حلب کے مشہور شاعر الصنوبری پر کام کر کے ڈاکٹریٹ لی ہے۔ اس وقت (۱۹۴۵ء)
تک میں نے اس عربی شاعر کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ جب لائبریری میں میں نے اس کا قصیدہ نونیہ دریافت کیا
جو آج تک کسی اور ماخذ میں نہیں ملا اور نہ دیوان کے کسی ایڈیشن میں شامل ہے تو مجھے اخراجات یاد آئے۔ انھیں خط لکھ کر
اس قصیدے کے بارے میں دریافت کیا، ان کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ۱۹۵۵ء میں جب میں جرمنی گیا تو بون فاروق
میں گیا اور ان کے استاد [illegible] سے ملا اور ان سے الصنوبری پر ان کے کام کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے اس شاعر
کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا لیکن کہا چلو ابھی لائبریری چل کر دیکھتے ہیں۔ جرمنی میں قاعدہ ہے کہ تھیسس کے نسخے یونیورسٹی
میں محفوظ کر دیے جاتے ہیں۔ وہاں تھیسس تو مل گیا، وہ اس موضوع پر نہیں تھی عربی ادبیات کے موضوع پر تھی۔
بہت تعجب ہوا کہ پھر انھوں نے مجھ سے اپنے مقالے کا موضوع الصنوبری کیوں بتایا۔ یورپ سے واپس آکر انھیں سلطان
کے پتے پر خط لکھا، جواب نہ آیا۔ ممکن ہے انھیں نہ ملا ہو۔ اتنا عرصہ گزر گیا لیکن میں اس مسئلے پر سوچتا ہوں
خیال ہوتا ہے کہ وہ غلط کیوں بتاتے، مجھے غلط فہمی ہوئی۔ انھوں نے کہا ہو گا کہ میں نے بون میں الصنوبری
پر کام کیا ہے۔ مقصد یہ ہو گا کہ اسے پڑھا ہے۔ اس پر مضمون لکھ رہے ہیں، میں نے سمجھ لیا ہو گا کہ ان کے مقالے کا موضوع یہی تھا۔
الصنوبری پر اب تک کوئی کام شائع ہوا ہوتا تو مجھے اطلاع ضرور ہوتی، ممکن ہے مسودہ رکھا ہو اور نامکمل، اسے مکمل کرنے کا انھیں
موقع نہ ملا ہو اور شائع نہیں ہو سکا ہو۔ میرے مشفق خواجہ، آپ کے اور میرے لکھنے والوں کے بہت سے مضامین ایسے
ہوں گے جو مکمل نہ ہو سکے اور اشاعت پذیر نہ ہو سکے۔ خدا کرے کوئی اخراجات کی تحریرات اور مکاتیب تلاش کر کے ایک
مجموعہ مرتب شائع کر دے۔ [illegible] وفات اکتوبر ۱۹۶۳ء میں ہوئی۔ اگر کبھی تاریخ معلوم ہو جائے تو اطلاع
دیجیے گا۔ [illegible] ان کی قبر پر [illegible] وفات دو اول جانے۔ [illegible]
[illegible]۔ تہذیب الاخلاق میں ایک چھوٹا سا مضمون لکھنا چاہتا ہوں، ان کی تحریر سے واقف [illegible]۔

اس کی [illegible] دو باتیں اور [illegible] ہیں، [illegible] اطلاع کے لیے لکھ رہا ہوں۔

اول: [illegible]

دوم: ایک [illegible] ہیں؟ [illegible] علی گڑھ کے موجودہ لوگوں میں تو کوئی نہ
جس نے [illegible] کوئی مدت ہوئی۔

یہ بات شیخ عبدالحق [illegible] کے بارے میں علی گڑھ کے قیام کے دوران ان کو سنا تھا، کوئی قابل ذکر بات ہو تو
لکھیے گا۔ [illegible] ایک مختصر تحریر لکھائی [illegible] نقل بھیج رہا ہوں۔ [illegible] اور معلومات مل جائیں تو اس میں اضافہ کر دوں۔
[illegible] ان کی [illegible]۔ دو چار سطر ان کے بارے میں
لکھ دیجیے تو اچھا تھا۔

[illegible] کو اس کا علم ہے، مجھ دیا تھا کہ خود شائع کر دوں۔ [illegible]
[illegible] شائع ہو گیا۔ [illegible] اس کی نقل بھیج رہا ہوں
[illegible] ان کا نام آخر میں ہے۔ [illegible]
[illegible] شائع کرانا لیکن اس نے [illegible]
[illegible] جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

دو روز ہوئے الریاض [illegible] رمضان سے پہلے ملاقات ہوئی تھی وہ ناگپور میں بخیر ہیں۔ آپ کے گرامی نامے بوجوہ [illegible]

پہنچے ہوں گے [illegible] جواب [illegible]۔ [illegible] بخیر ہیں۔ سلام [illegible] بجا لاتی ہیں۔ [illegible] بخیر ہیں

آپ کا [illegible]۔ شاہ [illegible] کو دعا کہہ دیجیے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا۔ والسلام

مخلص

مختارالدین احمد

باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً۔

Professor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad
Tel 424517

علی گڑھ
۳ر۵ر۹۰

بردار محترم السلام علیکم

کل پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا گرامی نامہ تشریف لایا جس سے آپ کی خیر و عافیت ملی۔

مکرمت نامہ مورخہ یکم فروری مجھے ۱۸ کو ملا تھا اور ۹ مارچ کو اس کا جواب دے دیا تھا۔ اس میں میں نے آپ کے رسالہ سیرت طیبہ کا جس تاریخ کی رسید تھی جو آپ نے از راہ کرم ارسال کی تھی۔ نمک سیاہ والا لفافہ مل گیا تھا شکریہ

اسی خط سے پروفیسر سید احمد ہاشمی کی وفات کی اطلاع ملی تھی۔ خدا ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی تربت ٹھنڈی رکھے۔

جناب کا دوسرا والا نامہ مورخہ ۱۷ مارچ بتاریخ ۱۳ اپریل کو موصول ہو گیا تھا جس میں آپ نے معارف (فروری) کی رسید بھیجی تھی۔ تفسیر بیضاوی پر مولانا عبید الرحمن کے حاشیے کا اب تک پتا نہیں چلا اور نہ مصنف کے بارے میں کچھ اطلاع مل سکی۔ خیال تھا کہ کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔ بعض کتب خانوں میں دریافت کیا اور بعض احباب سے استفسارات کیے ہیں، کچھ معلوم ہوا تو عرض کروں گا۔

ابھی میں نے پروفیسر نذیر احمد صاحب کو ٹیلیفون کر کے آپ کی اطلاع دی۔ آپ تک جناب والا کو یادگاری جلد نہیں ملی۔ کہتے تھے دو ماہ پہلے پاکستان کے سارے مقالہ نگار حضرات کو کتاب بھیجی تھی۔ ایک ایک صاحب کے پاس بھیج دیے گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو وہ نسخہ نہیں ملا

Marfat.com

شناسی ہے کہ حالی صاحب، فرمان صاحب اور دوسرے مضمون نگاروں کو بھی کتابیں نہیں بھیجی گئی ہوں گی۔ ڈاکٹر صاحب دفتر کے لوگوں سے نالاں ہیں وقت پر کام نہیں کرتے، آج ان سے وعدہ ٹیلیفون کرنے والے ہیں۔

حافظ منیر احمد خاں صاحب سلمہ نے مقالہ لکھنے کا عنوان بہت اچھا انتخاب کیا ہے۔ خدا جلد اتمام کو پہنچائے۔ کوئی اطلاع قابل ذکر نظر آئی تو انھیں یا آپ کو اطلاع دوں گا۔ ظفر الدین صاحب کو آپ کا سلام کہہ دیا تھا۔ شاہ وسیم الدین کو دعا کہیے

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا۔ والسلام

مختار الدین احمد

[illegible]

مسعود محمد عبداللہ قادری (مکان نمبر 225 / F 20 واہ کینٹ پاکستان) 47040

کو قاری محمد انوار حمدانی علیگ (متوفی ٢٦ اکتوبر ١٩٦٩ء) کے متعلق کچھ معلومات درکار ہیں وہ ان پر ایک مضمون لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ مولانا سید سلیمان اشرف بہاری سے درس تفسیر لیا کرتے تھے۔ ان کے رفقاء میں حکیم عنایت اللہ نسیم، صاحبزادہ محبوب عالم محمد شریف حسینی، چودھری عبدالحمید فاروقی اور برہان صدیقی تھے۔ شبلی منزل علی گڑھ جو بعض وجوہ کی بنا پر بھی اسلامی کردار کے لیے کوشاں رہے۔ کوئی اسلامی تحریک ان کی امداد کے بغیر نامکمل رہتی۔ "مربیطہ" جس کے امیر پروفیسر عبدالباری فرنگی تھے۔ قاری محمد انوار حمدانی اس کے نائب امیر تھے۔ آپ نے مولانا سید سلیمان اشرف کے انتقال پر مرثیہ لکھا ہوگا اور ممکن ہے آپ سے بھی ان کے تعلقات ہوں۔ اگر یہ یاد آجائیں تو ان کے بارے میں کچھ لکھ کر بھیج دیجیے۔ ڈاکٹر مسعود رضیہ الرحمٰن کو بھی اس سلسلے میں لکھ رہا ہوں ان کا ہمیشہ دور سے خط بھی نہیں آیا ہے۔ بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں جو ربع پر نا گوار رہتے ہیں اس سلسلے میں وہ بہرگونہ پریشان رہتے ہیں خدا ان کی خوش رکھے

باسمہٖ و بحمدہٖ

Professor
Mukhtar-Ud-Din Ahmad

علی گڑھ
۲۹ر۵ر۹۵ء

مخدومی و معظمی دامت برکاتکم السلام علیکم

والانامہ مورخہ ۲۸ر اپریل مجھے ۱۳ر مئی کو ملا۔ ممنون ہوا۔
مولانا عبدالرحمٰن کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ ابھی تک صرف یہ
معلوم ہو سکا ہے کہ نام شیخ زادہ عبدالرحمٰن بن سلیمان ہے کتاب کا نام
حاشیہ تفسیر البیضاوی ہے اس کا ایک مخطوطہ نسخہ یہاں لائبریری میں موجود تھا
لیکن رسونت تلاش کے بعد نہیں ملا۔ کارڈ موجود ہے کتاب غیر موجود۔ شاید اس میں
مصنف کے بارے میں کچھ معلومات ملتے۔ بہرحال مواد ہے کتاب نولکشور اور بمبئی سے
شائع ہوئی ہے۔ کئی احباب کو خطوط لکھے ہیں اطلاع آنے پر لکھوں گا۔

۲- معصوم القرآن (کیف بھوپالی) کے ۸ پارے (از ۱ تا ۹) ابنِ سینا
کتب خانے میں مل گئے۔ یہ کئی سال پہلے مولانا اکیڈمی۔ عزیز باغ۔ سلطان پورہ
حیدرآباد۔ ۲۴ سے طبع ہوا تھا۔ پہلے پارے کے نسخے ختم ہو گئے ہیں۔ شاید اس میں
مصنف کے بارے میں کچھ مذکور ہو۔ دوسرے پارے سے چھٹے پارے تک کے طبع
مارچ ۱۹۷۳ میں چھپے ہیں۔ ساتویں پارہ اکتوبر ۱۹۷۳ اور آٹھواں پارہ
۱۹۷۴ میں اور نواں جون ۱۹۷۵ میں شائع ہوا تھا۔ ملنے کا پتا: جناب کیف بھوپالی
متوسط وحید عثمانی محلہ بازار شاہجہاں آباد بھوپال مدھیہ پردیش۔ یہ باتیں میں نے اوپر
لکھیں وہ سب آپ کے علم میں ہوں گے۔ میں نے بھوپال متعدد احباب کو خطوط لکھے ہیں
مفید معلومات حاصل ہوئیں تو لکھوں گا۔
کیف بھوپالی کی یہ کتاب حیدرآباد سے چھپی ہے۔ کیا یہ عزیز بیگم کے موضوع
"سندھی میں قرآن تراجم" کے تحت آتی ہے؟ معذرت کرتا ہوں مجھے اس کا کوئی
ایڈیشن نکلا ہو۔ ایک صاحب کہتے تھے کہ دو تین سال پہلے پٹنہ میں ان سے ملاقات

Marfat.com

ہوتی ہو۔ وہاں کی تاریخ تلاش کر رہا ہوں۔ آپ کسی سے کہیے کہ انجمن کے رسالے
قومی زبان میں مقالات تاریخ چھپتے رہتے ہیں اس میں تلاش کر لیں گے۔ میں ہماری زبان
کے مجلات دیکھ رہا تھا۔ فی الحال میں حرف بہ حرف الاعلام دیکھ رہا ہوں کہ مفہوم القرآن
کے روپیہ کم از کم نو ۹ پارے چھپ چکے تھے۔ پروفیسر مسعود رضیہ الزماں کو بھی ان کی
بابت لکھا ہے اور کچھ ہال کے بعض امور کو بھی۔ شہر کسی کو بھیجوں گا خود جانے کی
نسخہ ہو ار کے ہوں بعض اجزا بہار کے بازار میں ملیں۔ آباد سے قریب ہے۔ اکثر اب
ہمت نہیں۔ سخت گرمی پڑ رہی ہے لیکن حیدرآباد تو جنگل
لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے لیے برابر دعا کرتا رہتا ہوں
شفاخانہ کے ناظم ذرا فکاہ نگار بن گئے ہیں۔ [illegible] علی گڑھ آیا
موجود تھے میں مسعود بار ان سے ملا ہوں۔ عبید اللہ بیگ کے بارے میں آپ نے دریافت کیا تھا۔
جب ابھی جو کراچی گیا تھا تو آمنہ بیگ (بیگم کرنل محمد ملک) نے بتایا کہ مرحوم علی گڑھ کی بہت
باتیں ہوتی تھیں۔ مرکس روڈ والی کوٹھی "عبید کدہ" محمود بیگ (الہ آباد) کے پاس تھی اب
انھوں نے فروخت کر دی ہے۔ اسرار حسین قادری۔ ڈاکٹر اعجاز حسین قادری کے بھائی تھے
تاریخ میں منشی جغرافیہ میں لکچرر تھے۔
ملنگ بھائی (اکرام جو لبنی: راولپنڈی کینٹ والے) کا نام لکھ گیا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی
کے بارے میں کچھ پوچھا ہے۔ اُم ڈاکٹر احسان حنفی بنت احسان میتی مجھے آپ نے پہلے
بھی لکھا تھا ان سے میری خط و کتابت رہی ہے۔ یہاں علی گڑھ آئے تھے میں نے اپنے یہاں مدعو
بھی کیا تھا۔ جرمن پروفیسر اینشیری کی تھیں
ہم سب کو خاص دلچسپی ہے۔ پروفیسر نعیم الحق ... الہ آباد اور کراچی کی بنا پر اپنے بھتیجے کے ہاں
علی گڑھ آ کر مقیم ہو گئے ہیں۔ ان کی بھی ضعیفی کی وجہ سے اسلوب صاحب سے رسم و راہ تھی کبھی
کبھی وہ گھر آ جاتے تھے۔ اسلوب صاحب ان سے ملتے۔ لیکن ان کی بیگم اور اسلوب کی بھتیجی ہیں انھوں نے
انھیں ملنے سے منع کر دیا۔
آپ نے میرا علی گڑھ "لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ کیف پر کچھ قلم برداشت
لکھوں کہ کوئی ایسی چیز لکھوں جس سے مضمون کے پڑھنے والے مرے مضمون کو پسند کریں۔
ڈاکٹر شمس احمد مانشی سے متعلق آپ کا مضمون پڑھنے کو بیتاب ہوں خدا کرے محقق کا
نیا شمارہ جلد اشاعت پذیر ہو۔ والسلام مع الاکرام
مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب محترم
حیدرآباد سندھ

باسمہ

ڈاکٹر مختار الدین أحمد

علی گڑھ

۲۴/۶/۹۵

مخدومی السلام علیکم

حضور کو شیخ زادہ عبدالرحمٰن مفسر کے بارے میں معلومات بھیجے گئے ہیں ملاحظے سے گزرے ہوں گے کیف بھوپالی مرحوم کے بارے میں بی اے جو ذی کے ایک مقالے سے اوراق کے عکس بھی روانہ کیے گئے ہیں۔

میں نے عبدالقوی دسنوی صاحب کو بھی لکھا تھا، کیف بھوپالی کی صاحبزادی نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کے اقتباسات بھوپال سے آئے ہیں، بھیج رہا ہوں۔ کیف نے مثنوی [illegible]۔ معلومات کے مطابق [illegible] اللہ بھی ملتی ہے۔ منظوم ترجمۂ قرآن کے ۱۴ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ میرے پاس جو ۸ پاروں کے ترجمے ہیں وہ حیدرآباد کے چھپے ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں وہی نسخے یہاں دہلی میں فروخت ہو رہے ہیں یا یہ دوسرا اڈیشن ہے۔

Marfat.com

مشکل ہے کہ کیفیت کے بارے میں مرسلہ معلومات عمر عزیز گرامی کے لیے کافی ہوں گی۔

یہاں اس زمانے میں بہت گرمی پڑی درجۂ حرارت ۱۰۸ اور کبھی کبھی ۱۱۰ تک جا پہنچا لیکن اب کے یہاں بھی موسم بہت گرم رہا۔

ڈاکٹر سید رضیہ اکبر صاحبہ تشریف لائے ہوئے ہیں ایک دن انھوں نے کرم فرمایا تھا۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

والسلام

مختارالدین احمد

جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
حیدرآباد، سندھ

Prof. M. D. Ahmad
HEAD

DEPARTMENT OF ARABIC
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH

باسمہ

Dated ۱۳/۷/۹۵ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے مخدوم

گرامی نامہ مورخہ ۲۵ جون، بہاول ۳ جولائی کو پہنچا۔ میں ۲ جولائی کو المجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ کے موتمر عاشر میں شرکت کے لیے عمان (اردن) گیا اور ۱۰ جولائی کو واپس آیا۔ مکتوب گرامی کے مطالعے کی مسرت حاصل کی۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی اور اس کے مؤلف (یا مؤلفین) کے کوائف معلوم ہوئے اور اس حاشیے کے ساتھ مولوی غلام مصطفیٰ قاسمی نے جو تعلق پیدا کر لیا ہے اس سے بھی آگاہی ہوئی۔

میں نے کسی جگہ عبدالرحمٰن کے ساتھ شیخ زادہ کا اضافہ (نام) دیکھا ہے۔ مکتبۃ حقیقت استانبول کی مطبوعات کی جو فہرست دیکھی ہے وہ والد مرحوم کی کتاب جواہر البیان فی ترجمۃ خیرات الحسان مطبوعہ استانبول ۱۹۹۲ء کے آخر میں ہے۔ اس میں حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی کی چار جلدوں کا ذکر ہے جن کے مجموعی صفحات ۲۳۰۰ کے قریب ہیں۔ تعجب ہے کہ کتاب آپ کے عبدالرحمٰن کی تالیف ہو۔ مطبوعہ استانبول کی پہلی جلد میں مصنف کا ذکر ہوتا ہے، اسکا نسخہ حیدرآباد میں ہو تو کراچی اور لاہور کے کتب خانوں میں ضرور ہوگا۔

مکتبۃ حقیقت حنفی مذہب کی کتابیں چھاپ کر مفت تقسیم کرتا ہے۔ آپ اگر چاہیں خود تحریر فرمائیں یا لائبریری منسلکہ یونیورسٹی سے لکھوائیں وہ فوراً کتاب تحفۃً بھیج دیں گے۔ مطالعے کے بعد اندازہ ہو جائے گا اور آپ کی معلومات کی تکمیل ہو جائے گی اور اس سے مصنف کا حال بھی معلوم ہو جائے گا۔ پہلی جلد اور آخری جلد میں نام مصنف ضرور درج ہوگا۔

کیفیت یہ پائی ہے کہ حالات اڑنگ بھٹی نے لکھے ہیں، کتب خانہ گنج بخش سے اسکی عکسی نقل منگوائی ہے، بھیج رکھی ہوگی۔ [illegible] محمد یوسف بنگلور کی ترتیب مصنف معلوم ہوتی ہے، معلوم نہیں حافظ اب کیا ہے۔ [illegible]

مجھے [illegible] آپ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے حالات جاننے ہیں، ممکن ہے وہ مرحوم کے کچھ کوائف بھیج سکیں۔ کبھی انہیں خط لکھیے تو شیخ کے بارے میں معلومات طلب کیجیے۔ شوق ہو آپ کے سامنے جنہیں [illegible] اور [illegible] توجہ دلائی گئی۔

(*) واضح ہو کہ [illegible] کی وفات کی تاریخ [illegible] ! اس مغفرت کا خلاصہ پہلے بھیج چکا ہوں، اب مکمل نسخے کی عکسی نقل ارسال خدمت ہے۔

کیف ملکم محمد سعید [illegible] الصغیر المکنون المعارف [illegible] تھے۔ [illegible] نام احسان [illegible] گذشتہ [illegible] قریب [illegible] خوشی ہوگی [illegible]۔

گھر کے سب لوگ سلام عرض کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن کو دعا کہیے۔

آپ کے لیے ہم دونوں ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔ والسلام

مختارالدین احمد

۲۰ جون ۱۹۹۵

مورخہ ۱۹ جون بمطابق ۲۰ محرم الحرام مل گیا تھا جس میں آپ نے تفسیر بیضاوی حاشیہ اور تفہیم القرآن کے متعلق کچھ کوائف درج فرمائے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ میاں بھائی کراچی میں جا بسے کی دعوت قبول کی تھی ان کے متعلق (?) آپ علی گڑھ میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے ایک شام تاریخ کے استاد ڈاکٹر ریاض الاسلام کے یہاں جائے پی تھی۔ اسوقت کسی اور کے یہاں شام کی چائے یاد نہیں آتی۔

آپ جن ابرار حسین صاحب کا ذکر فرما رہے ہیں وہ کوئی اور صاحب تھے اگرچہ تاریخ کے استاد تھے۔ مجھے معلوم نہیں وہ ابرار حسین صاحب ہیں جو ڈاکٹر اعجاز حسین قادری مرحوم کے بھائی تھے اور غالباً جغرافیہ پڑھاتے تھے۔

ڈاکٹر نجم الدین (?) ایک شام تشریف لائے تھے باز دید کے لیے حاضر نہ ہو سکا اور معافی چاہتا ہوں۔ اب یہاں گرمی اسقدر شدید ہے بارش کا دور دور تک نشان نہیں ایسے موسم میں باہر نکلنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ اب کسی دن جاؤں گا۔ ان سے ملنے قدیم تحریر وہ بیس سال پہلے تشریف لا چکے ہیں (?)۔ کیفیت بھوپالی (?) کے بارے میں ان سے ذکر کر دیا تھا۔ اگر انہیں کچھ ان کے بارے میں معلوم ہو سکا تو وہ آپ کو لکھ دیں گے یا مجھے بتلا دیں گے۔

خوشی ہوئی کہ حافظ منیر احمد اور شاہد احمد سلیمانی نے بتیرے (?) اور دوسرے حج کی سعادت حاصل کی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے حج قبول فرمائے۔

میں نے مکتوب مورخہ ۸ جون میں شیخ زادہ عبدالرحمن شارح تفسیر کے بارے میں کچھ معروضات پیش کی تھیں امید ہے نظر سے گزرے ہوں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
حیدرآباد، سندھ

Dated......[illegible] نومبر..198

باسمہ

[illegible]

مخدومی السلام علیکم

۲۰ ستمبر کا والا نامہ محفوظ الرحمن صدیقی صاحب نے ناگپور سے بھیج دیا تھا اور
۳۰ اکتوبر کو مل گیا تھا اس کا جواب میں نے بھیج دیا تھا۔

شیخ زادہ کی ~~تفسیر~~ کا حاشیہ تفسیر بیضاوی ریلیجنز لائبریری میں ہے لیکن جلد اول
کا پہلا صفحہ اور جلد چہارم کا آخری صفحہ موجود نہیں، خیال تھا کہ ان صفحات میں
محشی کے بارے میں مفید معلومات ہوں گے تو آپ کو لکھ کر بھیج دوں گا۔ معلوم ہوا
کہ بنارس کے ایک دینی مدرسے (مظہر العلوم) میں حاشیے کی چاروں جلدیں محفوظ ہیں، ان سے درخواست
کی ہے کہ ابتدائی اور آخری صفحوں کے عکس بھیج دیں۔ جونہی موصول ہوا ان شاء اللہ
پیش کروں گا۔

شیخ زادہ کے حالات کے لیے سرکیس کی معجم المطبوعات اور الزرکلی کی الاعلام دیکھ رہا تھا
کہ حالات کا خلاصہ آپ کو لکھ بھیجوں، لیکن مسئلہ اور الجھ گیا۔ الاعلام ۷/۹۹
میں حاشیہ علی انوار التنزیل للبیضاوی کے مؤلف کا نام محمد (محی الدین) بن مصطفیٰ
(مصلح الدین) القوجوی بتایا ہے اور ان کا سال وفات ۹۵۱ھ لکھا ہے۔ ان کی
تصانیف میں شرح الوقایہ، شرح الفرائض السراجیہ، شرح المفتاح للسکاکی،
شرح البردہ، حاشیہ علی مشارق الانوار للصاغانی کے نام لکھے ہیں۔

معجم المطبوعات میں محمد محی الدین المشہور بالشیخ زادہ (عبد الرحمن بن الشیخ محمد بن سلیمان
المدعو بشیخی زادہ أو شیخ زادہ) کی تصانیف میں مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر،
نظم الفرائد فی بیان مسائل التی وقع فیها الاختلاف بین الماتریدیة والاشعریة

Marfat.com

نادر کتابیں۔ مختصر بہت نفیس ہیں دلچسپ بات یہ کہ حاشیہ شرح سعادی کا کوئی ذکر نہیں۔ کشف الظنون ۲/۱۰۵ میں ان کا سال وفات ۱۰۲۹ھ لکھا ہے۔

آپ کا دوسرا والانامہ مورخہ ۷ نومبر جو رجسٹری شدہ تھا کل ۲۱ نومبر کو موصول ہوا۔ علی گڑھ میگزین کے خاص نمبر کے لیے آپ کا قیمتی مضمون "علی گڑھ کے بعض اساتذہ" ملا۔ بہت ممنون ہوا اور پڑھ کر بہت مسرور۔ بہت دلچسپ انداز میں آپ نے بہت مفید معلومات جمع کر دی ہیں۔ ان مرحومین کو جاننے والے اب خال خال ہیں۔ میگزین کے مدیر ناظم اعتدال حسین کو میں نے بلوایا ہے کہ انھیں تاکید کروں کہ وہ مضمون جلد چھپوانے کی کوشش کریں۔

اسٹیشن سے جو سڑک سیدھی پروفیسر عبدالمجید قریشی مرحوم کے سابق مکان تک جاتی ہے وہ میرس روڈ ہے، اور جو دوسری سڑک جو اسٹیشن اور کچھ پیچھے سے یونیورسٹی کی طرف جاتی ہے وہ لال ڈگی بلکہ کچھ آگے تک مولانا عبدالحق روڈ کہلاتی تھی، اس کے بعد سے یہی سڑک یونیورسٹی روڈ ہو جاتی ہے۔ ڈگی روڈ گرلز کالج ہوتی ہوئی میرس روڈ کے چوراہے پر ختم ہوتی ہے۔ یہ نفوی پارک (اب نیو پارک) کے سامنے سے شروع ہوتی ہے اور یہاں پر ایک بڑا پتھر آویزاں تھا جس پر جلی قلم سے مولانا عبدالحق روڈ کندہ تھا۔ ناگاہ یہ پتھر اب بھی وہاں نصب ہے۔

بہت دنوں سے پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا خط نہیں آیا اور رسالہ تحقیق کے تازہ شمارے کا تو روز ہی انتظار رہتا ہے۔ ملاقات ہو تو انھیں میرا سلام کہیے۔ پچھلے شمارے میں مطبوعہ خطوط کے اگر کچھ آف پرنٹس اتفاق سے بچ گئے ہوں تو نئے شمارے کے ساتھ بھیج دیں۔

علی گڑھ میگزین کے ایک مضمون کے لیے پروفیسر بخش بلوچ صاحب سے لکھنے کی درخواست کی تھی۔ صندوق نمبر کا ان کا پتا معلوم نہ تھا آپ کے پتے پر خط لکھا تھا انھوں نے اب تک اس کا جواب نہ دیا۔ اپنے عہد کے علی گڑھ پر اگر مضمون سپرد قلم کر کے ممنون کریں۔
امید مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام

آپ کی دعاؤں کا محتاج
مختار الدین احمد

۱۲/۳ فارس سے جناب شیخ زادہ کے دو مضمون کا عکس آگیا۔ بھیج رہا ہوں۔ سرورق پر مصنف کا نام محمد بن مصلح الدین مصطفیٰ القوجوی لکھا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انوار التنزیل پر ان کا حاشیہ بھی تھا۔

باسمہ

ڈاکٹر مختارالدین احمد

سابق استاد شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲ — ناظمہ منزل امیر نشان روڈ علی گڑھ
Tel: 0571-403517
0571-404097

تاریخ ۳۰ر جنوری ۱۹۹۷ء

برادر محترم السلام علیکم

۳۱ر دسمبر کو اچانک بے نشان و گمان شاہ تسنیم الدین صاحب پھلواروی تشریف لائے، غیر متوقع ملاقات پر بہت خوشی ہوئی۔ میں بالا خانے میں دیوان پر بیٹھا کچھ لکھ پڑھ رہا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے بیٹھے۔ ان سے سفر کی روداد معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا کہ آپ نے اور ان حضرات کو اپنے ساتھ لے جا کر اپنے اجداد امجاد اور دوسرے قرابت مندوں کے مزارات پر فاتحہ پڑھی اور ان کی ارواح طیبات پر ایصال ثواب کر کے بھیجا اور آپ خود بھی ان بزرگوں کے ادوار زندگی سے مراحل تاریخ خاندان اسلاف سے اکرام دیا۔ انھوں نے آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہدایت نامہ بھی دکھایا، عرصہ گزرنے پر بھی کچی قبروں کے نیچے مقامات اور حدود اور نام آپ کو یاد ہیں۔ خدا کرے دعا ہے کہ ان سب مرحومین کو اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، ان کی تربتیں ٹھنڈی رکھے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔

علیگڑھ برادری کی ذلیل گروی کا تحفہ ملا، بہت دلچسپ ہوا۔ پھلواروی کا جائزہ لیا ہے بورے فہرست دیکھ لی مسعود قسم کے تعارف بھی ٹیکسٹ میں ہی خوب ہے۔ اقبال محمد خان میرے کلاس فیلو ہیں آپ نے انکی بابت لکھا ہے۔

والدین مرحومین کے مزارات پٹنہ میں ہیں، ایک چہار دیواری بنوا دی ہے جس میں
دونوں آسودہ ہیں۔ ان کی قبروں پر سنگ مزار لگوانے کا سبب دنوں سے ارادہ کر
رہا تھا، وہ پورا ہوتے پٹنہ گیا تھا تو وہاں فاتحہ خوانی کر کے آیا، چہار دیواری اونچی کر کے اس پر
چھت ڈلوانے کا انتظام کیا ہے۔ آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے لیکن دل چاہتا ہے
کہ قبلہ ممدوح صاحب دونوں پر دو مختصر قطعات تاریخی تحریر فرمادیں اور ان کا آخری
مصرعہ جس میں نام بھی آجائے، مغفرت کی دعا بھی ہو اور اس سے تاریخ وفات
بھی نکل آئے۔

نام: محمد لطف الرحمٰن قادری رضوی - رابعہ خاتون
عالم دین، مصنف، مدرس، واعظ — عابدہ، زاہدہ، نیک بی بی تھیں

والد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شب دوشنبہ ۱۶ جمادی الاخری ۱۳۸۲ھ / ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو ہوا
متعدد قطعات البتہ مرزا کے پاس ہیں۔ والدۂ مرحومہ نے ۷۰ سال (قمری) کی عمر میں ۸ رجب
۱۳۸۹ھ / ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو بروز پنجشنبہ رحلت فرمائی۔ ان کا مختصر ذکر "نذر مختار" ص ۱۸ پر موجود ہے۔
آپ کے لکھے ہوئے قطعات فارسی میں ہوں یا اردو میں، جتنے اشعار بھی ہو جائیں، بہتر
حیات ملک العلماء میں جو کچھ تحریر ہے شائع ہو گئے۔ ایسا قحط الرجال ہے کہ نہ اچھے
کتبہ لکھنے والے ملتے ہیں نہ اچھے خوشنویس آسانی سے کم آتے ہیں۔ مجبوراً
چھوٹے پتھر پر اب صرف نام اور تاریخ وفات کتبے پر لکھوانے کا رواج ہو گیا ہے۔
آپ کو زحمت دینے کی معذرت چاہتا ہوں۔ نئے سال کی تہنیت قبول فرمائیے

والسلام

مختار الدین احمد

کل ڈاکٹر ... صاحب ایرانی سفارت خانے کے کلچرل ... کہ یہ علی گڑھ ہو کے ... واپس آئے اور انھوں نے بتایا
رسالہ "قند پارسی" (دہلی) کا خاص نمبر ... شائع ہوا جس کا نام "... رونمائی"
تھی۔ بہت اچھا نمبر ہے، مفید اور قیمتی مضامین پر مشتمل شائع ہوا ہے
ان کے پاس ... کا ایک ... نسخہ تھا۔ میں نے مشورہ دیا
کہ وہ ... آپ کو ... بھیجنا چاہتے تھے لیکن اس وقت میں
ان کے پاس ... نسخہ نہ تھا ... کے مسلم ... ہیں ... کے
حوالے کر دیے کہ آپ کو ... بحفاظت تمام بھیج جائے ... یہ مختصر شمارہ پروفیسر
نجم الاسلام صاحب کی نظر سے گزر جائے تو ... بھیجنا ... کر دیں گے۔

۱-۲ م ۱/۷

باسمہ

علی گڑھ
۱۵/فروری/۱۹۹۲ء

ایم اے، پی ایچ ڈی (علیگ)، ڈی فل (آکسن)

مخدوم گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مورخہ ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲/۱۱ جنوری ۱۹۹۲ء ظفر الدین صاحب کے ذریعہ ۲۰ جنوری کو انتظار کی حالت میں ملا۔ اس عرصے میں نہ افغانی صاحب کے وہاں پہنچنے کی اطلاع ملی نہ مکتوب الیہم میں سے کسی کا جواب آیا اس لیے تردد تھا۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کا تو اب بھی کوئی خط نہیں آیا ہے۔ پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا خط آ گیا ہے لیکن سب سے پہلے آپ کا گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ آپ کی خیر و عافیت معلوم کر کے مسرور ہوا۔

ڈاکٹر نذیر احمد اور ہم لوگ ارمغان یادگار نامہ قاضی عبدالودود مرتب کر رہے ہیں بہت دل چاہتا تھا کہ اس کے لیے آپ سے ایک علمی و تحقیقی مضمون کی درخواست کروں لیکن آپ کا ضعف اور آپ کی مصروفیات کی وجہ سے درخواست کرنے کی ہمت نہیں ہوئی ورنہ پہلے ہی آپ کی خدمت میں عریضہ حاضر کرتا۔

والدین علیہما الرحمۃ کے قطعات وفات بہت خوب ہیں۔ والد مرحوم و مغفور پر جو دو مصرعے آپ نے تحریر فرمائے ہیں جن سے سنین ہجری و عیسوی دونوں برآمد ہوتے ہیں وہ تو اعجاز ہے۔

آپ کا ممنون ہوں کہ آپ کتبہ تیار کرا کر بھیجنے پر بھی آمادہ ہیں۔ جزاک اللہ۔ یہ زحمت نہ دوں گا۔ پٹنے کے بعض اعزا نے سنگ مرمر پر تو نہیں ایک اور پتھر پر جو سفید ہی ہے لمعہ ڈیڑھ فٹ لمبا ہے نام اور سال وفات کندہ کرا دیا ہے اور والد رحمۃ اللہ علیہ کے لوح مزار پر یہ آیتیں

إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝
أولئك أصحاب الجنة خالدين فيها جزاءً بما كانوا يعملون ۝ (الاحقاف ۱۳، ۱۴)

لکھوائی ہیں اور والدہ مرحومہ کے لوح پر حسب ذیل آیتیں:

يا أيتها النفس المطمئنة ۝ ارجعي إلى ربك راضية مرضية ۝ فادخلي في عبادي وادخلي جنتي ۝

یہ آیتیں برس پندرہ سال پہلے میں نے ہی لوح مزار پر کندہ کرانے کے لیے منتخب کی تھیں۔ مجھے تو یہ بات یاد بھی نہ تھی

پتا: ناظمہ منزل ۴/۲۸۶ امیر نشان روڈ سول لائن علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

Marfat.com

امرُہ کو یاد نہیں۔ قبرستان محمود شاہ و گنج کی معیاری دیوار بن رہی ہے اور کچھ مزار وغیرہ کی مرمت کے بعد
پہلے بہتر تیار کرائے گئے۔ آپ نے شاید یہ بات بھی پسند فرمائی ہوگی۔ اگرچہ بہت ... طبیعت
مائل ہو تو دو روز ملفوظات میں کچھ حروف کا اضافہ کر دیجئے گا کہ چہ ملک اللہ پر جو کتاب زیر تالیف ہے اس میں
ملفوظات کر جائیں۔ لیکن اس کی کوئی جلدی نہیں۔ آپ کے آرام و راحت کو میں ملفوظات پر ترجیح دیتا ہوں۔

مالک رام صاحب کا مرتب کردہ مجموعۂ مضامین بھیج رہا ہوں۔ نذر قبول ہو۔

پروفیسر نجم الاسلام صاحب کا جواب چند روز پہلے موصول ہو گیا تھا۔ ابھی پیرزادہ صاحب کا خط کل
موصول ہوا۔ آپ نے سب چیزیں مل گئیں۔ معلوم نہیں ان کا مضمون مولانا امتیاز رہا ہے۔

جو صاحب آپ کے خطوط شائع کر رہے ہیں ان کا کوئی خط میرے پاس نہیں آیا۔ کیونکہ شاید ظفر الدین کے
پاس رہ گیا ہو۔

ڈاکٹر نذیر احمد بخیر ہیں۔ آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں۔ بیگم آداب بجا لاتی ہیں۔

والسلام

مختار الدین احمد

Marfat.com

باسمہ

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY, ALIGARH.
DEPARTMENT OF URDU

JADEED URDU NAZM SEMINAR

(6th & 7th January 1997)

علی گڑھ
۱۳/۸/۹۶ء
تاریخ روانگی ۱۶/۸

مخدوم گرامی دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ مورخہ ۸ جولائی ۲۶ کو سفر حجاز کی واپسی پر ڈاک میں رکھا ہوا ملا۔ ممنون ہوا اور مکتوب کے مطالعے سے مسرور۔

خدا بخش لائبریری کی کتاب آپ کو موصول ہو گئی اور آپ کو پسند آئی۔ مالک رام زندہ ہوتے تو کتاب کے بارے میں آپ کی رائے پڑھ کر بہت خوش ہوتے۔ محبت کرنے والے آدمی تھے اور بڑے ادب نواز۔ مرحوم اور ان کے کچھ خطوط مشفق خواجہ صاحب سید عالی کراچی کے مؤقر ماہنامہ میں چھاپ رہے ہیں ان شاء اللہ آپ کی نظر سے گزریں گے اور میرا خیال ہے آپ کو پسند آئیں گے۔

آپ کی دیرینہ فرمائش تھی کہ میں علی گڑھ کے عنوان سے کچھ لکھوں۔ دل لکھنا چاہتا تھا لیکن کچھ تو مصروفیات مانع تھیں، پھر موضوع کا تقاضا تھا کہ فرصت سے لکھا جائے۔ اب جب آپ دوسروں سے علی گڑھ نمبر کے خاص مضامین لکھوائے تو اس بزرگ کا سخت تقاضا ہوا کہ میں بھی کچھ ضرور لکھوں۔ کچھ پچاس سال پہلے کی اپنی ڈائریاں یاد آگئیں جن میں سے کچھ صفحات نقل کر کے انھیں دے دیے اور ان پر کچھ ضروری حواشی لکھ دیے۔ آپ کا معروف رسالہ شائع ہو چکا ہے؟ علی گڑھ نمبر کی ضرورت خیال ہے ایک نسخہ جو شائع ہو چکا جلد بھجوا دیں گے۔

شمیم حنفی۔ غلام مصطفیٰ
یہ دونوں خط ۲۶ کو موصول ہوئے تھے۔ خادم
مختار الدین
۹-۹-۹۶ء

Marfat.com

بات ہے آپ کے شاگرد مرحوم ڈاکٹر سید محمد احمد ہاشمی مصنف اردو ادب میں
کل ایک ہفتہ ان کی کتاب شبلی کا ذہنی ارتقا مل گئی ایک ادبی دوست کے ذریعہ
سے دیا ہوں اور اسے پڑھ رہا ہوں۔ مرحوم نے اپنا مقالہ بہت محنت
سے تیار کیا۔ انہوں نے اس قدر معلومات جمع کر دیے ہیں علامہ شبلی کے بارے میں
کہ ان سے کئی مقالے تیار ہو سکتے ہیں۔

میری مرحوم سے خط و کتابت بہت بعد کو شروع ہوئی، ملاقات یاد
نہیں، جب وہ شبلی کے بارے میں معلومات جمع کرنے علی گڑھ آئے تو ان سے ملاقات
شاید نہیں ہوئی ورنہ وہ گزشتہ احوال میں ذکر ضرور کرتے۔ ہو سکتا ہے میں اس
زمانے میں علی گڑھ میں موجود نہیں ہوں ورنہ اطلاع ملنے پر میں خود ان سے ملتا۔

یہ خوب کیا ہے انہوں نے کہ شبلی کے حالات و افکار کا ذکر ۱۸۸۱ سے شروع
کر کے ۱۹۱۴ پر انہوں نے ختم کیا ہے اس طرح ایک سلسلے سے اور بتدریج ان کے ذہنی ارتقا
کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایسی ضخیم کتاب کی اشاعت آسان نہ تھی یہ آپ کی توجہات کا
نتیجہ ہے کہ شائع ہو گئی۔

اس کتاب پر جو تعارف آپ نے لکھا وہ سب سے پہلے پڑھا، بہت خوبصورت تعارف ہے اگر
یہ کتاب نہ ملتی تو میں اسکے مطالعے سے محروم رہتا۔ "بہشت ہشتاد، جنتی جستجو"
ان کی تاریخ وفات کا معمہ آپ کو خوب سوجھا۔ اللہ انہیں فردوس میں جگہ دے۔

معلوم نہیں ان کے صاحبزادے اور مجلس یادگار ہاشمی نے اس کے علاوہ کوئی اور
کتاب شائع کی یا نہیں۔

آپ کی خیر و عافیت کے لیے برابر دعاگو رہتا ہوں۔ والسلام

مختار الدین احمد

بروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
۲۰۲ اولڈ کیمپس، سندھ یونیورسٹی

Marfat.com

باسمہ

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY, ALIGARH.
DEPARTMENT OF URDU

JADEED URDU NAZM SEMINAR

(6th & 7th January 1997)

علی گڑھ
تاریخ روانگی بمہر ۲۶-۸-۹۷

محترمی و امت برکاتکم السلام علیکم

مکرمت نامہ مورخہ ۱۰ جولائی سفر عمان سے واپسی کے بعد ۵ اگست کو ملا تو اس میں دیر ہو گئی۔ میں ۱۹ جولائی کو عمان کے لیے روانہ ہوا تھا جہاں ۲۱ کو المجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیۃ کا گیارہواں اجلاس شروع ہو رہا تھا۔ کوئی ۵۰ ملکوں کے مندوبین آئے تھے جن کی تعداد سو سوا سو کے قریب تھی۔ وہاں اس سال ہندستان سے تنہا مندوب میں تھا اور پاکستان سے جسٹس جاوید اقبال۔ حکیم محمد سعید، مرزا ظفر شبیر احمد اور ڈاکٹر ظفر الحق انصاری ڈائرکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ اسلام آباد مدعو تھے لیکن کسی وجہ سے نہ آ سکے۔

خوشی ہوئی کہ مالک رام صاحب کا مرتب کردہ مجموعہ مضامین آپ کو پسند آیا۔ خوب آدمی تھے جو کام کرتے تھے بڑی تحقیق اور جگر سوزی سے کرتے تھے اور جب تک مکمل نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے تھے۔

ولی محمد الاسلام صاحب کا اس طرف عرصے سے کوئی خط نہیں آیا، میرے خط کا جواب بھی اگر انھوں نے لکھا تو نہیں ملا۔ خدا کرے بخیر و عافیت ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد آج کل تین ماہ کے لیے امریکہ گئے ہوئے ہیں آئیں گے تو آپ کا سلام اور تبرک پہنچا دوں گا۔ علی گڑھ سے شائع ہونے والا ماہنامہ تہذیب الاخلاق بزرگ مصنفین پر نمبر نکال رہا ہے اس میں آپ کا مضمون چھپا ہے۔ کل شمارہ اگست کا ملا ڈاکٹر ... رسم اجرا کرنے والے تھے، لیکن بعض وجوہ سے شرکت نہ ہو سکی۔ بہرحال یہ شمارہ ایک ہفتے میں ان شاء اللہ ارسال ہوگا۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔
کچھ یاد آتا ہے آپ نے خط کا جواب لکھ کر کہیں رکھ دیا ہے بھیجنا بہتر ہوتا اسی لیے ابھی اس کا جواب نامہ سامنے آ گیا تو یہ سطریں لکھ دیں۔ والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر حکیم مصطفیٰ خاں صاحب مد ظلہ
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس، حیدرآباد سندھ

Marfat.com

مسلم صدیقی

۲۲ (الف) میور روڈ،
الہ آباد ۱
۱۰ جون سنہ ۶۹ء

مکرمی۔ تسلیم و نیاز۔

والد محترم کے نام آپ کا ۲ جون کا لکھا ہوا کارڈ ابھی موصول ہوا۔ اُن کی صحت اچھی نہیں رہتی اور گذشتہ سردیوں میں تو سخت علیل ہو گئے تھے مگر شکر ہے اب اچھے ہیں۔ حافظہ البتہ کمزور ہو گیا ہے۔ ہاتھوں میں رعشہ پہلے ہی سے تھا اس لیے خط کتابت کا سلسلہ کچھ دنوں سے موقوف ہے۔ اس پیرانہ سالی میں بھی کتاب کسی وقت ہاتھ سے نہیں چھوٹتی اور تھوڑا بہت مطالعہ جاری رہتا ہے۔ اب بھی اُن کے پرانے کرم فرما چٹھیاں بھیجا کرتے ہیں اور میں حسب معمول

حضوری ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے بھائی کراچی کے ایک بڑے عہدے پر فائز تھے۔

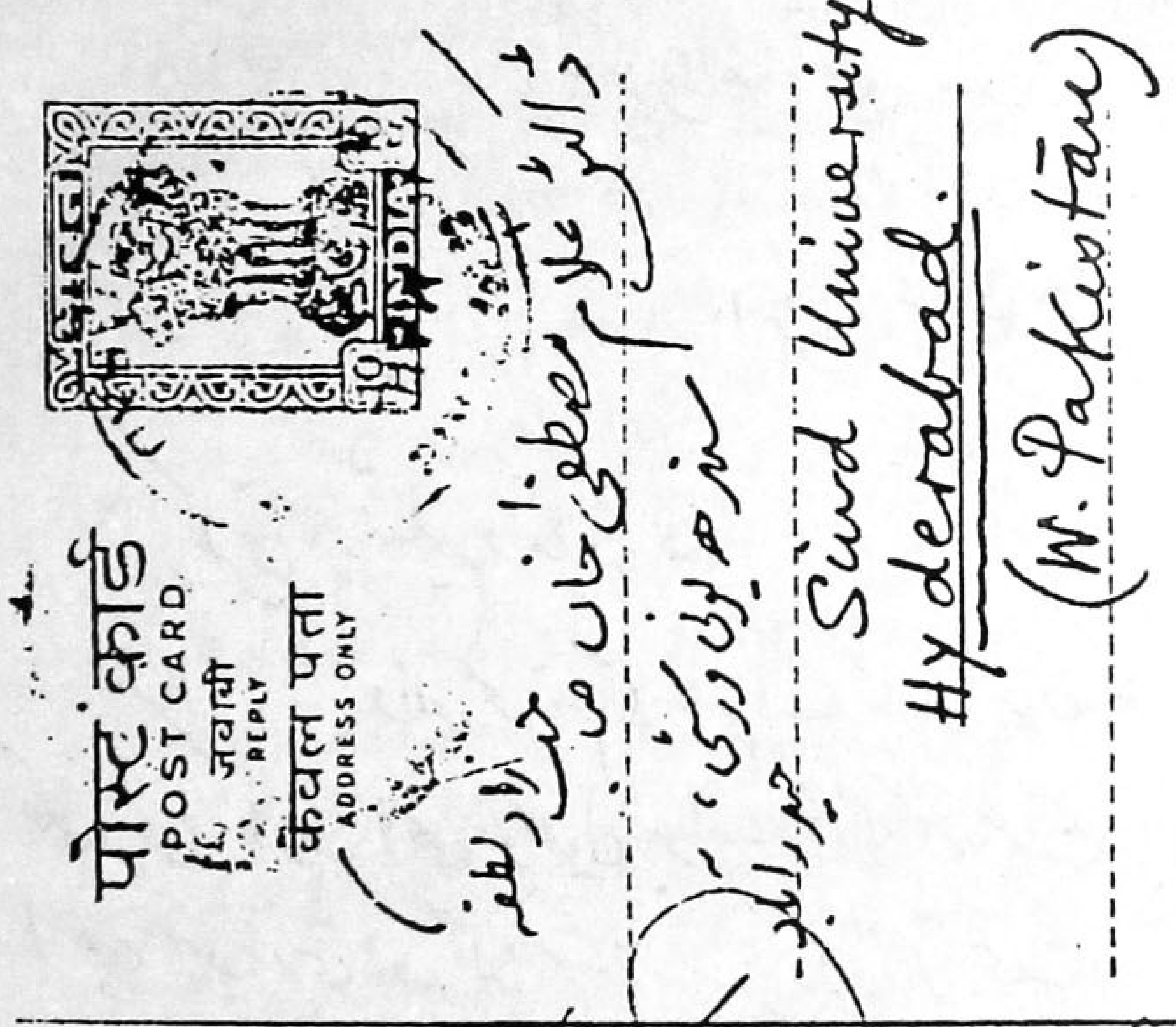

ان کی طرف سے جواب لکھ دیا کرتا ہوں۔ میں جانتا
ہوں کہ وہ آپ کو عزیز رکھتے تھے اس لیے فوراً جواب
بھیج رہا ہوں۔ ابھی چند دن ہوئے نالبور والے آغا
حیدر حسن صاحب تشریف لائے تھے اُن کو دیکھ کر
بہت خوش ہوئے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ والد محترم
تا دیر سلامت رکھے۔

والسلام۔ نیازمند
مُسلم صدیقی (خلف عبدالستار صدیقی)

Marfat.com

مولانا مظہر علی خاں

۲۳ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ

المدینۃ المنورہ ۸۶ء

مخدومی و محترمی ڈاکٹر صاحب، قبلہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ یہاں سب خیریت ہے۔ سلام و عرضداشت دربار اقدس میں پیش کر دی تھی اور ہمیشہ دعا کرتے ہیں۔ طائف میں بھی سب خیریت ہے اور سب لوگ دست بستہ سلام عرض کرتے ہیں۔ اچھے نمبروں سے شکریہ پاس ہو گئے ہیں۔ تو سب مبارک ہو۔ ظاہر ہے خط ہو۔ گھر میں سب کو

مدینہ منورہ میں اصطفا منزل (حاجیوں کے مفت قیام کے لیے) آپ کے دادا حاجی اصطفا خان صاحب لکھنوی نے تعمیر کرائی تھی۔ آپ خود بہت مخیر، بہت اچھے مقرر اور مخلص بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بہت بہت سلام و دعا۔ بیجی صندل کی تسبیح اور عطر
زعفران روانہ ہے لیکر وہ تو سنگر لیکر آئیں گے۔ خط ملا
آپ کا۔ خدا حافظ مظہر

حافظ منیر احمد خاں

۱۳ اپریل ۹۷ء جامعہ حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبہ پیارے دادا جان واقی جان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ سب لوگ بخیر ہوں گے
ہم لوگ بھی آپ کی دعاؤں سے بخیر ہیں۔
ہم لوگ ۸ اپریل کی رات جہاز میں سوار
ہوئے ساڑھے دس بجے جدہ ائیرپورٹ پہنچے
۹ اپریل کی صبح نو بجے مکہ رہائش پہنچے (حرم
سے رہائش تقریباً پندرہ منٹ کے فاصلے پر ہے)
~~[illegible]~~ دن بھر آرام کیا رات دس بجے
ہم لوگ عمرے کے لیے گئے رات دو بجے عمرے
سے فارغ ہوئے۔
زاہد صاحب، ابراہیم صاحب، غلام حسین پٹھان صاحب
وغیرہ سے ملاقات ہوگئی۔ عثمان صاحب اور
شریف صاحب (ٹھیکیدار) کے فرزند سے بھی ملاقات
ہوگئی۔ یامین صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی ہے

بلوچ صاحب و آنٹی۔ کبیر دادا و دادی۔
ڈاکٹر رخسانہ۔ کلثوم انصاری صاحب و ثمینہ صاحب
والے۔ یعقوب صاحب، آرٹ ظفر اقبال صاحب وغیرہ
سلیم ہاشمی صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔
شاہد بھی ٹھیک ہے۔ سب لوگ دعاؤں کے
کے لیے عرض کرتے ہیں۔
ہجوم بہت زیادہ ہے۔ آفتاب بھائی سے
رابطہ کے لیے فرخ صاحب کو فون کر کے پتا لکھوا
دیا ہے۔ موسم اچھا ہے اور آپ کی دعاؤں
سے آدیس میں لوگوں کا موسم بھی اچھا ہے۔
رضیہ دھورکھی بھی سلام عرض کر رہی ہیں۔
انشاء اللہ حج کے بعد فون کروں گا۔
عبدالستار دھچا کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا
سب حضرات کو ہم سب کی طرف سے مودبانہ
سلام علیک۔ حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب، ظہور صاحب
سکندر بھائی وغیرہ کو بہت بہت سلام۔ عارف کو
دعا ۔۔۔ دھورکھی کے یہاں بھی سب کو سلام علیک
منیر احمد خاں

Marfat.com

University of Sindh

Professorial Office Allama I. I. Kazi Chair

Dr. N. A. BALOCH
Hon. Professor

Old Campus
Hyderabad City

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ref. No. ________

٦ ذیقعدہ ١٤١٥ھ
Dated 7 - 4 - 1995

مکرمی قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب ادام اللہ علینا الطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد۔ یہ آپ کی شفقت کریمانہ ہے کہ باوجود میری کوتاہیوں کے آپ مجھے یاد فرماتے ہیں۔ تحفہ شہد اور مقویات کی عنایت عین اس وقت ہوئی ہے کہ جب Geriatric Pharmaton مجھے ضرورت تھی۔ ڈاکٹر نے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔ پچھلے ہفتے حیدرآباد میں تلاش کیا لیکن مل نہ سکا۔ دو چار روز قبل کراچی جانا ہوا اور وہاں بھی چند دکانوں پر دستیاب نہ ہو سکا۔ میں کل شام گھر پہنچا تو بچیوں نے بتایا کہ تحفۂ G.P. معہ شہد آپ کی طرف سے عنایت ہوا ہے، اور کچھ اس طرح سمجھنے لگیں کہ میری گذارش پر ہی آپ نے بھجوایا ہے۔ ان کو سمجھایا کہ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ آپ نے میری ضرورت محسوس کرتے ہوئے خود بخود یہ تحفۂ عنایت فرمایا ہے کہ دل را بدل راہیست، اور یہ بعید از ادراک نہیں کہ 'بی یُبصِر و بی یَسمع' کہ درجہ پر اہل صدق وصفا قاضی الحاجات بن کر خلق خدا کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِد فَزِد

نیازمند
نبی بخش عفی عنہ

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے علم وفضل سے کون واقف نہیں!
بہت خوش اخلاق، لوگوں کے ہمدرد اور غریبوں کے سرپرست ہیں،
اللہ تعالیٰ ان کو سلامت باکرامت رکھے۔ آمین

Marfat.com

ڈاکٹر نذیر احمد

باسمہ تعالیٰ

یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء

مخدومی ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ، آپ کا نوازش نامہ ملا ، بہت بہت شکریہ ، باقیاتِ باقی کا مطالعہ کیا ، نہایت عالمانہ تصنیف ہے ، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ،

آپ کے مرید سمیع صاحب دو تین بار تشریف لائے ، پہلی بار ملاقات نہیں ہو سکی ، دو بار ملاقات ہوئی ، ایک بار تفصیلی ملاقات رہی ، دوسری مرتبہ دعا سلام کے بعد رخصت ہو گئے ، آج یا کل تشریف لائیں گے ، بڑی خوبیوں کے انسان ہیں ، بڑے تربیت یافتہ ہیں ، فیضِ صحبت کا ان پر بڑا اثر ہے ، اللہ تعالیٰ آپ کا فیض عرصۂ دراز تک جاری رکھے۔ (آمین)

دیوان بختیار کاکی پر سال گذشتہ ایک مقالہ معارف میں شائع کیا تھا ، اس کی ایک نقل روانہ کر رہا ہوں ، اس پر مزید لکھنے کی ضرورت ہے ، دراصل میں لسانی بحث زیادہ نہ کر سکا ، بہر حال مجھے یقین کامل ہے کہ دیوانِ قطب کو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی طرف منسوب کرنا بڑی گستاخی ہے ، اور ان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اس دیوان کو اعتقاد کی نظر سے دیکھنا بڑی گستاخی ہے -یہی حال دیوانِ معین الدین کا بھی ہے ، لیکن اس دیوانکے مصنف بڑی شخصیت کے مالک تھے یعنی معینِ الدین مسکین فراہی ہروی جن کی متعدد علمی و دینی تصانیف منجملہ معارج النبوہ کے ہیں- برخلاف اس کے قطب الدین معمولی درجے کا شاعر تھا ، خواہ مخواہ ایسے کو حضرت خواجہ بختیار کاکی سمجھا گیا ،

آج کل ایک پروجیکٹ کے تحت امیرِ خسرو کی اعجازِ خسروی (۵ جلد) کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے ، کام کافی آگے بڑھ چکا لیکن ختم نہ ہو سکا. تھک گئے ہیں- دعا فرمائیے یہ کام کر کے ہم لوگ سرخ رو ہوں ،

محتاجِ دعا

نذیر احمد

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب موجودہ دور میں پاک و ہند کے فارسی کے سب سے بڑے محقق ہیں — اتنا لکھنے پر ہم [illegible] سب حیرت کرتے ہیں — اللہ تعالیٰ ان کا سایہ قائم و دائم رکھے — آمین

باسمہ تعالیٰ

۵۔۱ اکتوبر

میرے مخدوم مکرم: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا گرامی نامہ مع مضمون کے ملا، اس کے ساتھ ایک پیکٹ تھا جو پروفیسر مختار الدین احمد کے پاس بھجوا دیا ہے۔ مضمون نظر سے گذرا، کیسا عمدہ مضمون ہے، پروفیسر نظامی صاحب نے بغرض استفادہ لے لیا ہے، ان شاء اللہ یہاں کسی مجلے میں شائع ہوگا، شاید معارف اس کے لیے مناسب مجلہ ہوگا۔

حبیب گنج کی بیاض مونس الاحرار کے بارے میں عرصہ ہوا میر محمد صالح طیبی نے لکھا تھا کہ وہ اسے شائع کرنا چاہتے ہیں، مگر اب تک اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ طیبی صاحب نے محمد بن بدر جاجرمی کی مونس الاحرار کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے، دوسری جلد کے مقدمے میں احمد کلاتی کی مونس الاحرار پر جو میرا مضمون ہے، اس کا ذکر کیا ہے اور وہیں اس کے چھاپنے کا تذکرہ کیا ہے، مونس الاحرار (حبیب گنج) کا نسخہ سالار جنگ میوزیم کے نسخے سے تیار کیا گیا ہے۔ میوزیم کا نسخہ قدیم ہے لیکن خاتمہ نہ ہونے کی بنا پر اس کی تاریخ کتابت معلوم نہ ہو سکی۔

نصرپور کے کتاب خانے کے نسخوں کی بابت جو اطلاع ملی وہ دلچسپ ہے، کاش کوئی صاحب اس کی فہرست تیار کر دیتے،

حیدرآباد کے کتابخانۂ آصفیہ میں جانے کا موقع ادھر نہیں ملا، حیدرآباد کے کسی دوست کو لکھوں گا کہ وہ دیوانِ معزی کا پتا چلائیں، شعرائے متقدمین کا جو مجموعہ حمیدیہ سنٹرل لائبریری میں آپ نے ملاحظہ کیا تھا وہ شاید وہی ہے جو اب آزاد سنٹرل لائبریری میں ہے۔ سنٹرل لائبریری کا یہ نسخہ مولانا صوفی مازندرانی کی بیاض (بت خانہ) ہے جس پر عبداللطیف عباسی نے تذکرۃ الشعرا کا اضافہ مقدمے کے طور پر کیا تھا۔ سنٹرل لائبریری کا نسخہ عبداللطیف کے مقدمے سے عاری ہے، راقم

نے اس نسخے پر ایک مضمون غالب نامے میں شائع کیا ہے۔ تین روز سے میں اپنے ایک ذاتی کام سے بریلی آیا ہوا ہوں، کتابیں سامنے نہیں، ان شاء اللہ علی گڑھ پہنچنے پر اس مقالے کا عکس آپ کے پاس بھیج دوں گا، صوفی کی بیاض (بت خانہ) کا نسخہ باڈلیان لائبریری میں ہے، بھائی سمیع الدین صاحب کو میرا سلام پہنچائیں۔

دعاؤں کا محتاج

نذیر احمد

Marfat.com

باسمہ تعالیٰ

۳۰ مارچ ۹۲ ، ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ ھ

مخدومی سلام مسنون ، مجھے بڑی ندامت ہے کہ نہ آپ کے محبت نامے کا جواب جا سکا اور نہ گرانقدر ہدیے کا شکریہ ، میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں ، عذر کوئی نہیں ، بس اپنی کوتاہی ، خط لکھنے کی طرف طبعی رجحان کم ہوتا ہے ، بخلاف پروفیسر مختارالدین احمد کے کہ وہ خط بڑی توجہ سے برابر لکھا کرتے ہیں ، اور ان کا خط عالمانہ اور دلچسپ ہوتا ہے ، یہ اللہ کا ان پر بڑا فضل ہے مجھ پر بھی اللہ کا فضل ہے مگر وہ دوسری نوعیت کا ہے ، آپ کی فتوحات سنتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

عافیت اور ایمان کی سلامتی کے لیے خصوصی اوقات میں دعا فرمائیں۔

آپ کے اس خط کے ساتھ ایک عریضہ ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کے نام ہے ، براہ کرم ان کے پاس بھجوا دیں۔

محتاج دعا

نذیر احمد

Marfat.com

بسم تعالیٰ

علی گڑھ

۲۹۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

ادھر آپ کے دو خط آئے، جواب نہ دے سکا، معذرت چاہتا ہوں، بفضلہ ہم لوگ اچھے ہیں، لڑکی جس کے سر کا آپریشن ہوا ہے، طبیعت اچھی تو ہے مگر ابھی صحت معمول پر نہیں آئی ہے، آپ سے التماس دعا ہے، ابھی ابتدا ہے، دعا فرمائیں اللہ ان کو صحت دے۔

پروفیسر نجم الاسلام صاحب کی علالت کی خبر آپ نے دی تھی، ۱۰، ستمبر کا خط ان کی طرف سے کراچی سے ملا، امید کرتا ہوں بفضلہ وہ ٹھیک ہو کر گھر آگئے ہونگے، ان کی طرف سے یہاں ایک مضمون کا پروف بھی آیا تھا، پروف بعد تصحیح واپس کر رہا ہوں، اس کے ساتھ ایک مضمون اور بھیج رہا ہوں، بڑا پیکٹ ہے، اس میں آپ کے نام کا یہ عریضہ بھی ڈالے دے رہا ہوں، ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب خیریت سے ہیں، آپ کا خط ملتا ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور پروفیسر نجم الاسلام صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

نذیر احمد

Marfat.com

بسم تعالیٰ

۶۴۰ / ۴ سر سید نگر ، علی گڑھ

۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء

مخدوم بندہ ، سلام مسنون ، آپ کا خط مورخ ۱۰، اکتوبر کچھ تاخیر سے ملا ، شکر گزار ہوں کہ آپ نے بڑی محبت سے یاد کیا ، خدا کا شکر و احسان ہے کہ اس نے بیٹی کو صحت بخشی ، آپ کی دعاؤں کی برکت ہے ،

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ، ہم لوگ آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔

خواجہ محمد ریوگری رحمہ اللہ علیہ کے عارف نامے سے واقف نہیں ہوں ، اگر موقع ہو تو کچھ تفصیل لکھیں۔

پروفیسر نجم الاسلام کی صحت کی بحالی سے بڑی خوشی ہوئی- ان کے پاس ایک مضمون بھیج رہا ہوں ، اسی کے ساتھ یہ چند سطریں آپ کے نام لکھ دیں ، اور ان سے استدعا کی کہ وہ آپ کے پاس پہنچا دیں۔

دعاؤں کا محتاج

نذیر احمد

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ", Department of Urdu

Editor

Prof. Najmul Islam

Allama I. I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) 'Sindh' Pakistan.
Tel. Add: "UNISINDH"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Ref. No. ____________

Dated 10.4. 1997

جناب ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

تین غلط منسوب دواوین (دیوان محی، دیوان قطب الدین اور دیوان مخفی) کا مجموعہ جو میں نے آپ سے مستعار لے رکھا ہے، اس کے دو دیوانوں پر تو فضلاء کے مقالات دستیاب ہیں (دیوان مخفی پر پروفیسر محمد محفوظ الحق کا، دیوان قطب الدین پر آپ کا اور ڈاکٹر نذیر احمد کا مقالہ) لیکن تیسرے دیوان "دیوان محی" پر مقالہ نہیں مل رہا ہے۔ غالباً اس پر بھی مقالہ لکھا گیا ہے اور اسے دیوان محی لاری یا محی کا شی ثابت کیا گیا ہے۔ اگر بسہولت یاد آجائے تو از راہ کرم مطلع فرمادیں، بے حد ممنون ہوں گا۔

(مذکورہ بالا مجلد کے علاوہ میرے پاس آپ کی دو مستعار کتابیں روضۃ القیومیہ اور دیوان یقین بھی ہیں، ان شاء اللہ جلد واپس کروں گا)

نیاز مند:

نجم الاسلام

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت گرامی میں۔

پس نوشت: غلط منسوب، اور جعلی یا الحاقی کتابوں پر لکھے ہوئے مقالات کی تلاش میں آپ کے ذخیرۂ کتب میں موجود معارف اعظم گڑھ کے مجلدات دیکھنا چاہتا ہوں، از راہ کرم اس کے لیے کوئی وقت دے دیجیے، تاکہ حاضر ہو جاؤں۔

پاکستان میں ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب تحقیق کے میدان میں ہم سب کے لیے باعث فخر ہیں
مسنخت کوشش الیکیے ان کا جواب نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

University of Sindh

Research Journal "TAHQIQ", Department of Urdu

Editor

Prof. Najmul Islam

سی ۲۷، بلاک سی، یونٹ نمبر ۶
لطیف آباد،
حیدر آباد سندھ (۷۱۸۰۰)

Allama I. I. Kazi Campus,
Jamshoro (76080) 'Sindh' Pakistan.
Tel. Add: "UNISINDH"
Res. Phone: 863102
Ref. No. ____________
Dated 15.6. 1997

جناب ڈاکٹر صاحب!

سلام و آداب

• آپ کی مملوکہ تین مستعار کتابیں، اِس خط کے ساتھ واپس کرتا ہوں (۱) روضۃ القیومیہ (۲) دیوانِ یقین (۳) مجلد مجموعہ مشتمل بر سہ دواوین فارسی ہے) اور تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، ان سے مجھے بڑی مدد ملی۔

• یقین اور دیوانِ یقین پر آپ کی تحریر "یادداشتیں" کے عنوان سے شامل اشاعت کرنے کا خیال ہے۔

• دیوان محی پر جو مذکورہ بالا مجموعۂ دواوین فارسی میں شامل ہے، آپ کی مرقومہ تصریح کے مطابق؛ دیوان محی لاری ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو پا رہا ہے کہ اُس کے غلط انتساب پر کس فاضل نے قلم اٹھایا تھا۔ وہ مقالہ اب تک مجھے نہیں ملا۔ اگر آپ کو یاد ہو تو از راہ کرم نشان دہی فرما دیجیے تاکہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

• آپ کے ذخیرے میں موجود معارف اعظم گڑھ کی، اور اورینٹل کالج میگزین لاہور کی فائلیں دیکھنا چاہتا ہوں؛ غلط انتسابات کے موضوع پر چند مقالات کی تلاش میں ہے۔ از راہ کرم انھیں دیکھنے کے لیے کوئی وقت دے کر ممنون فرمائیں۔

• کل دوپہر کو خالد صاحب آئے تھے، انھوں نے اپنے جمع کردہ مجموعۂ مکتوبات کا ٹائٹل کور دکھایا جو بہت خوبصورت طریقے پر بطور نمونہ تیار کرایا ہے۔ تاہم کتاب کے نام (مکتوباتِ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں) پر نظر رکھی ہے۔ فارسی اضافت کے ساتھ ذکر ہوتا تو بہتر تھا یا پھر فارسی اضافت نہ ہوتی۔ مختصر نام مکتوباتِ مصطفائی ہو سکتا ہے۔ نیازمندانہ عرض کیا جاتا ہے۔

نیازمند: نجم الاسلام

(حاشیہ:) دیوان محی، دیوان قطعی، دیوان یقین، دیوان مخفی

Marfat.com

حاجی نذیر احمد خان

کراچی۔ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

برادرم دعا

خیریت ہے۔ خیروعافیت بدرگاہ الٰہی نیک خواہاں۔ ۱۳ مارچ والا خط آج ساڑھے بارہ بجے دن پہنچا۔ خیریت معلوم ہوئی۔ آج صبح کی گاڑی سے روانہ ہونے کا خیال تھا ہمت نہ ہوئی۔ کل یا پرسوں صبح ہم دونوں یا فقط میں آجاؤں گا۔ کیونکہ تمہاری بے چینی بشیر اللہ صاحب سے سن کر مجھ کو بہت بے چینی ہے۔ خط آنے پر بھی چین نہیں آتا۔ تمہارا آنا کس دن اور کب تک ہوگا۔ جلد اطلاع دو تاکہ مزید تسلی ہو۔ جائے کارڈ پر وہ آنے کا ٹکٹ لگا کر Dely کردینا۔ مجھے ایک بجے کے بعد بخار آ ہی جاتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے کل شام عرفہ والدہ مکرمہ اور پرسوں شام شب برات کی فاتحہ ہوگی۔ گوشت ایک صاحب گاندھی گارڈن کے منگل کی صبح ۵ بجے کار میں بیٹھ کر دے گئے۔ اور شام کو بشیر اللہ صاحب آئے تھے۔ انہوں نے سمیع کے والد صاحب کے لیے ہاشمی صاحب کے =/1175 کردیئے تھے۔ میں نے ذاکرہ کو دے دیے تھے۔ سمیع کے والد آج کل کوئٹہ گئے ہیں۔ فقط
ہاجرہ، سراج، ظفر کو دعا و پیار۔ سب کی طرف سے ہاجرہ کی خالہ کو دعا۔
حال پرسان کو سلام۔ دعاگو:

نذیر احمد خاں

میرے بڑے بھائی صاحب جنہوں نے ہم سب کی پرورش اور تربیت فرمائی،
ان جیسا بڑا بھائی دیکھنے میں نہیں آتا۔

نسیم احمد مفتی

N. A. Mufti, GSTS,
P.O. Box 252, Takoradi,
Ghana, West Africa.

مورخہ ۱۷ جنوری ۶۲ء

قبلہ جناب ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ جناب کی خدمت میں اتنی مدت سے کوئی تحریر نامہ ارسال نہ کر سکا۔ وجہ یہ ہی کہ پچھلے دنوں کافی مصروف رہا۔

آپ کو سنکر مسرت ہوگی کہ میرا تقرر گھانا میں ہو گیا ہے۔ اور میں نے یہاں آکر کام شروع کر دیا ہے۔ اسمیں جناب کا بڑا ہاتھ ہے۔ انتہائی شکر گزار ہوں۔

خوش قسمتی سے تقرر تکرادی میں ہوا ہے جو سمندر کے کنارے ایک پہاڑی سلسلہ پر واقع ہے۔ موسم سال بھر نہایت خوشگوار رہتا ہے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہونگے۔

حیدرآباد میں کرم فرماؤں کو سلام پہونچادیں

آپکا اصغر

نسیم

ڈاکٹر سید نعیم الدین

مخدوم بندہ السلام علیکم

آپ کا مرزا صاحب ۔ کے نام میرے لے لکھا ہوا مکتوب ملا ۔ آپ کی ہمت افزائی کا بے حد شکریہ ۔ متین صاحب کے خط سے شاید آپ کو کچھ پتہ چلا ہو کہ میں یہاں کن حالات میں کام کر رہا ہوں بس یہی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق دے آپ کے خطوط سے بڑا سکون ہوتا ہے۔ خدا کرے آپ بالکل اچھے ہوں "تذکرہ شعراء برار" کی تکمیل کے سلسلے میں حیدرآباد جانا ضروری ہے اس لیے دیوالی کے بعد ہی، شاید یہ تکمیل ہو سکے ۔

آپ کی، دعاؤں کا محتاج

سید نعیم الدین

ایک ایلچپوری شاعر موسوی کا پتہ چلا ہے ۔ براہ کرم یہ بتائیے کہ لسان الھند سے کیا مراد لیں ۔ موسوی کہتے ہیں ھذا المخمس بلسان الھند حق اپنی کا جن کینوجی سو مہدی مہدی ہے پھن ریمان تس مکھ دینوجی سو مہدی مہدی ہے .... جب چھوپی بستی ظاہر ہو تب پردہ بستی باہر ہو .... ہر کارن سینی ماہر ہو

وہ کاج کہو کیوں کینوجی .... سو مہدی مہدی ہے

امراؤتی میں میرے بہت مخلص شاگرد تھے۔ پھر پروفیسر اور پرنسپل ہوئے۔ کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ تذکرے میں ڈاکٹریٹ حاصل کی

Marfat.com

کیا یہ برج بھاشا ہے؟

قلندر نامہ نام کی ایک نظم مجھے ملی ہے کیا اس نام کے کسی شاعر کی کوئی نظم آپ کے پیش نظر ہے؟

اودھو نامہ بھی ملا ہے۔ اودھو کرشن کا دوست ہے۔

اگر اودھو پر بھی آپ کو کوئی نظم نظر آئی ہو تو بتائیں۔

میں اودھو نامہ اور قلندر نامہ دونوں کے بارے میں نام اور مضمون کے لحاظ سے نایاب کہنا چاہتا ہوں مجھے ابھی تک اس نام کی نظمیں نہیں ملیں۔

مرزا صاحب کے نام اور پتے پر جواب تحریر فرمائیں۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید نعیم الدین۔ امراؤتی (برار)

Marfat.com

DR. W. H. A. SHADANI.
M. A., Ph. D. (London)
Professor & Head of the Department.

DEPARTMENT OF URDU AND PERSIAN
UNIVERSITY OF DACCA
DACCA—2.

The...

۳۱ - نیل کھیت روڈ - ڈھاکا - ۲

۲۹ نومبر سنہ ۱۹۶ء

میرے محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب، السلام علیکم

خیال تھا کہ اردو ڈیولپمنٹ بورڈ کی میٹنگ میں آپ کراچی تشریف لائیں گے تو ضرور ملاقات ہوگی مگر کسی وجہ سے آپ کا آنا نہ ہوسکا اور ملاقات نہ ہوسکی اس کا افسوس ہے۔ بھائی میں اب زندگی کے اس مرحلے میں ہوں کہ کسی وقت بھی پیغام رحیل آسکتا ہے اس لئے دور افتادہ احباب سے دوبارہ ملاقات ہونے کا یقین ہر روز ضعیف تر ہوتا جاتا ہے۔ دیکھئے اب آئندہ ملاقات ہوتی بھی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ و بسلامت اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

میرے شاگرد عبدالحق کا تھیسس آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاچکا ہے۔ جیسا کہ میں نے پشاور میں بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ یہ تھیسس کسی ماہر پختہ کار فاضل عصر کا لکھا ہوا نہیں بلکہ اس کا لکھنے والا ایک اوسط درجے کا طالب علم ہے اور وہ بھی بنگالی جس کی مادری زبان اردو نہیں اور بنگال میں اردو کی ترویج کے لئے ازبس ضروری ہے کہ اہل بنگلہ کی ہمت افزائی کی جائے۔ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ نااہلوں کو فضیلت کی سند دی جائے اور سستی ڈگریاں تقسیم کی جائیں البتہ معیار میں سختی اور نرمی دونوں برتی جاسکتی ہیں اور لندن یونیورسٹی سے اردو اور فارسی میں ڈاکٹریٹ پانے والوں کا عام معیار فضیلت بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ڈھاکے کے طلبہ کی کاپیاں دیکھتے وقت آپ ہمیشہ ہی ان امور کو پیش نظر رکھتے ہیں امید ہے کہ اس موقع پر بھی آپ اس نکتے کو نظر انداز نہ فرمائیں گے۔

ڈاکٹر عندلیب شادانی اکثر کرم فرماتے رہتے تھے حیدرآباد بھی تشریف لاتے تھے

تھیسس میں ضرور خامیاں ہوں گی۔ انشاءاللہ طباعت کے وقت آپ کی نشان دہی کے مطابق تھیسس پر نظرِ ثانی کرائی جائے گی تاکہ کوئی یہ نہ کہے فلاں فلاں اغلاط کی طرف ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کی نظر نہیں گئی بلکہ اگر آپ کی رپورٹ میں بصراحت اس امر کا مذکور ہو کہ "طباعت کے وقت تھیسس پر نظرِ ثانی کرلی جائے تاکہ نشان دادہ اغلاط دور ہو جائیں" تو نہایت مناسب ہوگا۔ ازراہِ کرم میری گذارشات کی روشنی میں تھیسس ملاحظہ فرمانے کے بعد جلد اپنی رپورٹ بھیج دیجئے۔ ممنون ہوں گا۔

امید کہ آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ والسلام۔ اخلاص مند شادانی

DEPARTMENT OF URDU AND PERSIAN
UNIVERSITY OF DACCA
DACCA—2

The........29. 12.......1967

PHONE : 83385

۳۱ - نیل کھیت روڈ - ڈھاکا - ۲ - Nil Khet Road, Dacca-2

شفیق محترم جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب، السلام علیکم - گرامی نامہ مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ابھی ابھی وصول ہوا - آپ کی اس رائے سے مجھے پورا پورا اتفاق ہے کہ وہ خط اردونامے میں چھپوانے کے بجائے مجھے آپ کے پاس بھیجنا چاہئے تھا - یقیناً مجھ سے بھول ہوئی - اس کا مجھے بہت افسوس ہے اور آپ سے معذرت خواہ ہوں - آپ کی دوستدار نوازی سے توقع ہے کہ آپ میری اس فروگزاشت کو نظر انداز کر دیں گے اور اپنے دل پر ہرگز ذرا سا بھی میل نہ آنے دیں گے - آپ کی ذات گرامی میرے لئے بہت گراں قدر ہے اور میں دل سے آپ کا احترام کرتا ہوں - اب جب تک اس خط کا جواب نہ مل جائے گا مجھے بے چینی رہے گی

عید کے بعد میرا Prostate کا آپریشن ہونے والا ہے - جان جوکھوں کا معاملہ ہے آپ سے دعا کا طالب ہوں

ایک زحمت اور بھی آپ کو دینا چاہتا ہوں - میرے ایک شاگرد مسٹر یوسف حسن نے " بنگال میں اردو " کے عنوان سے ایک نہایت مبسوط مقالہ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے تیار کیا ہے - انہوں نے پانچ سال کی محنت شاقہ

Marfat.com

کے بعد مقالے کی تکمیل کی ہے - آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو انشا اللہ
مقالہ نگار کی محنت کی داد دیں گے - میں چاہتا ہوں کہ اس مقالے کے
ایک ممتحن آپ ہوں - ضابطے کی اطلاع رجسٹرار کی طرف سے آپ کو
پہنچے گی - ازراہِ نوازش آپ ممتحنی ضرور قبول فرمائیں - مجھے اطمینان
بخش مسرت ہوگی -

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا - جواب کا برابر انتظار رہے گا -

والسلام - اخلاص مند

عندلیب شادانی

Marfat.com

Waheed Quraishi.
M. A., Ph. D.

269-N, Samanabad,
LAHORE - 4

8 . 12 . 1967

محب گرامی

سلام مسنون۔

آپ کا گرامی نامہ ملا تھا۔ شیخ عثمان کا جالندھری لکھنا شیخ جنید کے سلسلے کی [illegible] رہ گیا۔ افسوس میری تگ و دو کا جواب نہیں پیش ہوئی۔ برخوردار [illegible] [illegible] مراد کو بغرض [illegible] آپ کا ارسال کردہ کتابچہ مل گیا۔ اس عنایت کے لیے عزیز [illegible] تاریخ الاسلام اور آپ کا از حد ممنون ہوں۔

مجھے ضرورت ہے آپ کے تحقیقی مقالے حسن غزنوی کا نسخہ درکار ہے کیا کسی صورت سے مہیا ہو سکتا ہے؟ اس کے علاوہ شاہ گلشن کے فرزند کا مجموعہ مکاتیب بھی آپ نے شائع کیا تھا۔ اس کی بھی تلاش ہے۔ ایک ہی رسالہ صحیفہ آپ کی طرف سے بار بار آ کے بھیجا ہوتا۔ اس کے لیے اردو ادب کے کسی پہلو پر کوئی گوشہ ہو یا پاک و ہند کے کسی تاریخی [illegible] سے متعلق کوئی چیز مرحمت فرما سکیں تو ممنون ہوں گا۔

والسلام

وحید قریشی

ڈاکٹر وحید قریشی صاحب اپنے علم و فضل اور خلوص و محبت اور علمی دسترس کی وجہ سے کسی تعارف کے مستغنی ہیں۔

Marfat.com

۷۸۷
۹۲

مدینہ شریف
5.8.67

معظم و مکرم، معزز و موقر جناب ڈاکٹر صاحب ادام اللہ اجلالکم و اقبالکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مکرمی! یہ حقیقت ہے ؎ ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

اس دنیائے دوں میں جب بھی ربّ العزت نے اپنی مخلوق کی رہنمائی و قیادت کیلئے اپنے کسی بندے کو منتخب کرکے بھیجا تو عساکر شیطان اپنی قوت، مکائد و حیل سے اسکی مخالفت و مخاصمت پر اتر آئے۔ ہر مصلح اور ہادی کو گوناگوں دلدوز اور جگر خراش مصائب و آلام اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے برداشت کرنا پڑے۔ لیکن فداھم امی وابی ان کے پائے استقامت و عزیمت میں سرِ مو بھر لغزش و ارتعاش پیدا نہ ہوا اور وہ اپنے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مانند کوہساراں استوار و مستحکم رہے۔

ظالم، لئیم بلکہ زنیم لوگوں نے نہ صرف عباد اللہ کو مصائب و تکالیف بدنی میں ہی مبتلا رکھا بلکہ اپنی سفلگی، درندگی اور دنائت کا ثبوت دیتے ہوئے، افتراء پردازیوں اور اتہام طرازیوں کا ہدف بھی بنایا۔ یہ شیطانی و طاغوتی قوی آج بھی برسرِ عمل ہیں اور شیخ نجدی آج بھی اپنے حلقہ بگوشوں سے ایسی خدمت لیتا رہتا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی "آب کوثر، موج کوثر اور رود کوثر" ہے۔ یہ خدمت تحریری خدمت ہے۔ جسے شیخ نجدی کے مریدِ خاص شیخ اکرام دیانیڈ سی ایس پی نے اپنے شیخ سے خراجِ تحسین کے حصول کیلئے سرانجام دیا ہے۔

اسکی تحریروں سے دلوں میں عجیب و غریب شکوک و شبہات پیدا ہو گئے اور میں نے بارگاہ ایزد متعال میں بقلبِ صمیم عرض کیا "یا اللہ اپنے کسی نیک و سعید انسان کو توفیق عطا فرما جو اس بدباطن اور بدنہاد مصنّف کی تحریروں کا دندان شکن اور مسکت جواب دے۔ چنانچہ للہ الحمد! آج آپکی

Marfat.com

چھوٹی سی دلنواز، حسین و دلکش کتاب "حضرت مجددِ الف ثانی/ایک تحقیقی جائزہ" مولانا ایم شمس الدین تاجر کتب نوادرہ کے توسّل سے دستیاب ہوئی۔ کتاب کیا ہے حقائق و معارف و اطلاعات کا ایک بحرِ زخار ہے۔ ایک ایک لفظ اور ایک ایک سطر صہبائے حقیقت و معانی سے لبریز ہے۔ آپ نے جس حسین و دلآویز پیرایہ میں حضور مجددِ الف ثانیؒ پر اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اُس کا اجر بندے کہاں دے سکتے ہیں حضرت رب العزت ہی اپنے خزانۂ عامرہ سے دے سکتے ہیں۔ میں بقلبِ صمیم (قلبِ سلیم کی دولت سے تو آپ ہی مالا مال ہیں) آپ کے علم و فضل، تحقیق، تدقیق اور تفحّص، حُبّ و اُلفتِ مصطفےٰ و عباد الصالحین، کے ازدیاد کیلئے بارگاہِ صمدیت میں دست بدعا ہوں۔ رب العزت آپ کو دُنیوی و اُخروی انعامات و اکرامات سے نوازے آمین۔

آپ نے یہ رسالہ تحریر فرما کر حضرت مجددِ الف ثانیؒ کے محبوں میں ایک مقام حاصل کر لیا ہے۔ لاہور کے حق پسند اور غیر متعصب حلقوں میں آپ کی اس سعیِ جمیلہ کو ستائش کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ لیکن اکرام بدفرجام کے حواریین بہت تلملائے ہیں۔

یہ بات بھی شاید آپ کے علم میں ہو کہ اسی اکرام نے "دربارِ ملّی" میں بھی حضور مجددؒ کی تنقیص و تذلیل کیلئے تزکِ جہانگیری سے بھی وہی اقتباس منتخب کیا ہے جسمیں حضورؒ کو "شیاد اور زراق کہا گیا ہے"

میں نے کتاب کے دوسرے مؤلف ڈاکٹر وحید قریشی سے اس ضمن میں بات کی تھی کہ آخر اس اقتباس کو دربارِ ملّی میں شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی اور ایسا کرنے میں آپکی نیت کیا تھی؟ ڈاکٹر صاحب نے جواباً فرمایا کہ میں نے اکرام سے اس عبارت کے اخراج و تحذیف کیلئے کہا تھا مگر چونکہ اسکی نیت خراب تھی اس لئے اسکمبخت نے میری ایک نہ مانی۔ بہرحال آپ نے اکرام پر جو ضربیں لگائی ہیں اور اُس کے اور اس ممدوحین اور ستودہ افراد کا جو سیاسی اور علمی پوسٹ مارٹم کیا ہے قابلِ صد ستائش ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جمیع برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سپاس گذار و نیاز آگیں

بشیر حسین ناظم ۔ معرفت مولانا ایم شمس الدین
تاجر کتب نوادرہ زیر مسلم مسجد
لوہاری گیٹ لاہور

خالد محمود

۱۵ جنوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ بجے شب

میرے بہت ہی محترم، قبلہ و کعبہ، میرے مرشد میرے محبوب،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مانگ خالد، میں ہوں آپ کا دیوانہ — جس نے آپ کی جدائی میں کبھی کبھی کیسا کیسا وقت کاٹا، کبھی روتے ہوئے رات کاٹی ہے کبھی آپ کو پکارتے ہوئے — کبھی اپنے آپ میں آپ کو تلاش کرتا رہا تو کبھی میں خود کو آپ میں تلاش کرتا رہا، مگر نہ جانے میں کہاں ہوں، میں کہیں بھی اپنے آپ کو نہیں مل سکا — میرے مرشد، میرے محبوب، کبھی تو میرے پاس بھی آئیے، کبھی تو مجھے بھی بلوائیے —

یہ آنکھیں ترس رہی ہیں آپ کو جی بھر کر دیکھنے کے لیے — خوب دیکھا، بہت دیکھا، مگر ان آنکھوں کو چین کیوں نہیں آتا، اس دل کو قرار کیوں نہیں ملتا، ان آنکھوں سے آنسو کیوں نہیں تھمتے — میرے محبوب تیری جدائی میں دل بھی روتا ہے اور آنکھ بھی — میرے خواجہ، واسطہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محبت کا جو آپ کو حاصل ہے — صدقہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا، جن کا فیض آپ کی ذات میں ہے آپ کے وجود میں ہے — مجھ بے عمل سیاہ کار کمتر کو اپنی اس محبت سے نواز دیں، جس محبت سے حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو قرار و سکون ملا تھا۔ حضرت خسرو رح کو سکون مل گیا تھا — بے شک میں سیاہ کار، بے عمل و کمتر ہوں — بے شک میں اس لائق نہیں — بے شک میرے دونوں ہاتھ خالی ہیں! مگر میرے خواجہ میرے مرشد یہ سیاہ کار، یہ بے عمل انسان آپ کی چوکھٹ سے آس لگائے ہوئے ہے — میرے دامن میں آپ کے سوا کچھ نہیں — اے میرے محبوب میں اکیلا رہ گیا ہوں — نہ دل بس میں ہے نہ میں خود، دونوں آپ کی تلاش میں ہیں —

کہتے ہیں اللہ پاک مجبور و لاچار کی دعا ضرور قبول کرتا ہے — میں بھی اللہ پاک کے حضور دعا گو ہوں کیوں کہ میں مجبور بھی ہوں اور لاچار بھی — محتاج محبت ہوں حضرت قبلہ و کعبہ مرشدی کی محبت کا — اللہ پاک قبول فرمائے — میرے لیے معافی اور دعا کی درخواست ہے، بے ادب عاشق معافی چاہتا ہے کہیں محبوب کی شان میں گستاخی ہو گئی ہو، اور گناہ گار دعا کا محتاج ہے — اجازت — مجھ کمتر انسان کے لیے — آپ کے جوتوں کی خاک بھی کسی انعام سے کم نہیں — دونوں جہانوں میں آپ کی محبت کا منتظر — آپ کا،

خالد محمود عفی عنہ

Marfat.com

طالب علمی کے زمانے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے متعلق پانچ کتابیں انگریزی میں لکھی تھیں اور ایک کتاب فارسی میں (ا- نام متعلق)

(۱) "سید حسن غزنوی" (م ۵۵۶ھ)۔ اس شاعر پر پی اے ڈی کے لیے علی گڑھ کے بزرگ استاد پروفیسر ضیاء احمد بدایونی مرحوم نے کام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس شاعر کے ایک ترجیع بند کا یہ شعر بہت مشہور ہے۔

مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین

شاعر کا کلام لندن، پیرس اور کابل سے بھی حاصل کیا اور برصغیر پاک و ہند کے تمام مشہور کتب خانوں بلکہ ذاتی ذخیروں سے بھی استفادہ کیا۔ شاعر اور اس کے متعدد معاصرین پر مقالات بھی لکھے جو معارف (اعظم گڑھ)، اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، انجمن ترقی اردو کے رسالہ، اردو، اسلامک کلچر (انگریزی۔ حیدر آباد دکن)، ناگ پور یونیورسٹی ریسرچ جنرل (انگریزی) میں شائع ہوئے۔ شاعر پر کام کرنے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے بعد وہ مقالہ اورینٹل کالج میگزین لاہور کے ضمیمے میں بالاقساط شائع ہوتا رہا۔

(۲) "تاریخ بہرام شاہ غزنوی" (انگریزی)۔ یہ تاریخ سید حسن غزنوی اور ان کے معاصرین کے کلام کی داخلی شہادتوں سے مرتب کی۔ لاہور سے ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔

(۳) "چند فارسی شعراء" یہ کتاب اب مکمل صورت میں شائع ہوگئی ہے۔ پہلے وہ سید حسن غزنوی اور ان کے معاصرین کے متعلق تھی۔ بعد میں چند دوسرے شعراء بھی شامل کر دیے ہیں اور تحقیقی طور پر بالکل نئی معلومات کی حامل ہے۔ ۱۹۸۹ء کا ایڈیشن بہت اہم ہے۔

(۴) "فارسی پر اردو کا اثر" اس میں فارسی کی (نثر و نظم کی) بکثرت کتابوں سے اردو اور اردو نما فارسی کے الفاظ کے استعمال کا ذکر ہے۔ ۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۱ء میں (دوبار) شائع ہوئی ہے۔

(۵) "مکتوبات شاہ احمد سعید دہلوی" یہ نایاب فارسی مکتوبات پہلی بار ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئے ہیں۔

(۶) "ارشاد رحیمیہ" شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد کی تصنیف مع اردو ترجمہ۔ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔

(۷) "ہدایت الطالبین" شاہ ابو سعید دہلوی کے والد کی تصنیف مع اردو ترجمہ۔ ۱۹۵۶ء اور پھر ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔

(۸) "حالی کا ذہنی ارتقاء" مولانا حالی کے علمی ادبی کارناموں کا سال بہ سال جائزہ۔ ۱۹۵۶ء اور پھر ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔

(۹) "علمی نقوش" تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔ ۱۹۵۷ء

(۱۰) "رسائل مشاہیر نقشبندیہ رح" نایاب رسائل۔ پہلی بار ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئے۔

(۱۱) "ملفوظات اکابر نقشبندیہ رح" یہ بھی پہلی بار ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئے۔

(۱۲) "ادبی جائزے" مختلف ادبی مضامین کا مجموعہ۔ ۱۹۵۹ء

(۱۳) "دیوان روشن سرہندی" (فارسی)۔ پہلی بار ۱۹۶۱ء

(۱۴) "تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی" (صرف آخری پارہ) بڑی محنت سے تصحیح و ترتیب کی گئی۔ ۱۹۵۹ء

(۱۵) "سندھی۔ اردو لغت" ۱۹۵۹ء ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے تعاون سے مرتب ہوئی۔

(۱۶) "اردو۔ سندھی لغت" ۱۹۶۰ء ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کے تعاون سے مرتب ہوئی۔

(۱۷) "انتخابات مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی" (اردو ترجمہ) ۱۰۶۱ھ پھر ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئے۔

(۱۸) "سوانح امیر کلال بخاری رح" نایاب کتاب۔ پہلی بار ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی۔

(۱۹) "تحریر و تقریر" تنقیدی مضامین کا مجموعہ۔ ۱۹۶۲ء

(۲۰) "دیوان عظیم تتوی" (فارسی)۔ سندھی ادبی بورڈ سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

(۲۱) "ترجمہ قرآن مجید" حضرت مخدوم نوح ہالائی کے فارسی ترجمے کا پہلا پارہ ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ پہلا ترجمہ ہے۔

(۲۲) "اثبات النبوۃ" حضرت مجدد الف ثانی کا عربی رسالہ (مختلف قلمی نسخوں کے تقابل سے) پہلی بار مع ترجمہ ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ پھر استنبول سے اسی کو شائع کیا گیا۔

Marfat.com

(۲۳) "مکتوبات شاہ محمد نقشبند سرہندیؒ" (وسیلۃ القبول)۔ دو حصے۔ پہلی بار ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئے۔

(۲۴) "رسالہ تہلیلیہ" حضرت مجدد الف ثانیؒ کا عربی رسالہ۔ پہلی بار (مع ترجمہ) ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا۔

(۲۵) "رد روافض" حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فارسی رسالہ۔ پہلی بار (مع ترجمہ) ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ پھر ترکی سے اور کراچی سے بھی اسی کو شائع کیا۔

(۲۶) "مکاشفات عینیہ" حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فارسی رسالہ (ملفوظات و مکاشفات) پہلی بار (مع ترجمہ) ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔

(۲۷) "مجدد الف ثانیؒ" تحقیقی جائزہ۔ ایک معترض کے جواب میں ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔

(۲۸) "ضیاء القراءت" حضرت قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادی کی کتاب جو عرصے سے نایاب تھی۔ ۱۹۶۵ء۔

(۲۹) "سعید البیان" شاہ احمد سعید دہلویؒ کی کتاب (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق) ۱۹۶۵ء۔

(۳۰) "مجمع البحرین" ملا پاینده محمدؒ کا نایاب و نادر رسالہ (صنعت توشیح میں) ۱۹۶۵ء

(۳۱) "تاریخ اسلاف" خاندانی حالات۔ ۱۹۵۶ء

(۳۲) "مکتوبات خواجہ عبدالاحد سرہندیؒ" نایاب و نادر مجموعہ۔ ۱۹۶۶ء

(۳۳) "مسائل اربعین" شاہ احمد سعید دہلوی نے مختلف اختلافی مسائل پر بحث فرمائی تھی۔ ۱۹۶۶ء

(۳۴) "قرآنی عربی" عربی صرف و نحو پر آسان کتاب۔ ۱۹۶۶ء۔ ۱۹۷۱ء۔ ۱۹۷۶ء۔ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوتی رہی۔

(۳۵) "مکتوبات خواجہ سیف الدین سرہندیؒ" نایاب و نادر مجموعہ۔ پہلی بار ۱۹۶۶ء

(۳۶) "وصال احمدی" حضرت مجددؒ کے آخری ایام۔ خواجہ بدرالدین سرہندی کا اہم فارسی رسالہ (مع ترجمہ) ۱۹۶۸ء

(۳۷) "تحقیقی جائزے" فن تحقیق اور دوسرے تحقیقی مضامین ۱۹۶۸ء

(۳۸) "رسالہ سلوک" میر محمد نعمان کا نایاب رسالہ (حضرت خواجہ باقی باللہ کے شجروں کے ساتھ) ۱۹۶۹ء

(۳۹) "جامع القواعد" (حصہ نحو)۔ ڈاکٹر نجم الاسلام کے تعاون کے ساتھ۔ ۱۹۷۲ء

(۴۰) "برصغیر میں فارسی ادب" (انگریزی)۔ ۱۹۷۲ء

(۴۱) "مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ" (تین دفتر) عرصے کے نایاب تھے۔ ۱۹۷۲ء

(۴۲) "مکتوبات خواجہ محمد عبید اللہ سرہندیؒ" (کابل سے حاصل کیے) ۱۹۷۴ء

(۴۳) "مکتوبات ریاست دیر" (حضرت مظہر جان جاناں اور ان کے سلسلے والوں کے نایاب و نادر مکتوبات)۔ ڈاکٹر نجم الاسلام کے تعاون کے ساتھ۔ ۱۹۷۵ء

(۴۴) "ندائے سحر" ریڈیائی تقریریں۔ ۱۹۷۶ء اور ۱۹۸۸ء

(۴۵) "مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ" (تین دفتر)۔ پہلی بار ۱۹۷۶ء

(۴۶) "سبیل الرشاد" خواجہ عبدالاحد سرہندی کا نایاب رسالہ۔ پہلی بار ۱۹۷۶ء

(۴۷) "اقبال اور قرآن" علامہ اقبال پر ۱۹۴۰ء سے ۱۹۸۱ء تک بہترین کتاب قرار دی گئی۔ ۱۹۷۷ء میں اقبال اکیڈمی لاہور نے پہلی بار اور ۱۹۷۸ء میں دوسری بار شائع کی۔ اب ۱۰۹۹ صفحات ہیں۔ اس کتاب پر حکومت نے نقد انعام اور طلائی تمغہ دیا۔

(۴۸) "معارف اقبال" علامہ اقبال سے متعلق مضامین ۱۹۷۸ء پھر ۱۹۹۰ء میں۔

(۴۹) "تفسیر شیخ الہند" مولانا محمود حسن کے پہلے دو پاروں کا انگریزی ترجمہ۔ ۱۹۷۹ء

(۵۰) "اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات" ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیے۔

(۵۱) "مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگذشت کابل" ۱۹۸۱ء

(۵۲) "حضرات القدس" (خواجہ بدرالدین سرہندی کی اہم تصنیف) ترجمہ و حواشی ۱۹۸۲ء

(۵۳) "مطالب القرآن" (پورے قرآن کا خلاصہ)۔ ۱۹۸۲ء (تین بار شائع ہوا)۔ ہندوستان سے بھی شائع ہوا۔

Marfat.com

(۵۴) "ہمہ قرآن در شان محمد" (نقوش لاہور میں شائع ہوا۔ پھر الگ کتابی شکل میں ۱۹۸۳ء شائع ہوا)۔ انعام یافتہ۔

(۵۵) "زبدہ المقامات" (خواجہ محمد ہاشم کشمی کی اہم تصنیف) ترجمہ و حواشی۔ ۱۹۸۰ء

(۵۶) "ہمارا علم و ادب" (برصغیر کے مسلمانوں کی علمی و ادبی خدمات پر تحقیقی کتاب) ۱۹۸۵ء

(۵۷) "ثقافتی اردو" (طویل انعام یافتہ مضمون)۔ ۱۹۶۱ء۔ ۱۹۸۹ء

(۵۸) "وقائع تاریخی" (قطعات تاریخی کا مجموعہ)۔ ۱۹۸۸ء

(۵۹) "چند فارسی شعراء" (جس کا ذکر نمبر ۳ میں آچکا ہے۔ اضافوں کے ساتھ)۔

(۶۰) "باقیات باقی" حضرت خواجہ باقی باللہ سے متعلق تحقیقی کتاب۔

(۶۱) Studies in Litrature ۱۹۹۱ء

ان کے علاوہ (۱) طویل ترجمے (عربی سے اردو میں):۔

(۶۲) "ہفت محفل" ۱۹۹۲ء

(۶۳) "عارف نامہ" ۱۹۹۳ء

(۶۴) "طوبیٰ لھم" ۱۹۹۳ء

(۶۵) "عارف نامہ" ۱۹۹۳ء

(۶۶) "میرا علی گڑھ" ۱۹۹۴ء

(۶۷) "بھولی ہوئی کہانیاں" ۱۹۹۵ء

(۶۸) "انعمت علیھم" ۱۹۹۷ء

(۶۹) "سفر نامے" ۱۹۹۷ء

(۷۰) (الف) علامہ جلال الدین سیوطی اور علم لغت۔ رسالہ اردو نامہ۔ کراچی ۱۹۹۲ء

(۷۱) (ب) مسائل اللحیہ

(۷۲) (ج) حکم اللحوم المستوردہ

(۷۳) (د) تنبیھات علی ان جدہ لیست میقاتاً

(۷۴) (ہ) امر بالمعروف و نھی عن المنکر (علامہ ابن تیمیہ)

(۷۵) "سراج البیان" ۱۹۹۲ء

(۲) طویل مقالات:۔

(الف) "بابائے اردو کی اردو" رسالہ اردو۔ کراچی

(ب) "عبدالعزیز خالد کی شاعری" رسالہ سیارہ۔ لاہور ۱۹۶۵ء

(۳) چھوٹے رسالے:۔

(۷۶) (الف) "مذہبی رواداری" (تعلیم بالغان کے لیے)۔ جامعہ ملی۔ ملیر۔ کراچی

(۷۷) (ب) "سراج منیر" صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی۔ ۱۹۸۱ء

(۷۸) (ج) "قرآن و حدیث کے بدائع و صنائع"۔ کراچی ۱۹۸۱ء

(۷۹) ابواب متفرقہ ۱۹۹۸ء

(۴) برصغیر کے متعدد رسائل میں مقالات شائع ہوئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی اور تہران کے انسائیکلوپیڈیا میں مقالات بھی شامل ہیں۔

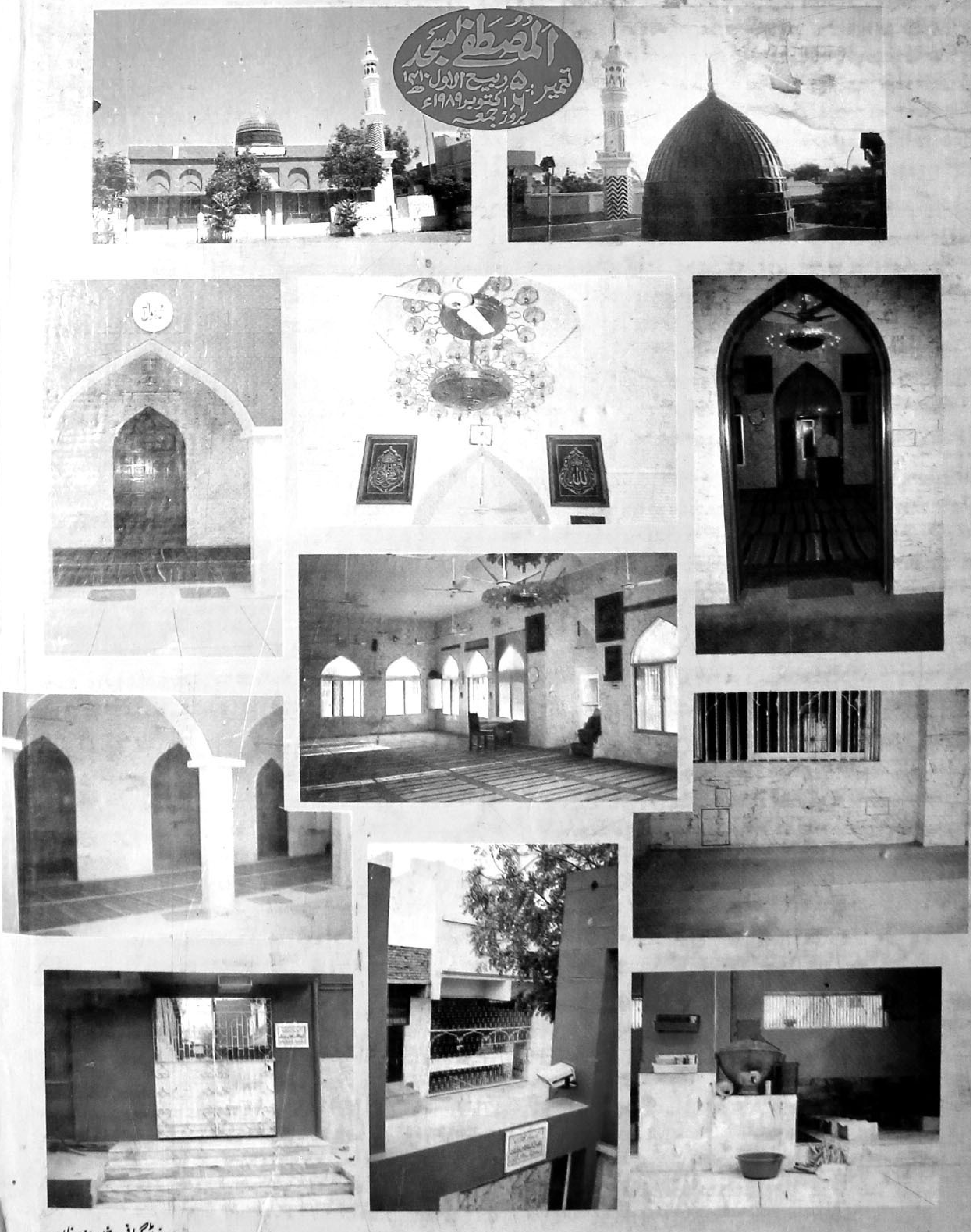

فوٹوگرافی: شاہد نذیر خاں

Marfat.com